امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی تقریباً 300 تصانیف سے ماخوذ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

مرتب

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خان رضوی بریلوی

شبیر برادرز
اردو بازار لاہور

Marfat.com

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث و آثار

اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم و معارف کا گنج گرانمایہ

اَلْمُخْتَارَاتُ الرَّضَوِيَّةُ مِنَ الْاَحَادِيْثِ النَّبَوِيَّةِ وَالْاٰثَارِ الْمَرْوِيَّةِ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہٗ

جلد سوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

ناشر

شبیر برادرز

40 اُردو بازار لاہور فون 7246006

پاکستان میں اس کتاب کی اشاعت کے جملہ حقوق بحق **شبیر برادرز** محفوظ ہیں

شیخ الحدیث حضرت علامہ **محمد عبدالحکیم شرف قادری** مدظلہ

نام کتاب	•=•=•=•	المختارات الرضوية من الاحاديث النبوية والآثار المروية
عرفی نام	•=•=•=•	**جامع الاحادیث**
افادات	•=•=•=•	امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ العزیز
تصحیح ونظر ثانی	•=•=•=•	بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مبارک پوری
ترتیب وتخریج	•=•=•=•	مولانا محمد حنیف رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف
پروف ریڈنگ	•=•=•=•	مولانا عبدالسلام رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف
باہتمام	•=•=•=•	شبیر برادرز اُردو بازار لاہور (پاکستان)
سن اشاعت اوّل	•=•=•=•	۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء
سن اشاعت ثانی	•=•=•=•	۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء
قیمت	•=•=•=•	روپے

ملنے کے پتے

☆ **ادارہ پیغام القرآن** 40 اُردو بازار لاہور

☆ **احمد بک کارپوریشن** اقبال روڈ کمیٹی چوک راولپنڈی

☆ **مکتبہ غوثیہ ھول سیل پرانی** سبزی منڈی کراچی

☆ **ضیاء القرآن پبلی کیشنز** لاہور ، کراچی

☆ **مکتبہ رضویہ** آرام باغ روڈ کراچی

۵

کتاب الجنائز

ابواب

موت　۵　تجہیز و تکفین و تدفین　۱۱

نماز جنازہ　۲۷　نماز جنازہ کی دعائیں　۵۶

زیارت قبور　۶۳　احترام مقابر　۷۵

مردوں سے حسن سلوک　۶۳　عالم برزخ کے احوال　۹۱

سوگ اور نوحہ　۱۰۷　اذان قبر　۱۱۴

کفن میں تبدیلی　۱۱۷　شہید کون؟　۱۲۰

شہید کی فضیلت　۱۲۳　طاعون　۱۲۹

اجمالی فہرست

۱۔ کتاب الجنائز	۳	۹۔ کتاب الحدود والدیات	۴۲۳
۲۔ کتاب الزکوۃ	۱۵۵	۱۰۔ کتاب الہجرۃ والجہاد	۴۵۹
۳۔ کتاب الصوم	۲۰۷	۱۱۔ کتاب الخلافۃ	۴۶۹
۴۔ کتاب الحج	۲۴۷	۱۲۔ کتاب الرؤیا	۴۸۔
۵۔ کتاب النکاح	۲۸۹	۱۳۔ کتاب الاطعمۃ والاشربۃ	۴۹۔
۶۔ کتاب الطلاق	۳۶۱	۱۴۔ کتاب الاضحیۃ	۵۱۹
۷۔ کتاب البیوع	۳۷۹	۱۵۔ کتاب الصید والذبائح	۵۲۹
۸۔ کتاب الأیمان	۴۱۵	۱۶۔ کتاب الطب والرقی	۵۳۹

Marfat.com

۱۔موت

(۱)مردوں کولا الہ الا اللہ کی تلقین کرو

۱۰۱۷۔**عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَقِّنُوا مَوْتَا کُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کولا الہ الا اللہ سکھاؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جونزع میں ہے وہ مجاز اُمردہ ہے اور اسے کلمۂ اسلام سیکھانے کی حاجت کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے ۔اور جو دفن ہو چکا حقیقۃ مردہ ہے اور اسے بھی کلمۂ پاک سکھانے کی حاجت ، بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے ۔اور بیشک اذان میں یہی کلمہ لا الہ الا اللہ تین جگہ موجود ہے بلکہ اسکے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں ۔انکے سوال تین ہیں ۔ من ربك ، تیرا رب کون؟ مادینك ، تیرا دین کیا ہے؟ ما کنت تقول فی هذا الرجل ، تو ان مرد یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ اب اذان کی ابتداء میں ، الله اکبر ، الله اکبر ، الله اکبر ، الله اکبر اشهد ان لا اله الا الله ، اشهد ان لا اله الا الله ،اور

۱۰۱۷۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۳۰۰/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء تلقین المریض عند الموت ، ۱۱۷/۱
السنن لابی داؤد کتاب الجنائز باب فی التلقین ، ۴۴۴/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی تلقین المیت ، ۱۰۵/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۳۸۳/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۳۳/۱۰
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۲۳/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱/۵
کنز العمال للمتقی، ۲۵۱۶۰، ۹۸/۹ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۱۰/۳
المسند للعقیلی، ۷۳/۳ ☆ کامل لابن عدی، ۲۷۷/۵
الدر المنثور للسیوطی، ۲۹۸/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۵/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۸/۲ ☆

Marfat.com

آخر میں" الله اکبر ، الله اکبر "سوال من ربك، کا جواب سکھائیں گے۔ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔اور اشهد ان محمد رسول الله ، اشهد ان محمد رسول الله ،سوال " ما كنت تقول فی هذا الرجل "کا جواب تعلیم کریں گے کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔اور حی علی الصلاۃ ، حی علی الفلاح ، جواب "ما دینك "کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن وستون ہے کہ " الصلوۃ عماد الدین " تو بعد دفن اذان دینا اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث صحیح متواتر مذکور میں فرمایا۔　　فتاوی رضویہ ٢/٦٦٩

(٢) رزق مکمل ہونے سے پہلے موت نہیں آتی

١٠١٨۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِی رُوْعِی اَنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَكْمِلَ رِزْقَهَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک روح القدس نے میرے باطن میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرے۔　　الکوکبۃ الشہابیہ ٢٢

(٣) موت سے مسلمان کے گناہ مٹتے ہیں

١٠١٩۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت کفارۂ گناہ ہے ہر سنی مسلمان کیلئے۔ اہلاک الوہابیین ١٩

١٠١٨۔ اتحاف السادة للزبیدی، ١٥٩/٨ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ١٣٨/١
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٣٤/٦ ☆
١٠١٩۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥٣/٢ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٢٢٧/١
کنز العمال للمتقی، ٤٢١٢٢ ، ٥٤٨/١٥ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ٣٢٧/١
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ٢٣١/٢ ☆

Marfat.com

(۴) جمعہ کی رات اور دن میں انتقال کی فضیلت

۱۰۲۰۔**عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ مَاتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أُجِيْرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَآءِ۔　　جدالممتار ۱/ ۴۰۸

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی رات یا دن میں انتقال کر جائے اسکو عذاب قبر سے محفوظ کر دیا جاتا ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی۔۱۲م

(۵) روح قبض ہونے کے بعد کیا کیا جائے؟

۱۰۲۱۔**عن** أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قال: دخل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی ابی سلمة و قد شق بصره فاغمضه ثم قال: اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَهْلِهٖ فَقَالَ: لَا تَدْعُوْ عَلٰی اَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، فَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَاتَقُوْلُوْنَ، ثم قال: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ سَلَمَةَ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِی الْمَهْدِيِّيْنَ وَ اخْلُفْهُ فِیْ عُقْبَةِ الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَ لَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَ افْسَحْ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپکی آنکھیں کھلی ہیں تو

۱۰۲۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۲۶۹/۳، ۵۵۹۵　☆ کشف لاخفاء للعجلونی، ۳۱۸/۲
المسند للربیع بن حبیب، ۱۳/۳　☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۶/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۱۰۸۳، ۷۱۹/۷　☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۵۵/۳
اتحاف السادة للزبدی، ۲۱۷/۳، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۹/۲
جامع مسانید ابی حنیفه، ۱۵۷/۱　☆ المسند لابی حنیفة، ۵۸
۱۰۲۱۔ الصحیح لمسلم، الجنائز، ۳۰۰/۱　☆
السنن لابی داؤد، باب تغمیض المیت، ۲۴۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۷/۶　☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۸۴/۳
کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۷۲، ۵۶۱/۱۵　☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۵۷۲،
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰۳/۵　☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۰۵/۲

آپ نے انکو اپنے دست مبارک سے بند فرمادیا اور ارشاد فرمایا: جب روح قبض ہو جاتی ہے تو نگاہ پیچھے پیچھے اسے دیکھتی جاتی ہے۔ یہ سن کر اہل خانہ چیخ کر آواز سے رونے لگے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی طرف سے بھلائی کے علاوہ بین کرنے میں کوئی دوسرا کلمہ نہ نکالو کہ ملائکہ تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ پھر دعا کی: اے اللہ! ابو سلمہ کی مغفرت فرما۔ ہدایت یافتہ لوگوں میں انکا درجہ بلند فرما۔ باقی ماندہ لوگوں میں کسی کو انکا جانشین بنا۔ اے رب العالمین! انکی اور ہماری مغفرت فرما اور انکی قبر کو کشادہ اور منور فرما۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۴

(۶) نابالغ بچوں کے مرنے پر اجر

۱۰۲۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں مریں گے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس رحمت کی زیادت سے جو ان بچوں پر کریگا۔

۱۰۲۳۔ **عن** عتبة بن عبد السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدِهٖ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ دَخَلَ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازہ سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔

۱۰۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما قیل فی الاولاد الملسمین، ۱۸۴/۱
السنن للترمذی، باب ما جاء فی ثواب من قدم ولدا، ۱۲۶/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ثواب من اصیب وبولده، ۱۱۶/۱
کنز العمال للمتقی، ۶۵۶۰، ۲۸۲/۳ ☆ التمهید لابن عبد البر ۱۸۶/۷
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷۴/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۵/۲
۱۰۲۳۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی ثواب من اصیب بولده، ۱۱۶/۱

۱۰۲۴۔ **عن** معاذبن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدٍ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ اَيِّهَا شَآءَ دَخَلَ ، فقالو : يا رسول الله ! او اثنان ، قالَ : اَوَ اِثْنَان ، قالوا : او واحد ، قال : اَوْ وَاحِدٌ ، ثم قال : وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسُرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا اِحْتَسَبَتْهُ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازوں سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! یادو، فرمایا: یادو، عرض کیا: یاایک، فرمایا: یاایک، پھر فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ جوگر جاتا ہے اگر ثواب الٰہی کی امید میں اسکی ماں صبر کرے تو وہ اپنی نال سے اپنی ماں کو جنت میں کھینچ لے جائے گا۔

۱۰۲۵۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَاتَ وَ لَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلَآئِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَ لَدَعَبْدِی فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ، فَيَقُوْلُ : قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ، فَيَقُوْلُ : مَاذَا قَالَ عَبْدِی؟ فَيَقُوْلُوْنَ:حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ ، فَيَقُوْلُ : اُبْنُوا لِعَبْدِی بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی۔ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرمایا: تم نے اسکے دل کا پھل توڑلیا؟ عرض کرتے ہیں: ہاں، فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا،؟ عرض کرتے ہیں: تیرا شکر کیا اور " انا لله و انا اليه راجعون "پڑھا۔ فرماتا ہے میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اسکا نام حمد کا مکان رکھو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۱

۱۰۲۴۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۲/۵۱۰　☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰/۲۹۹
۱۰۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۴۱۵　☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵۹

Marfat.com

(۷) جو جس حال میں مریگا اسی پر اٹھیگا

۱۰۲۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَاتَ عَلیٰ شَیْءٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو جس حال میں مریگا اللہ تعالیٰ اسے اسی حال میں اٹھائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

افسوس ان مسلمانوں پر جو مسلمانوں کی مخالفت میں ہندوؤں کا ساتھ دیں اور انکی جماعت بڑھاویں، انکا نفع چاہیں، مسلمانوں کو نقصان پہونچائیں خصوصاً وہ بھی ایسی بات میں جسکی بنا مذہبی کام پر ہو ان لوگوں کو توبہ کرنا چاہیئے ورنہ اندیشہ کریں کہ اسی حالت میں موت آگئی تو حشر بھی ہندوؤں کے ساتھ ہوگا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱

۱۰۲۶۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۳/۳۱٤　☆ المستدرك للحاكم، ٤/۳۱۳
التفسير للبغوی، ٤/٦٤　☆ كنز العمال للمتقی، ٤۲۷۲۱، ۱۵/٦۸۱
السلسلة الصحيحة للالبانی، ۲۸۳　☆ الفقيه و المتفقه للخطيب، ۱/۲۹

Marfat.com

۲۔ تجہیز و تکفین وتدفین

(۱) غسل وکفن

۱۰۲۷۔**عن** أم عطية رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لما دخل علينا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نحن نغتسل ابنته فقال : اغسلنها ثلثلا و خمسا او اكثر من ذلك ان رأيتن ذلك بماء وسدرو اجعلن فی الآخرة كافوراًاو شيئامن كافور فاذا فرغتن فاذننی ، فلما فرغنا اذناه فالقی علينا هقوه فقال : اِشْعِرْنَّهَا اِيَّاهُ ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب یا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو غسل دے رہے تھے۔ سرکار نے فرمایا: انکو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا۔ خواہ صاف پانی سے یا بیری کے پتوں کو جوش دیکر اور بعد میں کافور لگانا۔ پھر جب فارغ ہو جاؤ تو مجھے بتانا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے بتایا۔ سرکار نے ہمیں تہبند عطا فرمایا کہ انکے بدن سے متصل رکھنا۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۰

(۲) کفن میں لکھ کر رکھنے کی دعا

۱۰۲۸۔**عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ كَتَبَ هٰذِه الدُّعَاءَ وَجَعَلَهٗ بَيْنَ صَدْرِ الْمَيِّتِ و كَفَنِهٖ فِی رُقْعَةٍ لَمْ يَنَلْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ وَلَا يَرٰى مُنْكَرًا و نَكِيْرًا وَهُوَ هٰذَا " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۲۸

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ دعا لکھی اور ایک کپڑے

۱۰۲۷۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الجنائز، ۱/۳۰٤

الجامع الصحيح للبحاری، باب نقض مشر المرأة ، ۱/۱٦۸

۱۰۲۸۔ السلسلة الضعيفة للالبانی، ٤۱٦ ☆ نوادر الاصول لحكيم للترمذی،

Marfat.com

پر لپیٹ کر میت کے سینہ پر رکھی تو اسکو نہ عذاب قبر ہو اور نہ منکر نکیر کو دیکھے۔ وہ دعا یہ ہے "لا اله الا الله والله اكبر ، لا اله الا الله وحده لا شريك له ، لا اله الاالله له الملك وله الحمد ، لا اله الاالله ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم۔" ۱۲م

(۳) جنازہ میں جلدی کرو

۱۰۲۹۔ **عن** حصين بن دحدح الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: عَجِّلُوْا فَاِنَّهٗ لَا يَنْبَغِىْ لِجِيْفَةِ مُسْلِمٍ اَنْ تُحْبَسَ بَيْنَ ظَهْرَانَىْ اَهْلِهٖ۔

حضرت حصین بن دحدح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جلدی کرو کہ مسلمان مردے کو روکنا نہ چاہئے۔

۱۰۳۰۔ **عن** عبدالله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا مَاتَ اَحَدُكُمْ فَلَا تَحْبِسُوْهُ وَاسْرِعُوْا بِهٖ اِلٰى قَبْرِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مرے تو اسے نہ روکو اور جلدی دفن کو لے جاؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا علماء فرماتے ہیں: کہ اگر روز جمعہ پیش از جمعہ جنازہ تیار ہو گیا تو جماعت کثیرہ کے انتظار میں دیر نہ کریں ۔ پہلے ہی دفن کر دیں ۔ اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ آج کل عوام میں اسکے خلاف رائج ہے۔ جنہیں کچھ سمجھ ہے وہ تو اسی جماعت کثیرہ کے انتظار میں روکے رکھتے ہیں۔ اور نرے جہال نے اپنے جی سے اور باتیں تراشی ہیں کوئی کہتا ہے کہ میت بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہو جائے۔ کوئی کہتا ہے نماز کے بعد دفن کریں گے تو میت کو ہمیشہ جمعہ ملتا رہیگا۔ یہ سب بے اصل اور خلاف مقصد شرع ہیں۔

فتاوی رضویہ ۵۰/۴

۱۰۲۹۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ، باب تعجيل الجنازة ، ۴۵۰/۲

۱۰۳۰۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۴۴۴/۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۷۰/۱

الدر المنثور للسيوطى، ۳۸/۱ ☆ مجمع الروائد للهيثمى، ۴۴/۳

كنز العمال للمتقى، ۴۳۳۹۰، ۸۵۲/۱۵ ☆

Marfat.com

(۴) اچھا کفن دو اور میت کا دَین جلد ادا کرو

۱۰۳۱۔ **عن** أم المؤمنين أم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَحْسِنُوا الْكَفَنَ وَلَا تُوذُوْا مَوْتَا كُمْ بَعْوِيْلٍ ، ولا تَاخِيرِ وَصِيَّةٍ وَلَا بِقَطِيْعَةٍ ، وَعَجِّلُوا قَضَاءَ دَيْنِهٖ وَاعْزِلُوْا عَنْ جِيْرَانِ السُّوْءِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا کفن دو، اور اپنی میت کو چلا کر رونے، یا اسکی وصیت میں دیر لگانے، یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہونچاؤ۔ اور اسکا قرض جلد ادا کرو، اور برے ہمسائے سے الگ رکھو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قبور کفار و اہل بدعت و فسق کے پاس دفن نہ کرو۔

فتاوی رضویہ، ۴/۲۶۱

(۵) میت کے کنگھی کرنا ممنوع ہے

۱۰۳۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها انها سئلت عن الميت يسرح رأسه فقالت : علامَ تنصون ميتكم ۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ سے میت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا کنگھی کی جاسکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی میت کو تکلیف پہونچاؤ گے۔ ۱۲م

۱۰۳۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها انها رأت امراة يكدون رأسها بمشط فقالت : علام تنصون ميتكم۔

فتاوی رضویہ، ۱۰/۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے دیکھا

۱۰۳۱۔ المسند الفردوس للديلمى، ۳۱۸

۱۰۳۲۔ كتاب الاثار للمحمد ، باب الجنائز و غسل الميت ، ٤٦

۱۰۳۳۔ المصنف لعبد الرزاق، باب شعر الميت و اظفاره، ٤٣٧/٣

Marfat.com

کہ ایک عورت کے جنازہ کو کنگھی کی جارہی ہے تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی مت کو تکلیف پہونچا رہے ہو۔۱۲م

(۶) جنازہ کے ساتھ کیا پڑھے

۱۰۳۴۔**عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لم یکن یسمع من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو یمشی خلف الجنازۃ الا قولہ "لا الہ الا اللہ"۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی کسی جنازہ کے پیچھے چلتے تو "لا الہ الا اللہ" پڑھتے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵

(۷) میت کو قبر میں اتارے تو کیا پڑھے

۱۰۳۵۔**عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: حضرت مع بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی جنازۃ فلما وضعھا فی اللحد قال: بسم اللہ و فی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ، فلما اخذ فی تسویۃ اللبن علی اللحد قال: اللھم اجرھا من الشیطان ومن عذاب القبر، اللھم جاف الارض عن جنبھا وصعد روحھا ولقھا منك رضوانا، قالت: یا ابن عمر، أ شئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام قلتہ برأیك؟ قال: إنی إذا لقادر علی القول بل شئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ نے اسکو قبر میں رکھا تو" بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" پڑھا۔ جب اینٹیں دی جانے لگیں تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! اسکو شیطان سے محفوظ رکھ اور عذاب قبر سے۔ اے اللہ زمین کو اسکے دونوں پہلوؤں سے کشادہ فرما۔ اسکی روح بلند فرما اور اسکو اپنی شرف لقا سے مشرف فرما اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو۔ میں نے کہا: اے ابن عمر! کیا اس سلسلہ میں تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ دعائیہ کلمات کہہ رہے ہو؟ آپ نے فرمایا:

Marfat.com

بلاشبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر ہوں۔لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔

فتاوی رضویہ ۲/۶۷۰

(۸) میت قبر میں رکھ کر دعا کرنا

۱۰۳۶۔ **عن** عمرو بن مرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کانوا یستحبون اذا وضع المیت فی اللحد ان یقولوا: اللهم اعذه من الشیطان الرجیم۔

حضرت عمرو بن مرہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو لحد میں رکھا جائے تو دعا کریں: الٰہی! اسے شیطان رجیم سے پناہ دے۔

۱۰۳۷۔ **عن** خیثمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کانوا یستحبون اذا وضعوا المیت ان یقولوا: بسم الله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله ، اللهم اجره من عذاب القبر وعذاب النار ومن شر الشیطان الرجیم۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں تو یوں کہیں: اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملت پر، الٰہی اسے عذاب قبر وعذاب دوزخ اور شیطان ملعون کے شر سے پناہ بخش۔

فتاوی رضویہ ۲/۶۷۰

(۹) جنازہ کے ساتھ آگ نہ لے جاؤ

۱۰۳۸۔ **عن** عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه انه قال لابنه وهو فی سیاق الموت ! اذاانامت فلا تصاحبنی نائحة ولا نارا۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۴۱

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے موت سے کچھ قبل فرمایا: جب میں مرجاؤں تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی رونے والی جائے اور نہ آگ۔۱۲م

۱۰۳۶۔ نوادر الاصول لحکیم للترمذی، الفصل التاسع الاربعون، ۳۲۳

۱۰۳۷۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ما قالوا اذا وضع المیت فی قبره، ۳۲۹/۳

۱۰۳۸۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۷۶/۱

Marfat.com

(۱۰) جنازے میں عورتیں شریک نہ ہوں

۱۰۳۹۔**عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ رأی نسوۃ فی جنازۃ فقال : ارجعن مأزورات غیر مأجورات ، فکن لتفتن الاحیاء وتو ذینالاموات ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنازہ میں کچھ عورتیں دیکھیں تو ارشاد فرمایا: پلٹ جاؤ، گناہ سے بوجھل ثواب سے اوجھل۔تم زندوں کو فتنوں میں ڈالتی ہو اور مردوں کو اذیت دیتی ہو۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۶۰

(۱۱) معظم دینی وبزرگوں کے کپڑوں سے کفن دینا بہتر ہے

۱۰۴۰۔**عن** سہل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان امرأۃ جائت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ببردۃ منسوجۃ فیہا حاشیتان ، تدرون ما البردۃ ؟ قالوا : الشملۃ ، قال : نعم ، قالت: نسجتہا بیدی فجئت لاکسو کہا فاخذ ہا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محتا جا الیہا فخرج الینا وانہا ازراہ فحسنہا فلان فقال : اکسنیہا ما احسنہا ، فقال القوم : ما احسنت لبسہا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم محتا جا الیہا ثم سألتہ وعلمت انہ لا یرد ، قال : انی واللہ ما سألتہ لا بسہ وانما سألتہ لتکون کفنی ، قال سہل ، فکانت کفنہ ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تہبند اپنے ہاتھ سے نہایت خوبصورت بن کر پیش کیا۔سرکار کو اس وقت ضرورت تھی قبول فرمالیا۔اس تہبند کو باندھ کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے کہ اتنے میں ایک صحابی (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف یا حضرت سعد بن ابی وقاص) نے تعریف کرتے ہوئے اسکو طلب کرلیا۔حضور اجود الاجودین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا۔صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں ملامت کی کہ اس وقت اس ازار شریف کے سوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اور تہبند نہ تھا اور آپ جانتے ہیں کہ حضور اکرم الکرماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی سائل کو رد نہیں فرماتے ۔پھر آپ

۱۰۳۹۔ السنن لسعید بن منصور،　　شرح الصدور،　　۲۷۸

۱۰۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری،　　باب من استعد الکفن الخ،　　۱/۱۷۰

Marfat.com

نے کیوں مانگ لیا؟ انہوں نے کہا: واللہ میں نے استعمال کو نہ لیا بلکہ اس لئے کہ اس میں کفن دیا جاوں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی اس نیت پر انکار نہ فرمایا۔ آخر اسی میں کفن دیئے گئے۔

(۱۲) حضور نے حضرت علی کی والدہ کو اپنی قمیص میں کفن دیا

۱۰٤۱۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لما ماتت فاطمة ام علی رضی الله تعالیٰ عنهما خلع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قمیصه والبسها اياه واضطجع فی قبرها فلما سوی علیها التراب قال بعضهم : یا رسول الله ! رأیناك صنعت شیئا لم تصنعه باحد ، قال : اِنِّی اَلْبَسْتُهَا قَمِیْصِی لِتُلْبَسَ مِنْ ثِیَابِ الْجَنَّةِ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهَا فِی قَبْرِهَا لِاُخَفِّفَ عَنْهَا مِنْ ضُغْطَةِ الْقَبْرِ اِنَّهَا كَانَتْ اَحْسَنَ خَلْقِ اللّٰهِ صَنَعًا اِلَیَّ بَعْدَ اَبِی طَالِبٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور نے اپنی قمیص مبارک انکے کفن کے لئے عطا فرمائی اور قبر میں اترے۔ جب مٹی برابر کی جا چکی تو بعض صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایسا کام دیکھا جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ ارشاد فرمایا: میں نے اپنی قمیص کفن میں اس لئے عنایت کی تاکہ یہ جنت کا لباس پہنیں پھر انکی قبر میں اترا، تاکہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہیں کہ یہ ابوطالب کے بعد مجھ پر مخلوق خدا میں سب سے زیادہ احسان کرنے والی تھیں۔

(۱۳) عبداللہ بن اُبی منافق کے کفن کے لئے حضور نے قمیص دی

۱۰٤۲۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال: ان عبدالله بن ابی لماتوفی جاء ابنه الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: اعطنی قمیصك اكفنه فیه وصل علیه واستغفر له فاعطاه قمیصه فقال : آذننی اصل علیه فاذنه فلما اراد ان یصلی علیه جذبه عمر فقال : الیس الله نهاك ان تصلی علی المنا فقین فقال :

۱۰٤۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۷/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳٤٤۲٤

۱۰٤۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکفن فی القمیص الذی الخ، ۱٦۹/۱

Marfat.com

انا بین خیر تین۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین جب مرا تو اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیں کہ میں اپنے والد کو اس میں کفن دوں اور آپ اسکی نماز جنازہ پڑھیں اور مغفرت کی دعا کریں۔ چنانچہ حضور نے قمیص مبارک عطا فرمائی اور فرمایا: مجھے اطلاع دینا میں نماز جنازہ پڑھونگا۔ لہذا اطلاع آنے پر حضور نے جانے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت عمر نے روکا کہ آپ اس منافق پر کیسے نماز پڑھیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمادیا ہے۔ سرکار نے فرمایا: مجھے پڑھنے نہ پڑھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

۲۰۴۳۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی بعد ما دفن فاخرجہ فنفث فیہ من ریقہ والبسہ قمیصہ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے یہاں اس وقت تشریف لائے جب کہ وہ دفن کیا جا چکا تھا۔ آپنے اسکو نکلوایا اور اپنا لعاب دہن اس پر ڈالکر قمیص مقدس بھی عطا کی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بدلہ اسکا تھا کہ روز بدر جب سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما گرفتار آئے برہنہ تھے۔ بوجہ طویل قامت کسی کا کرتہ ٹھیک نہ آتا تھا۔ اس مردک نے انہیں اپنا قمیص دیا تھا۔ حضور عزیز غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ منافق کا کوئی احسان حضور کے اہل بیت کرام پر بے معاوضہ رہ جائے۔ لہذا آپنے دو قمیصیں مبارک اسکے کفن میں عطا فرمائے۔ نیز مرتے وقت وہ ریاکار نفاق شعار خود عرض کر گیا تھا کہ حضور مجھے اپنی قمیص مبارک میں کفن دیں۔ پھر اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی۔ اور ہمارے کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا داب قدیم ہے کہ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ پھر حکمت الٰہی

۱۰۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکفن فی القمیص الخ، ۱/۱۶۹

اس عطائے بے مثال میں یہ ہوئی کہ حضور رحمتہ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ شان رحمت دیکھ کر کہ اپنے کتنے بڑے دشمن کو کیسا نوازا ہے۔ ہزار آدمی قوم ابن ابی سے مشرف بہ اسلام ہوئے کہ واقعی یہ حلم ورحمت وعفو ومغفرت نبی برحق کے سوا دوسرے سے متصور نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و صحبہ اجمعین وبارك وسلم۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۰

(۱۴) بعد دفن دعا پڑھو

۱۰۴۴۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقف علی القبر بعدما سوی علیہ فیقول: اَللّٰھُمَّ! نَزَلَ بِكَ صَاحِبُنَا وَخَلَفَ الدُّنْیَا خَلْفَ ظَھْرِہٖ، اَللّٰھُمَّ! ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ نُطْقَہٗ وَلَا تَبْتَلْہُ فِی قَبْرِہٖ بِمَا لَا طَاقَةَ لَہٗ بِہٖ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ جب مردہ دفن ہوکر قبر درست ہوجاتی تو آپ قبر پر کھڑے ہوکر دعا کرتے۔ الٰہی! ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہوا اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا۔ الٰہی! سوال کے وقت اسکی زبان درست رکھ۔ اور قبر میں اس پر وہ بلا نہ ڈال جسکی اسے طاقت نہ ہو۔

(۱۵) بعد دفن استغفار کرو

۱۰۴۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیہ قال: اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِیْکُمْ وَاسْئَلُوْا لَہٗ بِالتَّثْبِیْتِ فَاِنَّہُ الْآنَ یُسْئَلُ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد کرتے: اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اسکے لئے جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کہ اب اس

۱۰۴۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۲۹۹ ☆　الدر المنثور للسیوطی، ۴/۸۲
۱۰۴۵۔ السنن لابی داؤد، کتاب الجنائز، باب الاستعار عند القبر للمیت الخ، ۲/۴۵۹
المستدرك للحاکم، کتاب الجنائز، ۱/۳۷۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۹

Marfat.com

سے سوال ہوگا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں سے ثابت کہ دفن کے بعد دعا سنت ہے۔ امام محمد بن علی حکیم ترمذی قدس سرہ الشریف دعا بعد دفن کی حکمت میں فرماتے ہیں: نماز جنازہ باجماعت مسلمین ایک لشکر تھا کہ آستانۂ شاہی پر میت کی شفاعت اور عذر خواہی کے لئے حاضر ہوا اور اب قبر پر کھڑے ہو کر دعا، یہ اس لشکر کی مدد ہے کہ یہ وقت میت کی مشغولی کا ہے کہ اس نئی جگہ کا ہول اور نکیرین کا سوال پیش آنے والا ہے۔ اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہاں استجاب دعا کا، عالم میں کوئی عالم منکر ہو۔ امام آجری فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ دفن کے بعد کچھ دیر کھڑے رہیں اور میت کے لئے دعا کریں۔

اسی طرح اذکار امام نووی و جوہرۂ نیرہ و درمختار و فتاوی عالمگیری وغیرہا اسفار میں ہے۔ طرفہ یہ کہ امام ثانی منکرین یعنی مولوی اسحاق صاحب دہلوی نے مأۃ مسائل میں اسی سوال کے جواب میں کہ بعد دفن قبر پر اذان کیسی ہے۔

فتح القدیر و بحر الرائق و نہر الفائق و فتاوی عالمگیریہ سے نقل کیا کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا سنت سے ثابت ہے اور براہ بزرگی اتنا نہ جانا کہ اذان خود دعا بلکہ بہترین دعا سے ہے کہ وہ ذکر الٰہی ہے اور ہر ذکر الٰہی دعا تو وہ بھی اسی سنت ثابتہ کی ایک فرد ہوئی پھر سنیت مطلق سے کراہت فرد پر استدلال عجب تماشا ہے۔ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔

کل دعاء ذکر و کل ذکر دعاء۔

ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے۔

۱۰۴۶۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب دعاؤں سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔

۱۰۴۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوۃ المسلم مستجابہ، ۱۷۴/۲۰

Marfat.com

۱۰۴۷۔**عن** ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فجعل الناس یجهرون بالتکبیر فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَیُّهَا النَّاسُ ! أَرْبِعُوْا عَلیٰ أَنْفُسِکُمْ ، اِنَّکُمْ لَیْس تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ، اِنَّکُمْ تَدْعُوْنَهٗ سَمِیْعًا قَرِیْبًا وَهُوَ مَعَکُمْ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔لوگوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔تم کسی بہرے یا غائب سے دعا نہیں کرتے سمیع وبصیر سے دعا کرتے ہو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں،

دیکھو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خاص کلمہ اللہ اکبر کو دعا فرمایا۔تو اذان کے بھی ایک دعا اور فرد مسنون ہونے میں کیا شک رہا۔

فتاوی رضویہ ۲/۲

(۱۶) مردہ غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۰۴۸۔**عن** عمرو بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال : ما من میت یموت الا و هو یعلم ما یکون فی اهله بعده و انهم یغسلونه ویکفنونه وانه لینظر الیهم۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اسکے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے۔لوگ اسے نہلاتے ہیں کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۷

۱۰۴۹۔**عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال : اذا مات المیت فملك قابض نفسه، فما من شئ الا وهو یراه عند غسله و عند حمله حتی یوصله الی قبره۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا

۱۰۴۷۔ الصحیح لمسلم، باب خفض الصوت بالذکر، ۲/۳۴۶

۱۰۴۸۔ شرح الصدور للسیوطی، ۳۹

۱۰۴۹۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفة المیت، ۳۹

Marfat.com

ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۵۷

۱۰۵۰۔**عن** عمر و بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما من میت یموت الا روحہ فی ید ملك ینظر الی جسدہ کیف یغسلہ و کیف یکفن و کیف یمشی بہ و یقال لہ وھو علی سریرہ اسمع ثناء الناس علیك۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردے کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے کہ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں کیسے لیکر چلتے ہیں۔اور وہ جنازے پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں بھلا یا برا کیا کہتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۵۷

۱۰۵۱۔**عن** بکر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : بلغنی انہ ما من میت یموت الا روحہ فی ید ملك الموت فھم یغسلونہ ویکفنونہ وھو یری ما یصنع اھلہ فلم یقدر علی الکلام لینھاھم عن الرنۃ و العویل۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ جو شخص مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔لوگ اسے غسل و کفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اسکے گھر والے کیا کرتے ہیں وہ ان سے بول نہیں سکتا کہ انہیں شور و فریاد سے منع کرے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۵۷

۱۰۵۲۔**عن** سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان المیت لیعرف کل شئ حتی انہ لینا شد باللہ غاسلہ الا خففت علی قال: ویقال لہ وھو سریرہ اسمع ثناء الناس علیك۔　　فتاوی رضویہ،۴/۲۵۷

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے کہ سن لوگ تیرے بارے میں کیا کیا کہتے ہیں

۱۰۵۰۔ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۳۴۹/۳

۱۰۵۱۔ شرح الصدور للسیوطی ، باب معرفۃ المیت ، ۳۹

۱۰۵۲۔ شرح الصدور للسیوطی ، باب معرفۃ المیت ، ۴۰

Marfat.com

۱۰۵۳۔ **عن** عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : الروح بیدالملك یمشی به مع الجنازة یقول له اسمع ما یقال لك الحدیث ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لے کر چلتا اور کہتا ہے سن تیرے حق میں کیا کہا جاتا ہے۔

۱۰۵٤۔ **عن** ابن أبی نجیح رضی اله تعالیٰ عنه قال : ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره ۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اسکی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔ اور کیونکر قبر کی طرف لے کر چلتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

۱۰۵۵۔ **عن** ابی عبدالله بکرالمزنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : حدثت ان المیت لیستبشر بتعجیله الی المقابر ۔

حضرت ابوعبداللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جعلنا الله بمنه و کرمه من المسرورین المستبشرین برحمته المریحین بالموت بجوده ۔ آمین ،آمین۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

(۱۷) نیک لوگوں کے قرب میں دفن کرو

۱۰۵٦۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۰۵۳۔ شرح الصدور للسیوطی　　باب معرفة المیت ،　　٤٠

۱۰۵٤۔ شرح الصدور للسیوطی　　باب معرفة المیت ،　　٤٠

۱۰۵۵۔ شرح الصدور للسیوطی　　باب معرفة المیت ،　　٤٠

۱۰۵٦۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ٦/ ۳٥٤　☆　کشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۷٤

المجروحین لابن حبان ، ۱/ ۲۹۱　☆　السلسلة الضعیفة للالبانی، ٥٦۳

کنز العمال المتقی، ٤۲۳۷۱　☆

علیه وسلم : اِدْفِنُوا مَوْتَا کُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِیْنَ ، فَاِنَّ الْمَیِّتَ یَتَاَذّٰی بِجَارِ السُّوْءِ کَمَا یَتَاَذَّی الْحَیُّ بِجَارِ السُّوْءِ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۱۰۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو۔ کیونکہ مردہ اپنے بدکار پڑوسی سے ویسی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسی زندہ اپنے برے پڑوسی سے۔۱۲م

(۱۸) انسان اپنی مٹی کی جگہ دفن ہوتا ہے

۱۰۵۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا وَفِی سُرَّتِهٖ مِنْ تُرْبَتِهِ الَّتِی خُلِقَ مِنْهَا حَتّٰی یُدْفَنَ فِیْهَا وَاَنَا وَاَبُو بَکْرٍ وَعُمَرُ خُلِقْنَا مِنْ تُرْبَةٍ وَاحِدَةٍ فِیْهَا نُدْفَنُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہاں تک کہ اسی میں دفن کیا جائے۔ اور میں اور ابو بکر و عمر ایک مٹی سے بنے۔ اسی میں دفن ہونگے۔

۱۰۵۸۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

.....

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۳۲۶۷۳، ۱۱/۵۶۵　☆　العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/۱۹۳

۱۰۵۸۔ نوادر الاصول للحکیم الترمذی،　　یہ کتاب نہیں مل سکی لہذا متن نقل نہیں کیا جاسکا۔۱۲م

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فرشتہ جو رحم زن پر موکل ہے جب نطفہ رحم میں قرار پاتا ہے اسے رحم سے لیکر اپنی ہتھیلی پر رکھ کر عرض کرتا ہے: اے رب میرے! بنے گا یا نہیں؟ اگر فرماتا ہے: نہیں، تو اس میں روح نہیں پڑتی اور خون ہو کر رحم سے نکل جاتا ہے۔ اور اگر فرماتا ہے: ہاں، تو عرض کرتا ہے: اے میرے رب! اسکا رزق کیا ہے؟ زمین میں کہاں کہاں چلے گا؟ کیا عمر ہے؟ کیا کام کریگا؟ ارشاد ہوتا ہے: لوح محفوظ میں دیکھ کہ اس میں نطفہ کا سب حال پائیگا۔ پھر فرشتہ وہاں کی مٹی لاتا ہے جہاں اسے دفن ہونا ہے۔ اسے نطفہ میں ملا کر گوندھتا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا وہ فرمان کہ ''زمین ہی سے ہم نے تمہیں بنایا اور اسی میں پھر ہم تمہیں لے جائینگے۔

فتاوی افریقہ، ص۔۱۰۰

۱۰۵۹۔ **عن** عطاء الخراسانی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان الملك ینطلق فیأ خذ من تراب المكان الذی ید فن فیه فیذره علی النطفة فیخلق من التراب و من النطفة و ذلك قوله تعالیٰ: منها خلقنا كم وفیها نعید كم الآیة۔

حضرت عطاء خراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتہ جا کر اسکے مدفن کی مٹی لا کر اس نطفہ پر چھڑکتا ہے۔ تو آدمی اس مٹی اور اس بوند سے بنتا ہے۔ اور یہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کا ارشاد کہ: ''ہم نے تمہیں زمین ہی سے بنایا اور اسی میں پھر تمہیں لے جائینگے۔

فتادی افریقہ ص۱۰۰

(۱۹) حضرت فاطمہ کا وصال اور کفن دفن میں جلدی

۱۰۶۰۔ **عن** عبدالله بن محمد بن عقیل رضی الله تعالیٰ عه ان فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها لما حضرتها الوفاة امرت علیا كرم الله تعالیٰ وجهه الكریم فوضع لها غسلا فاغتسلت و تطهرت ودعت ثیاب اكفانها فلبستها ومست من الحنوط ثم امرت علیا ان لا تكشف اذا قضت وان تدرج كما هی فی ثیا بها، قال: فقلت له: هل علمت احدا فعل ذلك؟ قال: نعم، كثیر بن عباس، و كتب فی اطراف اكفانه، شهد كثیر بن عباس، ان لا اله الا الله۔

حضرت عبداللہ بن محمد بن عقیل بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

۱۰۵۹۔ الترغیب و الترهب للمنذری،

۱۰۶۰۔ المصنف لعبد الرزاق، كتاب الجنائز، ۴۱۱/۳

سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتقال کے قریب امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اپنے غسل کے لئے پانی رکھوایا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی، پھر حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفنا دی جائیں۔ میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا ہے؟ کہا: ہاں، حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔ اور انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے، لا الہ الا اللہ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۱۲۸

۳۔نماز جنازہ

(۱)ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو

۱۰۶۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اَلصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيْكُمْ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ مَاتَ بَرًّا كَانَ أَوْ فَاجِرًا وَاِنْ عَمِلَ الْكَبَائِرَ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۱۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کی نماز جنازہ تم پر واجب ہے خواہ نکوکار ہو یا بدکار اگر چہ اس نے گناہ کبیرہ ہی کیوں نہ کئے ہوں۔۱۲م

(۲)مومن کی نماز جنازہ پڑھنا باعث مغفرت ہے

۱۰۶۲۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَوَّلُ تُحْفَةِ الْمُؤْمِنِ أَنْ يُّغْفَرَ لِمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔۱۲م

(۳)مومن کی نماز جنازہ پڑھنے پر ثواب عظیم

۱۰۶۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ شَهِدَ الْجَنَازَةَ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَهَا حَتّٰى تُدْفَنَ فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ، قيل : وما قيراطان ، قال : مِثْلُ الْجَبَلَيْنِ الْعَظِيْمَيْنِ أَصْغَرُهُمَا أُحُدٌ۔

۱۰۶۱۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الغزو مع ائمة الجور ، ۳/۲۴۳
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۲۱ ☆ السنن للدارقطنی، ۲/۵۶
العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/۲۵،
۱۰۶۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۲۷ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/۳۸۲
۱۰۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من انتظر حتی یدفن ، ۱/۱۷۷
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز، ۱/۳۰۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز ہونے تک جنازہ میں حاضر رہے اسکے لئے ایک دانگ ثواب ہے، اور ن تک حاضر رہے تو دو دانگ، عرض کیا گیا: دو قیراط کتنے ہوتے ہیں، فرمایا: جیسے دو بڑے ہاڑوں میں کا چھوٹا کوہ احد کے برابر۔

۱۰۶۳۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ لیه وسلم : مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهٗ قِيْرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهٗ قِيْرَاطَانِ ، قال : ئل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن القیراط فقال : مِثْلُ اُحُدٍ ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اسے ایک دانگ ثواب ہے۔ اور جو دفن تک اضر رہا اسے دو دانگ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دانگ کے بارے میں پوچھا لیا تو فرمایا: احد پہاڑ کے برابر۔

۱۰۶۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :قال سول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ غَسَّلَ مَيِّتًا وَكَفَّنَهٗ وَحَنَّطَهٗ وَحَمَلَهٗ

۱۰۶۳۔ الجامع للترمذی، ما جاء فی فضل الصلوة علی الجنازة، ۱/۱۲۴
السنن لابی داؤد، فضل الصلوة علی الجنازه، ۲/۴۵۱
السنن لابن ماجه، ما جاء فی ثواب من صلی علی جنازة، ۱/۱۱۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۰۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۴۵۵
کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۹، ۱۵/۵۹۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۴/۱۳۵
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۴۱۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۴۱
۱۰۶۴۔ الصحیح لمسلم کتاب الجنائز، ۱/۳۰۷
السنن لابن ماجه، باب فی ثواب من صلی علی جنازة، ۱/۱۱۲
السنن الکبری للبیهقی، ۳/۴۱۳ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۲۶۸، ۳/۴۴۹
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۴۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۷/۷۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۴۵۵ ☆ مشکل الآثار لنطحاوی، ۲/۱۰۵
الکنی و االاسماء لندولانی، ۲/۵۶ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۰۵۷
التاریخ الکبیر للبخاری، ۲/۲۷۳ ☆
۱۰۶۴۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی غسل المیت، ۱/۱۰۶
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۳۹ ☆ اللالی المصنوعة للسیوطی، ۲/۴
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۴۱۴ ☆

وَصَلّٰی عَلَیْہِ وَلَمْ یُفْشِ عَلَیْہِ مَارَأٰی خَرَجَ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ مِثْلَ یَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے، اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

۱۰۶۶۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَتْبَعَ جَنَازَۃً حَتّٰی یُقْضٰی دَفْنُھَا کُتِبَتْ لَہٗ ثَلٰثَۃُ قِیْرَاطٍ، اَلْقِیْرَاطُ مِنْھَا أَعْظَمُ مِنْ جَبَلِ اُحُدٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہو چکے اسکے لئے تین قیراط اجر لکھا جائے۔ ہر قیراط کوہ احد سے بڑا۔

۱۰۶۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فَلَہٗ قِیْرَاطٌ، وَمَنِ انْتَظَرَھَا حَتّٰی یُقْضٰی قَضَاءُھَا أَوْتُدْفَنَ فَلَہٗ قِیْرَاطَانِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز جنازہ پڑھی اسے ایک قیراط ثواب اور جس نے دفن تک انتظار کیا اسے دو قیراط۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۱

(۴) نماز جنازہ صرف ایک بار جائز ہے

۱۰۶۸۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

۱۰۶۶۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۱۱۷/۹　☆　مجمع البحرین، ۴۱۳۹
۱۰۶۷۔ مسند البزار، ۲۰۹/۵　☆　المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۳/۳
۱۰۶۸۔ المسند لابی داؤد، باب اذا صلی باب اذا فی جماعۃ ثم ادرک لعید، ۸۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸۱/۲　☆　المسند لاحمد بن حنبل، ۱۹/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۳۰۳/۲　☆　نصب الرایۃ للزیلعی، ۵۵/۲
التمہید لابن عبدالبر، ۲۴۴/۴　☆　مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۱۵۷
حلیہ الاولیاء لابی نعیم، ۳۸۵/۸　☆　شرح السنۃ للبغوی، ۴۳۱/۳

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا تُصَلُّوا صَلٰوۃً فِی یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی نماز ایک دن میں دوبار نہ پڑھو۔

۱۰۶۹۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لا یصلی بعد صلاۃ مثلھا۔ فتاوی رضویہ، ۴/۴۸

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ فرماتے ہیں: کسی نماز کے بعد اس کے مثل نماز نہ پڑھی جائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے متعلق امام محمد نے فرمایا: یہ مرفوع ہے۔ یہ حدیثیں بھی نماز جنازہ کی نفی تکرار پر صریح دال ہیں۔ حدیث ثانی تو عام مطلق ہے اور اول میں 'فی یوم' کی قید اس نظر سے کہ مثلاً ظہر کی نمازوں کی تکرار سے تو آپ ہی مکرر ہوگی۔ کل کی ظہر اور آج کی کہ ان کا سبب وقت ہے جب وقت دوبارہ آیا دوبارہ آئی۔ مگر ایک ہی سبب یعنی ایک ہی وقت میں مکرر نہ ہوگی۔ نماز جنازہ کا سبب مسلم میت ہے۔ جب میت متکرر ہو نماز متکرر ہوگی۔ مگر ایک ہی میت پر متکرر نہیں ہوسکتی۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۸

دوسری بات یہ کہ اگر نماز جنازہ میں تکرار کی اجازت دیتے ہیں تو لوگ تسویف و کسل کی گھاٹی میں پڑینگے۔ کہیں گے جلدی کیا ہے، اگر ایک نماز ہو چکی ہم دوبارہ پڑھ لیں گے، اس تقدیر پر اگر لوگوں کا انتظار کیا جائے تو جنازہ کو دیر ہوتی ہے۔ اور جلدی کیجئے تو جماعت ہلکی رہتی ہے اور دونوں باتیں مقصود شرع کے خلاف۔ لاجرم مصلحت شرعیہ اسی کی مقتضی ہوئی کہ تکرار کی اجازت نہ دیں۔ جب لوگ جانیں گے کہ اگر نماز ہو چکی تو پھر نہ ملے گی اور ایسے افضال عظیمہ ہاتھ سے نکل جائینگے تو خواہی نخواہی جلدی کرتے حاضر آئیں گے۔ اور میت کے فائدے اور اپنے بھلے کے لئے جلد جمع ہو جائینگے اور شرع مطہر کے دونوں مقصد باحسن وجوہ رنگ ظہور پائینگے۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۱

تیسرے شہر کی میت پر صلاۃ کا ذکر جسکو بعض لوگ نماز غائبانہ سے تعبیر کرتے ہے

۱۰۶۹۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/۵۵　　☆

Marfat.com

صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔واقعہ نجاشی،واقعہ معاویہ لیثی،واقعہ امرائے موتہ، ان میں اول ودوم بلکہ سوم کا بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا۔ تو نماز غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر۔اور دوم وسوم کی سند صحیح نہیں۔اور سوم صلاۃ بمعنی نماز صریح نہیں۔انکی تفصیل بعونہ تعالیٰ ابھی آتی ہے۔

عام طور پر ترک اور صرف دو ایک بار وقوع خود ہی بتا رہا ہے کہ کوئی خصوصیت خاصہ تھی جسکا حکم عام نہیں ہوسکتا،حکم عام وہی عدم جواز ہے جسکی بنا پر عام احتراز ہے۔

☆ واقعہ اولیٰ

حضرت نجاشی سے متعلق ہے جسکی تفصیل احادیث میں اس طرح ہے۔

۱۰۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نعی لهم النجاشی صاحب الحبشة فی اليوم الذی مات فيه وقال:اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِيْكُمْ،وصفّ بهم فی المصلی فصلی عليه وكبر عليهم اربعا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ حبشہ حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن سنائی جس دن انکا وصال ہوا۔فرمایا: اپنے دینی بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔پھر حضور نے عیدگاہ میں صف بندی فرمائی اور نماز جنازہ پڑھتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔۱۲م

۱۰۷۱۔ **عن** جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما ان نبی الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم صلی علی النجاشی فصففنا وراءه فكنت فی الصف

۱۰۷۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب موت النجاشی، ۵٤۸/۱
الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۰۹/۱
السنن للنسائی، عدد التکبیر علی الجنازة ۲۱۷/۱
التمهید لابن عبدالبر، ۳۲٤/٦

۱۰۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب موت النجاشی، ۵٤۷/۱
الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۰۹/۱
التمهید لابن عبد البر، ۳۲۵/٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۸/۳
المصنف لابن ابی شیبة، ۱۵٤/۱٤ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۳۵/۵
جمع الجوامع للسیوطی، ٦۱۳٤ ☆

Marfat.com

الثانی او الثالث۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز پڑھی تو ہم نے آپ کے پیچھے صفیں قائم کیں میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

(۵) حضور کا غائبانہ نماز پڑھنا آپکی خصوصیات سے ہے

۱۰۷۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابۃ جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: ان اخاکم النجاشی تو فی فقو موا صلوا علیہ، فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صفوا خلفہ فکبر اربعا وھم لا یظنون الا ان جنازۃ بین یدیہ۔

حضرت عمران بن حصین و دیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی انتقال کر گیا ہے اٹھو اس پر نماز پڑھو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں۔ حضور نے چار تکبیریں کہیں، صحابہ کو یہ ہی ظن تھا کہ انکا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔

۱۰۷۳۔ **عن** عمران بن حصین وعن الصحابۃ جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا، الی ان قال: فصلینا خلفہ ونحن لا نری الا ان الجنازۃ قدامنا۔

حضرت عمران بن حصین و دیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث مذکور مروی ہے یہاں تک کہ حضرت عمران نے فرمایا: ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہ ہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے آگے موجود ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں روایات صحیح عاضد قوی ہیں اس حدیث مرسل اصولی کی کہ امام واحدی نے اسباب نزول قرآن میں نقل فرمائی۔

۱۰۷۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۴۶/۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۹/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۳۲، ۱۵۰/۱۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۳۵/۵
۱۰۷۳۔ الصحیح لابی عوانۃ، ☆

۱۰۷۴۔**عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کشف للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن سریر النجاشی حتی رأہ و صلی علیہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نجاشی کا جنازہ ظاہر کر دیا گیا تھا۔ حضور نے اسے دیکھا اور اسپر نماز پڑھی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دار الکفر میں ہوا۔ وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی۔ اسی لئے امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کے لئے یہ باب وضع کیا کہ " الصلوۃ علی المسلم یموت فی بلاد الشرک "۔

۱۰۷۵۔**عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم نعی للناس النجاشی فی الیوم الذی مات فیه و خرج بهم الی المصلی فصف بهم و کبر اربع تکبیرات۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن دی جس دن انتقال ہوا صحابہ کرام کو لیکر مصلی پر تشریف لائے اور صحابہ کی صفیں قائم فرما کر چار تکبیریں کہیں۔

اب بھی خصوصیت نجاشی ماننے سے چارہ نہ ہوگا۔ جبکہ اور موتیں بھی ایسی ہوئیں اور نماز غائب کسی پر نہ پڑھی گئی۔ نیز بعض کو انکے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا: حبشہ کے ایک کافر پر نماز پڑھی گئی۔ لہذا اس نماز سے مقصود انکی اشاعت اسلام تھی۔

۱۰۷۶۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی اللہ تعالی عنه ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم بلغه موت النجاشی فقال: لا صحابه : ان اخاکم النجاشی قدمات ،فمن اردا ان یصلی علیه فلیصل علیه ، فتوجه رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم

۱۰۷۴۔ اسباب نزول قرآن للواحدی، ☆ شرح الزرقانی علی المواهب ، ۸۷/۸
۱۰۷۵۔ السنن لابی داؤد ، باب الصلوة علی المسلم ، الخ، ۴۵۷/۲
۱۰۷۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،، ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵۰/۴

Marfat.com

نحوالحبشة فكبر عليه اربعا۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ نجاشی حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ کے انتقال کی خبر ملی تو صحابہ کرام سے فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہوگیا تو جوان پر نماز پڑھنا چاہے پڑھے۔ پھر حضور نے حبشہ کی جانب متوجہ ہوکر چار تکبیریں کہیں۔

☆ واقعہ ثانیہ حضرت معاویہ لیثی سے متعلق ہے کہ معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۷۷۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله عنه قال : ان جبرئيل عليه السلام اتى النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال مات معاوية فی المدينة اتحب ان اطوی لك الارض فتصلی عليه قال : نعم، فضرب بجناحيه على الارض فرفع له سريره فصلی عليه وخلفه صفان من الملائكة كل صف سبعون الف ملك۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام، نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! معاویہ مزنی نے مدینہ میں انتقال کیا۔ تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں، فرمایا: ہاں، جبرئیل نے اپنا پر زمین پر مارا۔ جنازہ حضور کے سامنے آگیا اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔ اور فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھیں، ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔

۱۰۷۸۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالىٰ عنه قال : ان جبرئيل عليه السلام أتى النبی صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : مات معاوية فی المدينة وقال: أتحب أن أطوی لك الأرض فتصلی عليه ،قال: نعم ، فوضع جناحه الا يمن على الجبال فتواضعت وو ضع جناحه الايسرعلى الا رضين فتوا ضعت حتى نظرنا الى مكة والمدينة فصلى عليه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم

۱۰۷۷۔ المعجم الكبير للطبرانی، ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ٥١/٤

۱۰۷۸۔ مجمع الزوائد للهثمی، ٣٨/٣

Marfat.com

و جبرئیل والملائکة۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! معاویہ بن معاویہ نے مدینہ میں انتقال کیا۔تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تا کہ حضوران پر نماز پڑھیں۔فرمایا: ہاں، حضرت جبرئیل نے اپنا داہنا پر پہاڑوں پر رکھا وہ جھک گئے۔بایاں زمینوں پر رکھا وہ پست ہو گئیں یہاں تک کہ مکہ مدینہ ہم کو نظر آنے لگے۔اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جبرئیل وملائکہ نے ان پر نماز پڑھی۔

ان دونوں حدیثوں کی مکمل سند اس طرح ہے۔

نوح بن عمر السکسکی ثنا بقیة بن الولید عن محمد زیاد الا لهانی عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه المعجم الاوسط ،

اخبرنا ابو الحسن احمد بن عمر بدمشق ثنا نرح عمر بن حری ثنا بقیة ثنا محمد بن عن ابی امامة رضی الله تعالیٰ عنه ۔ابو احمد حاکم۔

۱۰۷۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال :ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : مات معاویة فی المدینة وقال : اتحب ان اطوی بك الارض فتصلی علیه قال : نعم ، فضرب بجنا -حیه الارض فلم تبق شجرة ولا اکمة الا تضعضعت ورفع له سریره حتی نظر الیه فصلی الیه۔

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کیا: مدینہ میں معاویہ کا انتقال ہو گیا ۔کیا حضوران پر نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں۔سرکار نے ارشاد فرمایا: ہاں، پس جبرئیل نے زمین پر اپنا پر مارا۔ کوئی پیڑ یا ٹیلہ نہ رہا جو پست نہ ہو گیا ہو، اوران کا جنازہ حضور کے سامنے بلند کیا گیا۔یہاں تک کہ پیش نظر اقدس ہو گیا۔اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۸۰۔**عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : یا رسول الله ! هل لك ان تصلی علیه فا قبض

۱۰۷۹۔ باب الصلوة علی المیت الغائب، ۵۱/٤

۱۰۸۰۔ الاصابة فی تمیز الصحابة للعسقلانی، ٤۳۷/۳

Marfat.com

لك الارض، قال : نعم، فصلی علیه ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ معاویہ پر نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے لئے زمین سمیٹ دوں۔فرمایا: ہاں حضرت جبرئیل نے ایسا ہی کیا۔اس وقت حضور نے انپر نماز پڑھی۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ ان تمام احادیث کو ائمہ حدیث عقیل، ابن حبان، بیہقی، ابوعمرو ابن عبدالبر، ابن جوزی، نووی، ذہبی، اور ابن الہمام وغیرہم نے ضعیف بتایا۔پہلی دو حدیثوں کی سند بقیہ بن ولید مدلس ہے اور اس نے عنعنہ کیا۔یعنی محمد بن زیاد سے اپنا سننا نہ بیان کیا بلکہ کہا۔ابن زیاد سے روایت ہے۔معلوم نہیں راوی کون ہے۔به اعله المحقق فی الفتح ۔

ذہبی نے کہا: یہ حدیث منکر ہے۔نیز اسکی سند میں نوح بن عمر ہے۔

ابن حبان نے اسے اس حدیث کا چور بتایا۔یعنی ایک سخت ضعیف شخص اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا تھا۔اس نے اس سے چرا کر بقیہ کے سر باندھی۔

تیسری حدیث کی سند میں محبوب بن ہلال مزنی ہے۔

ذہبی نے کہا: یہ شخص مجہول ہے اور اسکی یہ حدیث منکر ہے۔

چوتھی حدیث کی سند میں علاء بن یزید ثقفی ہے۔

امام نودی نے خلاصہ میں فرمایا: اسکے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

امام بخاری وابن عدی اور ابوحاتم نے کہا: وہ منکر الحدیث ہے۔

ابو حاتم ودار قطنی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔

امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری نے کہا: وہ حدیثیں دل سے گڑھتا تھا۔

ابن حبان نے کہا: یہ حدیث بھی اسکی گڑھی ہوئی ہے۔اس سے چرا کر ایک شامی نے بقیہ سے روایت کی۔

ابوالولید طیالسی نے کہا: علاء کذاب تھا۔

عقیلی نے کہا: علاء کے سوا جس جس نے یہ حدیث روایت کی سب علاء ہی جیسے ہیں یا

Marfat.com

اس سے بھی بدتر۔

ابوعمرو بن عبدالعزیز نے کہا: اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں۔ اور دربارۂ احکام اصلاً حجت نہیں۔ صحابہ میں کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں ابن حبان نے بھی یونہی فرمایا: کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں۔

ثانیاً۔ فرض کیجئے کہ یہ احادیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہیں۔ کما اختارہ الحافظ فی الفتح۔ یا بفرض غلط لذاتہ صحیح سہی۔ پھر اس میں کیا ہے۔ خود اسی میں تصریح ہے۔ کہ جنازہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کر دیا گیا تھا۔ تو نماز جنازہ حاضر پر ہوئی نہ کہ غائب پر۔ بلکہ طرز کلام مشیر ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے جنازہ سامنے ہونے کی حاجت سمجھی گئی۔ جبھی تو حضرت جبرئیل نے عرض کی: حضور نماز جنازہ پڑھنا چاہیں تو زمین لپیٹ دوں۔ تاکہ حضور نماز پڑھیں۔

وہابیہ کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں یہاں عجیب تماشا کیا۔

اولاً۔ استیعاب سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاویہ بن معاویہ لیثی پر نماز پڑھی۔ پھر کہا: استیعاب میں اس قصہ کا مثل معاویہ بن مقرن کے حق میں ابو امامہ سے روایت کیا۔

پھر کہا: نیز اسکا مثل انس سے ترجمہ معاویہ میں بھی معاویہ مزنی روایت کیا۔

اس میں یہ وہم دلانا ہے کہ گویا یہ تین صحابی جدا جدا ہیں جن پر نماز غائب مروی ہے۔ حالانکہ یہ محض جہل یا تجاہل ہے۔ وہ ایک ہی صحابی ہیں۔ معاویہ نام جنکے نسب ونسبت میں راویوں سے اضطراب واقع ہوا۔ کسی نے مزنی کہا کسی نے لیثی، کسی نے معاویہ بن معاویہ، کسی نے معاویہ بن مقرن۔

ابوعمر نے معاویہ بن مقرن مزنی کو ترجیح دی کہ صحابہ میں معاویہ بن معاویہ کوئی معلوم نہیں۔

حافظ نے اصابہ میں معاویہ بن معاویہ مزنی کو ترجیح۔ اور لیثی کہنے کو علاء ثقفی کی خطا بتایا، اور معاویہ بن مقرن کو ایک صحابی مانا جن کے لئے یہ روایت نہیں۔

بہرحال صاحب قصہ شخص واحد ہیں اور شوکانی کا الہام تثلیث محض باطل۔

Marfat.com

ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں فرمایا؛ معاویہ بن معاویہ مزنی ہیں۔ انکو لیثی بھی کہا جاتا ہے اور معاویہ بن مقرن مزنی بھی۔ ابوعمرو نے کہا: یہ ہی صواب سے نزدیک تر ہے۔ پھر حدیث انس کے طریق اول سے پہلے طور پر نام ذکر کیا۔ اور طریق دوم سے دوسرے طور پر، اور حدیث امامہ سے تیسرے طور پر۔

☆ واقعہ سوم یہ ہے

۱۰۸۱۔ **عن** عاصم بن عمر بن قتادة و عبدالله بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهما قالا: لما التقی الناس بموته جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی المنبر و کشف له مابینه وبین الشام فهو ینظر الی معرکتهم، فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَخَذَ الرَّایَةَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَمَضٰی حَتّٰی اُسْتُشْهِدَ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعا له فقال: اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ یَسْعٰی، ثُمَّ أَخَذَ الرَّایَةَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِی طَالِبٍ فَمَضٰی حَتّٰی اُسْتُشْهِدَ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعاله وقال: اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَهُوَ یَطِیْرُ فِیْهَا بِجَنَاحَیْنِ حَیْثُ شَآءَ۔

حضرت عاصم بن عمر اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پردے اٹھا دیئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انہیں اپنی صلوۃ اور دعا سے مشرف فرمایا: اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اس کے لئے استغفار کرو۔ بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا۔ حضور نے پھر فرمایا: جعفر بن ابی طالب نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انکو اپنی صلوۃ و دعا سے مشرف فرمایا۔ اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اسکے لئے استغفار کرو

۱۰۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه، ۱۶۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۳/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۵٤/۸
المستدرك للحاکم، ٤۲/۳ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲۸٤/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱٦۰/٦ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۲۲/۱

Marfat.com

وہ جنت میں داخل ہوا اور اسمیں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ یہ حدیث دونوں طریق سے مرسل ہے۔ عاصم بن عمر اوساط تابعین سے ہیں۔ قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے پوتے۔ اور یہ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم صغار تابعین سے ہیں۔ عمرو بن حزم صحابی کے پرپوتے۔

ثانیاً۔ خود واقدی کو محدثین کب مانتے ہیں یہاں تک کہ ذہبی نے انکے متروک ہونے پر اجماع کیا۔

یہ دونوں جواب الزامی ہیں ورنہ ہم حدیث مرسل کو قبول کرتے ہیں اور امام واقدی کو ثقہ مانتے ہیں۔

ثالثاً۔ عبداللہ بن ابی بکر سے راوی امام واقدی کے شیخ عبدالجبار بن عمارہ مجہول ہیں کما فی المیزان۔ تو یہ مرسل نامعتضد ہے۔

رابعاً۔ خود اسی حدیث میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔ معرکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا۔

لیکن یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ جنگ موتہ ملک شام میں بیت المقدس کے قریب ۸ ھجری میں ہوئی۔ اور خانۂ کعبہ ۲ ھجری میں قبلہ قرار پاچکا تھا۔ اور نماز جنازہ کے لئے صرف رؤیت کافی نہیں بلکہ جنازہ نمازی کے سامنے ہو۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارا مقصود 'رابعاً' سے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے والوں کا رد ہے اور وہ اتنی ہی بات سے ہوگیا کہ حدیث میں یہ ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔

خامساً۔ کیا دلیل ہے کہ یہاں صلاۃ بمعنی نماز معہود ہے بلکہ بمعنی درود ہے اور 'دعالہ' عطف تفسیری نہیں بلکہ تعمیم بعد تخصیص ہے۔ اور سوق روایت اسی میں ظاہر کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت منبر اطہر پر تشریف فرما ہونا مذکور اور منبر انور دیوار قبلہ کے پاس تھا اور معتاد یہ ہی کہ منبر اطہر پر رو بحاضرین و پشت بقبلہ جلوس ہو اور اس روایت میں نماز کے لئے منبر سے اترنے پھر تشریف لیجانے کا کہیں ذکر نہیں۔ نیز بر حالت نجاشی اس میں نماز صحابہ بھی نہیں۔ نہ یہ کہ حضور نے ان کو نماز جنازہ کے لئے فرمایا۔ اگر یہ نماز تھی تو صحابہ کو

Marfat.com

شریک نہ فرمانے کی کیا وجہ ۔ نیز اس معرکہ میں تیسری شہادت حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ہے ان پر صلاۃ کا ذکر نہیں ۔ اگر نماز ہوتی تو ان پر بھی ہوتی ۔

ہاں درود کی ان دو کے لئے تخصیص وجہ وجیہ رکھتی ہے اگر چہ وجہ کی ضرورت و حاجت بھی نہیں کہ وہ احکام عامہ سے نہیں ۔ وجہ اس حدیث سے ظاہر ہوگی کہ جس میں ان صحابۂ کرام کا حضرت ابن رواحہ سے فرق ارشاد ہوا ۔ اور وہ یہ کہ انکو جنت میں منہ پھیرے ہوئے پایا کہ معرکہ میں قدرے اعراض ہو کر اقبال ہوا تھا ۔

اور سب سے زائد یہ کہ وہ شہدائے معرکہ ہیں ۔ نماز غائب جائز ماننے والے شہید معرکہ پر نماز ہی نہیں مانتے ۔ تو باجماع فریقین صلاۃ بمعنی دعا ہونا لازم ۔ جس طرح خود امام نووی شافعی ، امام قسطلانی شافعی اور امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صلاۃ علی قبور شہدائے احد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلاۃ بمعنی دعا ہونے پر اجماع ہے ۔ کما اثر نا ہ فی النھی الجاجز ، حالانکہ وہاں تو صلی علی اھل احد صلاتہ علی المیت ، ہے یہاں تو اس قدر بھی نہیں ۔

وہابیہ کے بعض جاہلان بے خرد مثل شوکانی صاحب نیل الاوطار ایسی جگہ اپنی اصول دانی یوں کھولتے ہیں ۔ کہ صلاۃ بمعنی نماز حقیقت شرعیہ ہے اور بلا دلیل حقیقت سے عدول ناجائز ۔

اقول: اولاً ۔ ان مجتہد بننے والوں کو اتنی خبر نہیں کہ حقیقت شرعیہ صلاۃ بمعنی ارکان مخصوصہ ہے ۔ یہ معنی نماز جنازہ میں کہاں ، کہ اس میں رکوع ہے نہ سجود ، نہ قرأت ہے نہ قعود ، الثالث عندنا والبواقی اجماعاً ۔ لہذا علماء تصریح فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ صلاۃ مطلقاً نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ وہ دعائے مطلق اور صلاۃ مطلقہ میں برزخ ہے ۔ کما اشار الیہ البخاری فی صحیحہ واطال فیہ ۔

لاجرم امام محمود عینی نے تصریح فرمائی کہ نماز جنازہ پر اطلاق صلاۃ مجاز اہے ۔ صحیح بخاری میں ہے ۔ سماھا صلاۃ لیس فیھا رکوع ولا سجود ۔ ۱/۱۷۲

عمدۃ القاری میں ہے ۔

لکن التسمیۃ لیست بطریق حقیقۃ ولا بطریق الاشتراک ولکن بطریق المجاز

ثانیا۔ صلاۃ کے ساتھ جب علی فلاں مذکور ہوتو ہرگز اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے۔

قال اللہ تبارک و تعالیٰ:

یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا صَلُّوا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

اللھم! صل وسلم وبارك علیه وعلی آله كما تحب و ترضی۔

وقال تعالیٰ:

صَلِّ عَلَیْھِمْ، اِنَّ صَلَاتَكَ سَكَنٌ لَّھُمْ،

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم۔

اللھم! صل علی آل ابی اوفی۔

کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ الٰہی ابی اوفی پر نماز پڑھ، یا ان کا جنازہ پڑھ۔ کیا صلاۃ علیہ، شرع میں بمعنی درود نہیں، ولکن الوھابیة قوم لا یعقلون۔

فتاوی رضویہ ۴/۷۵

(۶) اہل قبلہ کی نماز جنازہ پڑھو

۱۰۸۲۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: صَلُّوا عَلٰی مَنْ قَالَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کلمہ طیبہ پڑھا اسکی نماز جنازہ پڑھو۔

۱۰۸۳۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: صَلُّوْا عَلٰی كُلِّ مَیِّتٍ۔

۱۰۸۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۴۲/۱۲　☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۶۷/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۷۹/۳　☆ السنن للدارقطنی، ۵۶/۲
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۶۴، ۵۸۰/۱۵　☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۰۵/۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۹۳/۱۱　☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۴۲/۲
العلل المتناھیة لابن الجوزی، ۴۲۲/۱　☆ الدر المنثرة للحلبی، ۱۰۴
۱۰۸۳۔ السنن لابن ماجه، الصلوة علی اھل القبلة، ۱۱۱/۱
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۶۳، ۵۸۰/۱۵　☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۰۹/۲

Marfat.com

حضرت واثلہ اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو۔

(۷) نماز جنازہ کا طریقہ اور ابتداء

۱۰۸۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: آخر ما کبر النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی الجنازۃ اربع تکبیرات ، وکبر عمر علی ابی بکر اربعا ، وکبر ابن عمر علی عمرا ربعا، وکبر الحسن بن علی علیٰ علی اربعا ، وکبر الحسین بن علی علیٰ الحسن بن علی اربعا، وکبرت الملائکۃ علی آدم اربعا ، ولم تشرع فی الاسلام الا فی المدینۃ المنورۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری حیات طیبہ میں جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت فاروق اعظم نے حضرت سیدنا صدیق اکبر کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر نے فاروق اعظم پر چار، اور امام حسن مجتبیٰ نے حضرت علی پر چار، اور حضرت امام حسین نے امام حسن پر چار، اور ملائکہ نے حضرت آدم پر چار تکبیریں پڑھیں، اور نماز جنازہ اسلام میں مدینہ طیبہ میں شروع ہوئی۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: واقدی کے قول کے مطابق حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہجرت کے ۹/ ماہ بعد ہوا۔ امام بغوی کہتے ہیں: ہجرت کے بعد سب سے قبل صحابہ میں وصال حضرت اسعد بن زرارہ کا ہوا۔ اور سب سے پہلے نماز جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ پر پڑھی۔　　فتاوی رضویہ ۲/۴۶۸

(۸) حضرت خدیجۃ الکبری کا وصال

۱۰۸۵۔ **عن** حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان ام المؤمنین خدیجۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا توفیتؓ سنۃ عشر من البعثۃ بعد خروج بنی ھاشم من الشعب

۱۰۸۴۔ المستدرک للحاکم ، التکبیر علی الجنائز اربعا ، ۱/۳۸۶

۱۰۸۵۔ الاصابۃ لابن حجر ، ترجمۃ خریجۃ ، ۴/۲۸۳

ودفنت بالحجون ونزل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حفرتھا ولم تکن شرعت الصلوۃ علی الجنائز۔　　فتاوی رضویہ ۲/ ۴۶۸

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال دس نبوی میں ہوا جب آپ شعب ابی طالب سے باہر تشریف لائے۔ اور حجون میں دفن ہوئیں (جسکو جنۃ المعلیٰ کہا جاتا ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس آپ کی قبر انور میں اترے۔ اس وقت نماز جنازہ شروع نہیں ہوئی تھی۔

(۹) نماز جنازہ میں تین صفیں بناؤ

۱۰۸۶۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی جنازۃ فکانوا سبعۃ فجعل الصف الاول ثلثہ والثانی اثنین والثالث واحدا۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔ صرف سات آدمی تھے۔ تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی صف تین آدمیوں کی کی۔ دوسری صف دو کی اور تیسری صف ایک شخص کی۔

(۱۰) تین صفوں کے ذریعہ نماز جنازہ باعث مغفرت ہے

۱۰۸۷۔ **عن** مالك بن هبيرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ غُفِرَلَهٗ۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکی مغفرت ہوگئی۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۷۸

۱۰۸۶۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۲/۳

۱۰۸۷۔ السنن لابی داؤد، باب الصفوف علی الجنازۃ ۴۵۱/۲
الجامع للترمذی، باب کیف الصلوۃ علی المیت، ۱۲۲/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فیمن صلی علیه جماعۃ الخ، ۱۰۸/۱
المستدرك للحاكم، کتاب الجنائز، ۳۶۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۷۹/۴ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۶۸۷

Marfat.com

۱۰۸۸۔ **عن** مالك بن هبيره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ فَيُصَلِّی عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا اُوْجَبَ ، قال : فكان مالك اذااستقل اهل الجنازة جزاهم ثلثة صفوف۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشاد فرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھ لیں اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔تو حضرت مالک بن ہبیرہ جب جنازہ میں شریک لوگوں کی تعداد کم دیکھتے تو اسی حدیث کے پیش نظر لوگوں کو تین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔

۱۰۸۹۔ **عن** مرثد بن عبدالله اليزنی قال : كان مالك بن هبيرة اذا صلی علی جنازة فتقالّ الناس عليها جزاهم ثلثة اجزاء ثم قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَلّٰی عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوْفٍ فَقَدْ اَوْجَبَ ۔

فتاوی رضویہ ۸۱/۴

حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جنازہ کی نماز پڑھتے اور لوگ کم ہوتے تو انکو تین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔پھر فرماتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے جس جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔۱۲م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر کہیئے چھ مقتدیوں کی اس ترتیب میں کوئی حکمت بھی ہے؟

اقول: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے افعال کی حکمتیں خوب جانتے ہیں۔ نظر ظاہر میں یہاں دو حکمتیں معلوم ہوتی ہیں۔

اولاً۔ جمع تام ہے، اور جمع تام گویا صف تام ہے لہذا ایک روایت میں تین عورتوں کو جمیع صفوف مابعد کی نماز کا قاطع بتایا۔

اور ظاہر الروایت میں بھی اسے اس درجہ قوی بتایا کہ ایک صف کو دوسری کا حائل نہ جانا۔اور انکی محاذات میں آخر صفوف تک تین مردوں کی نماز پر حکم فساد فرمایا۔اس

۱۰۸۸۔ السنن لابی داؤد ، باب الصفوف علی الجنازة ، ۴۵۱/۱

۱۰۸۹۔ الجامع للترمذي، باب كيف الصلوة علی الميت ، ۱۲۲/۱

Marfat.com

معنوی کثرت وقوت کی تحصیل کو صف اول میں تین شخص رکھے۔

ثانیاً۔ اس میں تعدیل فضل ہے کہ جمع میں برکت ہے۔ایک سے دو میں زائد دو سے تین میں، اور صفوف جنازہ میں آخر بالآخر افضل ہے۔ پہلی سے دوسری افضل، دوسری سے تیسری افضل، تو اس ترتیب سے ہر صف کے لئے چار فضل حاصل ہو گئے۔ پہلی صف میں باعتبار صف ایک اور بلحاظ رجال تین۔ دوسری صف میں صف اور رجال دونوں کے اعتبار سے دو دو۔ تیسری میں باعتبار صف تین بلحاظ رجل ایک۔ واللہ ذو الفضل العظیم۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۱

(۱۱) سو نمازیوں کے طفیل میت کی بخشش ہو جاتی ہے

۱۰۹۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلَیْهِ مِائَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ غُفِرَلَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس پر سو مسلمان نماز پڑھیں وہ بخشا جائیگا۔

۱۰۹۱۔ **عن** أم المؤمنين ميمونة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ مَیِّتٍ یُصَلِّی عَلَیْهِ أُمَّتُهٗ مِنَ النَّاسِ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مردے پر مسلمانوں کا ایک گروہ نماز پڑھے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہو۔

۱۰۹۰۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فيمن صلى عليه جماعة، ۱/۱۰۸
مشكل الآثار للطحاوی، ۱/۱۰۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۵، ۱۵/۵۹۹
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۱/۳۶۰ ☆

۱۰۹۱۔ السنن للنسائی، فضل من صلى عليه مائة، ۱/۲۱۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۰ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۴۹۶
كنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۴، ۱۵/۵۹۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۳/۴۵۶
الترغيب والترهيب للمنذری، ۴/۳۴۴ ☆

Marfat.com

۱۰۹۲۔**عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ مِأَةٌ اِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان پر سو آدمی نماز پڑھیں اللہ عزوجل اسکی مغفرت فرمادے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا شریعت مطہرہ نے صرف فرضیت کفایہ پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ نماز جنازہ میں نمازیوں کے لئے عظیم واعظم افضال الہیہ کے وعدے دیئے کہ لوگ اگر نفع میت کے خیال سے جمع نہ ہونگے تو اپنے فائدے کے لئے دوڑیں گے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰

(۱۲) مومن کے جنازہ میں شریک لوگ بخشد یئے جاتے ہیں

۱۰۹۳۔**عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ اِسْتَحْيَى اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يُعَذِّبَ مَنْ حَمَلَهٗ وَ مَنْ تَبِعَهٗ وَ مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی جنتی شخص انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اسکا جنازہ اپنے کاندھے پر رکھیں اور شریک ہوں اور جو نماز جنازہ پڑھیں۔۱۲م

۱۰۹۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ أَوَّلَ مَا يُبَشَّرُ بِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنْ يُّقَالَ لَهُمْ أَبْشِرُوْا وَلِيَّ اللّٰهِ بِرِضَاهُ وَالْجَنَّةِ، قَدِمْتَ خَيْرَ مَقْدَمٍ ، قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لِمَنْ شَيَّعَكَ ، وَاسْتَجَابَ لِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَكَ ،

۱۰۹۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱/۱۵۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۳۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۴۳
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۳، ۱۵/۵۹۹ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۵/۱۱۳
۱۰۹۳۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۱/۲۸۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۴۸، ۱۵/۵۹۵
۱۰۹۴۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۷/۲۷۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۵، ۱۵/۵۹۶

وَقَبِلَ مَنْ شَهِدَ لَكَ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین کو سب سے پہلی خوشخبری یہ سنائی جاتی ہے کہ تم اللہ کے ولی کو اسکی رضا اور جنت کی بشارت دو۔ تیرا آنا مبارک ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے جنازہ میں شرکت کرنے والوں کو بخش دیا۔ نماز جنازہ پڑھنے والوں کی دعا قبول فرمائی اور گواہی دینے والوں کی گواہی قبولیت سے سرفراز ہوئی۔

۱۰۹۵۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَوَّلُ تُحْفَةِ الْمُؤمِنِ أنْ يُغْفَرَ لِمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اسکی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۰۹۶۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَوَّلُ مَا يُتحَفُ بِهِ الْمُؤمِنُ إِذَا دَخَلَ قَبْرَهٗ أنْ يُغْفَرَ لِمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو قبر میں داخل ہوتے ہی پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اسکی نماز میں شرکت کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۰۹۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ أَوَّلَ مَايُجَازِیُ بِهِ الْمُؤمِنِيْنَ بَعْدَ مَوْتِهٖ أَنْ يُّغْفَرَ لِجَمِيْعِ مَنْ تَبِعَ جَنَازَتَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۹۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۷/۱ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۲۲۶/۳

۱۰۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۳، ۵۹۵/۱۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۳۶۹

۱۰۹۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۶/۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۳۰۸/۱

العلل المتناهية لابن الجوزی، ۳۸۲/۱ ☆ المسند للعقیلی، ۲۰۴/۴

الموضوعات لابن الجوزی، ۲۲۶/۳ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۳۷۰/۲

الکامل لابن عدی، ۳۸۴/۶ ☆

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مومنین کو جو بدلہ دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی بخشش ہو جاتی ہے جو انکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔۱۲م

۱۰۹۸۔**عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ أَوَّلَ تُحفَةِ الْمُؤمِنِ أنْ يُّغفَرَ لِمَنْ خَرَجَ فِی جَنَازَتِهٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی مغفرت کر دی جاتی ہے جو اسکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔　　فتاوی رضویہ ۴/۴۲

(۱۳) چالیس نمازیوں کی دعا سے میت بخش دی جاتی ہے

۱۰۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَامِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا إِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے جنازہ پر چالیس مسلمان کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اسکے حق میں انکی شفاعت قبول فرمائیگا۔

(۱۴) سو نمازیوں کے طفیل میت بخش دی جاتی ہے

۱۱۰۰۔**عن** اُم المؤمنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال

۱۰۹۸۔ الموضوعات لابن الجوزی، ۲۲۶/۳ ☆

۱۰۹۹۔ الصحیح لمسلم، الجنائز، ۳۰۸/۱ ☆

السنن لابی داؤد، باب فضل الصلوة علی الجنائز، ۴۵۲/۲

السنن لابن ماجه، باب فیمن صلی علیه جماعة، ۱۰۸/۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۵۷/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۱/۲

کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۲، ۵۸۲/۱۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۴۳/۴

مشکل الآثار للطحاوی، ۱۰۶/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۸۱/۵

الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز ۳۰۸/۱

السنن للنسائی، فضل من صلی مائة، ۲۱۸/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۴۰/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۷/۲

کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۴، ۵۸۴/۱۵ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۴۴/۴

اتحاف السادة للزبیدی، ۴۵۶/۲ ☆

Marfat.com

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ مَیِّتٍ تُصَلِّی عَلَیْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ مِأَةً کُلُّهُمْ یَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر سو مسلمان نماز جنازہ میں شفیع ہونگے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہوگی۔

۱۱۰۱۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَمُوتُ أَحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیُصَلِّی عَلَیْهِ أُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوا اَنْ یَّکُونُوا مِأَةً فَیَشْفَعُوْا لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی نماز جنازہ سو مسلمان پڑھیں اور وہ سب بارگاہ خداوندقدوس میں اسکی مغفرت کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرمادیتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۴۶

(۱۵) قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۱۰۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان امرأة سوداء کانت تقم اوشابا ففقد ها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأل عنها اوعنه فقالوا: مات ، قال : قال: اَفَلا کُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِیْ ، قال : فکانهم صغروا امرها او امره فقال: دُلُّوْنِیْ عَلٰی قَبْرِهَا فَدَلُّوْهُ فَصَلّٰی عَلَیْهِ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۴۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ عورت مسجد نبوی میں جھاڑو لگاتی تھی یا ایک جوان تھا جو یہ کام انجام دیتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۱۰۱۔ الجامع للترمذی، باب کیف الصلوة علی علی المیت ، ۱۲۲/۱
السنن للنسائی، فضل من صلی علیه مائة ، ۲۱۸/۱
المصنف لابن ابی شیبة ، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۰، ۵۸۱/۱۵
۱۱۰۲۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز ، ۳۰۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی الصلوة علی القبر ، ۱۱۱/۱
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۶۵۹

Marfat.com

ایک دن اسکو نہ پایا تو پوچھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: انتقال ہوگیا فرمایا: تو تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ راوی کہتے ہیں شاید انہوں نے اس مرد یا عورت کو معمولی شخص سمجھا۔ حضور نے فرمایا: چلو مجھے اسکی قبر بتاؤ صحابہ کرام نے نشاندہی کی۔ آپ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

(۱۶) مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں

۱۱۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : حَقُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ خَمْسٌ ، رَدُّالسَّلَامِ ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاِتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ میں شرکت کرنا، دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب دینا۔ ۱۲م

(۱۷) مسجد میں نماز جنازہ جائز نہیں

۱۱۰۴۔ **عن** صالح مولی التوأمه رضی الله تعالیٰ عنه . عمن ادرك ابابكر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما انهم كانوا اذا تضايق بهم المصلى انصرفوا ولم يصلوا على الجنازة في المسجد۔

حضرت صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایسے شخص سے روایت کی جنہوں نے خلیفۂ اول سیدنا صدیق اکبر اور خلیفۂ دوم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مبارک زمانہ پایا۔ ان حضرات کی عادت تھی کہ جب نماز جنازہ میں مصلی تنگی کرتا کہ اس میں

۱۱۰۳۔ الجامع الغير للسيوطی، ۱/۲۲۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵۴۰
السنن الكبرى للبيهقی، ۳/۳۸۶ ☆ نصب الراية للزيعلی، ۲/۲۵۷
كنز العمال للمتقی، ۲۴۷۷۰، ۹/۲۸ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۶/۲۵۲
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۵۲۴ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۱۴۵
الاحكام النبوية للكحال، ۱/۱۳۶ ☆ تغليق التعليق لابن حجر، ۱۵۹
الاذكار النوويه، ۲۴۰ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۱۹۱
المغنی للعراقی، ۲/۱۹۱ ☆
۱۱۰۴۔ المصنف لابن ابی شيبة، ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۲۸۲۲، ۱۵/۷۰۹

گنجائش نہ پاتے تو واپس جاتے اور نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھتے۔

(۱۸) نماز جنازہ کے لئے بوقت ضرورت تیمّم جائز ہے

۱۱۰۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا فجئتك الجنازة وانت على غير وضو فتيمم وصل عليه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور تم بے وضو ہو تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لو۔

۱۱۰۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : اذا خفت ان تفوتك الجنازة وانت على غير وضوء فتيمم وصل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہیں نماز جنازہ کے فوت کا اندیشہ ہو اور وضو نہیں تو تیمّم کر کے پڑھ لو۔

۱۱۰۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انه اتى الجنازة وهو على غير وضوء فتيمم وصلى عليها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نکے پاس ایک جنازہ آیا اس وقت وضو نہ تھا۔ تیمم کر کے نماز میں شریک ہو گئے۔

۱۱۰۸۔ **عن** ابراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه قال :اذا فجئتك الجنازة ولست على وضوء فان كان عندك ماء فتوضا وصل وان لم يكن عندك ماء فتيمم وصل۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور وضو نہ ہو تو اگر تمہارے پاس پانی ہے تو وضو کر کے نماز پڑھو۔ اور اگر پانی نہیں تو تیمم کر کے نماز پڑھلو۔ ۱۲م

۱۱۰۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب ذکر الجنت و الحائض، ۵۲/۱

۱۱۰۶۔ المصنف لابن ابی شیبة، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۷/۲

۱۱۰۷۔ السنن للدار قطنی، باب الوضو و التیمم من آنیة الخ، ۷۴/۱

۱۱۰۸۔ المصنف لابن ابی شیبة، باب فی الرجل یخاف اذ الخ، ۴۹۸/۲

Marfat.com

۱۱۰۹۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا خفت ان تفوتك الجنازہ فتیمم وصل۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز جنازہ فوت ہوجانے کا خوف ہوتو تیمّم کر کے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۰۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یتیمم اذا خشی الفوت۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہوتو تیمّم کرے۔۱۲م

۱۱۱۱۔ **عن** الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا خفت ان تفوتك الصلوۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم۔

حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز فوت ہوجانے کا اندیشہ ہو اور تو بے وضو ہے تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۲۔ **عن** ابن شہاب الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا فئجبتك الجنازۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تیرے سامنے اچانک جنازہ آئے اور تیرا وضو نہیں تو تیمّم کر کے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۳۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : یتیمم ویصل۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز جنازہ کے لئے تیمم کرلے۔۱۲م

۱۱۰۹۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۸/۲

۱۱۱۰۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۸/۲

۱۱۱۱۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۸/۲

۱۱۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب ذکر الجنب و الحائض، الخ، ۵۲/۱

۱۱۱۳۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۸/۲

Marfat.com

(۱۹) حضور کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی گئی

۱۱۱٤۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : لما وضع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال : لا یقوم علیه احد هو امامکم حیا ومیتا فکان ید خل الناس رسلا رسلا فیصلون علیها صفا صفالیس لهم امام ویکبرون وعلی رضی الله تعالیٰ عنه قائم بحیال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول السلام علیك ایها النبی ورحمة الله وبرکاته ، اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل الیه ونصع لأمته وجاهد فی سبیل الله حتی اعزالله دینه وتمت کلمته ، اللهم فاجعلنا ممن تبع ما انزل الیه وثبتنا بعده واجمع بیننا وبینه فیقول الناس ، آمین ، حتی صلی علیه الرجال ثم النساء ثم الصبیان ۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو غسل دیکر سریر منیر پر لٹایا تو حضرت علی نے خود فرمایا: حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کوئی امام بنکر نہ کھڑا ہو کہ وہ تمہارے امام ہیں، دنیوی زندگی میں بھی اور بعد وصال بھی ۔ پس لوگ گروہ در گروہ آتے اور پرے کے پرے حضور پر صلوۃ کرتے ۔ کوئی انکا امام نہ تھا ۔ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے عرض کرتے تھے ۔ سلام حضور پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں ۔ الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور نے پہونچا دیا جو کچھ انکی طرف اتارا گیا ۔ اور ہر بات میں اپنی امت کی بھلائی اور راہ خدا میں جہاد فرمایا ۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کو غالب کیا اور اللہ کا فرمان پورا ہوا ۔ الٰہی تو ہم کو ان پر اتاری ہوئی کتاب کے پیروؤں میں سے کر اور انکے بعد بھی انکے دین پر قائم رکھ اور روز قیامت ہمیں ان سے ملا ۔ مولی علی یہ دعا کرتے اور حاضرین آمین کہتے ۔ یہاں تک کہ ان پر پہلے مردوں پھر عورتوں پھر لڑکوں نے صلاۃ کی ۔

۱۱۱۵۔ **عن** محمد ابراهیم التیمی المدنی رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛ لما کفن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ووضع علی سریره دخل ابو بکر وعمر

۱۱۱٤۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ذکر الصلوة علی رسول الله ﷺ ، ۲۲۲/۲

۱۱۱۵۔ الطبقات الکبری لابن سعد ، ذکر الصلوٰة علی رسول الله ﷺ ، ۲۲۱/۲

Marfat.com

فقالا : السلام علیك ایها النبی ورحمته وبرکاته ومعها نفر من المهاجرین والانصار قد رما یسع البیت فسلموا کما سلم ابو بکر وعمر وهما فی الصف الاول حیال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل الیه ونصح لا مته وجاهد فی سبیل الله حتی اعز الله دینه وتمت کلمته فاومن به وحده لا شریك له فا جعلنا یا الهنا ممن یتبیع القول الذی انزل معه واجمع ،بنینا وبینه ، حتی نعرفه وتعرفه بنا فانه کان بالمؤمنین رؤفا رحیما لا ینبغی بالا یمان بدلا ، ولا نشتری به ثمنا ابدا فیقول الناس ، آمین ، آمین ، ثم یخرجون ویدخل علیه آخرون حتی صلوا علیه الرجال ثم النساء ثم الصبیان ۔

حضرت محمد ابراہیم تیمی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفن دیکر سریر مبارک پر آرام دیا۔ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہو کر عرض کیا: سلام حضور پر اے نبی ،اور اللہ کی مہر اور اسکی افزونیاں ،دونوں حضرات کیساتھ ایک گروہ مہاجرین وانصار کا تھا جس قدر اس حجیرۂ پاک میں سما جاتا، ان سب نے یونہی سلام عرض کیا۔ اور صدیق و فاروق پہلی صف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے یہ دعا کرتے تھے۔ الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ تو نے اپنے نبی پر اتارا حضور نے امت کو پہونچا دیا۔ اور امت کی خیر خواہی میں رہے اور راہ خدا میں جہاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری ہوئیں، میں ایک اللہ پر ایمان لاتا ہوں اسکا کوئی شریک نہیں ۔ اے معبود ہمارے ہمیں انکی کتاب کے پیروؤں میں کر جو انکے ساتھ اتری اور ہمیں ان سے ملا کہ ہم انہیں پہچانیں اور تو ہماری پہچان انہیں کرادے کہ وہ مسلمانوں پر مہربان رحم دل تھے۔ ہم نہ ایمان کسی چیز سے بدلنا چاہیں نہ اسکے عوض کچھ قیمت لینا۔ لوگ اس دعا پر آمین کہتے تھے۔ پھر باہر جاتے اور آتے یہاں تک کہ مردوں پھر عورتوں پھر بچوں نے حضور پر صلاۃ کی۔

۱۱۱۶۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا غَسَّلْتُمُونِیْ وَکَفَّنْتُمُوْنِیْ فَضَعُوْنِیْ عَلٰی سَرِیْرِیْ ثُمَّ

۱۱۱۶۔ المستدرك للحاكم، ۶۰/۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۹۰/۱۰

اُخْرُجُوْا عَنِّی فَأَنَا أَوَّلُ مَنْ یُّصَلِّی عَلَیَّ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ مِیْکَائِیْلُ ثُمَّ اِسْرَافِیْلُ ثُمَّ مَلَکُ الْمَوْتِ مَعَ جُنُوْدِہٖ مِنَ الْمَلآئِکَةِ بِأَجْمَعِهِمْ ثُمَّ ادْخُلُوْا عَلَیَّ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ فَصَلُّوا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب میرے غسل کفن مبارک سے فارغ ہو جاؤ تو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جانا، سب سے پہلے جبرئیل مجھ پر صلاۃ کرینگے، پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ۔ پھر گروہ گروہ آ کر مجھ پر درود وسلام عرض کرتے جانا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۱

Marfat.com

۴۔نماز جنازہ کی دعائیں

(۱)دعائے جنازہ

۱۱۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اذا صلی علی الجنازة قال : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَ كَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا ، اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ، اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو اس طرح دعا کرتے ، الٰہی بخشدے ہمارے زندے اور مردے ، اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے ، اور مرد اور عورت ، الٰہی تو جسے زندہ رکھے ہم میں سے اسے زندہ رکھ اسلام پر ، اور جسے موت دے ہم میں سے اسے موت دے ایمان پر ، الٰہی ! ہمیں اس میت کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں نہ ڈال ۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۹

(۲)نماز جنازہ کی دیگر مسنون دعائیں

۱۱۱۸۔ **عن** عوف بن مالك الأشجعی رضی الله تعالیٰ عنه يقول : صلی النبی

۱۱۱۷۔ الجامع للترمذی ، باب ما يقول فی الصلوة علی الميت ۱/۱۲۲
السنن لابی داؤد ، باب الدعاللميت ، ۲/۴۵۷
السنن لابن ماجه ، ما جاء فی الدعا فی الصلوة ، ۱/۱۰۹
السنن للنسائی ، كتاب الدعا ۱/۲۱۷
المستدرك للحاكم ، كتاب الجنائز ، ۱/۳۵۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۶۸ ☆ اتحاف السادة للزبيدی ، ۳/۴۵۰
السنن الكبرى للبيهقی ، ۴/۳۸ ☆ مشكل الآثار للطحاوی ، ۱/۴۲۴
السنة لابن ابی عاصم ، ۳/۱۱۵ ☆ المسند لابی يعلی ،
المصنف لابن عبد الرزاق ، ۳/۴۸۶ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۴۲۳۰۰ ، ۱۵/۵۸۶

۱۱۱۸۔ الصحيح لمسلم ، باب الدعا للميت ، ۱/۳۱۱
الجامع للترمذی ، باب ما يقول فی الصلوة علی الميت ۱/۱۲۲
السنن لابن ماجه ، باب فی الدعا فی الصلوة علی الجنزه ، ۱/۱۰۹
السنن للنسائی ، الدعا ، ۱/۲۱۷ ☆
المصنف لابن ابی شيبة ، ۳/۲۹۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۲۳
البداية و النهاية لابن كثير ، ۵/۹۳ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۴۲۳۰۱ ، ۱۵/۵۸۷

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ وھو یقول : اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَ اعْفُ عَنْہُ وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْاَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَاَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَاَھْلًا خَیْرًا مِنْ اَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرٌ مِنْ زَوْجِہٖ وَاَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَاَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، قال : تمنیت ان اکون انا ذلك المیت ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔ میں نے سرکار کی دعا کو یاد کرلیا، آپ خداوند قدوس سے یوں دعا کررہے تھے، الٰہی اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم فرما، اور اسے ہر بلا سے بچا اور اسے معاف کر، اور اسے عزت کی مہمانی دے، اور اسکی قبر کشادہ فرما اور اسے دھودے پانی اور برف اور اولوں سے، اور اسے پاک کردے گناہوں سے جیسے تو نے پاک کیا سفید کپڑا میل سے، اور اسے بدل دے مکان بہتر اسکے مکان سے، اور بدل دے گھر والے بہتر اسکے گھر والوں سے، اور زوجہ بہتر عطا فرما اسکی زوجہ سے، اور اسے داخل فرما بہشت میں، اور اسے پناہ دے قبر کے عذاب اور قبر کے سوال اور دوزخ کے عذاب سے۔ حضرت عوف فرماتے ہیں: یہ سنکر مجھے اس بات کی تمنا ہوئی کہ کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۹

۱۱۱۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازۃ فقال : اَللّٰھُمَّ! عَبْدُكَ وَابْنُ اَمَتِكَ یَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ ، وَیَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ ، اَصْبَحَ فَقِیْرًا اِلٰی رَحْمَتِكَ وَاَصْبَحْتَ غَنِیًّا عَنْ عَذَابِہٖ، تَخَلّٰی مِنَ الدُّنْیَا وَاَھْلِھَا ، اِنْ کَانَ زَاکِیًا فَزَکِّہٖ وَاِنْ کَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَہٗ ، اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَتُضِلَّنَا بَعْدَہٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو یہ دعا پڑھی: الٰہی! یہ میت تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر اکیلا تو، تیرا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ یہ محتاج ہے تیری مہربانی کا اور تو بے نیاز ہے اسکے

۱۱۱۹۔ المستدرك للحاكم ، کتاب الجنائز ، ۱/۳۵۹

مجمع الزوائد للھیثمی ، ۳/۳۳　☆　المطالب العالیۃ لابن حجر ، ۷۶۳

Marfat.com

عذاب سے۔ یہ اکیلا رہا دنیا اور دنیا کے لوگوں سے، اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے، اور اگر خطاوار تھا تو اسے بخشدے۔ الٰہی ہمیں محروم نہ کر اسکے ثواب سے اور گمراہ نہ کر اسکے بعد۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۹

۱۱۲۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: دعا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازۃ، اَللّٰھُمَّ! ھٰذَا عَبْدُكَ اِبْنُ عَبْدِكَ اِبْنُ أَمَتِكَ مَاضٍ فِیْهِ حُكْمُكَ، خَلَقْتَهٗ وَلَمْ یَكُ شَیْئًا مَذْكُوْرًا، أَنْزَلَ بِكَ وَأَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِهٖ، اَللّٰھُمَّ! لَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَأَلْحِقْهُ بِنَبِیِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، وَ ثَبِّتْهُ بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ، فَاِنَّهٗ اِفْتَقَرَ اِلَیْكَ وَاسْتَغْنَیْتَ عَنْهُ، كَانَ یَشْهَدُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ، فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ، وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ، اَللّٰھُمَّ! اِنْ كَانَ زَاكِیًا فَزَكِّهٖ وَاِنْ كَانَ خَاطِئًا فَاغْفِرْ لَهٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنازہ پر یہ دعا پڑھی، الٰہی! یہ تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا تیری باندی کا بچہ ہے۔ نافذ اس میں حکم تیرا، تو نے اسے پیدا کیا اس حال میں کہ نہ تھا کوئی چیز جسکا نام تک کوئی لیتا۔ یہ تیرے یہاں اترا ہے اور تو بہتر ہے ان سب سے جنکے یہاں کوئی غریب الوطن اترے۔ الٰہی! اسے اسکی حجت سکھادے، اور اسے اسکے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملادے۔ اور اسے ٹھیک بات پر ثابت رکھ کہ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے۔ پس اسے بخشدے اور اس پر رحم فرما۔ اور ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ الٰہی! اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے اور اگر خطا کار تھا تو اسے بخش دے۔

فتاوی رضویہ ۴/۹۰

۱۱۲۱۔ **عن** یزید بن رکانۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: صلی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازۃ فدعا لہ، اَللّٰھُمَّ! عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ اِحْتَاجَ اِلٰی رَحْمَتِكَ وَأَنْتَ غَنِیٌّ عَنْ عَذَابِهٖ، اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِیْ اِحْسَانِهٖ، وَاِنْ كَانَ مُسِیْئًا

۱۱۲۰۔ الجامع الکبیر للطبرانی، ۲/۱۸۷۰☆

۱۱۲۱۔ المستدرک للحاکم، کتاب الجنائز، ۱/۳۵۹

مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۳۳

Marfat.com

فَتَجَاوَزْ عَنْهُ۔

حضرت یزید بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور اسکے لئے اس طرح دعا کی۔ الٰہی! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے۔ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسکو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نکوکار ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما۔ اور اگر گنہگار ہے تو اسکو بخشدے۔ ۱۲م

۱۱۲۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الميت فقال :اَللّٰهُمَّ !عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ ، كَانَ يَشْهَدُ أَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا اِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِی اِحْسَانِهٖ ، وَاِنْ كَانَ مُسِيْئًا فَاغْفِرْلَهٗ، وَلَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ ، وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی۔ الٰہی! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے، یہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور تو اسکو ہم سے خوب جانتا ہے۔ اگر یہ نیک ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما، اور اگر یہ بد ہے تو اسکی مغفرت فرما۔ ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا مت فرما۔ ۱۲م

۱۱۲۳۔ **عن** سعيد بن المسيب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه صلی الجنازة فقال: اللهم ! اصبح عبدك هذا قد تخلی عن الدنيا وتركها لا هلها وافتقر اليك واستغنيت عنه ، وقد كان يشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا عبدك ورسولك صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ، اللهم ! اغفرله وتجاوزه عنه والحقه بنبيه صلی الله تعالیٰ عليه وسلم۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا

۱۱۲۲۔ المصنف لابن ابی شيبة ، بالقراة و الدعا فی الصلوة الخ　　۴۸۷/۳
المعجم الكبير للطبرانی،　　۲۷۷/۸
۱۱۲۳۔ المسند لابی يعلی، المصنف لعبد الرزاق، ۴۸۷/۳

Marfat.com

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ میں اس طرح دعا کی۔الٰہی! تیرے اس بندے نے دنیا سے چھٹکارا حاصل کرلیا اور دنیا کو دنیا والوں کے لئے چھوڑ دیا۔یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے بے نیاز ہے۔یہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،اے اللہ اسکی مغفرت فرما۔ اسکے گناہوں کو معاف فرما اور اسکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جوار اقدس میں جگہ عطا فرما۔۱۲م

١١٢٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی علی الجنازة ، اَللّٰهُمَّ ! أَنْتَ رَبُّهَا وَأَنْتَ خَلَقْتَهَا وَأَنْتَ هَدَيْتَهَا لِلْاِسْلَامِ وَأَنْتَ قَبَضْتَ رُوْحَهَا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلَانِيَتِهَا ، جِئْنَا شُفَعَاءَ فَاغْفِرْ لَهَا۔ فتاوی رضویہ ۹۱/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے سنا تو یہ دعا پڑھ رہے تھے۔الٰہی! تو اسکا رب ہے۔تو نے اسے پیدا کیا۔تو نے اسے اسلام کی ہدایت دی،تو نے ہی اسکی روح قبض فرمائی اور تو ہی اسکے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے،ہم اسکے سفارشی بنکر آئے ہیں اسکی مغفرت فرما۔۱۲م

١١٢٥۔ **عن** الحارث بن نوفل رضی الله تعالیٰ عنه : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علمهم الصلوة علی الميت ، اَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِاَحْوَانِنَا وَأَخَوَاتِنَا، وَ أَصْلِحْ ذَاتَ بَيْنِنَا ،وَأَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِنَا ، اَللّٰهُمَّ ! هٰذَا عَبْدُكَ فُلَانُ بْنُ فُلَان ، وَلَا نَعْلَمُ اِلَّا خَيْرًا وَ أَنْتَ أَعْلَمُ بِهٖ مِنَّا فَاغْفِرْ لَنَا وَلَهٗ۔

حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو نماز جنازہ اس طرح سکھائی ،الٰہی ہمارے بھائی اور بہنوں کی مغفرت فرما ہمارے درمیان صلح قائم رکھ، ہمارے دلوں کو ملا ،الٰہی! یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے، ہم تو

١١٢٤۔ السنن لابی داؤد ، باب لدعاء للميت، ٤٥٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٤٥/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ٤٢/٤
الاذكار النووية ١٤٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٢٣٠٢، ٥٨٧/١٥
١١٢٥۔ مشكل الآثار للطحاوی، ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٢٨٤٤، ٧١٤/١٥

Marfat.com

اسکے بارے میں بھلائی ہی جانتے ہیں اور تو بہتر جاننے والا ہے تو ہماری اور اسکی مغفرت فرما۔۱۲م

١١٢٦۔**عن** واثلة بن الأ سقع رضی الله تعالیٰ عنه قال: صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی رجل من المسلمین. فاسمعه یقول: اَللّٰهُمَّ ! اِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَان فِی ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جَوَارِكَ فَقِهٖ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَ الْحَقِّ ، فَاغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ ، اِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِیْمِ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی نماز جنازہ پڑھی تو میں نے حضور سے یہ دعا سنی، الٰہی ! فلاں بن فلاں تیرے ذمہ کرم اور جوار رحمت میں ہے، تو اسکو امتحان قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔ تو وعدہ پورا فرمانے والا اور حق فرمانے والا ہے۔ اسکی مغفرت فرما اور اس پر مہربانی فرما۔ بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔۱۲م

١١٢٧۔**عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : حضرت مع بن عمر فی جنازة ، فلما وضعها فی اللحد قال : بسم الله و فی سبیل الله وَعلی ملة رسول الله ، فلما اخذ فی تسویة اللبن علی اللحد قال : اللهم ! اجرها من الشیطان و من عذاب القبر ، اللهم ! جاف الارض عن جنبیها و صعدروحها و لقها منك رضوانا ،قلت : یا ابن عمر ! أشئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ام قلته برائك قال: اِنی اذا لقادر علی القول ، بل شئ سمعته من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا، جب آپ نے اسے قبر میں رکھا تو پڑھا بسم الله وفی سبیل الله وعلی ملة رسول الله ،جب مٹی برابر کرنے لگے تو پڑھ رہے تھے الٰہی ! اسکو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ، اور عذاب قبر سے مامون فرما، الٰہی ! زمین کو اسکے

١١٢٦۔ السنن لابن ماجه ، باب الدعا فی الصلوة لعلی الجنازة ١٠٩/١
السنن لابی داؤد ، باب الدعاء للمیت ، ٤٥٧/٢

١١٢٧۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی ادخال المیت القبر ، ١١٢/١

Marfat.com

پہلوؤں سے دور رکھ، اسکی روح کو بلندیوں پر پہونچا، اپنی رضا سے سرفراز فرما، میں نے عرض کیا: اے ابن عمر! کیا آپ نے اس سلسلہ میں حضور سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ سب کہہ رہے ہو؟ فرمایا: بلا شبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر ہوں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سب سنا ہے۔۱۲م

۱۱۲۸۔ **عن** إبراهيم الأشهل عن أبيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلى على جنازة فقال: اَللّٰهُمَّ! اغْفِرْ لِأَوَّلِنَا وَ آخِرِنَا وَحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا، اَللّٰهُمَّ! لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهُ۔

فتاوی رضویہ ۴/۹۱

حضرت ابراہیم اشہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تو یہ دعا کی، الٰہی! ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی، زندوں مردوں کی، مردوں اور عورتوں کی، چھوٹوں اور بڑوں کی، حاضرین و غائبین کی مغفرت فرما۔ الٰہی! اسکے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور اسکے بعد کسی آزمائش میں نہ ڈال۔۱۲م

۱۱۲۹۔ **عن** أبى حاصر رضى الله تعالىٰ عنه أنه صلى على جنازة فقال: الا اخبركم كيف كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى على الجنازه؟ كان يقول: اَللّٰهُمَّ! اِنَّكَ خَلَقْتَنَا وَ نَحْنُ عِبَادِكَ، أَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَيْكَ مَعَادُنَا۔

حضرت ابو حاصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو فرمایا: کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جنازہ میں کس طرح دعا کرتے تھے۔ حضور دعا کرتے، الٰہی! بیشک تو نے ہمیں پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں اور تو ہمارا رب ہے او تیری ہی طرف ہمیں پھرنا ہے۔

فتاوی رضویہ، ۴/۹۴

۱۱۲۸۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۹۹، ۱۵/۵۸۶

۱۱۲۹۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۸۴۹، ۱۵/۷۱۵

Marfat.com

۵۔ زیارت قبور

(۱) ایک سال پر قبروں کی زیارت اور عرس

۱۱۳۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یأتی احدا کل عام فاذا بلغ الشعب سلم علی قبور الشهداء فقال : سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کے مزارات پر ہر سال تشریف لیجاتے۔ جب وادی کے پاس پہونچتے تو شہداء کو سلام کرتے تو فرماتے: کہ تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کے سبب اور تمہارا آخری گھر بہت اچھا ہے۔۱۲م

۱۱۳۱۔ **عن** محمد بن إبراهیم التیمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأتی قبور الشهداء عند رأس الحول فیقول : سَلَامٌ عَلَیْکُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ فَنِعْمَ عُقْبَی الدَّارِ قال : و کان أبو بکر و عمر و عثمان یفعلون ذلك۔

حضرت محمد ابرہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لاتے اور یوں فرماتے: تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کا بدلہ کیا ہی اچھا گھر ملا۔ سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہ ہی طریقہ تھا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۱۹۲

(۲) بوسۂ قبر تعظیم روح کیلئے ہے

۱۱۳۲۔ **عن** داؤد بن أبی صالح رضی الله تعالیٰ عنه قال : أقبل مروان یوما فوجد رجلا واضعا وجهه علی القبر ، فأخذ مروان برقبته ثم قال : هل تدری ما تصنع ،

۱۱۳۰۔ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۵۸ ☆

۱۱۳۱۔ المصنف لعبد الرزاق ، ۳/۵۷۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴/۵۸

التفسیر للقرطبی، ۹/۳۱۲ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۴/۵۴

۱۱۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۴۲۲ ☆ المستدرك للحاکم، ۴/۵۱۵

المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۸۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۴۵

کنز العمال للمتقی، ۱۵۹۶۸، ۶/۳۴۴ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۳۷۳

Marfat.com

فاقبل علیه فقال : نعم ، انی لم آت الحجر ، انما جئت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ولم اٰت الحجر سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم، یقول: لَا تَبْکُوْا عَلَی الدِّیْنِ اِذَا وَلِیَهٗ اَهْلُهٗ وَ لٰکِنْ اَبْکُوْا عَلَی الدِّیْنِ اِذَا وَ لِیَهٗ غَیْرُ اَهْلِهٖ۔

حضرت داؤد بن ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے اپنے زمانہ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں۔ مروان نے انکی گردن پکڑ کر کہا: جانتے ہو کیا کر رہے ہو؟ اس پر ان صاحب نے اسکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہاں، میں سنگ وگل کے پاس نہیں آیا ہوں۔ میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں اینٹ پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ دین پر نہ روؤ جب اسکا اہل اس پر والی ہو۔ ہاں اس وقت دین پر روؤ جبکہ نا اہل والی ہو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ صحابی سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تو تعظیم قبر و روح میں فرق نہ کرنا مروان کی جہالت تھی۔ اور اسی کے ترکہ سے وہابیہ کو پہونچی۔ اور تعظیم قبر سے جدا ہو کر تعظیم روح کی برکت لینا صحابہ کرام کی سنت ہے۔ اور اہل سنت کو ان کی میراث ملی۔ فللہ الحمد۔　　فتاوی رضویہ ۴/۱۶۱

(۳) زیارت قبر سے مردہ کا دل بہلتا ہے

۱۱۳۳۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ یَزُوْرُ قَبْرَ اَخِیْهِ وَ یَجْلِسُ عِنْدَهٗ اِلَّا اسْتَاْنَسَ وَ رَدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی یَقُوْمَ۔　　جد الممتار ۱/۴۰۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی مرد اپنے بھائی کی قبر کی زیارت نہیں کرتا اور اسکے پاس نہیں بیٹھا مگر وہ صاحب قبر اس سے انس حاصل کرتا ہے اور اسکی باتوں کا جواب دیتا ہے جب تک وہ وہاں سے اٹھ کھڑا نہیں ہوتا۔ ۱۲م

۱۱۳۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۶۵　☆　الحاوی للفتاوی للسیوطی، ۲/۳۰۲

(۴) اہل قبور کو سلام کرو وہ جواب دیتے ہیں

١١٣٤۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابورزين يا رسول الله ! إن طريقی علی الموتی فهل من كلام اتكلم به اذا مررت عليهم ؟ قال : قُلْ اَلسَّلامُ عَلَيْكُمْ يَا أَهْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ ، أَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَ نَحْنُ لَكُمْ تَبِعٌ و اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالیٰ بِكُمْ لَا حِقُوْنَ ، قال ابو رزين : يا رسول الله ! يسمعون ؟ قال : يَسْمَعُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يَسْتَطِيْعُوْنَ أَنْ يُّجِيْبُوْا۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابورزین رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا راستہ مقابر پر ہے۔کوئی کلام ایسا ہے کہ جب ان پر گذروں کہا کروں ؟فرمایا: یوں کہہ، سلام تم پر اے قبر والو! اہل ایمان اور اہل اسلام سے، تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشا اللہ تم سے ملنے والے ہیں ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا مردے سنتے ہیں؟ فرمایا: سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں: ای جوابا يسمعه الحی و الا فهم يردون حيث لا يسمع یعنی حدیث کی مراد یہ ہے کہ مردے ایسا جواب نہیں دیتے جو زندے سن لیں ورنہ وہ ایسا جواب تو دیتے ہیں جو ہمارے سننے میں نہیں آتا۔نیز یہ معنی خود متعدد احادیث سے ثابت وواضح کہ ان میں تصریحا فرمایا: مردے جواب سلام دیتے ہیں۔اسکی نظیر وہ حدیث ہے کہ روح سب کچھ دیکھتی ہے مگر بول نہیں سکتی کہ شور وفریاد سے منع کرے۔اسکے معنی بھی وہی ہیں کہ اپنی بات احیاء کو سنا نہیں سکتے۔ورنہ صحیح حدیثوں میں اسکا کلام کرنا وارد۔

فقیر کہتا ہے: پھر یہ ہمارا نہ سننا بھی دائمی نہیں۔صدہا بندگان خدا نے اموات کا کلام و سلام سنا ہے۔جنکی بکثرت روایات خود شرح الصدور وغیرہ میں مذکور۔

١١٣٥۔**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علی قبر مصعب بن عمير و رفقائه وقال: وَالَّذِیْ نَفْسِی

١١٣٤۔ المسند للعميلی، ١٩/٤ ☆

١١٣٥۔ الطبقات الكبری لابن سعد، ٨٥/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطی ١٩١/٥

بِيَدِهٖ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ أَحَدٌ اِلَّا رَدُّوْا عَلَيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اور انکے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت تک جو ان پر سلام کرے گا جواب دیں گے۔

١١٣٦۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قبر مصعب بن عمير و رفقائه و قال: وَالَّذِیْ نَفْسِی ، بِيَدِهٖ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِمْ أَحَدٌ اِلَّا رَدُّوْا عَلَيْهِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان۔ قیامت تک جو ان پر سلام کریگا جواب دیں گے۔

١١٣٧۔ **عن** عبد الله بن فروة رضی الله تعالیٰ عنه قال : زار رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهداء احد فقال . اَللّٰهُمَّ ! اِنَّ عَبْدَكَ وَ نَبِيَّكَ يَشْهَدُ أَنَّ هٰؤُلَاءِ شُهَدَآءُ وَ أَنَّهٗ مَنْ زَارَهُمْ أَوْ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ رَدُّوْا عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے اور عرض کی: الٰہی! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور قیامت تک جو انکی زیارت کو آئے گا اور ان پر سلام کریگا یہ جواب دیں گے۔

﴿٢﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عطاف بن خالد مخزومی کہتے ہیں: میری خالہ مجھ سے بیان کرتی تھیں: میں ایک بار زیارت قبور شہداء کو گئی۔ میرے ساتھ دو لڑکوں کے سوا کوئی نہ تھا جو میری سواری کا جانور تھامے تھے۔ میں نے مزارات پر سلام کیا جواب سنا آواز آئی۔ والله انا نعرفكم كما يعرف بعضنا بعضا۔ خدا کی قسم، ہم تم لوگوں کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو۔

١١٣٦۔ المستدرك للحاكم، ☆

١١٣٧۔ المستدرك للحاكم، ٢٩/٣ ☆ كنز العمال للمتقی، ٢٩٨٩٧، ٣٨٢/١٠
جمع الجوامع للسيوطی، ٩٩٧٠ ☆ دلائل النبوة للبيهقی، ٣٠٧/٣

Marfat.com

میرے بدن پر بال کھڑے ہو گئے اور میں واپس چلی آئی۔

امام بیہقی نے ہاشم بن عمری سے روایت کی کہ مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے۔ جمعہ کا روز تھا، صبح ہو چکی تھی اور آفتاب نہ نکلا تھا۔ میں اپنے والد کے پیچھے تھا۔ جب مقابر کے پاس پہونچے۔ انہوں نے بلند آواز سے کہا: سلام علیکم بما صبر تم فنعم عقبی الدار، جواب آیا۔ وعلیك السلام یا ابا عبد الله! باپ نے میری طرف پھر کر دکھا اور کہا: اے میرے بیٹے! کیا تو نے جواب دیا؟ میں نے کہا: نہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور، کلام مذکور کا اعادہ کیا۔ دوبارہ ویسا ہی جواب ملا۔ سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا۔ میرے باپ اللہ کے حضور سجدۂ شکر میں گر پڑے۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی دلائل میں انہیں عطاف مخزومی کی خالہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے قبر سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام ونشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اسکے ساتھ یہ فرمایا: من یخرج من تحت القبر اعرفه کما اعرف ان الله خلقنی و کما اعرف اللیل و النهار۔

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے ایسا پہچانتا ہوں جیسے اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا۔ اور جس طرح رات و دن کو پہچانتا ہوں۔

١١٣٨۔ **عن** محمدبن واسع رضی الله تعالیٰ عنه قال: بلغنی ان الموتی یعلمون بزوارهم یوم الجمعة و یوما قبله و یوما بعده۔

حضرت محمد بن واسع ثقہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مردے اپنے زائروں کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے قبل اور ایک دن بعد۔

﴿٣﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین ایام میں انکے علم وادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں جو معرفت وشناسائی ان دنوں میں ہوتی ہے اور دنوں سے بیش وفزوں ہے۔ نہ یہ کہ صرف یہ ہی تین دن علم وادراک کے ہوں۔ ابھی سن چکے کہ احادیث کثیرہ مطلق

١١٣٨۔ شعب الایمان للبیهقی، ١٨/٧ ☆

ہیں جن میں بلا تخصیص ایام ان کا علم وادراک ثابت ہے۔　　فتاوی رضویہ ۲۶۴/۴

(۵) قبر کی زیارت سے مردہ خوش ہوتا ہے

۱۱۳۹۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اُنْسُ مَا یَکُوْنُ لِلْمَیِّتِ فِی قَبْرِہٖ اِذَا زَارَہٗ مَنْ کَانَ یُحِبُّہٗ فِی دَارِ الدُّنْیَا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مردے کا زیادہ دل بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اسکا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے۔

۱۱۴۰۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنه قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ رَجُلٍ یَزُوْرُ قَبْرَ أَخِیْهِ وَ یَجْلِسُ عَلَیْهِ اِلَّا اسْتَأْنَسَ وَ رَدَّ عَلَیْهِ حَتّٰی یَقُوْمَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر کی زیارت کو جاتا ہے اور وہاں بیٹھتا ہے تو میت کا دل اس سے بہلتا ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے مردہ جواب دیتا ہے۔

۱۱۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال ابی و هو فی سیاق الموت: اذا انامت فلاتصاحبنی نائحة و لا نارا، و اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا، ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر -جزور و یقسم لحمها حتی استانس بکم و اعلم ما ذا راجع به رسل ربی۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد گرامی نے وقت نزع فرمایا: جب میرا انتقال ہو جائے تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی ہو اور نہ آگ، اور جب مجھے دفن کر چکو تو مجھ پر تھم تھم کر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا۔ پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اسکا گوشت تقسیم ہو یہاں تک کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب

۱۱۳۹۔ شرح الصدور للسیوطی،　　☆ شفا السقام للسبکی،

۱۱۴۰۔ کتاب القبور لابن ابی الدنیا　　☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۶۵/۱۰

۱۱۴۱۔ الصحیح لمسلم،　　کتاب الجنائز

Marfat.com

دیتا ہوں۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۹

(۶) اہل قبور سنتے اور دیکھتے ہیں

۱۱۴۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كنت أدخل بيتى الذى فيه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انى واضع ثوبى و أقول : إنما هو زوجى و أبى ، فلما دفن عمر معهم فوالله ما دخلته الا و انا مشدودة على ثيابى حياء من عمر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک ہے یونہی بے لحاظ ستر و حجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی: وہاں کون ہے۔ یہ ہی میرے شوہر اور میرے باپ، صلی اللہ تعالیٰ علی زوجها ثم ابيها ثم عليها و بارك و سلم، جب سے عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے، خدا، کی قسم بغیر سراپا بدن چھپائے نہ گئی۔ عمر سے شرم کے باعث، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر ارباب مزارات کو کچھ نظر نہیں آتا تو اس شرم کے کیا معنی تھے۔ اور دفن فاروق اعظم سے پہلے اس لفظ کا کیا منشا تھا۔ کہ مکان میں میرے شوہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا میرے باپ ہی تو ہیں۔ غیر کون۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۵۸

۱۱۴۳۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال : ماابالى فى القبو ر قضيت حاجتى أم فى السوق بين ظهرانيه و الناس ينظرون ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سا جانتا ہوں قبرستان میں قضائے حاجت کو بیٹھوں یا بیچ بازار میں کہ لوگ دیکھتے جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۷

۱۱۴۲۔ المسند لأحمد بن حنبل، ۶/۲۰۲　☆　مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱/۱۵۴

۱۱۴۳۔ المصنف لابن ابى شيبة،　☆　المستدرك للحاكم،

Marfat.com

(۷) قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت

۱۱٤٤۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لعن زائرات القبور و المتخذین علیها المساجد و السرج۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کرنے والی عوتوں پر اور قبروں پر مسجد بنانے والے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔۱۲م

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں وہ صورت مراد ہے کہ محض عبث بلا فائدہ قبور پر شمعیں روشن کریں ورنہ ممانعت نہیں۔ فائدہ کی متعدد مثالیں حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ پھر فتاوی بزازیہ میں اس طرح مذکور ہیں۔

☆ وہاں کوئی مسجد ہو کہ نمازیوں کو بھی آرام ہوگا اور مسجد میں بھی روشنی ہوگی۔

☆ مقابر برسر راہ ہوں کہ روشنی کرنے سے راہ گیروں کو فائدہ پہونچے گا اور اموات کو بھی کہ مسلمان مقابر مسلمین کو دیکھ کر سلام کریں گے۔ فاتحہ پڑھیں گے دعا کریں گے، ثواب پہونچائیں گے۔ گزرنے والوں کی قوت زائد ہے تو اموات برکت لیں گے اور اگر اموات کی قوت زیادہ ہے تو گزرنے والے فیض حاصل کریں گے۔

☆ مقابر میں اگر کوئی بیٹھا ہو کہ زیارت یا ایصال ثواب، یا افادہ واستفاد کیلئے آیا ہے تو اسے روشنی سے آرام ملے گا قرآن عظیم دیکھ کر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے گا۔

☆ وہ تینوں منافع مزارات اولیاء کرام قدسنا الله تعالیٰ باسرارهم کو بروجہ اولی شامل تھے کہ مزارات مقدسہ کے پاس غالبًا مساجد ہوتی ہیں گزرگاہ بھی بہت جگہ ہے۔ اور حاضرین زائرین حواہ مجاورین سے تو نادر اًخالی ہوتے ہیں۔ مگر امام ممدوح صاحب فتاوی بزازیہ نے ان پر اکتفاء نہ فرما کر خود مزارات کریمہ کیلئے بالتخصیص روشنی میں فائدہ جلیلہ کا افادہ فرما کر ارشاد فرمایا انکی ارواح طیبہ کی تعظیم کیلئے روشنی کی جائے۔

اقول: ظاہر ہے روشنی دلیل اعتناء ہے اور اعتناء دلیل تعظیم اور تعظیم اہل اللہ دلیل ایمان و

۱۱٤٤۔ السنن لابی داؤد، باب فی زیارة النساء القبور، ۲/٤٦١

موجب رضائے رحمٰن عز جلالہ۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۱۴۵

۱۱٤٥۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان عورتوں پر اللہ کی لعنت جو زیارت قبور کو جائیں۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی سند ضعیف ہے اگر چہ امام ترمذی نے اسکی تحسین کی۔اس میں ابو صالح باذام ہے ۔یہ تابعی ہیں امام بخاری نے انکی تضعیف کی۔امام نسائی نے ان کو غیر ثقہ کہا۔اور ابن معین کہتے ہیں:لیس به بأس ۔ فتاوی افریقہ ۸۱

(۸) عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں

۱۱٤٦۔**عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بینما نحن نسیرمع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذ بصر بامراة لا نظن انه عرفها ، فلما توسط الطری وقف حتی انتهت الیه فاذا فاطمة بنت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، قال لها : مَا أخْرَجَكَ مِنْ بَيْتِكَ يَا فَاطِمَةُ ! قالت : اتیت اهل هذا المیت فترحمت الیهم و عزیتهم بمیتهم ، قال: لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰی : قالت : معاذ الله أن أكون بلغتها و قد سمعتك تذكر فی ذلك ما تذكر ،فقال لها: لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رأيتِ الْجَنَّةَ حَتّٰی جَدُّ أبِيْكَ ۔

۱۱٤٥۔ السنن لابن ماجه ، باب النهی عن زیارة القبور، ۱/ ۱۱٤
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة زیارة القبور للنساء ، ۱/ ۱۲۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ٤٤۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۲۹
المستدرك للحاكم ، ۱/ ۵۳۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/ ۷۸
کنز العمال للمتقی ، ٤۹۰٤۵، ۱٦/ ۳۸۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/ ٤۰
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/ ۲۳۲ ☆
۱۱٤٦۔ السنن للنسائی، باب الغی، ۱/ ۲٦۵ ☆
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز باب التعزیة ، ۲/ ٤٤۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/ ۱٦۹ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤/ ۳۵۹
البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۲/ ۲۸۰ ☆

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے کہ اچانک حضور نے ایک خاتون کو دیکھا، ہم نہیں سمجھ پائے کہ حضور نے انکو پہچان لیا ہے۔ حضور درمیان راستہ میں کھڑے ہوگئے۔ جب وہ قریب آئیں تو حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تھیں، فرمایا: اپنے گھر سے باہر کہاں گئی تھیں۔ عرض کی: یہ جو ایک موت ہوگئی تھی میں انکے یہاں تعزیت و دعائے رحمت کرنے گئی تھی فرمایا: شاید تو انکے ساتھ قبرستان تک گئی۔ عرض کی: خدا کی پناہ کہ میں وہاں تک جاؤں، حالانکہ حضور سے سن چکی: جو کچھ اس بارے میں ارشاد ہوا۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو ان کے ساتھ وہاں تک جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک عبدالمطلب نہ دیکھیں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ تو حدیث کا ارشاد ہے۔ اب ذرا عقائد اہل سنت پیش نظر رکھتے ہوئے نگاہ انصاف درکار۔ عورتوں کا قبرستان جانا غایت درجہ اگر ہے تو معصیت ہے۔ یہاں چار مقدمے ہیں۔

(۱) ہرگز کوئی معصیت مسلمان کو جنت سے محروم اور کافر کے برابر نہیں کرسکتی اہل سنت کے نزدیک مسلمان کا جنت میں جانا واجب شرعی ہے اگرچہ معاذ اللہ مؤاخذے کے بعد۔

(۲) کافر کا جنت میں جانا محال شرعی کہ ابدالآباد تک کبھی ممکن ہی نہیں۔

(۳) نصوص کو حتی الامکان ظاہر پر محمول کرنا واجب اور بے ضرورت تاویل ناجائز۔

(۴) عصمت نوع بشر میں خاصہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام ہے ان کے غیر سے اگرچہ کیسا ہی عظیم الدرجات ہو وقوع گناہ ممکن و متصور۔

یہ چاروں باتیں عقائد اہل سنت میں ثابت و مقرر، اب اگر بحکم مقدمہ رابعہ مقابر تک بلوغ فرض کیجئے تو بحکم مقدمہ ثالثہ جزا کا ترتب واجب، اور اس تقدیر پر کہ حضرت عبدالمطلب کو معاذ اللہ غیر مسلم کہیئے بحکم مقدمتین اولین و نیز بحکم آیت کریمہ محال و باطل، تو واجب ہوا کہ حضرت عبدالمطلب مسلمان و اہل جنت ہوں۔ اگر مثل صدیق و فاروق و عثمان و علی و زہراء و صدیقہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سابقین اولین میں نہ ہوں۔ اب معنی حدیث بلا تکلف و بے حاجت تاویل و تصرف عقائد اہل سنت سے مطابق ہیں۔ یعنی اے فاطمہ! اگر یہ امر تم سے

Marfat.com

واقع ہوتا تو سابقین اولین کے ساتھ جنت میں جانا نہ ملتا بلکہ اس وقت جاتیں جبکہ عبدالمطلب داخل بہشت ہوں گے۔ھکذا ینبغی التحقیق و اللہ تعالیٰ ولی التوفیق۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۸

(۹) قبر پر عورت کی حاضری اور جزع فزع سے ممانعت

۱۱٤۷۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : مر النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بامرأة عند قبر وهی تبکی فقال لها : اِتَّقِی اللّٰهَ وَ اصْبِرِیْ۔

جدالممتار ۱/۴۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔تو اس سے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر کر۔۱۲م

(۱۰) کافر کی قبر سے گزرو تو کیا کہو

۱۱٤۸۔**عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جاء اعرابی الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال : یا رسول الله ! ان ابی کان یصل الرحم و کان و کان فاین هو ، قال : فِی النَّارِ ، قال فکانه و جد من ذلك فقال، : یا رسول الله ! فاین ابوك قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : حَیْثُ مَا مَرَرْتَ بِقَبْرِ مُشْرِكٍ فَبَشِّرْهُ بِالنَّارِ ، قال : فاسلم الاعرابی بعد و قال : لقد کلفنی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم تعبا ما مررت بقبر کافر الا بشرته بالنار۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا: یارسول اللہ! میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور

۱۱٤۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول الرجل اصبری، ۱/۱۶۷
الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۱/۳۰۲
السنن الکبری للبیهقی، ٤/٦٥ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱٤۳ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲/٤۰
شرح السنة للبغوی،، ٥/٤٤۷ ☆ مجمع الزوائد لهیثمی، ۳/۲
فتح الباری لابن کثیر، ۱۱/۸۰ ☆
۱۱٤۸۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی زیارة قبور المشرکین، ۱/۱۱٤

Marfat.com

ایسا ایسا تھا۔تو اس کا انجام کیا ہے؟ فرمایا: دوزخ، اسے اس بات سے کچھ صدمہ لاحق ہوا تو بولا: آپ کے باپ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: سنو، جب تو کسی مشرک کی قبر سے گزرے تو اسے دوزخ کی بشارت سنا۔اس کے بعد وہ اعرابی مسلمان ہو گیا اور کہنے لگا: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے صدمہ پہونچایا تھا لیکن اب میں جس مشرک کی قبر سے گزرتا ہوں اسے دوزخ کی بشارت سناتا ہوں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر عاقل جانتا ہے کہ بشارت ومژدہ دینا بے سماع وفہم محال، اور صحابی مخاطب نے ارشاد اقدس کو معنی حقیقی پر محمول کیا۔ولہذا عمر بھر اس پر عمل فرمایا۔ فتبصر۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۷۱

۶۔احترام مقابر

(۱) مسلم کی قبر پر ہرگز نہ چلو

۱۱۴۹۔**عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَأَنْ أَمْشِیَ عَلیٰ جَمْرَةٍ أَوْ سَیْفٍ أَوْ أَخْصِفَ نَعْلِی بِرِجْلِی أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ أَنْ أَمْشِیَ عَلیٰ قَبْرِ مُسْلِمٍ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے آگ کی چنگاری پر یا تلوار پر چلنا، یا میرا پاؤں جوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔۱۲م

۱۱۵۰۔**عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم:لَأَنْ أَطَأَ عَلیٰ جَمْرَةٍ حَتّٰی یَتخلَّصَ اِلیٰ جِلْدِی أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ أَنْ اَطَأَ عَلیٰ قَبْرِ مُّسْلِمٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چنگاری پر پاؤں رکھنا یہاں تک کہ وہ جوتا توڑ کر کھال تک پہونچ جائے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔

فتاوی رضویہ ۶/۴۸۰

(۲) قبر پر ٹیک نہ لگاؤ

۱۱۵۱۔**عن** عمرو بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال : رانی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم متکئا الی القبر فقال : لَا تُؤْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ۔

۱۱۴۹۔ السنن لابن ماجه ، باب النهی عن المشی علی القبر ، ۱۱۳/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۳/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۷۴/۴
ارواء الغلیل للالبانی،، ۱۰۲/۱ ☆
۱۱۵۰۔ الصحیح لمسلم کتاب الجنائز، ۳۱۲/۱ ☆
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی النهی عن المشی علی القبور ، ۱۱۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۱۱/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴۲/۲
۱۱۵۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۶۰۶، ۶۵۷/۱۵ ☆

Marfat.com

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا۔ فرمایا: مردے کو ایذا نہ دے۔

۱۱۵۲۔ **عن** عمارة بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال : رانی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی القبر فقال : یا صَاحِبَ الْقَبْرِ! اِنْزِلْ مِنْ علی القبر ، لا تُؤذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ وَ لَا یُؤْذِیْكَ۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: اے قبر والے! قبر سے اتر، نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے اور نہ وہ تجھے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن ابی دنیا ابو قلابہ بصری سے راوی، میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا رات کو خندق میں اترا، وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی، پھر ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے۔ اے شخص! تو نے رات بھر مجھے ایذا دی۔

امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ابن ابی الدنیا حضرت ابو عثمان نہدی سے وہ ابن مینا تابعی سے راوی، میں مقبرہ میں گیا دو رکعت پڑھ کر لیٹ رہا۔ خدا کی قسم! میں خوب جاگ رہا تھا کہ سنا کوئی شخص قبر میں سے کہتا ہے: اٹھ کہ تو نے مجھے اذیت دی۔ پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو اور ہم نہیں کرتے۔ خدا کی قسم! تیری طرح دو رکعتیں میں بھی پڑھ سکتا، مجھے تمام دنیا سے عزیز ہوتا۔

حافظ بن مندہ امام قاسم بن مخیمرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روای، اگر میں تپائی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھو، پھر فرمایا: ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا، جاگتے میں سنا، اے شخص! الگ ہٹ مجھے ایذا نہ دے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۰

۱۱۵۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۶۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۰/۳۷۴

المستدرك للحاكم، ۳/۶۸۲ ☆

Marfat.com

۱۱۵۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَأَنْ یَّجْلِسَ أَحَدُکُمْ عَلیٰ جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخَلَّصَ اِلیٰ جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ أَنْ یَّجْلِسَ عَلیٰ قَبْرٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک آدمی کو آگ کی چنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر جلد تک توڑ جائے اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔

اہلاک الوہابیین۔ص ۱۳

۱۱۵۴۔ **عن** بشیر بن الخصاصیة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم رای رجلا یمشی بین القبور فی نعلین فقال : وَ یْحَكَ یَا صَاحِبُ السِّبْتَیْنِ اَلْقِ سِبْتَیْكَ۔

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو مقابر میں جوتا پہنے چلتے دیکھا ارشاد فرمایا: ہائے کمبختی تیری، اے طاقی جوتے والے! پھینک اپنی جوتی۔

۱۱۵۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : لان اطأ علی جمره احب الی من ان اطأ علی قبر مسلم۔

حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مجھے آگ پر پاؤں رکھنا زیادہ پیارا ہے مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنے سے۔

اہلاک الوہابیین ص ۱۴

۱۱۵۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۱۲/۱
السنن لابن ماجه، باب النهی عن المشی علی القبور، ۱۱۳/۱
السنن لابی داؤد، کتاب الجنائز، باب فی کراهیة القعود علی القبر، ۴۶۰/۲
السنن للنسائی، التشدید فی الجلوس علی القبور، ۲۸۷/۱
۱۱۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۳/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۶۸۶۷، ۳۰۱/۱۳
السنن للنسائی، المشی بین القبور فی النعال، ۲۸۸/۱
۱۱۵۵۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۷۴/۴ ☆ الکامل لابن عدی، ۱۷۳/۲

Marfat.com

(۳) قبر پر چلنے سے میت کو اذیت ہوتی ہے

۱۱۵۶۔**عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: أَلْمَیِّتُ یُوْذِیْهِ فِی قَبْرِهٖ مَا یُوْذِیْهِ فِی بَیْتِهٖ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی ہے قبر میں بھی ایذا پاتا ہے۔

۱۱۵۷۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :اذی المؤمن فی موته کاذاه فی حیاته۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں اسے تکلیف پہونچانی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۱

۱۱۵۸۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه سئل عن وضع القدم علی القبر فقال : کما أکره أذی المؤمن فی حیاته فإنی أکره اذاه بعد موته۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے جس طرح مسلمان زندہ کو ایذا ناپسند ہے یونہی مردہ کی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان تمام صحیح حدیثوں اور انکے سوا اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ قبر پر بیٹھنا یا پاؤں رکھنا بلکہ صرف اس سے تکیہ لگانے سے میت کو ایذا ہوتی ہے۔ اور مردہ مسلمان کو ایذا ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کو ایذا دینا تو اس پر پانی بہانا کس قدر باعث ایذا ہوگا۔ جب زندہ مردہ اس میں برابر ہیں تو کیا کوئی شخص روا رکھے گا کہ پاخانہ کے بدرو کا پانی اس پر بہایا جائے۔ یا لوگ اس کے سینے اور منہ پر پیشاب کیا کریں۔ یا دھوبی ناپاک کپڑے دھو کر وہ پانی اس کے منہ پر اور

۱۱۵۶۔ مسند الفردوس للدیلمی، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۷۴
۱۱۵۷۔ المصنف لابن ابی شیبة، ☆
۱۱۵۸۔ السنن لسعید بن منصور، ☆

Marfat.com

سر پر چھڑکا کرے۔ ہرگز کوئی مسلمان بلکہ کافر اسے اپنے لئے روانہ رکھے گا۔ تو میت مسلمانوں کیلئے ایسی سخت ایذا کس دل سے روا رکھی جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۱۰

۳۔ قبر پر قبہ بنانا جائز ہے

۱۱۵۹۔ لما مات الحسن بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنھم، ضربت اِمرأتہ القبۃ علی قبرہ سنۃ ثم رفعت فسمعوا صالحا یقول: الا ھل وجدو ا ما فقدوا فاجابہ اخر بل یئسوا فانقلبوا۔ فتاوی رضویہ ۵/۲۹۰

حضرت حسن مثنی بن حضرت امام حسن ابن حضرت مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جب وصال ہوا تو ان کی اہلیہ حضرت فاطمہ صغری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انکی قبر پر ایک قبہ تانا جو ایک سال تک باقی رہا۔ پھر اٹھالیا، تو کسی پکارنے والے کو سنا جو کہتا تھا کیا انہوں نے جو کھویا تھا وہ پالیا دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں:- یہ قبہ احباب کے جمع ہونے اور ان کی قبر پر تلاوت قرآن و فاتحہ پڑھنے کیلئے تھا عبث و ناجائز نہ تھا کہ اہل بیت اطہار ایسا کام کبھی نہیں کرتے خصوصاً صحابہ کی موجودگی میں۔

اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ خود آپ کی بیوی ایک سال تک اس قبہ میں رہیں، ہوسکتا ہے اس قبہ کے دو حصے ہوں ایک میں آپ رہتی ہوں اور دوسرے حصہ میں احباب جمع ہو کر فاتحہ پڑھتے ہوں۔ اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ بزرگوں کے مزارات پر زائرین کی آسانی کیلئے گنبد، عمارت بنانا جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ وہاں مجاوروں کا بیٹھنا درست ہے کہ یہ دونوں کام اہل بیت نبوت نے صحابہ کرام کی موجودگی میں کئے کسی نے منع نہ کیا، لہذا یہ دونوں عمل سنت صحابہ و اہل بیت سے ثابت ہیں۔

(ماخوذ از مرأۃ المناجیح مصنفہ: حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ)

یہ آواز ہاتف کی تھی جس میں بتایا گیا کہ کسی کی موت پر بہت غم کرنا چھوڑ کر جنگل میں بیٹھ جانا مردے کو واپس نہیں لے آتا۔ خیال رہے کہ یہ ندا ہم لوگوں کو سنانے کیلئے ہے نہ کہ اہل

۱۱۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری تعلیقا۔　　باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد،　　۱/۱۷۷

Marfat.com

بیت نبوت پر عتاب کیلئے، انہوں نے کوئی ناجائز کام نہ کیا تھا، اسی لئے اس ندا میں ڈانٹ ڈپٹ یا ان کیلئے اس فعل پر حرام ہونے کا فتوی نہیں۔

یہ زمانہ صحابہ کرام کا اخیر تھا اور تابعین کا دور اوسط تھا، سال بھر تک امام حسن مثنی کے مزار پر قبہ رہا مگر کسی نے منع نہیں کیا۔ اور نہ کوئی ایسی روایت ملتی ہے کہ کسی صحابی یا تابعی نے اس پر اعتراض کیا ہو۔ اس سے ظاہر ہوا کہ غرض صحیح کیلئے مزارات پر قبے بنانے جائز ہیں۔ یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ اور اسی پر جملہ اہل سنت کا عمل ہے۔

لا یرفع علیہ بناء سے اسکی حرمت پر استدلال صحیح نہیں۔ اس لئے کہ اس سے مراد قبر پر ایسی عمارت بنانا ہے جیسے یہود و نصاری ستون نما سادھی بناتے ہیں۔ اس پر قرینہ یہ کہ علی کے حقیقی معنی استعلاء کے ہیں اور استعلاء اس وقت ہوگا جبکہ میت کے محاذی اوپر عمارت بنائیں۔ اور اگر ارد گرد بنائیں گے تو استعلاء نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں بہت سے احکام زمانہ کے اختلاف سے بدل جاتے ہیں جیسے ارشاد ہے۔

ابنو المساجدو اتخذوھا جما۔

مسجدوں کو منڈی بناؤ۔ یعنی اس میں مینارے نہ بناؤ۔ مگر عہد تابعین ہی سے اس کے بر خلاف مساجد میں مینارے بننے لگے تھے۔ وجہ یہ ہوئی کہ عہد صحابہ تک شعائر دین کی عظمت شعائر دین کی وجہ سے دلوں میں بھر پور تھی۔ نیز عام مکانات بھی بہت معمولی اور سادے ہوتے تھے۔ جب فتوحات ہوئیں اور دولت کی کثرت ہوئی اور مکانات عالیشان بننے لگے۔ اب اگر مسجدیں اسی طرح منڈی اور معمولی حیثیت کی رہتیں تو عام نگاہوں میں ان کی وقعت نہ ہوتی۔ غیر ہنستے کہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ایسی معمولی، تو مساجد کی عمارتیں عالیشان سے عالیشان بننے لگیں، مینارے، گنبد بننے لگے۔ اس سے مقصود شعائر دین کی دلوں میں عظمت بٹھانا ہے۔ اسی طرح عہد سابق میں ہر مسلمان مسلمان کی قبر کا احترام کرتا تھا۔ اور علماء صلحاء مشائخ کے مزارات کی ان کی شایان شان عظمت دلوں میں تھی۔ مگر اب جبکہ بصیرت باطنی کا فقدان ہے اور ظاہری شان و شوکت ہی عظمت کا نشان بن چکا ہے، علمائے کرام نے علماء و مشائخ کے مزارات پر قبے بنانے کی اجازت دے دی ہے، بلکہ اسے مستحسن بتایا ہے۔ علامہ فتنی مجمع بحار الانوار میں اور ملا علی قاری نے فرمایا۔ حتی کہ مولوی اعزاز علی مفتی دار العلوم دیوبند نے

بھی شرح نقایہ ملا علی کے حاشیہ میں بھی ذرا تغیر کے ساتھ لکھا ہے۔

قد اباح السلف البناء علی قبر المشائخ و العلماء المشهورین لیزورهم الناس ولیستریحون بالجلوس فیه ۔

مشائخ اور علماء مشہورین کے مزارات پر عمارات بنانے کو علماء سلف نے جائز بتایا تا کہ لوگ ان کی زیارت کریں اور اس میں بیٹھنے پر آرام پائیں۔

نیز اس میں بہت سے فوائد ہیں، زائرین باطمینان وحضور قلب تلاوت ذکر اذکار کریں گے۔ جس سے دونوں کو فائدہ ہوگا، بارش دھوپ سردی سے محفوظ رہیں گے، قبے سے لوگ پہچان جائیں کہ یہ کسی محبوب بارگاہ کا مزار ہے، تو حاضر ہوں گے اور فیض حاصل کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام متاخرین نے اس کے جواز کی تصریح کی ہے۔ حتی کہ علامہ علاء الدین حصکفی نے درمختار میں فرمایا۔

لا یرفع علیه بناء و قیل لا باس به و هو المختار ۔

قبر پر عمارت نہ بنائے، ایک قول یہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی مختار ہے۔

اور علامہ محمد امین بن عابدین شامی نے ردالمحتار میں فرمایا۔

و فی الاحکام عن جامع الفتاوی و قیل لا یکره واذا کان المیت من المشائخ و العلماء و السادات ۔

احکام میں جامع فتاوی سے ہے کہ ایک قول یہ ہے قبر پر عمارت بنانا مکروہ نہیں جبکہ میت مشائخ اور علماء اور سادات سے ہو۔

طحطاوی علی المراقی میں درمختار کا قول نقل کر کے برقرار رکھا۔ یہ دلیل ہے کہ ان کا بھی مختار یہی ہے

(ماخوذ از نزہۃ القاری مصنفہ: حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ)

Marfat.com

۷۔مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب

(۱)مردوں کو بھلائی سے یاد کرو

۱۱۶۰۔**عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَا تَذْکُرُوْا مَوْتَا کُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو بھلائی سے ہی یاد کرو کہ وہ اپنے اعمال کو پہونچ گئے۔

۱۱۶۱۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰی مَا قَدَّمُوْا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برا مت کہو کہ وہ اپنے کئے کو پہونچ چکے ہیں۔

۱۱۶۲۔**عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَا تَذْکُرُوْا هَلْکَا کُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ ، اِنْ یَّکُوْنُوْا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ تَاْثِمُوْنَ، وَاِنْ یَّکُوْنُوْا مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَحَسْبُهُمْ مَا هُمْ فِیْهِ۔

۱۱۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ما ینهی من سب الاموات ، ۱۸۷/۱
السنن للنسائی، باب النهی عن ذکر الهلکی لا بحیر ، ۲۱۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۸۰/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۷۱۲، ۶۸۰/۱۵

۱۱۶۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینهی من سب الاموات ، ۱۸۷/۱
السنن للنسائی، باب النهی عن سب الاموات، ۲۱۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۸۰/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷۵/۴
المستدرك للحاکم ۳۸۵/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۸۶/۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۹۰/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۷۱۴، ۶۸۰/۱۵
فتح الباری للعسقلانی، ۳۶۲/۱۱ ☆ الاذکار النوویه ۱۵۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۷۹/۲ ☆

۱۱۶۲۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۹۱/۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ۵۷۹/۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو یاد نہ کرو مگر بھلائی کیساتھ۔ کہ اگر وہ جنتی ہیں تو برا کہنے میں تم گنہگار ہوگے۔ اور اگر دوزخی ہیں تو انہیں وہ عذاب ہی بہت ہے جس میں وہ ہیں

۱۱۶۳۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا بِهِ الْأَحْيَآءَ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برا نہ کہو کہ اس کے باعث زندوں کو ایذا ہو۔

۱۱۶۴۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ وَ لَا تَقَعُوْا فِيْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا ساتھی مرجائے تو اسکو معاف رکھو اور اس پر طعن نہ کرو۔ فتاوی رضویہ ۴/۳۴

(۲) قبرستان میں جاکر استغفار کرے

۱۱۶۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال

۱۱۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینهی عن سب الاموات، ۱/۱۸۷
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الشتم، ۲/۱۹
السنن لابی داؤد، کتاب الادب، باب فی النهی عن سب الموتی ۲/۶۷۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۰۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۷۱۵، ۱۵/۶۸۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۷/۴۹۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۷۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۰ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۱۱۷
مسند الربیع بن حبیب، ۱۹۸۷ ☆ الکامل لابن عدی، ۴/۲۵۶
۱۱۶۴۔ السنن لابی داؤد، کتاب الادب فی النهی عن سب الموتی، ۲/۶۷۱
الجامع الصغیر للسویطی، ۱/۵۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۷۴
المغنی للعراقی، ۴/۳۷۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱/۴۲۷
مسند الربیع بن حبیب، ۱۳۱۲ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/۱۸۳
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲/۳۴۶ ☆ آداب الزفاف للالبانی، ۱۴۷
۱۱۶۵۔ السنن للنسائی، باب الامر بالاستغفار للمسلمین، ۱/۲۲۲
المؤطا لمالك، ۸۵ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۴۸۸

Marfat.com

رسول الله صلى الله تعالىٰ عله وسلم: اِنِّی بُعِثْتُ اِلیٰ أهْلِ الْبَقِیْعِ لِاُصَلِّیَ عَلَیْهِمْ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا کہ میں ان پر صلوۃ یعنی دعاو استغفار کروں۔

۱۱۶۶۔**عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ جِبْرَئِیْلَ أتَانِیْ فَأمَرَنِیْ أنْ آتِیَ الْبَقِیْعَ فَأسْتَغْفِرَلَهُمْ قلت له : کیف اقول ، یا رسول الله! قال : قولی: اَلسَّلَامُ عَلیٰ أهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُؤمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ یَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَ الْمُسْتَاخِرِیْنَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا کہ بقیع جاکر اہل بقیع کیلئے دعا مغفرت کروں۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس طرح کہوں۔ حضور نے زیارت قبور کی دعا تعلیم فرمائی۔ السلام علی اهل الدار من المؤمنین و المسلمین و یرحم الله المستقدمین منا و المستاخرین و انا انشاء الله بکم لا حقون۔

۱۱۶۷۔**عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبیٰ صلی الله تعالی علیه وسلم خرج یوما فصلی علی اهل احد صلاته علی المیت۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک دن نکلے اور اہل احد پر جنازہ کی نماز کی طرح نماز پڑھی۔

۱۱۶۶۔ السنن للنسائی، الامر بالاستغفار للمسلمین، ۲۸۶/۱
الصحیح لمسلم، باب فی التسلیم علی اهل القبور، ۳۱۲/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فیما یقال اذا دخل المقابر، ۱۱۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۰/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۹۲۸، ۶۰۶/۱۱

۱۱۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اهد یحبنا، ۵۸۵/۲
السنن للنسائی، باب الصلوة علی الشهداء، ۲۱۴/۱
السنن لابی داؤد، باب الصلوة علی القبر، ۴۵۹/۲

Marfat.com

۱۱۶۸۔**عن** عقبه بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال :صلی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی قتلی احد بعد ثمانی سنین کالمودع للاحیاء و الاموات ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شہدائے احد پر آٹھ سال بعد اس طرح صلوۃ ودعا کی جیسے سب کو رخصت فرمارہے ہوں۔

فتاوی رضویہ ۴۰

(۳) میت کی ہڈیاں توڑنا زندہ کی طرح ہے

۱۱۶۹۔**عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اِنَّ کَسْرَ عَظْمِ الْمَیِّتِ کَکَسْرِہٖ حَیًّا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ مسلمان کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔

فتاوی رضویہ ۳/۴

(۴) مرنے کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتا ہے

۱۱۷۰۔**عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّامِنْ ثَلٰثٍ ، صَدَقَةٌ جَارِیَةٌ ، أَوْ عِلْمٌ یُنْتَفَعُ بِهٖ ، أَوْ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْ لَهٗ ۔

فتاوی رضویہ ۲۳۱/۶

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۱۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب غزوة احد، ۵۷۸/۲
۱۱۶۹۔ السنن لابی داؤد، باب فی الحفار یجد العظم، ۴۵۸/۲
السنن لابن ماجه، باب فی النهی عن کسر عظم المیت، ۱۱۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۸/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۱/۱
المصنف لعبد الرزاق، ۴۴۴/۳ ☆ السنن للدار قطنی ۱۸۸/۳
جمع الجوامع للسیوطی، ۶۸۲۳ ☆ المؤطا لمالك، ۸۳
۱۱۷۰۔ الصحیح لمسلم، باب وصول ثواب الصدقة، ۴۱/۲
السنن لابی داؤد، باب فی الصدقه عنداالمیت، ۲۹۸/۲
مشکل الآثار للطحاوی، ۹۵/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۷۲/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۷۸/۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۰۰/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱۴/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۴۴۰/۷

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا: انسان جب مر جاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں صدقہ جاریہ، علم نافع کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں، نیک اولاد جو والدین کیلئے دعا خیر کرے۔ ۱۲م

(۵) والدین کی طرف سے صدقہ دینے سے انکو ثواب ملتا ہے

۱۱۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: مَا عَلیٰ أَحَدِکُمْ اِذَا أَرَادَ أَنْ یَّتَصَدَّقَ لِلّٰهِ صَدَقَةً تَطَوُّعًا أَنْ یَجْعَلَهَا عَنْ وَالِدَیْهِ اِذَا کَانَ مُسْلِمَیْنِ فَیَکُوْنُ لِوَالِدَیْهِ أَجْرُهَا وَلَهٗ مِثْلُ أُجُوْرِهِمَا بَعْدَ أَنْ لَا یَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِهِمَا شَیْئًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقہ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہونچے گا۔ اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا۔ اور ان کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰

۱۱۷۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اِذَا تَصَدَّقَ أَحَدُکُمْ بِصَدَقَةٍ تَطَوُّعًا فَلْیَجْعَلْهَا عَنْ أَبَوَیْهِ فَیَکُوْنُ لَهُمَا أَجْرُهَا فَلَا یَنْقُصُ مِنْ أَجْرِهٖ شَیْءٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی صدقہ نافلہ دے تو اس میں والدین کی طرف سے نیت کرے کہ ان دونوں کو اس کا ثواب ملے گا اور اسکے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۲

۱۱۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۶۱۴۵، ۶/۳۸۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۲۱۶
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۶۴۵ ☆
۱۱۷۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۳۸ ☆

(۶) بعد دفن قبر پر دعا کرنا سنت ہے

۱۱۷۳۔ **عن** حصین بن وحوح الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان طلحة بن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرض فاتاہ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یعودہ فی الشتاء فی بردو غیم ، فلما انصرف قال لاھلہ: لا اری طلحة الا قد حدث فیہ الموت ، فاذ نونی بہ و عجلوا فلم یبلغ النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نبی سالم بن عوف حتی توفی و جن علیہ اللیل فکان فیما قال طلحة لما دخل اللیل اذا مت فادفنونی و الحقولی بربی عزوجل و لا تدعوا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فانی أخاف علیہ یھودا أن یصاب بسببی فأخبر النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حین أصبح ، فجاء حتی وقف علی قبرہ فصف الناس معہ ثم رفع یدیہ فقال : اَللّٰھُمَّ ! اُلْقِ طَلْحَةَ وَ یَضْحَكُ اِلَیْكَ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۴

حضرت حصین بن وحوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ مریض ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انکی عیادت کیلئے جاڑوں میں نہایت سردی اور بادل کے موسم میں تشریف لے گئے جب واپس تشریف لا رہے تھے تو ان کے گھر والوں سے ارشاد فرمایا: مجھے طلحہ میں موت کے آثار دکھائی دے رہے ہیں۔ لہذا مجھے اطلاع دینا اور جلدی کرنا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قبیلہ بنوسالم بن عوف تک پہونچے تھے کہ ان کا وصال ہوگیا۔ رات کی تاریکی چھا چکی تھی۔ لہذا وہی ہوا جو حضرت طلحہ نے کہا تھا۔ کہ مجھے جلد دفن کر دینا اور میرے رب کے حضور پہونچا دینا۔ حضور کو رات کو تکلیف نہ دینا کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں میری وجہ سے یہودیوں کی طرف سے حضور کو کوئی تکلیف پہونچے۔ جب صبح ہوئی تو حضور کو یہ واقعہ سنایا گیا۔ حضور تشریف لائے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر صف بندی فرمائی پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ الٰہی! طلحہ سے تیری ملاقات اس حال میں ہو کہ طلحہ تیرے حضور ہنستے ہوئے حاضر ہوں۔ ۱۲م

۱۱۷۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸/٤ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۷/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۳۳۷۸، ۶۹۷/۱۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۷۸۶
التمھید لابن عبد البر، ۲۷٤۳/۶ ☆

Marfat.com

۱۱۷٤۔**عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت و قف علیه فقال : اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِیْکُمْ وَ اسْئَلُوْا لَهُ التَّثْبِیْتَ فَاِنَّهُ الْآنَ لَیُسْئَلُ۔

حضرت امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب مردے کو دفن کر کے فارغ ہو جاتے تو کچھ دیر تشریف فرما رہتے اور ارشاد فرماتے: اپنے بھائی کیلئے دعائے مغفرت کرو اور اسکے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو کہ اس سے اس وقت سوال ہونے والا ہے۔

(۷) ایصال ثواب

۱۱۷۵۔**عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ مَرَّ عَلَی الْمَقَابِرِ وَ قَرَأَ "قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ" اِحْدٰی عَشَرَةَ مَرَّةً ، ثُمَّ وَهَبَ أَجْرَهَا لِلْأَمْوَاتِ أُعْطِیَ مِنَ الْأَجْرِ بِعَدَدِ الْأَمْوَاتِ۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا قبرستان سے گزر ہوا اور اس نے گیارہ بار قل ہو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو ایصال کیا تو تمام مردوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔۱۲م

(۸) بیر ام سعد برائے ایصال ثواب کھودا گیا

۱۱۷٦۔ **عن** سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنه انه قال: یا رسول الله ! ان ام سعد ماتت ، فای الصدقة افضل؟ قال : اَلْمَاءُ ، قال : فحفر بیراً و قال : هذه لام سعد۔

۱۱۷٤۔ السنن لابی داؤد ، باب الاستغفار عند القبر ، ۲/٤٥۹
المستدرك للحاکم ، ۱/۳۷۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی ، ٤/٥٦
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/٤۱۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۱/۳٥۲
کنز العمال للمتقی ، ۱۸٥۱٤ ، ۷/۱٥۸ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ٤/۳٤٥
۱۱۷٥۔ کنز العمال للمتقی ، ٤۲٥۹٦ ، ۱٥/٦٥٥ ☆ اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۰/۳۷۱
۱۱۷٦۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الزکوة ، باب فی فضل سقی الماء ، ۱/۲۳٥
التفسیر للقرطبی ، ۷/۲۱٥ ☆

Marfat.com

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال ہو گیا تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی، تو کنواں کھودا اور اس طرح کہا: یہ کنواں ام سعد کیلئے ہے۔ ۱۲ام

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قبل اس کے صدقہ محتاج کے ہاتھوں میں پہونچے ثواب اس کا میت کو پہونچانا جائز ہے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر و متبادر کہ کنواں تیار ہو جانے پر یہ الفاظ کہے: هذه لام سعد اور جب تک وہ کنواں رہا بنکم" هذه لام سعد" سب کا ثواب مادر سعد کو پہونچا اور سب کا ایصال منظور تھا۔ تو قبل تصرف بھی ایصال ثواب حاصل۔ یہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ اب جو اسے ناجائز کہے حدیث کی مخالفت کرتا ہے۔ طرفہ یہ کہ خود امام الطائفہ میاں اسماعیل دہلوی اپنی تقریر ذبیحہ، میں اس تقریر وہابیہ کو ذبح کر گئے۔ لکھتے ہیں: اگر شخصے بزے در خانہ پرورش کند تا گوشت او خوب شود او را ذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخوارند خللے نیست۔

اگر کوئی شخص اپنے گھر بکرے کی پرورش کرے اور جب وہ خوب فربہ ہو جائے تو اس کو ذبح کر کے گوشت پکا کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ یہ فاتحہ خواندہ بخوارند کیسی، یہاں "خوارند و فاتحہ خواند" کہا ہوتا۔

بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن کے نیک عمل پر ایک ثواب اسکی نیت کرتے ہی حاصل ہو جاتا ہے۔ اور عمل کئے پر دس ہو جاتا ہے جیسا کہ صحیح حدیثوں میں ارشاد ہوا۔ بلکہ متعدد حدیثوں میں فرمایا: نية المؤمن خير من عمله، مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ فاتحہ میں دو عمل نیک ہوتے ہیں۔ قرأت قرآن، اطعام طعام۔

طریقہ مروجہ میں ثواب پہونچانے کی دعا اس وقت کرتے ہیں جبکہ کھانا دینے کی نیت کر لی اور کچھ قرآن عظیم پڑھ لیا تو کم سے کم گیارہ ثواب تو اس وقت مل چکے۔ دس ثواب قرأت کے اور ایک نیت اطعام کا۔ کیا انہیں میت کو نہیں پہونچا سکتے؟

Marfat.com

رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگر چہ اس وقت موجود نہیں ۔تو کیا ثواب پہونچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا۔کہ جب تک وہ شئ موجود نہ ہو کیا بھیجی جائے۔ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہونچ جائے۔خود امام الطائفہ صراط مستقیم میں لکھتا ہے۔

طریق رسانیدن آں دعا بجناب الٰہی است۔

کیا دعا کرنے کیلئے بھی اس شئ کا موجود فی الحال ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴

Marfat.com

۸۔عالم برزخ کے احوال

ا۔عالم برزخ کی وسعت

۱۱۷۷۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَا شَبَّهْتُ خُرُوْجَ الْمُؤمِنِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مِثْلَ خُرُوْجِ الصَّبِيِّ مِنْ بَطنِ اُمِّهٖ مِنْ ذٰلِكَ الْغَمِّ وَ الظُّلْمَةِ اِلیٰ رَوْحِ الدُّنْيَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا ہے جیسے بچے کا ماں کے پیٹ سے نکلنا۔اس دم گھٹنے اور اندھیری کی جگہ سے اس فضائے وسیع دنیا میں آنا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی لئے علماء فرماتے ہیں: دنیا کو برزخ سے وہی نسبت ہے جو رحم مادر کو دنیا سے پھر برزخ کو آخرت سے ایسی نسبت ہے جو دنیا کو برزخ سے۔اب اس سے برزخ و دنیا کے علوم و ادراکات میں فرق سمجھ لیجئے۔وہی نسبت چاہیئے جو علم جنین کو علم اہل دنیا سے،واقعی روح طائر ہے اور بدن قفس اور علم پرواز،پنجرے میں پرند کی پرفشانی کتنی۔ہاں جب کھڑکی سے باہر آیا اس وقت اس کی جولانیاں قابل دید ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۴۵

(۲) مومن کی روح آزاد رہتی ہے

۱۱۷۸۔**عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان الدنيا جنة الكافر و سجن المؤمن ، وانما مثل المؤمن حين تخرج نفسه كمثل رجل كان فی السجن فاخرج منه فجعل يتقلب فی الارض و يفسح فيها ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بیشک دنیا کافر کی بہشت اور مسلمان کا قید خانہ ہے جب مسلمان کی جان نکلتی ہے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص زنداں میں تھا۔اب آزاد کر دیا گیا تو زمین میں گشت کرنے اور بافراغت چلنے پھرنے لگا۔

۱۱۷۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی،　　۴۸۴/۲

۱۱۷۸۔ الجامع للترمذی ،　　باب ما جاء ان الدنیاسجن المومن الخ،　　۵۶/۲

Marfat.com

۲۱۷۹۔**عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا مات المؤمن يخلى سربه يسرح حيث شاء۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲　☆　فتاوی رضویہ ۹/۴۸

(۳) روحیں متعلقین سے ملاقات کرتی ہیں

۱۱۸۔**عن** سعيد بن المسيب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان سلمان الفارسی و عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنهما التقيا فقال احدهما لصاحب : ان لقيت ربك قبلی فاخبرنی ما ذا لقيت ، فقال : او تلقى الاحياء الاموات؟ قال : نعم ، اما المؤمنون فإن أرواحهم فی الجنة و هی تذهب حيث شاءت۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی و عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا۔ کہا: کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں؟ کہا: ہاں، مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں۔ انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

(۴) مومن کی روح آزاد رہتی ہے اور کافر کی قید

۱۱۸۱۔**عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ارواح المؤمنين فی برزخ من الأرض تذهب حيث شاءت و نفس الكافر فی سجين۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں۔ جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔ اور کافر کی روحیں سجین میں مقید ہیں۔

۱۱۸۲۔**عن** الإمام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغنی ان ارواح المؤمنين

۱۱۷۹۔ المصنف لابن ابی شيبة ، ۱۴۴/۷

۱۱۸۰۔ كتاب الزهد لابن المبارك ، ۳۷۳/۱

۱۱۸۱۔ كتاب الزهد لابن المبارك ، ☆ ابن ابی الدنيا

۱۱۸۲۔ ابن ابی الدنياء

Marfat.com

مرسلة تذهب حيث شاءت ۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مومنوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔

(۵) مردہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۸۳۔**عن** بكربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغنی انه ما من ميت يموت الاوروحه فی يد ملك الموت فهم يغسلونه و يكفنونه و هو يرى ما يصنع اهله فلم يقدر على الكلام لينها هم عن الرنة و العويل ۔

حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جو مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے غسل وکفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے جو کچھ اس کے گھر والے کرتے ہیں۔ان سے بات نہیں کرسکتا کہ ان کو [illegible] سے منع کرے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۱۴۲

۱۱۸۴۔**عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ يَعْرِفُ مَنْ يَّغْسِلُهٗ وَ يَحْمِلُهٗ وَ مَنْ يُّكَفِّنُهٗ وَ مَنْ يُّدْلِيْهِ فِی حُفْرَتِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ پہچانتا ہے اسے جو اس کو غسل دے، اور جو اٹھائے، اور جو کفن پہنائے، اور جو قبر میں اتارے۔

۱۱۸۵۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم:مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوْتُ اِلَّا وَهُوَ يَعْرِفُ غَاسِلَهٗ وَ يُنَاشِدُ حَامِلَهٗ اِنْ كَانَ بُشِّرَ بِرَوْحٍ وَّ رَيْحَانٍ وَ جَنَّةِ النَّعِيْمِ اَنْ يُّعَجِّلَهٗ، وَ اِنْ كَانَ بُشِّرَ بِنُزُلٍ مِّنْ حَمِيْمٍ وَ تَصْلِيَةِ جَحِيْمٍ اَنْ يَّحْبِسَهٗ ۔

۱۱۸۳۔ ابن ابی الدنیاء

۱۱۸۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۲۵۷/۷

۱۱۸۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۶۷/۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳۳۰/۱

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۰/۱ ☆

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردہ اپنے نہلانے والے کو پہچانتا ہے اور اٹھانے والے کو قسمیں دیتا ہے۔ اگر اسے آسائش اور پھولوں اور آرام کے باغ کا مژدہ ملا تو قسم دیتا ہے مجھے جلد لے چل، اور اگر آب گرم کی مہمانی اور بھڑکتی آگ میں جانے کی خبر ملی ہے تو قسم دیتا ہے کہ مجھے روک رکھ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۵

۱۱۸۶۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قا ل: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: مَا مِنْ مَیِّتٍ یُوْضَعُ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَیُخَطِّیْ بِہٖ ثَلٰثَ خَطًّا اِلَّاتَکَلَّمَ بِکَلَامٍ یَسْمَعُہٗ مَا شَآءَ اللّٰہُ اِلَّا الثَّقَلَیْنِ ، اَلْجِنَّ وَ الْاِنْسَ ، یَقُوْلُ : یَا اِخْوَتَاہُ وَ یَا حَمَلَۃَ نَعْشَاہُ ! لَا تَغُرَّنَّکُمُ الدُّنْیَا کَمَا غَرَّتْنِی وَ تَلْعَبَنَّ بِکُمْ کَمَا لَعِبَتْ بِی، خَلَفْتُ مَا تَرَکْتُ لِوَرَثَتِیْ وَ الدَّیَّانُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُخَاصِمُنِیْ وَ یُحَاسِبُنِیْ وَ أَنْتُمْ تَشِیْعُوْنِی وَ تَدْعُوْنِی ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مردے کو جنازہ پر رکھ کر تین قدم لے چلتے ہیں تو وہ ایک کلام کرتا ہے جسے سب سنتے ہیں جنہیں خدا چاہے جن و انس کے سوا۔ کہتا ہے: اے بھائیو، اے نعش اٹھانے والو! تمہیں دنیا فریب نہ دے، جیسا مجھے دیا۔ اور تم سے نہ کھیلے جیسا مجھ سے کھیلی۔ اپنا ترکہ تو میں وارثوں کیلئے چھوڑ چلا۔ اور بدلا دینے والا قیامت میں مجھ سے جھگڑے گا اور حساب لے گا۔ تم میرے ساتھ چل رہے ہو اور اکیلا چھوڑ آؤ گے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۶

(۶) مردہ قبرستان لیجانے والوں سے کلام کرتا ہے

۱۱۸۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ وَ احْتَمَلَتِ الرِّجَالُ عَلٰی أَعْنَاقِہِمْ ، فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ : قَدِّمُوْنِیْ ، وَ اِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ ، قَالَتْ : یَا وَیْلَھَا أَیْنَ

۱۱۸۶۔ کنز العمال لعتقی، ۲۳۵۷، ۱۵/ ۵۹۶　☆　تاریخ جرجان للہشمی، ۱۷۸

۱۱۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ولی المیت قدمونی، ۱/ ۱۷۶

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۴۳۴　☆　السنن الکبری للبیہقی، ۴/ ۲۱

Marfat.com

تُذْهَبُوْنَ بِهَا ، سَمِعَ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَ لَوْ سَمِعَهٗ لَصَعِقَ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں۔ اگر نیک ہوتا ہے کہتا ہے: مجھے آگے بڑھاؤ، اور اگر بد ہوتا ہے تو کہتا ہے: ہائے خرابی اس کی کہاں لیجاتے ہو۔ ہر شی اسکی آواز سنتی ہے مگر آدمی۔ کہ وہ سنے تو بے ہوش ہو جائے

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر چہ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول ہوں گے جب تک کہ اس میں محذور نہ ہو۔ لہذا ہم اس کلام جنازہ کو یوں بھی کلام حقیقی پر محمول کرتے ہیں۔ مگر بحمد اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان پچھلے لفظوں سے نص کو مفسر فرمادیا کہ ہر شی اسکی آواز سنتی ہے۔ اب کسی طرح مجال تاویل وتشکیک باقی نہ رہی۔ وللہ الحمد۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۵

(۷) مومن کو وقت انتقال ہی بشارت دے دی جاتی ہے

۱۱۸۸۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا یقبض المؤمن حتی یری البشری ، فاذا قبض نادی ، فلیس فی الدار دابة صغیرة و لا کبیرة الا هی تسمع صوته الا الثقلین : الجن و الإنس تعجلوا به الی أرحم الراحمین ، فاذا وضع علی سریره قال : ما أبطأ ما تمشون ، فاذا أدخل فی لحده أُقعد فأری مقعده من الجنة و ما أعد الله له ، و ملی قبره من روح و ریحان و مسك قال : فیقول : یا رب ! قدمنی ، قال : فیقال : لم یأن لك ، إن لك إخوة و أخوات لما یلحقون ، ولکن نم قریر العین ، قال أبو هریره رضی الله تعالیٰ عنه : فو الذی نفسی بیده! مانا م نائم شاب طاعم ناعم و لا فتاة فی الدنیا نومة بأقصر و لا أحلی من نومته حتی یرفع راسه الی البشری یوم القیامة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کی روح نہیں نکلتی جب تک بشارت نہ دیکھ لے۔ جب نکل چکتی ہے تو ایسی آواز میں ندا کرتی ہے جسے جن وانس کے سوا گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانور سنتا ہے۔ کہتی ہے مجھے لے چلو ارحم الراحمین کی طرف۔ پھر جب جنازہ پر

۱۱۸۸۔ المصنف لابن ابی شیبة ، کلام ابی هریره رضی الله تعالیٰ عنه ، ۱۴۲/۷

Marfat.com

رکھتے ہیں کہتی ہے کتنی دیر لگا رہے ہو چلنے میں ۔ جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اسکو اٹھا کر جنت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اس وقت اسکی قبر آسائش کی چیزوں ۔ پھولوں اور خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اے رب کریم! مجھے وہاں تک پہونچا۔ فرمایا جاتا ہے ابھی تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کیونکہ ابھی تیرے عزیز و اقارب نہیں آپہونچے ہیں۔ تو آرام سے سو جا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دنیا میں اتنی میٹھی نیند آسودہ جوان مرد یا عورت کو نہیں آئی ہوگی جتنی اسکو آتی ہے ۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسی بشارت میں اسکی آنکھ کھلے گی۔ ۱۲م

(۸) مردہ سب کو دیکھتا اور آواز دیتا ہے

۱۱۸۹۔ **عن** اُم الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : ان المیت اذا وضع علی سریرہ فانہ ینادی : یا أھلاہ : و یا جیراناہ و یا حملۃ سریراہ : لا تغرنکم الدنیا کما غرتنی ۔

حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک مردہ جب چارپائی پر رکھا جاتا ہے ۔ پکارتا ہے اے گھر والو، اے ہمسایو، اے جنازہ اٹھانے والو! دیکھو دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے جیسا مجھے دیا۔

۱۱۹۰۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا مات المیت فملک قابض نفسہ ، فما من شیٔ الاوھو یراہ عند غسلہ وعند حملہ حتی یوصلہ الی قبرہ ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے تو ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔ نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔

۱۱۹۱۔ **عن** عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ما من میت یموت الا وھو یعلم ما یکون فی اھلہ بعدہ ، و انھم یغسلونہ و یکفنون و انہ لینظر الیھم ۔

۱۱۸۹۔ کتاب الزھد لاحمد

۱۱۹۰۔ ابن ابی الدنیاء

۱۱۹۱۔ ابن ابی الدنیاء

Marfat.com

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے۔ لوگ اسے نہلاتے ہیں، کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

۱۱۹۲۔**عن** عمرو بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال :ما من میت یموت الاوروحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یمشی به ، و یقال له و هو علی سریره أسمع ثناء الناس علیك ۔

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے۔ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں۔ کیسے لیکر چلتے ہیں۔ اور وہ جنازہ پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا جاتا ہے، سن تیرے حق میں بھلا برا کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹۳۔**عن** سفیان رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان المیت لیعرف کل شئ حتی انه لیناشد بالله غاسله الاخففت علی ، قال و یقال له و هو علی سریره اسمع ثناء الناس علیك ۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو، خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا۔ اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے: سن، تیرے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹۴۔**عن** عبد الرحمن بن أبی لیلی رضی الله تعالی عنه قال : الروح بید ملك یمشی به مع الجنازة یقول له أسمع ، ما یقال لك ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لیکر چلتا ہے اور اس سے کہتا ہے سن، تیرے حق میں کیا کیا کہا جاتا ہے۔

۱۱۹۲۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳٤۹/۲

۱۱۹۳۔ ابن ابی الدنیا

۱۱۹٤۔ ابن ابی الدنیا

Marfat.com

۱۱۹۵۔ **عن** ابن أبی نجیح رضی الله تعالی عنه قال: مامن میت یموت الاروحة فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔ کیونکر قبر کی طرف لیکر چلتے ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

۱۱۹۶۔ **عن** أبی عبد الله بکر المزنی رضی الله تعالی عنه حدثت ان المیت یستبشر تبعجیله الی المقابر۔

حضرت ابوعبداللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے۔ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جلعنا الله تعالیٰ بمنه و کرمه من المسرور ین المستبشرین برحمته المسریحین بالموت بجوده، آمین، بجاه النبی الکریم الرؤف الرحیم علیه و علی آله و صحبه و اولیآء امته افضل الصلوٰة و التسلیم۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

(۸) مومن مردہ قبر کے پاس سے گزرنے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۹۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا مِنْ أَحَدٍ یَّمُرُّ بِقَبْرِ أَخِیْهِ الْمُؤمِنِ کَانَ یَعْرِفُهٗ فِی الدُّنْیَا فَیُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِلَّاعَرَفَهٗ وَ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا ہے اور سلام کرتا ہے۔ اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا تو اب بھی پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

۱۱۹۵۔

۱۱۹۶۔

۱۱۹۷۔

Marfat.com

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابو محمد عبد الحق کہ اجلہ علمائے حدیث سے ہیں اس حدیث کی تصحیح کرتے ہیں۔ کما فی شرح الصدور۔ اسی طرح امام ابو عمرو علامہ سید سمہوی نے اسکی تصحیح فرمائی۔ کما فی جامع البرکات و جذب القلوب، امام سبکی نے شفاء السقام میں بھی اسی طرح ذکر فرمایا۔

۱۱۹۸۔ **عن** ابی هریره رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرٍ يَعْرِفُهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَ عَرَفَهٗ ، و اِذَا مَرَّ بِقَبْرٍ لَا يَعْرِفُهٗ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اور اسے سلام کرتا ہے۔ میت سلام کا جواب دیتا ہے اور اسے پہچانتا ہے اور جب ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے تو میت اسے سلام کا جواب دیتا ہے۔

(۹) مردہ دفن کے بعد جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے

۱۱۹۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ قَبْرَهٗ اَنَّهٗ لَيَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا تَفَرَّقُوْا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں بیشک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۰۰۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی

۱۱۹۸۔ اتحا السادة للزبیدی، ۱۰/۳۶۵

۱۱۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المیهت یسمع خنق النعال، ۱/۱۷۸
الصحیح لمسلم، کتاب صفت الجنة و النار، ۲/۳۸۶
السنن لابی داؤد، کتاب الجنائز باب المشی بین القبور فی النعل، ۲/۴۶۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/۳۷۷
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۷۱ ☆

۱۲۰۰۔ السنن لابی داؤد، کتاب الجنائز ،باب المشی بین القبور فی النعل، ۲/۴۶۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۱۹۳ ☆ التفسیر للبغوی، ۴/۴۲
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۸۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۷/۳۷۷

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اِنَّ الْمَیِّتَ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِھِمْ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِیْنَ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جوتیوں کی پھچل سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دیکر پھرتے ہیں۔

۱۲۰۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا دُفِنَ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِھِمْ اِذَا وَلَّوْا عَنْہُ مُنْصَرِفِیْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جب دفن ہوتا ہے اور لوگ واپس آتے ہیں وہ انکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۰۲۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ ، اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ قَبْرُہٗ اَنَّہٗ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِھِمْ حِیْنَ یُوَلُّوْنَ عَنْہُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے کفشہائے مردم کی آواز سنتا ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں۔

۱۲۰۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فَاِنَّہٗ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِکُمْ وَ نَفْضَ اَیْدِیْکُمْ اِذَا وَلَّیْتُمْ مُدْبِرِیْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ یقیناً تمہارے جوتوں کی آواز اور ہاتھ جھاڑنے

۱۲۰۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۷۲/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۷۹، ۶۰۰/۱۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۹۵۴، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۰/۱
۱۲۰۲۔ المستدرک للحاکم ۳۸۰/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۴۵/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۸۰/۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۱۹/۱۰
۱۲۰۳۔ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۳۷۸/۳ ☆

Marfat.com

کی آواز سنتا ہے جب تم اس کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلتے ہو۔

۱۲۰۴۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالی عنه قال : شهدنا جنازة مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فلما فرغ من دفنها و انصرف الناس قال : اِنَّهُ الْآنَ یَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۶۵

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب حاضر تھے۔ جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا: اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔

(۱۰) مردے سنتے ہیں خواہ کافر ہوں

۱۲۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : اطلع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی اهل القلیب فقال : وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا، فَقِيْلَ لَهٗ : اتدعو امواتا؟ فقال : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لَا يُجِيْبُوْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ بدر پر تشریف لے گئے جس میں کفار کی لاشیں پڑی تھیں، پھر فرمایا: تم نے پایا جو تمہارے رب نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا۔ یعنی عذاب، کسی نے عرض کی: حضور مردوں کو پکارتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم کچھ ان سے زیادہ سننے والے نہیں پر وہ جواب نہیں دیتے۔

۱۲۰۶۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال : ان

۱۲۰۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴۵/۳　☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۳/۱۰
الدر المنثور للسیوطی، ۸۰/۴　☆
۱۲۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۷/۳　☆ الدر المنثور للسیوطی　۱۵۷/۵
التفسیر لابن کثیر، ۴۱۳/۳　☆ التفسیر للقرطبی، ۲۴۲/۷
۱۲۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل ابی جهل، ۵۶۷/۱
الصحیح لمسلم، باب عرض مقعدار المیت من الجنة و النار، ۵۶۷/۲
السنن للنسائی، باب ارواح المومنین، ۲۲۵/۱
۱۲۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۷/۱　☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳۷۹/۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۸/۱۰　☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱۱۳/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۱/۶　☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۸۰/۱
کنز العمال للمتقی، ۲۹۸۶۷، ۳۷۵/۱۰　☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۲۹۲/۳
السنة لابن ابی عاصم، ۴۲۷/۲　☆ الاسماء و الصفات للبیهقی، ۱۶۸

Marfat.com

رسول الله كان يرينا مصارع أهل بدر ، الى أن قال ، فانطلق رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتىٰ أتى اليهم فقال : يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ! يَا فُلَانُ ابْنُ فُلَانٍ! هَلْ وَجَدْتُمْ مَاوَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ حَقًّا ، فَاِنِّى قَدْوَجَدْتُ مَاً وَعَدَنِى اللّٰهُ حَقًّا ، قال عمر : يارسول الله صلى الله عليك و سلم ! كيف تكلم اجسادالارواح فيها؟ قال : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ أَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کفار بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کافر قتل ہوگا اور یہاں فلاں ۔ جہاں جہاں حضور نے بتایا تھا وہیں وہیں انکی لاشیں گریں ۔ پھر بحکم حضور وہ جیفے ایک کنویں میں بھر دئے گئے ۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور نام بنام ان کفار لئام کو انکا اور انکے باپ کا نام لیکر پکارا اور فرمایا تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ خدا ورسول نے تمہیں دیا تھا۔ میں نے تو پالیا جو حق وعدہ مجھ سے اللہ تعالیٰ نے کیا تھا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! علیک الصلوۃ والسلام حضور ان جسموں سے کیوں کلام فرمارہے ہیں جن میں روحیں نہیں ۔ فرمایا: جو میں کہہ رہا ہوں اسے کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے ۔ مگر انہیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں۔

۱۲۰۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال :۔ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وَ الَّذِى نَفْسِى بِيَدِهٖ ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ وَ لٰكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُوْنَ أَنْ يُّجِيْبُوْا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں جو فرمارہا ہوں اس کے سننے میں تم اور وہ برابر ہو مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

۱۲۰۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى

۱۲۰۷۔ الصحيح لمسلم، باب عرض مقعدالميت، ۳۸۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۵۷/۵
دلائل النبوة للبيهقى، ۴۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۳/۵
كنز العمال للمتقى، ۲۹۸۷۴، ۳۷۶/۱۰ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۰۲/۷۔
۱۲۰۸۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹۷/۷ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۰۳/۷

الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيَسْمَعُوْنَ كَمَا تَسْمَعُوْنَ وَ لٰكِنْ لَّا يُجِيْبُوْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسا تم سنتے ہو ویسا ہی وہ بھی سنتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے۔

(۱۱) حضور نے قبر کی آواز سنی

۱۲۰۹۔**عن** عبيد من مرزوق رضی الله تعالی عنه قال : كانت امرأة تقم المسجد فما تت ، فلم يعلم بها النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمر علی قبرها فقال ۔ مَا هٰذَا الْقَبْرُ ، قالوا: ام محجن ، قال: أَلَّتِی كَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ ، قالو: نعم فصف الناس فصلی علیها ثم قال : أَیُّ الْعَمَلِ وَ جَدْتِ أَفْضَلَ؟ قالوا: یا رسول الله ! تسمع؟قال : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهَا ، فذكر انها اجابت ان اقم الد سجد ۔

حضرت عبید بن مرزوق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی۔ حضور ان کی قبر پر گزرے۔ دریافت فرمایا؟ یہ قبر کیسی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ام محجن کی، فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، عرض کی: ہاں، حضور نے صف باندھ کر نماز پڑھائی۔ پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا: تو نے کون سے عمل کو افضل پایا؟ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا وہ سنتی ہے؟ فرمایا: کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے۔ پھر فرمایا: اس نے جواب دیا کہ میں مسجد میں جھاڑو دیتی تھی۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۶۹

(۱۲) حضرت فاروق اعظم نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۰۔**عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه انه مر بالبقيع فقال : السلام عليكم يا أهل القبور ، أخبار ما عندنا إن نساء كم قد تزوجن و ديار كم قد سكنت و أموالكم قد فرقت فأجابه هاتف ، يا عمر ابن الخطاب ! أخبار ما عندنا أن ما قدمنا فقد وجدنا ه و ما أنفقنا فقد ربحناه وما خلفناه فقد خسرنا ه۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک

۱۲۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۴۴۴ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ۶/ ۲۶۷

۱۲۱۰۔ كتاب القبور لابن ابی الدنيا

Marfat.com

مرتبہ بقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں سے نکاح کر لئے۔ تمہارے گھروں میں اور لوگ بس گئے۔ تمہارے مال تقسیم ہو گئے۔ اس پر کسی نے جواب دیا: اے عمر بن الخطاب! ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو اعمال کئے تھے یہاں پائے اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا۔ اور جو پیچھے چھوڑا وہ ٹوٹے میں گیا۔

(۱۳) حضرت مولی علی نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۱۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلنا مقابر المدینة مع علی بن أبی طالب فنادی : یا أهل القبور ! السلام علیکم و رحمة الله ، تخبرونا بأخبارکم ، تریدون أن تخبرکم قال : سمعت صوتا و علیك السلام و رحمة الله و برکاته ، یا أمیر المؤمنین اخبرنا عما کان بعدنا فقال علی رضی الله تعالیٰ عنه ، اما أزواجکم فقد تزوجن ، و أما أموالکم فقد اقتسمت و الأولاد فقد حشروا فی زمرة الیتامی ، و البناء الذی شیه تم فقد سکن أعدائکم فهذه أخبارکم من ما عندنا ، فما عندکم ؟ فأجابه میت قد تخرقت الأکفان و انتثرت الشعور ، و تقعطت الجلود ، و سالت الأحد اق علی الخدود و سالت المناخیر بالقیح و الصدید ، و ما قدمناه ربحناه ، وما خلفنا خسرناه ، و نحن مر تهنون بالأعما ل۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم رکاب مقابر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤ گے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں خبریں دیں؟ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آواز سنی، کسی نے حضرت مولی علی کو سلام کا جواب دیکر عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ بتایئے۔ ہمارے بعد کیا گزری، امیر المؤمنین نے فرمایا: تمہاری عورتوں نے تو نکاح کر لئے تمہارے مال بٹ گئے۔ اولاد یتیموں کے گروہ میں اٹھی۔ اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا اس میں تمہارے دشمن بسے۔ ہمارے پاس کی خبریں تو یہ ہیں۔ اب تمہارے پاس کیا چیز ہے؟ ایک مردے نے عرض کی: کفن پھٹ گئے۔ بال جھڑ پڑے۔ کھالوں کے پرزے پرزے ہو گئے آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے۔ نتھنوں سے پیپ اور گندہ پانی جاری ہے۔ اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا۔

۱۲۱۱۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ☆ تاریخ نیشاپور لاحمد،

Marfat.com

اور جو پیچھے چھوڑا تھا اس کا خسارہ ہوا۔ اور اپنے اعمال میں محبوس ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عہد معدلت فاروقی میں ایک جوان عابد تھا۔ امیر المؤمنین اس سے بہت خوش تھے۔ دن بھر مسجد میں رہتا۔ بعد عشاء باپ کے پاس جاتا راہ میں ایک عورت کا مکان تھا۔ اس پر عاشق ہوگئی۔ ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی۔ جوان نظر نہ فرماتا۔ ایک شب قدم نے لغزش کی۔ ساتھ ہولیا۔ دروازہ تک گیا۔ جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا۔ اور بے ساختہ یہ آیت کریمہ زبان سے نکلی۔

اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّقُوْا اِذَا مَسَّھُمْ طَائِفٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ تَذَکَّرُوْا فَاِذَا ھُمْ مُّبْصِرُوْنَ ۔

ڈر والوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہونچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اسی وقت آنکھ کھل جاتی ہے۔

آیت کریمہ پڑھتے ہی غش کھا کر گرا۔ عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازہ پر ڈال دیا۔ باپ منتظر تھا۔ آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا۔ دروازے پر بے ہوش پڑا پایا۔ گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا۔ رات گئے ہوش آیا۔ باپ نے حال پوچھا۔ کہا خیر ہے۔ کہا بتادے۔ ناچار قصہ کہا۔ باپ بولا: جان پدر وہ آیت کونسی ہے؟ جوان نے پھر پڑھی۔ پڑھتے ہی غش آیا۔ جنبش دی۔ مردہ پایا۔ رات ہی میں نہلا کفنا کر دفن کر دیا صبح کو امیر المؤمنین نے خبر پائی۔ باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی۔ عرض کی: امیر المؤمنین رات تھی۔ پھر امیر المؤمنین ہمراہیوں کو لیکر قبر پر تشریف لے گئے۔ جوان کا نام لیکر فرمایا: اے فلاں! جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ جوان نے قبر میں سے آواز دی: اے عمر! مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمیٰ جنت میں دو بار عطا فرمائی۔ نسأل اللہ الجنۃ ، لہ الفضل و المنۃ و صلی اللہ تعالیٰ علی نبی الانس و الجنۃ و آلہ و صحبہ و اصحاب السنۃ و آمین ، آمین ، آمین ۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۷۲

(۱۴) بے گناہ کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی

۱۲۱۲۔ **عن** قتادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :۔ بلغنی ان الارض لا تسلط

Marfat.com

علی جسدالذی لم یعمل خطیئة ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ زمین بے گناہ کے جسم کو نہیں کھاتی ۔۱۲م

۹۔ سوگ اور نوحہ

(۱) غم اور آنسو پر عذاب نہیں

۱۲۱۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلَا تَسْمَعُوْنَ : إِنَّ اللّٰهَ لَا يُعَذِّبُ بِدَمْعِ لُعَيْنِ وَ بِحُزْنِ الْقَلْبِ ، وَلٰكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَ أَشَارَ إِلٰى لِسَانِهٖ أَوْ يَرْحَمُ ، وَ إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سنتے نہیں ہو، بیشک اللہ تعالیٰ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرے نہ دل کے غم پر۔ اور زبان کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے۔ یا رحم فرمائے۔ اور بیشک مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھر والوں کے اس پر نوحہ کرنے سے۔

(۲) رونے سے مردہ کو تکلیف ہوتی

۱۲۱۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ عَلَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زندوں کے رونے سے مردہ پر عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۵۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال

۱۲۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب البکاء عند المریض، ۱/۱۷۴
الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۱/۳۰۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی المیت یعذب بما نیح علیه، ۱/۱۱۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۶۹
شرح السنة للبغوی، ۵/۴۲۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۲۹، ۱۵/۶۱۱
۱۲۱۴۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۱/۳۰۳
المصنف لابن ابی شیبة، ۳/۶۰۵ ☆
۱۲۱۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ یعذب المیت، ۱/۱۷۲
المصنف لابن ابی شیبة، ۳/۶۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۴۹

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۲

۱۲۱۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا: گھر والوں کے رونے سے مردہ کو عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : كنا مع امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه حتى اذا كنا بالبيداء اذا هو برجل نازل فى ظل شجرة فقال لى : انطلق فاعلم من ذلك ، فانطلقت فاذا هو صهيب ، فرجعت اليه فقلت : اِنك أمرتنى أن أعلم لك من ذاك و انه صهيب فقال : مروه فليحق بنا فقلت : اِن معه اهله ، قال : و أن كان معه أهله فلما بلغنا المدنية لم يلبث أمير المؤمنين أن اصيب ، فجاء صهيب فقال : وا أخاه واصاحباه ! فقال عمر : ألم تعلم أو لم تسمع أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : اِن الميت ليعذب ببعض بكاء أهله عليه ، فاتيت عائشة رضى الله تعالىٰ عنها فذكرت لها قول عمر فقالت : لا و الله ! ما قاله رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اِن الميت يعذب ببكاء أحد و لكن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : اِنَّ الْكَافِرَ لَيَزِيْدُهُ اللّٰهُ

۱۲۱۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهية البكاء على الميت، ۱۱۹/۱
الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۰۳/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۳۰۱/۷ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ۲۹۳/۳
المصنف لعبد الرزاق، ۶۶۷۵، ۵۵۴/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۶/۳
جمع الجوامع للسيوطی، ۵۹۴۹ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۱۳۹/۲
شرح السنة للبغوی، ۴۴۰/۵ ☆ الكامل لابن عدی، ۸/۲
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۴۹/۴ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۳۳۰/۱۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۷/۱ ☆
۱۲۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۴۷/۱ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱۴۸/۳
تغليق التعليق لابن حجر، ۴۷۶ ☆ العلب النوی للذهبی، ۱۴۶

Marfat.com

عَزَّوَجَلَّ بِبُكَآءِ اَهْلِهٖ عَذَابًا ، وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَاَضْحَكَ وَ اَبْكٰى ، وَ لَا تَزِرُ وَ اِزِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ۔ و قالت انكم لتحدثونى عن غير كا ذبين و لا مكذبين ولا لكن السمع يخطى۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب ہمارا قیام مقام بیداء میں ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص قریب درخت کے سایہ میں قیام پذیر ہیں۔ مجھ سے امیر المؤمنین نے فرمایا: جاؤ پتہ کرو یہ کون ہے؟ میں وہاں پہونچا تو دیکھا وہ تو حضرت صہیب رومی ہیں۔ میں نے واپس آکر عرض کیا: فرمایا: ان سے جا کر کہنا سفر میں ہمارے ساتھ رہنا جب مدینہ طیبہ پہونچے تو چند دن بعد ہی حضرت امیر المؤمنین پر حملہ ہوا حضرت صہیب نے آکر آہ و فغاں کی۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے صہیب! کیا تمہیں معلوم نہیں، کیا تم نے نہیں سنا؟ حضور کا فرمان اقدس ہے میت کو اس کے بعض احباب کے رونے پر عذاب ہوتا ہے۔ یہ سن کر میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر کا قول نقل کیا۔ فرمایا۔ نہیں قسم خدا کی! حضور نے ایسا نہیں فرمایا: کسی کے نوحے سے میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا تھا: کافر کو اسکے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دیا جاتا ہے۔ اور بیشک اللہ ہی ہنسانے اور رلانے والا ہے۔ کسی پر کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں۔ ام المؤمنین نے پھر فرمایا: سنو تم نے جن سے یہ حدیث سنی وہ جھوٹے نہیں لیکن ان سے سننے میں غلطی ہوئی۔

۱۲۱۸۔ **عن** عمران بن الحصين رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک جماعت ائمہ کے نزدیک اس کے معنی یہی ہیں کہ زندوں کے چلانے سے مردے

۱۲۱۸۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۶۵/۳

کو صدمہ ہوتا ہے۔امام اجل سیوطی نے شرح الصدور میں اس معنی کو ایک حدیث مرفوع سے مؤید کر کے فرمایا: امام ابن جریر کا یہ ہی قول ہے اور اسی کو ایک گروہ ائمہ نے اختیار فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۲

۱۲۱۹۔ **عن** أبی الربیع رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنت مع اِبن عمر رضی الله تعالیٰ عنه فی جنازة فسمع صوت انسان یصیح فبعث الیه فاسکته ، فقلت : لم أسکته ؟ یاأبا عید الرحمن ! قال : انه یتأذی به المیت حتی یدخل فی قبره ۔

حضرت ابو ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا۔ کسی کے چلانے کی آواز آئی۔ آدمی بھیج کر اسے خاموش کرایا۔ میں نے عرض کی: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ نے اسے کیوں چپایا؟ فرمایا: اس سے مردے کو ایذا ہوتی ہے یہاں تک کہ قبر میں جائے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۶۱

(۳) مرثیہ ناجائز ہے

۱۲۲۰۔ **عن** عبد الله بن أبی أوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن المراثی ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کتب شہادت جو آج کل رائج ہیں اکثر حکایات موضوعہ و روایات باطلہ پر مشتمل ہیں یونہی مرثیے ۔ایسی چیزوں کا پڑھنا سننا سب گناہ و حرام ہے۔ایسے ہی ذکر شہادت کو امام حجۃ الاسلام وغیرہ علمائے کرام منع فرماتے ہیں ۔ کما ذکره الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقة ۔

۱۲۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۳۵/۶

۱۲۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۶/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۵۶۰/۲

المستدرك للحاکم ، ۳۶۰/۱ ☆ الکامل لابن عدی ، ۲۱۲/۱

المسند للحمیدی ، ۷۱۹ ☆

Marfat.com

ہاں، اگر صحیح روایات بیان کی جائیں اور کوئی کلمہ کسی نبی یا ملک یا اہل بیت یا صحابی کی توہین شان کا مبالغہ مدح وغیرہ میں مذکور نہ ہو نہ وہاں بین، یا نوحہ، یا سینہ کوبی یا گریبان دری یا ماتم یا تصنع یا تجدید غم وغیرہ ممنوعات شرعیہ ہوں تو ذکر شریف فضائل ومناقب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلاشبہ موجب ثواب ونزول رحمت ہے۔ عند. ذکر الصالحین تنزل الرحمة، لہذا امام ابن حجر مکی بعد بیان مذکور فرماتے ہیں:

ما ذکر من حرمة روایة قتل الحسین و ما بعده لا ینافی ما ذکرته فی هذا الکتاب، لان هذا البیان الحق الذی یجب اعتقاد ه من جلالة الصحابة و براء تهم من کل نقص بخلاف ما یفعله الوعاظ و الجهلة فانهم یأتون بالاخبار الکاذبة و الموضوعة و نحوها ولا یبینون المحامل و الحق الذی یجب اعتقاده و الله سبحانه و تعالی اعلم۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۸۸

(۴) نوحہ جائز نہیں

۱۲۲۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِثْنَتَانِ فِی النَّاسِ هُمَا بِهِمْ کُفْرٌ۔ اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ، وَ النِّیَاحَةُ عَلَی الْمَیِّتِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو باتیں کفر ہیں کسی کے نسب پر طعنہ کرنا۔ اور میت پر نوحہ۔

۱۲۲۲۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِی الدُّنْیَا وَ الآخِرَةِ، مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ، وَرِنَّةٌ عِنْدَ مُصِیْبَةٍ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۲۲۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۵۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۹۶/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۹/۶
السنن الکبری للبیهقی، ۶۳/۴ ☆ المسند لابی عوانة ۲۶/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۰۶/۸ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۴۶۲/۲
۱۲۲۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۵۰/۴
کنز العمال للمتقی، ۰۶۶۱، ۲۱۹/۱۵ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۴۲۸

Marfat.com

ارشاد فرمایا: دو آوازوں پر دنیا و آخرت میں لعنت ہے۔ نعمت کے وقت باجا۔ اور مصیبت کے وقت چلانا۔

۱۲۲۳۔ **عن** أبی مالك الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی یوں کہ اس کے بدن پر گندھک کا کرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ۔

۱۲۲۴۔ **عن** عن أبی مالك الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا قَطَعَ اللّٰهُ لَهَا ثِيَابًا مِنْ قِطْرَانٍ وَ دِرْعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے گندھک کے کپڑے پہنائے گا اوپر سے دوزخ کی لپٹ کا دوپٹہ اڑھائے گا۔

۱۲۲۵۔ **عن** أبی هريره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ النَّوَائِحَ يُجْعَلْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفَّيْنِ فِی جَهَنَّمَ ، صَفٌّ عَلٰی يَمِيْنِهِمْ وَصَفٌّ عَنْ يَسَارِهِمْ ، فَيَنْبَحْنَ عَلٰی أَهْلِ النَّارِ كَمَا تَنْبَحُ الْكِلَابُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۲۲۳۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۰۳/۱
السنن لابن ماجه، باب فی النهی عن الناحة ۱۱٤/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳٤۲/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٥٦/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳٥۱/٤ ☆ تنزیة الشریعة لابن عراق، ۹۲/٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۱ ☆ السلسة الصحیحة للالبانی، ۱۹٥۲
المصنف لابن ابی شیبة، ۲۹۰/۳ ☆
۱۲۲٤۔ السنن لابن ماجه، باب فی النهی عن النیاحة، ۱۱٤/۱
۱۲۲٥۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱٤/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳٥۱/٤
میزان الاعتدال، ۳٤٤۹ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۲۹۷/۳

Marfat.com

وسلم اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے داہنے اور بائیں۔ وہاں ایسے بھوکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔

۱۲۲۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أنَا بَرِیءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَ سَلَقَ وَ خَرَقَ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بے زار ہوں اس شخص سے جو بھدرا کرے، اور چلا کر روئے۔ اور گریبان چاک کرے۔

(۵) اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونا سوگ ہے

۱۲۲۷۔ **عن** جریر بن عبد الله البجلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا نری الاجتماع الی اهل المیت و صنعة الطعام من النیاحة۔

حضرت جریر عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونے کو سوگ جانتے تھے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۱۳۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں
اسکی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق۔

احکام شریعت ۴/۳۱۴

۱۲۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینهی عن الحلق عند المصیبة، ۱/۱۷۳
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۱/۷۰
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی النهی عن ضرب الخدود الخ، ۱/۱۱۵
السنن للنسائی، کتاب الجنائز، باب الحلق، ۱/۲۰۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۶
کنز العمال للمتقی، ۴۲۴۲۱، ۱۵/۶۰۹ ☆ منحة المعبود للساعاتی، ۷۴۹
۱۲۲۷۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی النهی عن الاجتماع، ۱/۱۱۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۰۴

Marfat.com

۱۰۔ اذان قبر

(۱) اذان قبر کا ثبوت

۱۲۲۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لما دفن سعد بن معاذ رضی الله تعالیٰ عنه و سوی علیه ، سبح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و سبح الناس معه طویلا ، ثم کبر و کبر الناس ، ثم قالوا : یا رسول الله ! لم سبحت ثم کبرت ؟ قال: لَقَدْ تَضَایَقَ عَلیٰ هٰذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ قَبْرُهٗ حَتّٰی فَرَّجَ اللّٰهُ تعالیٰ عنهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ دفن ہو چکے اور قبر درست کر دی گئی فرماتے ہیں۔ تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ فرماتے رہے اور صحابہ کرام بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے۔ پھر حضور اللہ اکبر، اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: یا رسول اللہ! حضور اول تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے۔ ارشاد فرمایا: اس نیک مرد پر اسکی قبر تنگ ہوگئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اس سے دور کی اور قبر کشادہ فرما دی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میت پر آسانی کیلئے بعد دفن کے قبر پر الله اکبر ، الله اکبر، بار بار فرمایا ہے۔ اور یہ ہی کلمۂ مبارکہ اذان میں چھ بار ہے۔ تو عین سنت ہوا غایت یہ کہ اذان میں اس کے ساتھ اور کلمات طیبات زائد ہیں سو انکی زیادت نہ معاذ اللہ کچھ مضر، نہ اس امر مسنون کے منافی ، بلکہ زیادۃ مفید و مؤید مقصود ہے کہ رحمت الٰہی اتارنے کیلئے ذکر خدا کرنا۔ دیکھو! یہ بعینہ وہ مسلک نفیس ہے جو در بارۂ تلبیہ اجلہ صحابہ کرام مثل حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم، حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن

۱۲۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۷۷/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۱۵/۶
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۲۲/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴۶/۳
مشکوۃ المصابیح للتبریزی ، ۱۳۵ ، ☆ ارواء الغلیل للالبانی ، ۱۶۶/۳
البدایۃ و النهایۃ لابن کثیر ، ۱۲۸/۴ ☆

Marfat.com

مسعود، حضرت امام حسن مجتبی وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو ملحوظ ہوا۔ اور ہمارے ائمہ کرام نے اختیار فرمایا۔ ہدایہ میں ہے۔

ان کلمات میں کمی نہ کی جائے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں ۔تو ان سے گھٹائے نہیں ۔اور اگر بڑھائے گئے تو جائز ہے کہ مقصود اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور اپنی بندگی کا اظہار کرنا۔تو اور کلمے زیادہ کرنے سے ممانعت نہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر نے اپنے رسالہ صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین

وغیرہا رسائل میں اس مطلب کی قدرے تفصیل کی۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۶۶۸

نیز بالاتفاق سنت اور حدیثوں سے ثابت اور فقہ میں مثبت کہ میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ " کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو۔اب جو نزع میں ہے وہ مجاز اُمردہ ہے اور اسے کلمۂ اسلام کے سکھانے کی حاجت، کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو۔اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے۔اور جو دفن ہو چکا حقیقۃً مردہ ہے۔اسے بھی کلمہ پاک سکھانے کی حاجت کہ بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔اور بیشک اذان میں یہی کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ " تین جگہ موجود ہے۔ بلکہ اس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔ان کے سوال تین ہیں۔

من ربك ؟ تیرا رب کون؟

ما دینك ؟ تیرا دین کیا؟

ما کنت تقول فی ھذا الرجل ؟ تو ان مرد (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟

اب اذان کی ابتداء میں، اللہ اکبر ، اللہ اکبر، اللہ اکبر ، اللہ اکبر ، اشہد ان لا الہ الا اللہ اشہد ان لا الہ الا اللہ اور آخر میں اللہ اکبر اللہ اکبر، لا الہ اللہ ،سوال، من ربك کا جواب سکھائیں گے۔ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔اور اشہد ان محمد رسول اللہ اشہد ان محمد رسول اللہ سوال ما کنت تقول فی ھذا الرجل ،

Marfat.com

کا جواب تعلیم کریں گے ۔کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔اور حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ، جواب مادینک کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن و ستون ہے۔

تو بعد دفن اذان دینے میں اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح متواتر۔ لقنو موتا کم لا الہ الا اللہ میں فرمایا۔

نیز وارد ہے کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوال نکیرین ہوتا ہے۔،شیطان رجیم (کہ اللہ عزوجل صدقہ اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ہر مسلمان مرد وزن کو حیات وممات میں اس کے شر سے محفوظ رکھے)وہاں بھی خلل انداز ہوتا ہے ور جواب میں بہکاتا ہے و العیاذ بوجہ العزیز الکریم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔

امام ترمذی حکیم محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے۔شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے۔یعنی میں تیرا رب ہوں اس لئے حکم آیا کہ میت کیلئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۶۶۶
فتاوی رضویہ جدید ۵/۶۵۵

Marfat.com

۱۱۔ کفن وغیرہ میں تبرکات

(۱) تبرکات کا استعمال

۱۲۲۹۔ **عن** طلق بن علي رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا وفدا الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فبایعناه و صلینا معه و أ خبرناه ، اِن بأرضنا بیعة لنا فاستوهبناه من فضل طهوره فدعا بماء فتوضأ و تمضمض ثم صبه فی أداوة ، و أمرنا فقال ، اُخرُجُوا ، فَاِذَا أتَیتُم أرضَکُم فَاکسِرُوا بَیعَتَکُم وَ انضِحُوا مَکَانَهَا بِهٰذَا الُمَاءِ وَ اتَّخِذُوهَا مَسجِدًا، قلنا: ان البلدبعید و الحر شدید و الماء ینشف ، فقال : مُدُّوهُ مِنَ الُمَاءِ فَاِنَّهُ لَا یَزِیدُ اِلَّاطِیبًا۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک وفد کی شکل میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ہم نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اور آپ کے پیچھے نماز پڑھی اور آپ کو بتایا کہ ہماری زمین میں کچھ کلیسا ہیں۔ حضور ہمیں غسالۂ وضو عطا فرمادیں۔ حضور نے پانی منگا کر وضو فرمایا اور اس میں کلی ڈالی پھر ان کے برتن میں کر دیا اور ارشاد فرمایا: جب اپنے شہر میں پہونچو اپنا گرجا توڑ دو اور اس زمین پر پانی چھڑکو اور وہاں مسجد بناؤ انہوں نے اور ان کے ساتھیوں نے عرض کی: شہر دور ہے اور گرمی سخت ہے۔ وہاں تک جاتے جاتے پانی خشک ہو جائے گا فرمایا: اس میں اور پانی ملاتے جانا کہ پاکیزگی ہی بڑھے گی۔　　استمداد ص ۱۱۹

(۲) حضور کی مبارک چھڑی کفن میں رکھی گئی

۱۲۳۰۔ **عن** محمد بن سیر ین رضی الله تعالیٰ عنه عن انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه انه کان عنده عصیة لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمات ، فدفنت معه بین جنبیه و بین قمیصه۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

۱۲۲۹۔ السنن للنسائی، باب اتخاذ البیع مسجدا، ۱۱٤/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۹۹/۸
۱۲۳۰۔ السنن الکبری للبیهقی، ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر،

Marfat.com

عنہ کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چھڑی مبارک تھی وہ ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے ان کے ساتھ دفن کی گئی۔

(۳) حضور کے موئے مبارک منہ میں رکھے گئے

۱۲۳۱۔ **عن** ثابت البنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال لی انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ھذہ شیعرۃ من شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فضعھا تحت لسانی قال : فوضعتھا تحت لسانہ فدفن وھی تحت لسانہ ۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: یہ موئے مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ میں نے رکھ دیا وہ یونہی دفن کئے گئے کہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔

(۴) حضور کا بچا ہوا مشک حضرت علی نے کفن میں لگوایا

۱۲۳۲۔ **عن** أبی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قا ل : کان عند علی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم مسك فأوصی أن یحنط بہ و قال ھو الفضل حنوط رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس مشک تھا۔ وصیت فرمائی کہ میرے حنوط میں یہ مشک استعمال کی جائے۔ اور فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حنوط کا بچا ہوا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ میں صحبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف یاب ہوا۔ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں لوٹا لیکر ہمراہ رکاب سعادت مآب اقدس ہوا ۔حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جوڑے سے کرتا کہ بدن اقدس کے متصل تھا مجھے

۱۲۳۱۔ الاصابۃ لابن حجر، ۲۷۶/۱ ☆
۱۲۳۲۔ المستدرك للحاکم، ۵۱۵/۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۵۶۹/۳

انعام فرمایا۔وہ کرتا میں نے آج کیلئے چھپا رکھا تھا۔اور ایک روز حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناخن وموئے مبارک تراشے۔وہ میں نے لیکر اس دن کیلئے اٹھا رکھے۔جب میں مرجاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے بدن سے متصل رکھ دینا اور موئے مبارک اور ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ میں اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر رکھ دینا۔

فتاوی ۴/ ۱۳۱

ظاہر ہے کہ جیسے نقوش کتابت آیات واحادیث کی تعظیم فرض ہے یونہی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رداو قمیص خصوصاً ناخن وموئے مبارک کی کہ اجزائے جسم اکرم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی کل جزء جزء وشعرۃ شعرۃ منہ وبارک وسلم ہیں۔تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ان طریقوں سے تبرک کرنا اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے جائز ومقرر رکھنا بلکہ بہ نفس نفیس یہ فعل فرمانا جواز ما نحن فیہ (کفن پر آیات کلام اللہ واحادیث لکھنے) کیلئے دلیل واضح ہے۔اور کتابت قرآن عظیم کی تعظیم زیادہ ماننا بھی ہرگز مفید تفرقہ نہیں ہوسکتا۔کہ جب علت منع نجاست ہے تو وہ جس طرح کتابت فرقان کیلئے ممنوع و محظور، یونہی لباس واجزائے جسم اقدس کیلئے قطعاً ناجائز ومحذور، پھر صحاح حدیث سے اس کا جواز بلکہ ندب ثابت ہونا دلالۃ النص اس کے جواز کی دلیل کافی ہے۔للہ الحمد۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۱۳۲

Marfat.com

۱۲۔ شہید کون؟

(۱) شہیدوں کی قسمیں

۱۲۳۳۔ **عن** سعید بن زید رضی الله تعالی عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ قُتِلَ دُوْنَ مَالِهٖ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ دِيْنِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ، وَمَنْ قُتِلَ دُوْنَ أَهْلِهٖ فَهُوَ شَهِيْدٌ ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔۔ جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنے گھر والوں کو بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۳۶

۱۲۳۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل دون ماله ، ۳۳۷/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۸۱/۱
السنن لابی داؤد ، السنة باب فی قتال الصرص، ۶۵۸/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما یرجی فیه الشهادة ، ۲۰۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۹/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۶۵/۳
المستدرك للحاکم ، ۶۳۹/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱۵/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۳/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۴۴/۶
شرح السنة للبغوی، ۲۴۸/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۸۰، ۴۱۶/۴ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳۴۹/۴
التفسیر للقرطبی، ۴۲۰/۳ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۶۴/۳
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۵۱۲، ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۸۵۴
تاریخ بغداد للخطیب ، ۳۲۹/۲ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۱۹/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۵۳/۳ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۶۲/۲
البدایة و النهایة لابن کثیر ۸۸/۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۳۷۱/۲
الکامل لابن عدی، ، ۳۴۷/۴ ☆ المسند للشافعی، ۲۰۱
المسند لابی عوانه ، ۴۴/۱ ☆

Marfat.com

۱۲۳۴۔ **عن** ابی هریره رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ ، اَلْمَطْعُوْنُ وَ الْمَبْطُوْنُ وَ الْغَرِیْقُ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ وَ الشَّهِیْدُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۳۱۹

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید پانچ ہیں ۔ طاعون زدہ، جو پیٹ کی بیماری میں مرا، ڈوب کر مرا، جس پر دیوار وغیرہ گری اور مرا، اور جو جہاد میں شہید ہوا۔

۱۲۳۵۔ **عن** جابر بن عتیك رضی الله تعالی عنه قال : انه مرض فاتاه النبی صلی الله تعالی علیه وسلم یعوده فقال قائل من اهله : انا کنا لنرجو ان تکون و فاته قتل شهادة فی سبیل الله ، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِی اِذًا لَقَلِیْلٌ ، اَلْقَتْلُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ ، وَ الْمَطْعُوْنُ شَهَادَةٌ ، وَ الْمَرْاَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهَادَةٌ یَعْنِی الْحَامِلَ، وَ الْغَرَقُ وَ الْحَرَقُ وَ الْمَجْنُوْبُ یَعْنِی ذَاتَ الْجَنْبِ شَهَادَةٌ ۔

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب میں مریض ہوا تو

۱۲۳۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الشهادة سبع سوی القتل ، ۳۹۷/۱
الصحیح لمسلم ، باب بیان الشهداء ، ۱۴۲/۲
الجامع للترمذی ، باب ما جا فی الشهداء من هم ، ۱۲۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۳۵/۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۱۵۴۶
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۴۴/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳۳۲/۲
تجرید التمهید لابن عبدالبر ، ۱۶۶ ☆ المؤطا لمالك ، ۱۳۱
فتح الباری لابن حجر ، ۱۳۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۱۱۸۴ ، ۴۱۷/۴

۱۲۳۵۔ الصحیح لمسلم ، باب بیان الشهداء ۱۴۲/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما یرجی فیه الشهادة ، ۲۰۶/۱
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ، باب فی فضل من مات بالطاعون ، ۴۴۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰۱/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۲۰۹/۲
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۳۱۷/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۸۶/۴
المصنف لابن ابی شیبة ، ۳۳۲/۵ ☆ الطبقات لابن سعد ، ۸۱/۳
المصنف لعبد الرزاق ، ۶۶۹۵ ، ۵۶۲/۳ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۲۱۸/۷
کنز العمال للمتقی ، ۱۱۱۹۰ ، ۴۱۸/۴

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عیادت کو تشریف لائے۔ گھر والوں میں سے کسی نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارا تو یہ خیال تھا کہ یہ شہید ہو کر مریں گے آپ نے فرمایا: اس صورت میں تو میری امت کے شہداء بہت کم ہو جائیں گے۔ سنو، جہاد میں قتل ہونا بھی شہادت، طاعون سے مرنا بھی شہادت، عورت کا زچگی کی حالت میں مرنا بھی شہادت، ڈوب کر مرنا بھی شہادت پسلی کے مرض سے مرنا بھی شہادت ہے۔

Marfat.com

۱۳۔ شہید کی فضیلت

(۱) فضیلت شہید

۱۲۳۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلشَّهِيْدُ يَشْفَعُ فِی سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کی شفاعت اس کے ستر اقارب کے بارے میں قبول ہوگی۔

اراءۃ الادب ص ۴۲۔

۱۲۳۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اَلشَّهِيْدُ يُغْفَرُلَهٗ فِی أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ وَ يَتَزَوَّجُ حُوْرَانِ وَ يَشْفَعُ فِی سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کے بدن سے پہلی بار جو خون نکلتا ہے اسکے ساتھ ہی اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے اور روح نکلتے ہی دو حوریں اس کی خدمت میں آجاتی ہیں۔ اور اپنے گھر والوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اسے اختیار دیا جاتا ہے۔

۱۲۳۸۔ **عن** عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سَبْعَ خِصَالٍ ، أَنْ يُّغْفَرَلَهٗ فِی أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِّنْ دَمِهٖ ، وَ يُرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، وَ يُحَلّٰی حُلَّةَ الْاِيْمَانِ، وَ يُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ ،و يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ،و يَأْمَنُ مِن يَوْمِ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ ، وَ يُوْضَعُ عَلٰی رَاْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَاقُوْتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا ، وَ يُزَوِّجُ اِثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ

۱۲۳۶۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجهاد، باب فی الشهید یشفع، ۳۴۱/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۱۶/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۰۰/۲
الصحیح لابن حبان ، ۱۶۱۲ ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۵/۲
۱۲۳۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۳/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۰۱، ۳۹۸/۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۰۵/۲ ☆
۱۲۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۱/۴ ☆ السنن لابن ماجه، ۲۰۶/۲

Marfat.com

الْحُوْرِ الْعِيْنِ ، وَيَشْفَعُ فِى سَبْعِيْنَ اِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِهٖ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی کے یہاں شہید کیلئے سات کرامتیں ہیں پہلی بار اس کے بدن سے خون نکلتے ہی اس کی بخشش فرمادی جاتی ہے، جنت میں وہ اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے اور ایمان کے زیور سے اسے آراستہ کر دیا جاتا ہے، حوروں سے اس کی شادی کر دی جاتی ہے، عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، قیامت کی ہولنا کی سے مامون رکھا جاتا ہے، اس کے سر پر یاقوت کا تاج عزت رکھا جاتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے، بہتر حوروں سے شادی کر دی جاتی ہے، اس کے اقرباء سے ستر شخصوں کے حق میں اسے شفیع بنایا جائے گا۔

اراءۃ الادب ص ۴۳

۱۲۳۹۔ **عن** عبد الله عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال : يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ ۔

جد الممتار ۲/۲۷۱

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ محو کر دیئے جاتے ہیں۔۱۲م

۱۲۴۰۔ **عن** أبی أمامة رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : يُغْفَرُ لِشَّهِيْدِ الْبَرِّ الذُّنُوْبُ كُلُّهَا اِلَّا الدَّيْنَ ، وَ يُغْفَرُ لِشَهِيْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوْبُ كُلُّهَا وَ الدَّيْنُ ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہوا اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق عباد، اور جو

۱۲۳۹۔ الصحیح لمسلم، باب من قتل فی سبیل الله کفرت خطایاه الا الدین ۲/۱۳۵
المسند لاحمد بن حنل، ۲/۲۲۰ ☆ المستدرك للحاكم ۲/۱۱۹
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۳۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۱۰، ۴/۳۹۹
شرح السنة للبغوی، ۸/۳۰۰ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۹۱۲
التفسیر لابن کثیر، ۷/۲۹۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۹۸
۱۲۴۰۔ السنن لابن ماجه، باب فضل غزو البحر، ۱/۲۰۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۵/۱۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/۷۴

Marfat.com

دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق عباد سب معاف ہو جاتے ہیں۔

۱۲٤۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قَتْلُ الصَّبْرِ لَا يَمُرُّ بِذَنْبٍ اِلَّا مَحَاهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پر نہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹا دیتا ہے۔

۱۲٤۲۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قَتْلُ الرَّجُلِ صَبْرًا كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوْبِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۵۱

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شہید صبر یعنی وہ سنی المذہب صحیح العقیدہ مسلمان جسے ظالم نے گرفتار کر کے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی، دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔ اس کَ بیکسی و بیدست و پائی زیادہ باعث رحمت الٰہی ہوتی ہے۔ کہ حق اللہ و حق العبد کچھ نہیں رہتا، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ احادیث مطلق ہیں اور مخصص مفقود، ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

۱۲٤۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَوْ أَنَّ صَاحِبَ الْبِدْعَةِ مُكَذِّبًا بِالْقَدَرِ قُتِلَ مَظْلُوْمًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا

۱۲٤۱۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲٦٦/٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۳۳۷۰، ۳۸۹/٥
التفسير لابن كثير، ۸۱/۳ ☆ زاد المسير لابن الجوزى، ۳۳٦/۲
تاريخ اصفهان لابى نعيم، ۱۹۱/۲ ☆ الاسرار المرفوعة للقارى، ۳۰٤
كشف الخفاء للجلعونى، ۲٥۸/۲ ☆ الدر المنتثرة للسيوطى، ۱۳۸
۱۲٤۲۔ مجمع الزوائد للهيثمى،، ۲٦٦/٦ ☆ كنز العمال لمتقى، ۱۳۳٦۹، ۳۹۱/٥
الكامل لابن عدى، ٦۹/٤ ☆
۱۲٤۳۔ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۱٤۰/۱ ☆ تنزية الشريعة لابن عراق، ۳۲۰/۱
تذكرة الموضوعات للفتنى، ۱٦ ☆

Marfat.com

بَيْنَ الرُّكْنِ وَالْمَقَامِ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ فِي شَيْءٍ مِنْ أَمْرِهٖ حَتّٰى يُدْخِلَهُ جَهَنَّمَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بد مذہب تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجر اسود اور مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے درمیان محض مظلوم وصابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۵۱

(۲) شہید کی روح جسم مثالی میں رکھی جاتی ہے

۱۲۴۴۔ **عن** حبان بن ابی حیلة التابعی رضی الله تعالیٰ عنه قال: بلغنی ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم قال: اِنَّ الشَّهِيْدَ اِذَا اسْتُشْهِدَ أَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى جَسَدًا كَاَحْسَنِ جَسَدٍ ثُمَّ يُقَالُ لِرُوْحِهٖ: اُدْخُلِي فِيْهِ: فَيَنْظُرُ اِلٰى جَسَدِهِ الْاَوَّلِ مَا يُفْعَلُ بِهٖ وَ يَتَكَلَّمُ فَيَظُنَّ أَنَّهُمْ يَسْمَعُوْنَ كَلَامَهُمْ وَ يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ فَيَظُنُّ أَنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ حَتّٰى يَأْتِيَهٗ أَزْوَاجُهٗ يَعْنِي مِنَ الْحُوْرِ الْعَيْنِ فَيَذْهَبْنَ بِهٖ۔

حضرت حبان بن ابی حیلہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہید کیلئے ایک جسم نہایت خوبصورت یعنی اجسام مثالیہ سے اترتا ہے اور اس کی روح کو کہتے ہیں کہ اس میں داخل ہو۔ پس وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اس کے ساتھ کیا کرتے ہیں اور کلام کرتا ہے اور اپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں اور خود جو انہیں دیکھتا ہے تو یہ گمان کرتا ہے کہ لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ حور عین سے اس کی بیبیاں آکر اسے لیجاتی ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۶

(۳) شہدائے احد کی تدفین اور ان کی فضیلت

۱۲۴۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: كان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم لیجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول: اَيُّهُمْ

۱۲۳۴۔ شرح الصدور للسیوطی، ۱۰۳ ☆

۱۲۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوة علی الشهید، ۱/ ۱۷۹

Marfat.com

أَكْثَرُ آخِذًا لِلْقُرْآنِ ؟ فاذا اشير له الى احدهما قدمه فى اللحد و قال : أَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، و امر بدفنهم فى دمائهم و لم يغسلوا و لم يصل عليهم ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو کو ایک کپڑے میں کفن دیتے پھر فرماتے بتاؤ ان میں سے کون قرآن کریم زیادہ جانتا ہے؟ ان میں سے ایک کے بارے میں بتایا جاتا تو قبر میں انہیں کو آگے رکھتے۔ پھر حضور فرماتے میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں اور ان کے دفن کا حکم فرماتے نہ تو کسی کو غسل دیا گیا اور نہ نماز پڑھی گئی۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۴۶

(۴) فاروق اعظم کا جسم اطہر ایک مدت کے بعد صحیح وسلامت تھا

۱۲۴۶۔**عن** هشام بن عروة عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : لما سقط عليهم الحائط فى زمان الوليد بن عبد الملك اخذوا فى بنائه فبدت لهم قدم ففزعوا و ظنوا انها قدم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فما و جدوا احدا يعلم ذلك حتى قال لهم عروة ، لا و الله ، ما هى قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، ما هى الاقدم عمر ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں جب دیوار منہدم ہوئی تو اس کی تعمیر شروع ہوئی اسی درمیان ایک قدم ظاہر ہوا۔ سب لوگ گھبرا گئے اور یہ سمجھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک

۱۲۴۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فى ترك الصلوة على الشهيد ، ۱/۱۲۳
السنن لابى داؤد ، كتاب الجنائز ، باب فى الشهيد يغسل ، ۲/۴۴۸
السنن للنسائى، باب دفن الجماعة فى القبر الواحد ، ۱/۲۲۰
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فى الصلوٰة على الشهداء ۱۰/۱۱۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۲۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۴/۱۰
شرح السنة للبغوى، ۵/۳۶۴ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۳/۳۲۵
دلائل النبوة للبيهقى، ۳/۲۹۵ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱/۱۱۳
كنز العمال للمتقى، ۱۱۷۳۷، ۴/۵۹۵ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۴/۴۱
ارواء الغليل للالبانى، ۳/۱۶۳ ☆
التاريخ الكبير للبخارى، ۵/۳۱۳ ☆
۱۲۴۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما جاء فى قبر النبى ﷺ ، ۱/۱۸۶

ہے، کوئی ایسا نہ ملا جو یہ بتاتا کہ یہ کس کا قدم ہے یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا، قسم بخدا! یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک نہیں بلکہ یہ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم ہے۔۱۲م

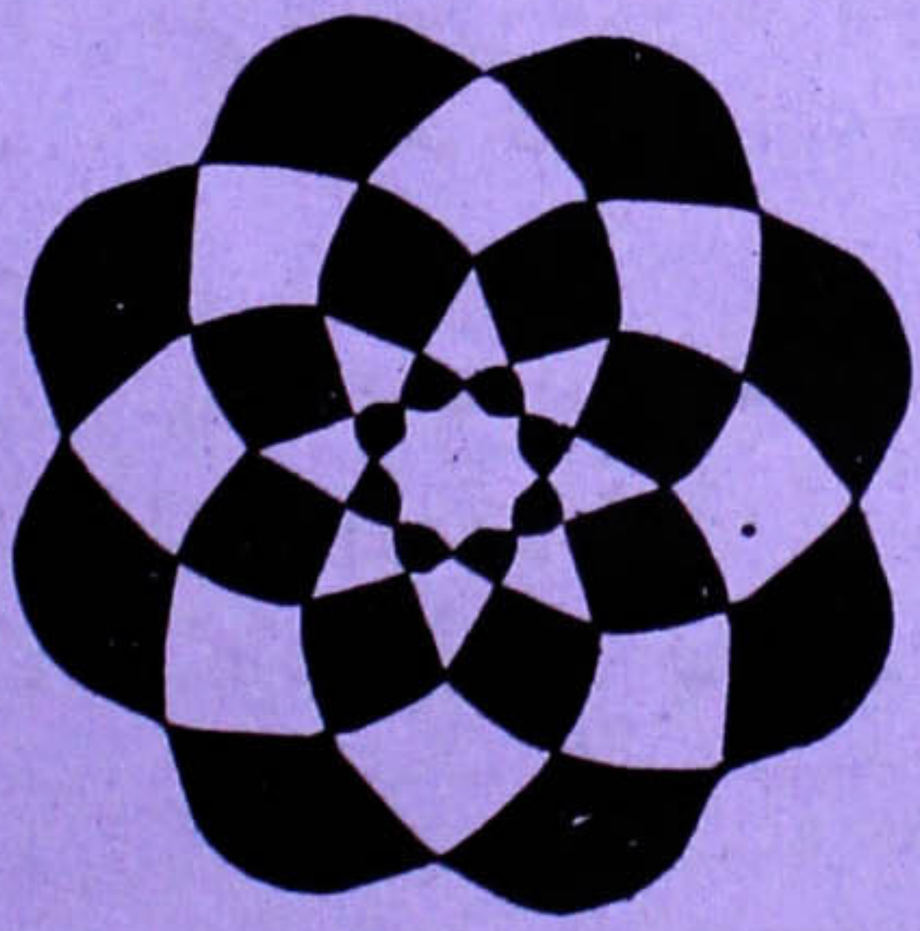

Marfat.com

۱۴۔ طاعون

(۱) طاعون میں مرنے والا شہید ہے

۱۲٤۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : انها سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الطاعون ، فاخبرنى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أَنَّهٗ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ مَنْ يَّشَاءُ فَجَعَلَهٗ رَحْمَةً لِلْمُؤْمِنِيْنَ ،فَلَيْسَ مِنْ رَجُلٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنَ فَيَمْكُثُ فِى بَيْتِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِ الشَّهِيْدِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے اور اس امت کیلئے اسے رحمت کر دیا ہے تو جو شخص زمانۂ طاعون میں اپنے گھر میں صبر کئے طلب ثواب کیلئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرے کہ اسے وہی پہونچے گا جو خدا نے لکھ دیا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

(۲) طاعون مومن کیلئے شہادت ہے

۱۲٤۸۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔

۱۲٤۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ما يذكر فى الطاعون ، ۸۵۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۱/٦

۱۲٤۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الشهادة سبع سوى القتل ، ۳۹۷/۱
الصحيح لمسلم ، باب بيان الشهداء ، ۱٤۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۱۰/۱۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۳۵/۲
فتح البارى للعسقلانى، ۱۸۰/۱۰ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲۵۲/۵
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۵٤۵ ، ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸٤۳۳ ، ۷۷/۱۰

التاريخ الكبير للبخارى، ۳۹۲/٦ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۳٤/۲

Marfat.com

۱۲۴۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْن فَهُوَ شَهِیْدٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا طاعون میں مرنے والا شہید ہے۔

۱۲۵۰۔ **عن** صفوان بن اُمیة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِیْ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ہے۔

۱۲۵۱۔ **عن** ربیع بن ایاس الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ۔

حضرت ربیع بن ایاس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون شہادت ہے۔

۱۲۵۲۔ **عن** جابر بن عتیك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلْمَطْعُوْنُ شَهِیْدٌ۔

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کو طاعون ہو وہ شہید مرا۔

۱۲۵۳۔ **عن** اِبن مسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

۱۲۴۹۔ الصحیح لمسلم، باب بیان الشهداء، ۱۴۳/۲

۱۲۵۰۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۵۲/۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۴/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۷، ۷۷/۱۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۸۵/۳

۱۲۵۱۔ مجمع الزوائد لهیثمی، ۳۱۷/۲ ☆ باب الشهادة سبع سوی القتل، ۳۹۷/۱

۱۲۵۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشهادة سبع سوی القتل، ۱۹۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۵۲۲/۲ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۶۹۵، ۵۶۲/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۰۱/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۲۲۱، ۳۳/۴
التفسیر للقرطبی، ۲۳۵/۳ ☆ الطبقات لابن سعد، ۳۰۱/۳

۱۲۵۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۹۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۴
کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۷، ۷۷/۱۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۸۵/۳

Marfat.com

تعالی علیه وسلم : اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِی وَ رَحْمَةٌ لَّهُمْ وَ رِجْسٌ عَلَی الْکَافِرِیْنَ ۔

حضرت ابن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ورحمت ہے اور کافروں پر عذاب۔

۱۲۵٤۔ **عن** أبی بردة الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : دعا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءُ اُمَّتِی قَتْلًا فِی سَبِیْلِكَ بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ ۔

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الٰہی! میری امت کو اپنی راہ میں شہادت نصیب کر دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے۔

۱۲۵۵۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءُ اُمَّتِی بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الٰہی! میری امت کو دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے وفات نصیب کر۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۳۱۸

۱۲۵٦۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَفْنٰی اُمَّتِی اِلَّا بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ، غَدَةٌ كَغَدَةِ الْاِبِلِ الْمُقِیْمِ فِیْهَا كَالشَّهِیْدِ وَالْفَارُّ مِنْهَا كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ دشمن کے نیزوں اور طاعون سے ہی ہوگا،

۱۲۵٤۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۸۸۲
المسند لاحمد بن حنبل، ٤/ ۲۳۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۷
۱۲۵۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸٤٤۸، ۱۰/ ۸۰
التمهید لابن عبد البر، ۸/ ۳۷۲
۱۲۵٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/ ۱۳۳
کنز العمال للمتقی، ۲۸٤۵۰، ۱۰/ ۸۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۳۱۲

☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸٤۳۹، ۱۰/ ۷۸
☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۱۸۲
☆
☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹٦۸۱
☆ دلائل النبوة للبیهقی، ۳۸٤
☆ جمع الجوامع للهیثمی، ۲/ ۳۱٤
☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۸
☆ ارواء الغلیل للالبانی، ٦/ ۷۲

یہ اونٹ کی سی گلٹی ہے جو اس میں ٹھہرا رہا وہ شہید کے مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے وہ ایسا ہو جیسا کفار کو پیٹھ دیکر جہاد سے بھاگنے والا۔

۱۲۵۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :اَلطَّاعُوْنُ وَخُزُ أَعْدَآئِکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَ هُوَ لَکُمْ شَهَادَةٌ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے۔

۱۲۵۸۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : فَنَاءُ أُمَّتِی بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ وَخُزُ أَعْدَآئِکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَ فِی کُلٍّ شَهَادَةٌ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ جہاد اور طاعون سے ہے کہ تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے۔ اور دونوں شہادت ہے۔

۱۲۵۹۔ **عن** معاذ رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول صلی الله تعالی علیه وسلم:اِنَّ الطَّاعُوْنَ رَحْمَةٌ لَّکُمْ وَ دَعْوَةُ نَبِیِّکُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَهُوَ شَهَادَةٌ فَیَسْتَشْهِدُ اللّٰهُ بِهٖ أَنْفُسَکُمْ وَ ذَرَارِیَّکُمْ یُزَکِّی بِهٖ أَعْمَالَکُمْ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے اور وہ شہادت ہے۔ تو اللہ تعالی طاعون سے تمہیں اور تمہارے بچوں کو شہادت دیگا اور اس

۱۲۵۷۔ المستدرك للحاكم، ۱/۵۰ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲
السلسة الضعيفة للالبانی، ۸۶ ☆
۱۲۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۱۳۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲/۳۱۱
المتهيد لابن عبد البر، ۱۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۶/۳۹۲
كنز العمال للمتقی، ۱۱۱۷۳، ۴/۴۱۵ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۳۳۶
تاريخ الكبير للبخاری، ۴/۲۱۲ ☆ التفسير للقرطبی، ۳/۲۳۴
۱۲۵۹۔ كنز العمال للمقفی، ۲۸۴۴۵، ۱۰/۷۹ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۶۸۴

Marfat.com

کے سبب تمہارے اعمال ستھرے کرے گا۔　　فتاوی رضویہ دوم ۹/ ۳۱۹

(۳) طاعون سے بھاگنا حرام ہے،

۱۲۶۰۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهَا ، وَ اِذَا وَقَعَ وَ اَنْتُمْ بِاَرْضٍ فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مقام کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ اور جب تم طاعون زدہ بستی میں ہو تو وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔۱۲م

۱۲۲۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ عَنِ الزَّحْفِ ، وَمَنْ صَبَرَ فِيْهِ كَانَ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ ۔

فتاوی رضویہ حصہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کو پیٹھ دیکر بھاگنے والا۔اور جو اس میں صبر کئے بیٹھا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

۱۲۶۲۔ **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما انه

۱۲۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایذکر فی الطاعون، ۸۵۳/۲
الصحیح لمسلم، باب الطاعون و الیرة و الهامة ۲۲۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۸، ۷۸/۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹/۱
۱۲۶۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الفرار من الطاعون، ۱۲۶/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۹۱/۶ ☆ الکامل لابن عدی، ۱۱۳/۵
الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۴۲، ۷۹/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۲۳۵/۴ ☆
۱۲۶۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الطاعون، ۸۵۳/۲
الصحیح لمسلم، باب الطاون و الطیرة الکهانة، ۲۲۸/۲
شرح السنة للبغوی، ۲۵۴/۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۵۴۱۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۹۱/۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۷۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۲۹/۲ ☆

Marfat.com

سمعه يسأل اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما ماذا سمعت من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الطاعون ، قال : رجز ارسل على بنى اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا وتقدموا عليه ، و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا فرارا منه ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ بولے حضور نے فرمایا: یہ عذاب تھا جو بنی اسرائیل اور ان سے پہلے لوگوں کی طرف آیا۔ تو جب تم کسی جگہ کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو نہ جاؤ، اور جب تم ایسی زمین میں ہو کہ جہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو وہاں سے نہ بھاگو۔ ۱۲م

۱۲۶۳۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضى الله تعالىٰ عنه قال : وقع الطاعون بالشام فقال عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه ۔ ان هذا الطاعون رجس ففروا منه الأودية و الشعاب فبلغ ذلك شر حبيل بن حسنة رضى الله تعالىٰ عنه فغضب وقال ۔ كذب عمر و بن العاص فقد صحبت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و عمرو ، و أضل من جمل أهله إن هذا الطاعون دعوة نبيكم ورحمة ربكم ووفاة الصالحين قبلكم ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک شام میں طاعون پھیلا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ عذاب ہے، لہذا اس سے بھاگ کر وادیوں اور گھاٹیوں میں چھپ جاؤ۔ یہ خبر حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی تو غضبناک ہوگئے اور بولے: حضرت عمرو بن عاص نے غلط کہا۔ میں اور وہ یعنی عمرو بن عاص حضور کے ساتھ تھے جبکہ ان کی اہلیہ کا اونٹ گم ہوگیا تھا فرمایا: یہ طاعون تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور تم سے پہلے نیک لوگوں کے وصال کا ذریعہ ہے۔ ۱۲م

۱۲۶۳۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۹۶/٤

Marfat.com

۱۲٦٤۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنه حین احس بالطاعون فرق فرقا شدیدا فقال : یا ایها الناس ! تبددوا فی هذالشعاب و تفرقوا ، فانه قد نزل بکم امر من الله تعالی ، لا اراه الا رجزا و الطوفان ، قال شرحبیل بن حسنة رضی الله تعالیٰ عنه : قد صاحبنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و أنت أضل من حمار اهلك ، قال عمر وصدقت ، قال معاذ لعمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما ، کذبت لیس بالطوفان و لا بالرجزو لکنها رحمة ربکم ودعوة نبیکم و موت الصالحین قبلکم ، فاجتمعوا له و لا تفرقوا علیه ، فقال عمر و صدق ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طاعون محسوس کیا تو لوگوں کو بہت خوف دلایا اور فرمایا: اے لوگو! ان گھاٹیوں میں منتشر ہو جاؤ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اوپر ایک بلا ہے۔ کیونکہ میں تو اس کو ایک عذاب اور طوفان ہی سمجھ رہا ہوں۔ حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: میں اور آپ حضور کے ساتھ تھے اس وقت جبکہ آپ کی اہلیہ کا گدھا بھاگ گیا تھا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم نے سچ کہا: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص سے کہا: آپ نے غلط کہا: نہ یہ طوفان ہے اور نہ عذاب بلکہ یہ تو تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی وفات کا سبب ہے۔ حضرت عمرو بن عاص نے فرمایا: معاذ نے سچ کہا۔۱۲م

۱۲٦٥۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ کَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَ الصَّابِرُ فِیْهِ کَالصَّابِرِ فِی الزَّحْفِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کے سامنے سے بھاگنے والا۔ اور طاعون میں ٹھہرنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں صبر واستقلال کرنے والا۔

۱۲٦٤۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۸۲/٦

۱۲٦٥۔ المسند لاحمد بن حنبل ،

۱۲۶۶۔**عن** زید بن اسلم عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه: ان الناس قد زعموا انی فررت من الطاعون و انا ابرأ الیك من ذلك ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں طاعون سے بھاگا۔ الٰہی! میں اس تہمت سے بری ہوں۔

۱۲۶۷۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اِن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه خرج الی الشام اذا کان بسرغ لقیه اُمراء الأجناد أبو عبیدة بن الجراح و أصحابه فأخبروه أن الوباء قد وقع بالشام قال اِبن عباس : فقال عمر : ادع الی المهاجرین الأولین فدعاهم فاستشارهم و أخبرهم أن الوباء قد وقع بالشام فاختلفوا ، فقال بعضهم : قد خرجت لأمر و لا نری أن نرجع عنه ، و قال بعضهم معك بقیة الناس و اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لا نری أن تقدمهم علی هذا الوباء فقال : ارتفعوا عنی ، ثم قال : اُدع لی الأنصار فدعوتهم فاستشارهم فسلکوا سبیل المهاجرین و اختلفوا کاختلافهم فقال : ارتفعو عنی ، ثم قال : ادع لی من کان ههنا من مشیخة قریش من مهاجرة الفتح فدعوتهم فلم یختلف منهم علیه رجلان فقالوا: نری أن ترجع بالناس و لا تقدمهم علی هذاا لوباء فنادی عمر فی الناس : اِنی مصبح علی ظهر فاصبحوا علیه ، قال أبو عبیدة بن الجراح رضی الله تعالیٰ عنه: أفرارا من قدر الله ، فقال عمر : لو غیرك قالها یا أبا عبیدة ! نعم ، نفر من قدر الله الی قدر الله ، أرأیت لو کان لك اِبل هبطت وادیاله عدونان ، اِحدهما خصبة و الأُخری جدبة أَلیس اِن رعیت الخصبة رعتیها بقد ر الله ، و ان رعیت الجدبة رعیتها بقدر الله قال : فجاء عبد الرحمن بن عوف و کان متغیبا فی بعض حاجته فقال : اِن عندی فی هذا علما ،

۱۲۶۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۸۰/۲
۱۲۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الطاعون، ۳۷۵/۲
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۸۵۳/۲

Marfat.com

سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم يقول : إِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تُقْدِمُوا عَلَيْهِ وَ إِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ ، قال : فحمد الله عمر ثم انصرف۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک شام کا سفر فرمایا: جب آپ مقام سرغ میں پہونچے تو آپ کو امراء لشکر یعنی حضرت ابوعبید بن جراح اور ان کے ساتھی ملے ۔انہوں نے بتایا کہ ملک شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔ حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: امیر المؤمنین نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلالاؤ، چنانچہ انہیں بلایا گیا اور مشورہ کیا گیا سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے۔اس سلسلہ میں اختلاف رونما ہوگیا۔ بعض حضرات نے کہا ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں ۔اور دوسرے حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ صحابہ کرام میں سے منتخب حضرات ہیں لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے ۔یہ سن کر آپ نے فرمایا: کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر آپ نے انصار کو بلانے کو کہا تو میں ان حضرات کو بلا کر لایا۔ چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا انہوں نے بھی مہاجرین کا طریقہ اختیار کیا اور آپس میں اختلاف واقع ہوگیا آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاؤ پھر آپ نے اکابر قریش کو بلایا جنہوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی تھی ۔ ان حضرات میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا اور کہا ہماری رائے یہ ہے کہ لوگوں کو لوٹنے کا حکم دیا جائے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی مناسب نہیں چنانچہ حضرت عمر فاروق اعظم نے منادی کروادی کہ کل صبح میں واپسی کیلئے سوار ہو جاؤنگا۔ حضرت ابوعبیدہ نے کہا: کیا آپ خدا کی تقدیر سے فرار کر رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا: کاش! یہ بات تمہارے سوا کوئی اور کہتا۔ اے ابوعبیدہ! ہاں ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی طرف فرار کر رہے ہیں ۔غور تو کرو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو میدان ہوں ۔یعنی ایک سرسبز و شاداب۔ اور دوسرا سوکھا سڑا، کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم سرسبز میدان میں چراؤ گے ۔تو یہ چرانا تقدیر الٰہی سے ہے اور اگر خشک میدان میں چراؤ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے۔ راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آگئے جو اپنی کسی ضرورت کے باعث وہاں موجود نہ تھے ۔انہوں

Marfat.com

نے کہا: اس بارے میں میرے پاس ایک علم ہے یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جب تم کسی علاقے کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ، اور جب اس جگہ میں پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وبا سے فرار کرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت عمر نے یہ حدیث سن کر خدا کا شکر ادا کیا اور پھر لوٹ آئے۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے جن حکمتوں کی بنا پر حکیم کریم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم نے طاعون سے فرار حرام فرمایا ان میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست بھاگ جائیں گے بیمار ضائع ہو جائیں گے۔ ان کا نہ کوئی تیماردار ہوگا نہ خبر گیراں۔ پھر جو مریں گے ان کی تجہیز و تکفین کون کرے گا جس طرح خود آج کل ہمارے شہر اور گردونواح کے ہنود میں مشہور ہو رہا ہے کہ اولاد کو ماں باپ، اور ماں باپ کو اولاد نے چھوڑ کر اپنا رستہ لیا، بڑوں بڑوں کی لاشیں مزدوروں نے ٹھیلے پر ڈال کر جہنم پہنچائیں۔ اگر شرع مطہر مسلمانوں کو بھی بھاگنے کا حکم دیتی تو معاذ اللہ یہ ہی بے بسی بے کسی ان کے مریضوں میتوں کو بھی گھیرتی جسے شرع قطعاً حرام فرماتی ہے۔

ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں ہے

لا تخرجوا فرارا منه فانه فرار من القدر و لئلا يضيع المرضى لعدم من يتعهدهم والموتى لعدم من يجهز۔

اسی طرح زرقانی شرح مؤطا میں ہے۔ اور امام عینی نے شرح بخاری میں بھی اسے نقل کر کے مقرر رکھا۔ ظاہر ہے کہ یہ علت جس طرح غیر شہر کو بھاگ جانے میں ہے یونہی بیرون شہر جا پڑنے بلکہ محلہ مریضاں چھوڑ کر محلہ صحیحاں میں جا بسنے میں بھی۔ تو حق یہ ہے کہ بہ نیت فرار مطلقاً نقل و حرکت حرام ہے۔ نیز یہ علت موجب ہے کہ نہ صرف طاعون بلکہ ہر وبا کا یہی حکم ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۶۲

۱۲۶۸۔ **عن** ابی عسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَتَانِی جِبْرَئِیْلُ بِالْحُمّٰی وَ الطَّاعُوْنِ ، فَاَمْسَکْتُ الْحُمّٰی بِالْمَدِیْنَةِ

۱۲۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/۵

Marfat.com

وَ اُرْسِلْتُ الطَّاعُوْنَ اِلَی الشَّامِ ، فَالطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِی وَ رَحْمَةٌ لَّهُمْ وَ رِجْسٌ عَلَی الْکَافِرِیْنَ ۔

حضرت ابوعسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بخار اور طاعون لیکر حاضر ہوئے ، میں نے بخار مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا۔ تو طاعون میری امت کیلئے شہادت ورحمت اور کافروں پر عذاب وقہمت ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ طاعون کو ملک شام کا حکم ہوا ہے اور بلاد شام فتح کرنے تھے۔ لہذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو لشکر ملک شام کو روانہ فرماتے اس سے دو باتوں پر یکساں بیعت وعہد و پیمان لیتے ، ایک یہ کہ دشمنوں کے نیزوں سے نہ بھاگنا، دوسرے یہ کہ طاعون سے نہ بھاگنا۔

یہاں سے خوب ثابت وظاہر ہوا کہ مسلمانون کو فرار عن الطاعون کی ترغیب دینے والا ان کا خیر خواہ نہیں بدخواہ ہے۔ اور طبیبوں ڈاکٹروں کا اس میں صبر واستقلال سے منع کرنا خیر و صلاح کے خلاف اور باطل ہے ، اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور مسلمانوں پر بالتخصیص رؤف ورحیم بنایا۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ارحم امتی بامتی ابوبکر، حدیث میں آیا۔ یعنی جو رافت ورحمت میری امت کے حال پر ابوبکر کو ہے اتنی تمام امت میں کسی کو نہیں۔ اگر طاعون سے بھاگنے میں بھلائی اور ٹھہرنے میں برائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اپنی امت پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں کیوں ٹھہرنے کی ترغیب دیتے۔ اور بھاگنے سے اس قدر تاکید شدید کے ساتھ کیوں منع فرماتے ۔ اور صدیق اکبر کہ تمام امت میں سب سے بڑھ کر خیر خواہ امت ہیں کیوں اس سے نہ بھاگنے کا عہد و پیمان لیتے۔

معلوم ہوا کہ طاعون سے بھاگنے کی ترغیب دینے والے ہی حقیقۃ امت کے بدخواہ اور الٹی مت سمجھانے والے ہیں۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ ۔

جیسے کوئی بدعقل، کج فہم، عورت پڑھنے کی محنت استاذ کی شدت دیکھ کر اپنے بچے کو مکتب

سے بھاگ آنے کی ترغیب دے وہ اپنے خیال باطل میں اسے محبت سمجھتی ہے۔ حالانکہ صریح دشمنی ہے۔

ع دوستی بے خرداں دشمنی است۔

بدنصیب وہ بچہ کہ اس کے کہنے میں آجائے اور مہربان باپ کی تاکید وتہدید خیال میں نہ لائے۔

بلکہ انصافاً یہ حالت اس مثال سے بھی بدتر ہے۔ مکتب میں پڑھنے کی محنت سبھی پر ہوتی ہے اور شدت بھی غالب واکثری ہے۔ اور جہاں طاعون پھوٹے وہاں سب یا اکثر کا مبتلا ہونا کچھ ضروری نہیں۔ بلکہ باذنہ تعالیٰ محفوظ ہی رہنے والوں کا شمار زائد ہوتا ہے۔ ولہذا آگ اور زلزلہ پر اس کا قیاس باطل اور و لا تلقوا بایدکم الی التھلکۃ۔ کے نیچے سمجھنا محض وسوسہ ہے کہ ان میں ہلاک غالب ہے اور سچا ہلاک تو یہ ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد اقدس کو کہ عین رحمت وخیر خواہی امت ہے معاذ اللہ، مضرت رساں خیال کیا جائے۔

تنبیہہ نبیہ: جس طرح طاعون سے بھاگنا حرام ہے اس کے لئے وہاں جانا بھی ناجائز وگناہ ہے۔ احادیث صحیحہ میں دونوں سے ممانعت فرمائی۔ پہلے میں تقدیر الٰہی سے بھاگنا ہے۔ تو دوسرے میں بلائے الٰہی سے مقابلہ کرنا ہے۔ اور اس کے لئے اظہار توکل عذر محض سفاہت۔ توکل معارضۂ اسباب کا نام نہیں اس قدر کی ممانعت میں ہرگز گنجائش سخن نہیں۔

اب رہا یہ کہ جب طاعون سے بھاگنے یا اس کے مقابلہ کی نیت نہ ہو تو شہر طاعون سے نکلنا، یا دوسری جگہ سے اس میں جانا فی نفسہ کیسا ہے؟ اس میں ہمارے علماء کی تحقیق یہ ہے کہ بجائے خود حرام نہیں مگر نظر بہ پیش بینی یہاں دو صورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ انسان کامل الایمان ہے۔ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا کی بشاشت ونورانیت اس کے دل کے اندر سرایت کئے ہوئے ہے۔ اگر طاعونی شہر میں کسی کام کو جائے اور مبتلا ہو جائے تو اسے یہ پشیمانی عارض نہ ہوگی کہ ناحق آیا کہ بلانے لے لیا۔ یا کسی کام کو باہر جائے تو یہ خیال نہ کریگا کہ خوب ہوا جو اس بلا سے نکل آیا۔ خلاصہ یہ ہے اس کا آنا جانا بالکل ایسا ہو جیسا طاعون نہ ہونے کا زمانہ میں ہوتا تو اسے خالص اجازت ہے۔ اپنے کاموں کو آئے جائے جو چاہے کرے کہ نہ فی الحال نیت فاسدہ ہے نہ آئندہ فساد فکر کا اندیشہ ہے۔

Marfat.com

دوم جوایسا نہ ہو، اسے مکروہ ہے کہ اگر چہ فی الحال نیت فاسدہ نہیں کہ حکم حرمت ہو۔ مگر آئندہ فساد پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا کراہت ہے۔

چنانچہ وہ حدیثیں جن میں خود شہر طاعونی سے نکلنے اور اس میں جانے کی ممانعت مروی ہوئی اگر اپنے اطلاق پر رکھی جائیں یعنی نیت فرار و مقابلہ سے مقید نہ کی جائیں تو ان کا محمل یہ ہی صورت کراہت ہے جو ابھی مذکور ہوئی۔ اور اطلاق اس بنا پر کہ اکثر لوگ اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور احکام کی بنا کثیر و غالب پر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۶۴

(۴) جزامی سے میل جول

۱۲۶۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال۔ : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔اخذ بید رجل مجذوم، فادخلها معه فی القصعة ثم قال: کُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَ تَوَکُّلً عَلَی اللّٰهِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جذامی کا ہاتھ پکڑا اور پیالے میں داخل فرما کر ارشاد فرمایا: میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتے ہوئے کھا اور اس پر بھروسہ رکھ۔ ۱۲م

۱۲۷۰۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کُلْ مَعَ صَاحِبِ الْبَلَاءِ تَوَاضُعًا لِرَبِّكَ وَ اِیْمَانًا۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ وبائی بیماری والے کے ساتھ اپنے رب کے حضور عاجزی وانکساری اختیار کرتے ہوئے اور اس کی ذات پر ایمان رکھتے ہوئے۔

۱۲۶۹۔ الصحیح لابن حبان، ۱۴۳۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲/۱۷۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۵۸۵ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۵/۵۶
المصنف لابن شیبة، ۸/۱۲۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۴۲، ۱۰/۵۶
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۲/۳۸۶ ☆ الجامع للترمذی، باب الاطعمه، ۲/۴
السنن لابن ماجه، باب الجذام، ۲/۲۶۱ ☆

۱۲۷۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۹۸ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۳۷۹

۱۲۷۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا عَدْوٰی وَ لَا طَیْرَةَ وَ لَاهَامَّةَ وَ لَا صَفَرَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چھوت کی بیماری، بدشگونی، الو کا جاہلانہ تصور، صفر کی جاہلانہ کاروائی کوئی چیز نہیں۔

(۵) جذامی سے دور بھاگو

۱۲۷۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۲۷۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الجذام، ۸۵۰/۲
الصحیح لمسلم، باب لا عدوی و لا طیر و لا هامة، ۲۳۰/۲
السنن لابن ماجه، باب من کان یعجب الفال میره الطیرة، ۲۶۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۷/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۶/۷
المصنف لعبد الرزاق، ۱۹۵۰۷، ۴۰۴/۱۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۷/۷
شرح السنة للبغوی، ۱۶۷/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۶۰۳، ۱۱۹/۱۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۷۱/۱۰ ☆ المسند للعقیلی، ۲۴/۲
المصنف لابن ابی شیبة، ۴۰/۹ ☆ المسند للحمیدی، ۱۱۱۷
السنة لابن ابی العاصم، ۱۱۹/۱۹ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۸۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰۱/۵ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۹۱۳
المطالب العالیة لابن حجر، ۲۴۵۰، ☆ الاحکام النبویة للکحال، ۸۰/۱
الطب النبوی للذهبی، ۱۱۷ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۵۰/۱
الکلام الطیب لابن ابی تیمیة، ۲۴۷ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۷/۴
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۰۵/۸ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ۲۲۸/۱
نصب الرایة للزیلعی، ۲۵۵/۳ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۵۷۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۳۷۸/۴ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۳۴۲/۲
تجرید التمهید لابن عبد البر، ۷۸۹ ☆ تاریخ الکبیر للبخاری، ۱۳۹/۱
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۲۳۴۳ ☆

۱۲۷۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الجذام، ۸۵۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۴۳/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۲/۸
السنن الکبری للبیهقی، ۱۳۵/۷ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۸۱/۲
الاحکام النبویة للکحال، ۷۹/۱ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۵۶/۱۰
فتح الباری للعسقلانی، ۱۵۸/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۴، ۳۵۶/۵
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۴۲۸/۲ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۷۹
الطب النبوی للذهبی، ۱۱۷ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری،

Marfat.com

علیه وسلم : فُرَّمِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّمِنَ الْأَسَدِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جزامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔۱۲م

۱۲۷۳۔ **عن** عبد الله بن جعفر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِتَّقُوْا صَاحِبَ الْجُذَامِ كَمَا يُتَّقَى السَّبُعُ ، اِذَا هَبِطَ وَادِيًا فَاهْبِطُوْا غَيْرَهٗ ۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامی سے ایسے بچو جیسے درندے سے بچا جاتا ہے۔ جب وہ کسی وادی میں ٹھہرے تو تم دوسرے میں ٹھہرو۔۱۲م

۱۲۷۴۔ **عن** عبد الله بن ابی وفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كَلِّمِ الْمَجْذُوْمَ وَ بَيْنَكَ وَبَيْنَهٗ قَدْرُ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَيْنِ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۵/۹

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامی سے گفتگو اس طرح کرو کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک یا دو نیزوں کا فاصلہ ہو۔۱۲م

۱۲۷۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُدِيْمُوْا النَّظَرَ اِلَى الْمَجْذُوْمِيْنَ ۔

۱۲۷۳۔ التاريخ الكبير للبخاری، ۲۵٤/۷ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۸۳۳۲، ٥٤١٠

۱۲۷٤۔ كنز العمال للمتقی، ۲۸۳۲۹ ، ٥٤١٠ ☆ الكامل لابن عدی، ۲۸۹/۲

الاحكام النبوية للكحال ، ۸۱۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۵۹۱۰

۱۲۷۵۔ السنن لابن ماجه ، باب الجذام ، ۲۶۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۷٦/۱ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱٤۳/۳

المصنف لابن ابی شيبة ، ۱۳۲/۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۰۰/٥

الاحكام النبوية لكحال ، ۷۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۸۳۳۹، ٥٥/۱۰

فتح الباری لابن حجر، ۱٥۹/۱۰ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۱۰٦٤

الطب النبوی للذهبی، ۱۱٦ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ۱۳۸/۱

الكامل لابن عدی، ۲۱۸/٦ ☆ السنن الكبير للبيهقی، ۲۱۹/۷

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔

۱۲۷۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُحِدُّوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔

۱۲۷۷۔ **عن** الحسین السید الشهید الریحانة الاصغر بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُدِیْمُوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ ، اِذَا کَلَّمْتُمُوْهُمْ فَلْیَکُنْ بَیْنَکُمْ وَ بَیْنَهُمْ قَدْرُ رُمْحٍ۔

حضرت امام حسین شہید کربلا نواسۂ اصغر ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو، اور جب گفتگو کرو تو تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزے کا فاصلہ رہے۔۱۲م

۱۲۷۸۔ **عن** یعلی بن عطاء عن رجل من آل الشرید یقال له عمرو عن ابیه قال : کان فی وفد ثقیف رجل مجزوم فارسل الیه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِرْجِعْ فَقَدْ بَایَعْنَاكَ۔

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ خاندان شرید کے ایک مرد سے راوی جن کو عمرو کہا جاتا تھا وہ اپنے والد سے روایت کرتے کہ وفد ثقیف میں ایک جزامی مرد تھے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو کہلا بھیجا: جاؤ تم سے ہم نے بیعت کرلی۔۱۲م

۱۲۷۹۔ عن أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : رای النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم مجذوما فقال : یَا أَنَسُ ! اِئْتِ الْبَسَاطَ لَا یَطَأْ عَلَیْهِ بِقَدَمِهٖ۔

۱۲۷۶۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۸/۷ ☆
۱۲۷۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۸/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۸/۲
۱۲۷۸۔ السنن لابن ماجه، باب الجذام، ۲۶۱/۲
۱۲۷۹۔ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۳۸۷/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۴۱، ۹۶/۱۰

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا تو فرمایا: اے انس! بچھونا الٹ دو۔ کہیں یہ اس پر اپنا پاؤں نہ رکھ دے۔

۱۲۸۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنْ کَانَ شَیْءٌ مِّنَ الدَّآءِ یُعْدِیُ فَهُوَ هٰذَا یَعْنِی الْجُذَامَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بیماری اڑ کر لگ سکتی تو وہ یہ ہی ہے۔

۱۲۸۱۔ **عن** ابن ابی ملیکه رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه مر بأمرأة مجذومة و هی تطوف بالبیت و قال لها : یا امة الله ! لا توذی الناس ، لو جلست فی بیتك ، فجلست ، فمربها رجل بعد ذلك فقال : ان الذی کان نهاك قد مات فاخرجی ، قالت : ماکنت لا طیعه حیا و اعصیه میتا۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے ایک جذامی عورت کو کعبہ معظمہ کا طواف کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے اللہ کی لونڈی! لوگوں کو ایذا نہ دے، اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو۔ پھر وہ گھر سے نہ نکلیں۔ امیر المؤمنین کے وصال کے بعد ایک شخص ان کے پاس گئے اور کہا: جنہوں نے تم کو نکلنے سے منع کیا تھا ان کا انتقال ہو چکا۔ لہذا اب تم نکلو، بولیں: میری غیرت یہ گوارا ہی نہیں کرتی کہ جس کی اطاعت میں ان کی زندگی میں کرتی تھی اب بعد انتقال ان کی نافرمانی کروں۔ ۱۲م

(۶) جذامی کے ساتھ قیام وطعام

۱۲۸۲۔ **عن** خارجة بن زید رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه دعا هم لغدائه فها بو و کان فیهم معیقیب و کان به جزام فاکل معیقیب معهم ، فقال له عمر : خذ مما یلیك و من شقك ، فلو کان غیرك ما آکلنی فی صحفة و لکان بینی و بینه قید رمح۔

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین

۱۲۸۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰٤، ۹٦/۱۰

۱۲۸۲۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۱، ۹۵/۱۰

Marfat.com

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی، لوگوں کو کچھ تشویش ہوئی کہ ان میں حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جن کو یہ مرض تھا۔ لیکن ان کو سب کیساتھ کھانے میں شریک کیا گیا اور امیر المؤمنین نے ان سے فرمایا: اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجئے اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا اور مجھ میں اور اس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا۔ ۱۲م

۱۲۸۳۔ **عن** خارجة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب وضع له العشاء مع الناس يتعشون فخرج فقال : لمعيقيب بن ابى فاطمة الدوسى و كان له صحبة و كان من مهاجر الحبشة ، ادن فاجلس ، و ايم الله : لو كان غيرك به الذى بك لما جلس منى ادنى من قيد رمح۔

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دسترخوان پر شام کو کھانا رکھا گیا۔ لوگ حاضر تھے۔ امیر المؤمنین برآمد ہوئے کہ ان کیساتھ کھانا تناول فرمائیں۔ معیقیب بن ابی فاطمہ دوسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: قریب آیئے، بیٹھئے، خدا کی قسم! دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلہ پر میرے پاس نہ بیٹھتا۔

۱۲۸٤۔ **عن** محمود بن لبيد رضى الله تعالىٰ عنه قال ۔ امرنى يحيى بن الحكم على جرش ، فقدمتها فحدثونى ان عبد الله بن جعفررضى الله تعالىٰ عنهما حدثهم أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لصاحب هذا لوجع ، الجذام اتقوه كما يتقى السبع ، اذ اهبط و اديا فاهبطوا غيره فقلت لهم: و الله ! لئن كان إبن جعفر حدثكم هذا ما كذبكم ، فلما عزلنى عن جرش فقدمت المدينة فلقيت عبد الله بن جعفر فقلت : يا أبا جعفر! ما حديث حدثنى به عنك اهل جرش ، قال : فقال : كذبوا و الله ! ما حدثتهم هذا و لقد رأيت عمر بن الخطاب يؤتى بالإناء فيه الماء فيعطيه معيقيبا و كان رجلا قدأسرع فيه ذلك الوجع فيشرب منه ثم يتناوله عمر من يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه فعرفت انما

۱۲۸۳۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ٤/١١٨ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٨٥٠٢، ١٠/٩٦
۱۲۸٤۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ٤/١١٧ ☆ كنز العمال للمتقى، ٢٨٥٠٠، ١٠/٩٤

Marfat.com

يصنع عمر ذلك فرارا من أن يدخله شئ من العدوى ، قال : و كان يطلب له الطب من كل من سمع له بطب حتى قدم عليه رجلان من أهل اليمن فقال: هل عند كما من طب لهذا الرجل الصالح ، فان هذا الوجع قد أسرع فيه فقالا : أما شئ يذهبه فلا نقدر عليه ، و لكنا سند اويه دواء يقفه فلا يزيد ، فقال عمر : عافية عظيمة ان يقف فلا يزيد فقالا له : هل تنبت ارضك الحنظل ؟ قال : نعم ، قالا : فأجمع لنا منه فامر فجمع له منه مكتلين عظيمين فعمدا الى كل حنظلة فشقاها ثنتين ، ثم اضجعا معيقيبا ثم أخذ كل رجل منهما بإحدى قدميه ، ثم جعلا يدلكان بطون قدميه الحنظلة حتى اذا محقت أخذا أخرى حتى رأينا معيقيبا يتنخم أخضر مرا ، ثم أرسلاه فقالا لعمر ، لا يزيد و جعة بعد هذا أبدا قال: فو الله! ما زال معيقيب متماسكالا يزيد و جعه حتى مات ۔

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع جرش نے بیان کیا کہ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جزامی سے بچو جیسے درندے سے بچتے ہو وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو میں نے کہا: واللہ! اگر عبد اللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا۔ ان سے ملا اور اس حدیث کا حال پوچھا۔ کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے۔ فرمایا: واللہ انہوں نے غلط نقل کی میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی۔ میں نے تو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم کو یہ دیکھا کہ پانی ان کے پاس لایا جاتا۔ وہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے۔ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المؤمنین کو دیتے امیر المؤمنین ان کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے۔ میں سمجھتا کہ امیر المؤمنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر لگنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے۔ حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین فاروق اعظم جسے طبیب سنتے معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے اس سے علاج چاہتے۔ دو حکیم یمن سے آئے۔ ان سے بھی فرمایا: وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں سکتا۔ ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو بڑی زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزہ کی شکل اور نہایت تلخ ہوتے ہیں۔ پھر

Marfat.com

ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک ایک ٹکڑا ملنا شروع کیا۔ جب وہ ختم ہو گیا دوسرا لیا یہاں تک معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں طبیبوں نے کہا اب بیماری کبھی ترقی نہ کرے گی۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ واللہ! معیقیب اس کے بعد ایک ٹھہری حالت پر رہے۔ تادم مرگ مرض کی زیادتی نہ ہوئی۔

۱۲۸۵۔ **عن** عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال۔ قدم علی ابی بکر و فد من ثقیف فأتی بطعام فدنا القوم وتنحی رجل به هذا الداء یعنی الجزام فقال له ابو بکر: ادنه فدنا قال: کل فاکل، و جعل ابو بکر یضع یده موضع یده فیاکل مما یاکل من المجذوم۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ یہ اپنے والد حضرت قاسم بن محمد سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم ثقیف کی سفارت حاضر ہوئی کھانا حاضر لایا گیا۔ وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہو گئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قریب آؤ قریب آئے فرمایا: کھانا کھاؤ کھانا کھایا۔ حضرت قاسم فرماتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے وہیں سے صدیق اکبر نوالہ لیکر نوش فرماتے۔

۱۲۸۶۔ **عن** نافع بن القاسم رضی الله تعالیٰ عنه عن جدته فطیمة رضی الله تعالیٰ عنهما قالت دخلت علی عائشة الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها فسألتها أ کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول فی المجذومین: فروا منهم کفرارکم من الاسد، قالت: کلا و لکنه لا عدوی فمن اعدی الاول۔

حضرت نافع بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنی دادی حضرت فطیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روای۔ فرماتی ہیں: کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی

۱۲۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۹۸، ۹۳/۱۰

۱۲۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۷، ۹۷/۱۰

اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجذوموں کے بارے میں یہ فرماتے کہ ان سے ایسا بھاگو جیسا شیر سے بھاگتے ہو؟ ام المؤمنین نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ یہ فرماتے تھے کہ بیماری اڑکر نہیں لگتی۔ جسے پہلے ہوئی اسے کس کی اڑکر لگی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین کا یہ انکار اپنے علم کی بنا پر ہے، یعنی میرے سامنے ایسا نہ فرمایا بلکہ یوں فرمایا اور ہے یہ کہ دونوں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت کافیہ ثابت ہیں۔

حدیث جلیل عظیم صحیح مشہور بلکہ متواتر جس سے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے استدلال کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لا عدوی'' بیماری اڑکر نہیں لگتی۔

یہ حدیث تیرہ صحابہ کرام سے مروی ہے۔ اس کے متعدد طرق میں وہ جواب قاطع ہر شک وارتیاب ہوا جسے ام المؤمنین نے اپنے استدلال میں روایت فرمایا۔

صحیحین وسنن ابی داؤد وشرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑکر نہیں لگتی، تو ایک بادیہ نشین نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر اونٹوں کا کیا حال ہے کہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف شفاف بدن، ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس سے خارش ہو جاتی ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فمن اعدی الاول، اس پہلے کو کس کی اڑکر لگی۔

احمد ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر سے ہے ارشاد فرمایا: ذلکم القدر فمن اجرب الاول یہ تقدیری باتیں ہیں بھلا پہلے کو کس نے کھجلی لگادی۔

یہ ہی ارشاد احادیث عبداللہ بن مسعود، عبداللہ بن عباس ابوامامہ باہلی، اور عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مروی ہوا حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا: الم تروا الی البعیر یکون فی الصحراء فیصبح و فی کرکرته اوفی مراق بطنه نکتة من جرب لم تکن قبل ذلك فمن اعدی الاول

Marfat.com

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اونٹ نہیں صبح کو دیکھو تو اس کے بیچ سینے یا پیٹ کی نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگ گئی۔

حاصل ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کیلئے ابتداء بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خود اس میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے۔ تو حجت قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ مسلم تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہم علیل وادعائے بے دلیل رہا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۴۵

اب بتوفیق اللہ تعالی تحقیق حکم سنئے۔

اقول وباللہ التوفیق: احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح ہیں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔ کوئی تندرست بیمار کے قرب واختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا۔ جسے پہلے شروع ہوئی اس کو کس کی اڑ کر لگی، ان متواتر و روشن وظاہر ارشادات عالی کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقا اس کی نفی فرمائی ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی کارروائی مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا، ان کا جوٹھا پانی پینا ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا، خاص ان کے کھانے کی جگہ نوالہ اٹھا کر کھانا، جہاں منہ لگا کر انہوں نے پانی پیا بالقصد اسی جگہ منہ رکھ کر نوش کرنا یہ اور یہ بھی واضح کر رہا ہے کہ عدوی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا محض خیال باطل ہے۔ ورنہ اپنے کو بلا کیلئے پیش کرنا شرع ہرگز روا نہیں رکھتی۔ قال اللہ تعالیٰ۔

و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔

آپ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

رہیں قسم اول (مجذوموں سے دور ونفور رہنے) کی حدیثیں وہ اس درجۂ عالیہ صحت پر نہیں جس پر احادیث نفی ہیں۔ ان میں اکثر ضعیف ہیں۔ اور بعض غایت درجہ حسن ہیں صرف حدیث اول کی تصحیح ہو سکی ہے مگر وہی حدیث اس سے اعلیٰ وجہ پر جو صحیح بخاری میں آئی خود اسی

Marfat.com

میں ابطال عدوی موجود کہ مجذوم سے بھاگو اور بیماری اڑ کر نہیں لگتی تو یہ حدیث خود واضح فرما رہی ہے کہ بھاگنے کا حکم اس وسوسہ اور اندیشہ کی بنا پر نہیں۔

معہذا صحت میں اس کا پایہ بھی دیگر احادیث نفی سے گرا ہوا ہے کہ اسے امام بخاری نے مسند روایت نہ کیا بلکہ بطور تعلیق۔

لہذا اصلاً کوئی حدیث ثبوت عدوی میں نص نہیں۔ یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ اور یہ ایک حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اڑ کر لگ جاتی ہے۔

ہاں وہ حدیث کہ جذامیوں کی طرف نظر جما کر نہ دیکھو ان کی طرف تیز نگاہ نہ کرو۔ صاف یہ تحمل رکھتی ہے کہ ادھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی، نفرت پیدا ہوگی، ان مصیبت زدوں کو تم حقیر سمجھو گے۔ ایک تو یہ خود حضرت عزت کو پسند نہیں، پھر اس سے ان گرفتاران بلا کو نا حق ایذاء پہونچے گی۔ اور یہ روا نہیں۔

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔

(لا تحدو النظر) لانه اذی ان لا تعافوهم فتزدروهم او تحتقر و هم۔

علامہ فتنی مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں

لا تدیمو النظر الی المجذومین۔ لانه اذا ادامه حقر و تازی به المجذوم۔

اور ایک حدیث میں وفد ثقیف کے ایک ثقفی سے فرمایا: پلٹ جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی،

اس میں متعدد وجوہ ہیں۔

☆ انہیں مجلس اقدس میں نہ بلایا کہ حاضرین دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں۔

☆ حضار میں کسی کو دیکھ کر یہ خیال پیدا نہ ہو کہ ہم ان سے بہتر ہیں۔ خود بینی اس مرض سے بھی سخت تر بیماری ہے۔

☆ مریض اہل مجمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چین میں ہیں اور وہ بلا میں۔ تو اسکے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہوگی۔

☆ حاضرین کا لحاظ خاطر فرمایا کہ عرب بلکہ عرب و عجم جمہور بنی آدم بالطبع ایسے مریض کی قربت سے برا مانتے ہیں، نفرت لاتے ہیں۔

☆ ممکن کہ خاطر مریض کا لحاظ فرمایا۔ کہ ایسا مریض خصوصاً نو مبتلا خصوصاً ذی وجاہت مجمع

Marfat.com

میں آتے ہوئے شرماتا ہے۔

☆ ممکن کہ مریض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں سے رطوبت نکلتی تھی تو نہ چاہا کہ مصافحہ فرمائیں۔

غرضکہ واقعۂ حال محل صد گونہ احتمال ہوتا ہے، حجت عام نہیں ہوسکتا۔

ایک حدیث میں بچھونا لپیٹنے کو فرمایا۔

اقول: ممکن کہ اس لئے فرمایا ہو کہ مریض کے پاؤں سے رطوبت نہ ٹپکے

ایک حدیث میں یہ کہ اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی ہو تو جذام ہے۔ اگر کا لفظ خود بتاتا ہے کہ اڑ کر لگنا ثابت نہیں۔

تیسیر میں ہے۔

قولہ ان کان ، دلیل علی ان ھذا الامر غیر محقق عندہ۔

رہا اس وادی سے جلد گزر جانا

اقول: اس میں وہ پانچ وجوہ پیشیں جاری جو حدیث سابق کے بارے میں گزریں۔ فافھم

اور وہ حدیث کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان بی بی کو منع فرمایا:

اقول: وہاں بھی چار وجہ اولیں جاریٰ کما لا یخفی۔

اور دو حدیثوں میں امیر المؤمنین کا حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمانا: کہ دوسرا ہوتا تو مجھ سے ایک نیزے کے فاصلہ پر بیٹھتا۔

اقول: انہیں حدیثوں میں ہے کہ ان کو اپنے ساتھ کھلایا، اگر یہ امر عدویٰ کا سبب عادی ہوتا تو اہل فضل کی خاطر سے اپنے آپ کو معرض بلا میں ڈالنا روا نہ ہوتا۔

اور بعد کی حدیث نے تو خوب ظاہر کر دیا کہ امیر المؤمنین خیال عدویٰ کی نیخ کنی فرماتے تھے۔ نری خاطر منظور تھی تو اس شدت مبالغہ کی کیا حاجت تھی کہ پانی انہیں پلا کر ان کے ہاتھ سے لیکر خاص منہ رکھنے کی جگہ پر منہ لگا کر خود پیتے۔ معلوم ہوا کہ عدویٰ بے اصل ہے، تو اس فرمانے کا منشا مثلاً یہ ہوا کہ ایسے مریض سے تنفر انسان کا طبعی امر ہے، آپ کا فضل اس پر حامل ہے کہ وہ تنفر مضمحل وزائل ہوگیا۔ دوسرا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

Marfat.com

قول مشہور و مذہب جمہور و مشرب منصور کہ دوری و فرار کا حکم اس لئے ہے کہ اگر قرب و اختلاط رہا اور معاذ اللہ قضا و قدر سے کچھ مرض اسے بھی حادث ہو گیا تو ابلیس لعین اسکے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی۔ اول تو یہ ایک امر باطل کا اعتقاد ہوگا۔ اسی قدر فساد کیلئے کیا کم تھا پھر متواتر حدیثوں میں سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ یہ وسوسہ دل میں جمنا سخت خطرناک اور ہائل ہوگا۔ لہذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کیلئے دوری بہتر ہے ہاں، کامل الایمان وہ کرے جو صدیق اکبر و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا اور کس قدر مبالغہ کے ساتھ کیا۔ اگر عیاذاً باللہ کچھ حادث ہوتا ان کے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ عدوائے باطلہ سے پیدا ہوا۔ ان کے دلوں میں کوہ گراں شکوہ سے زیادہ مستقر تھا کہ لن یصیبنا الا ما کتب اللہ لنا بے تقدیر الٰہی کچھ نہ ہو سکے گا۔

اسی طرف اس قول و فعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کھلایا اور کل ثقۃ باللہ و توکلا علیہ فرمایا۔

امام اجل امین۔ امام الفقہاء والمحدثین، امام اہل الجرح والتعدیل امام اہل التصحیح و التعلیل، حدیث و فقہ دنوں کے حاوی سیدنا امام ابو جعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار شریف میں دربارہ نفی عدویٰ احادیث روایت کر کے یہ ہی تفصیل بیان فرمائی۔

بالجملہ مذہب معتمد و صحیح و رجیح و تحقیق یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک، طاعون وغیرہا اصلا کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑ کر نہیں لگتی، یہ محض اوہام بے اصل ہیں۔ کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہو جاتا ہے کہ ارشاد ہوا۔

انا عند ظن عبدی بی۔

وہ اس دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اس کی باطنی بیماری کہ وہم پروردہ تھی صورت پکڑ کر ظاہر ہو گئی۔

فیض القدیر میں ہے۔

بل الوھم وحدہ من اکبر اسباب الاصابۃ

اس لئے اور نیز کراہت و اذیت و خود بینی و تحقیر مجذوم سے، بچنے کے واسطے اور اس

دور اندیشی سے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہوا اور ابلیس لعین وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اڑ کر لگ گئی اور معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اس کے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باطل فرما چکے۔ یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا۔ ان وجوہ سے شرع حکیم ورحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں۔ اور کامل الایمان بندگانِ خدا کیلئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔

خوب سمجھ لیا جائے کہ دور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے۔ نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اڑ کر لگتی ہے۔ اسے تو اللہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رد فرما چکے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اقول: پھر از آنجا کہ یہ حکم ایک احتیاطی استحبابی ہے واجب نہیں۔ لہذا ہرگز کسی واجب شرعی کا معارضہ نہ کرے گا۔ مثلاً معاذ اللہ جسے یہ عارضہ ہو اس کے اولاد واقارب وزوجہ سب اس احتیاط کے باعث اس سے دور بھاگیں اور اسے تنہا وضائع چھوڑ جائیں یہ ہرگز حلال نہیں۔ بلکہ زوجہ ہرگز اسے ہم بستری سے بھی منع نہیں کر سکتی۔ لہذا ہمارے شیخین مذہب امام اعظم، وامام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک جذام شوہر سے عورت کو درخواست فسخ نکاح کا اختیار نہیں۔ اور خدا ترس بندے تو ہر بیکس بے یار کی اعانت اپنے ذمہ پر لازم سمجھتے ہیں۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

اللہ اللہ فی من لیس لہ الا اللہ۔

اللہ سے ڈور اللہ سے ڈرو، اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوا اللہ کے

لہذا علماء کا اتفاق ہے کہ مجذوم کے پاس بیٹھنا اٹھنا مباح ہے اور اس کی خدمت گزاری وتیمارداری موجب ثواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۵۳

Marfat.com

۶



کتاب الزکوۃ

ابواب

زکوۃ کی اہمیت وفرضیت ۱۵۷
مصارف زکوۃ وصدقات ۱۷۸
حیلۂ شرعی ۱۹۲
چندہ اوراسراف ۱۹۶
مال جمع کرنا ۲۰۵
بنو ہاشم کیلئے زکوۃ حرام ۱۷۱
فضائل صدقہ ۱۸۱
صدقۂ فطر ۱۹۴
احکام سوال ۱۹۹



۱۔زکوۃ کی اہمیت وفرضیت

(۱) فضائل زکوۃ

۱۲۸۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ أَوْ مَالُ الزَّكوةِ مَا لًا إِلَّا أَفْسَدَتْهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زکوۃ کا مال جس مال میں ملا ہوگا اسے، تباہ وبرباد کردے گا۔

۱۲۸۸۔ **عن** أبى هريره رضى الله تعالىٰ عنه عن امير المؤمنين عمر الفاروق الاعظم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا تَلَفَ مَالٌ فِى بَرٍّ وَّ لَا بَحْرٍ إِلَّا بِحَبْسِ الزَّكوةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خشکی وتری میں جو مال تلف ہوتا ہے وہ زکوۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتا ہے۔

۱۲۸۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَدَّى زَكوةَ مَالَهٗ فَقَدْ أَذْهَبَ اللّٰهُ شَرَّهٗ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوۃ ادا کردی بیشک اللہ تعالیٰ نے اس مال کا شر اس سے دور فرمادیا۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

۱۲۸۷۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۶۴/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۵۴۳/۱
التفسير لابن كثير، ۱۹۳/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۴۸۲/۲
۱۲۸۸۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۶۳/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۵۴۲/۱
كنز العمال للمتقى، ۱۵۸۰۷، ۳۰۶/۶ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۴۱۶/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۴۸۱/۲ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانى، ۵۷۵
۱۲۸۹۔ المستدرك للحاكم، ۳۹۰/۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۱۹/۱
مجمع الزوائد للهيثمى، ۶۳/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۵۷۷۸، ۳۸۲/۶

۱۲۹۰۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حَصِّنُوْا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكٰوةِ وَدَاوُوْا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

۱۲۹۲۔ **عن** جماعة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حَصِّنُوْا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكٰوةِ وَدَاوُوْا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ! کہ تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتا ہزار دقت قرض دام سے حاصل کرتا ہے اور اسے زمین میں ڈال دیتا ہے اس وقت تو اس نے اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا مگر امید لگی ہے۔ کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے گا۔ تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں۔ یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھائے۔ اور ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوۃ کا بیج ڈالے وہ فرماتا ہے۔ زکوۃ دو تمہارا مال بڑھے گا اگر دل سے اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کفر ہے۔ ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین ودنیا کی ایسی

۱۲۹۰۔ المراسیل لابی داؤد، ۸ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۸۲/۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۳/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۸/۱۰
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۲۰/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۷۵۹، ۲۹۲/۶
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۴/۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۴/۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۴۳۲/۱ ☆ العلل المتناهیة، ۳/۲
۱۲۹۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵۸/۱۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۸۲/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۷/۱ ☆

بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہاں کا زیاں مول لیتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

(۲) زکوۃ کی فرضیت

۱۲۹۲۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ تَمَامَ اِسْلَامِکُمْ اَنْ تُؤَدُّوْا زَکٰوةَ اَمْوَالِکُمْ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرو۔

۱۲۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلْیُؤَدِّ زَکٰوةَ مَالِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لایا اس پر لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوۃ ادا کرے۔

(۳) حولان حول پر زکوۃ ادا کرنا واجب ہے

۱۲۹۴۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا زَکٰوةَ فِی مَالٍ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ۔

فتاوی رضویہ ۴/۳۸۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مال میں زکوۃ کی ادائیگی اس وقت تک واجب نہیں جب تک ایک سال قمری نہ گزر جائے۔۱۲م

۱۲۹۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۶۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۵۲۰
۱۲۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۳۷۷، ۱۵/۸۴۹
۱۲۹۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا زکوة علی المال المستفاد حتی الخ ۱/۸۰
السنن لابن ماجه، باب من استفاد مالا، ۱/۱۲۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۴۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۴
نصب الرایة للزیلعی، ۲/۳۲۸ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۵۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۸۶۱، ۶/۳۲۳
ارواء الغلیل للالبانی، ۳/۲۵۴ ☆

Marfat.com

(۴) زیور کی زکوۃ فرض ہے

۱۲۹۵۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: دخل علی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فرای فی یدی فتخات من ورق فقال: ما هذا یا عائشة! فقلت: صنعتهن اتزین لك یا رسول الله! قال: أتُؤَدِیْنَ زَکوتَهُنَّ؟ قلت: لا، او ما شاء الله، قال: هُوَ حَسْبُكَ مِنَ النَّارِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھیں۔فرمایا: یہ کیا ہے؟ اے عائشہ! میں نے عرض کیا: میں نے ان کو اس لئے بنایا ہے تا کہ آپ کی خاطر بناؤ سنوار کروں۔فرمایا: تو کیا اسکی زکوۃ ادا کروگی میں نے کہا: نہیں، یا جو کچھ خدا کو منظور تھا کہا، آپ نے یہ سن کر فرمایا: تو جہنم میں لیجانے کو یہ کافی ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(۵) زکوۃ نہ دینے والا جہنمی ہے

۱۲۹۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عُرِضَ عَلَیَّ أوَّلُ ثَلَاثَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَ أوَّلُ ثَلَاثَةٍ یَدْخُلُوْنَ النَّارَ، فَأمَّا أوَّلُ ثَلَاثَةٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِیْدُ وَ عَبْدٌ مَّمْلُوْكٌ أحْسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ لِسَیِّدِهٖ وَ عَفِیْفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوْعِیَالٍ، وَ أمَّا أوَّلُ ثَلٰثَةٍ یَدْخُلُوْنَ النَّارَ فَأمِیْرٌ مُّسَلَّطٌ، وَ ذُوْثَرْوَةٍ مِنْ مَالٍ لَا یُؤَدِّیْ حَقَّ اللّٰهِ فِیْ مَالِهٖ، وَ فَقِیْرٌ فُجُوْرٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر پیش ہوا کہ تین لوگ جنت میں پہلے جائیں گے اور تین لوگ جہنم میں پہلے داخل کئے جائیں گے۔ جنت میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے۔شہید، غلام جو اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتا تھا اور اپنے آقا کے حقوق بھی ادا کرتا تھا، اور عیال دار پاکدامن، اور جہنم میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے۔زبردستی حاکم بننے والا، مالدار زکوۃ

۱۲۹۵۔ السنن لابی داؤد، باب زکوة الحلی، ۱/۲۱۸
المستدرك للحاكم، ۱/۳۹۰

Marfat.com

نہ دینے والا، بدکار نادار۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرضکہ زکوۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتین وہ نہیں کہ جن کی تاب آسکے، نہ دینے والے کو ہزار ہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنی چاہیئے کہ ضعیف البیان انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سرمہ ہوکر خاک میں مل جائیں۔ پھر اس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اور اس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے۔ یہ شیطان کا بڑا دھوکہ ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے نادان سمجھتا ہے نیک کام کر رہا ہوں اور نہ جانا کہ نفل بے فرض نرے دھوکے کی ٹٹی ہے۔ اس کے قبول کی امید تو مفقود اور اسکے ترک کا وبال عذاب گردن پر موجود۔

اے عزیز! فرض خاص سلطانی قرض ہے۔ اور نفل گویا تحفہ وندرانہ، قرض نہ دیجئے اور بالائی بیکاری تحفے بھیجئے وہ قابل قبول ہوں گے؟ خصوصاً اس شہنشاہ غنی کی بارگاہ میں جو تمام جہان وجہانیاں سے بے نیاز ہے یوں یقین نہ آئے تو دنیا کے جھوٹے حاکموں ہی کو آزمائے، کوئی زمیندار مال گزاری تو بند کرے اور تحفہ میں ڈالیاں بھیجا کرے۔ دیکھو! تو سرکاری مجرم ٹھرتا ہے یا اس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں۔

ذرا آدمی اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالے۔ فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈ ساری کا رس بندھا ہوا ہے جب دینے کا وقت آئے وہ رس تو ہرگز نہ دیں۔ مگر تحفہ میں آم خربوزہ بھیجیں۔ کیا یہ شخص ان آسامیوں سے راضی ہوگا۔ یا آتے ہوئے رس کی نادہندگی پر جو آزار نہیں پہونچا سکتا ہے ان آم خربوزے کے بدلے اس سے باز آئے گا۔

سبحان اللہ، جب ایک کھنڈ ساری کے مطالبہ کا یہ حال ہے تو ملک الملوک، احکم الحاکمین جل وعلا کے قرض کا کیا پوچھنا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(۶) زکوۃ نہ دینے پر سزا وعذاب

۱۲۹۷۔ **عن** ابی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَ لَا فِضَّةٍ لَا يُؤَدِّيْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا كَانَ يَوْمَ

۱۲۹۷ الصحیح لمسلم، باب تغلیظ عقوبۃ من لا یؤدی الزکاۃ، ۳۱۸/۱

الْقِيَامَةِ صُفِحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَاُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَ جَبِيْنُهٗ وَ ظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ اُعِيْدَتْ لَهٗ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفِ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ ، اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِمَّا اِلَى النَّارِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوۃ نہ دے قیامت کے دن اس زروسیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ داغ دیں گے۔ جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ پھر انہیں تپا کر داغیں گے۔ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے۔ یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو جائیگا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

۱۲۹۸۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: بشر الكانزين برضف يحمى عليه فی نار جهنم فيوضع على حلمة ثدی احدهم حتی يخرج من نغض كتفيه و يوضع على نغض كتفيه حتی يخرج من حلمه ثديه ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زکوۃ نکالے بغیر مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی بشارت سناؤ جس سے جہنم میں اسکو داغا جائے گا۔ ان کے سرپستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے۔ اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑ کر سینہ سے نکلے گا۔

۱۲۹۹۔ **عن** الأحنف بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال: كنت فی نفر من قريش فمر ابو ذر و هو يقول: بشر الكانزين بكی فی ظهورهم يخرج من جنوبهم و بكی من قبل اقفائهم يخرج من جباههم ۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے۔ بغیر زکوۃ دیئے خزانہ جمع کرنے والوں کو یہ خوشخبری سنادو کہ وہ پتھر پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۵

۱۲۹۸۔ الصحیح لمسلم، باب تغليظ من لا يودی الزكاة، ۳۲۱/۱

۱۲۹۹۔ الصحیح لمسلم، باب تغليظ عقوبة من لا يؤدی الزكاة، ۳۲۱/۱

Marfat.com

۱۳۰۰۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :لا یکوی رجل بکنز فلیمس درهم درهما و لا دینار دینارا یوسع جلدة حتی یوضع کل دینار و درهم علی جدته۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائے گا اور نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھو جائے گی۔ بلکہ زکوۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھا دیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! کیا خدا اور رسول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے، یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کر کے بدن پر رکھ دیکھ۔ پھر کہاں یہ خفیف گرمی، کہاں وہ قہر کی آگ۔ کہاں یہ ایک روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت کہاں یہ ہلکا سا چھکا، کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالی مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آمین۔

۱۳۰۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ اَحَدٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکوٰةَ مَالِهٖ اِلَّا مُثِّلَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ حَتّٰی یُطَوَّقَ عُنُقَهٗ ثُمَّ قَرَءَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ تَعَالیٰ وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ اَلْاٰیَه ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدھے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق بن کر پڑے گا پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اسکی تصدیق پڑھی۔ و لا یحسبن الذین یبخلون الایه ۔

۱۳۰۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکوٰتَهٗ اِلَّا تُحُوِّلَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۱۳۰۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵٤٥/۱

۱۳۰۱۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی منع الزکاة، ۱۲۹/۱

Marfat.com

شُجَاعًا أقْرَعَ يَتْبَعُ صَاحِبَهٗ حَيْثُ مَا ذَهَبَ وَ هُوَ يَفِرُّ مِنْهُ وَ يُقَالُ هٰذَا مَالُكَ الَّذِیْ كُنْتَ تَبْخَلُ بِهٖ فَاِذَا رَأٰی اَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنْهُ اَدْخَلَ يَدَهٗ فِیْ فِيْهِ فَجَعَلَ يَقْضَمُهَا كَمَا يَقْضَمُ الْفَحْلُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل اختیار کر لیگا اور منہ کھولکر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا۔ اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں۔ جب دیکھے گا کہ اس اژدھے سے کہیں مفر نہیں تو ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا۔ وہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔

۱۳۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَلَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أقْرَعَ لَهٗ ذَبِيْبَتَانِ يُطَوَّقَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلَهْزِمَتَيْهِ يَعْنِیْ بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُوْلُ أنَا مَالُكَ وَأنَا كَنْزُكَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اس نے زکوۃ ادا نہیں کی۔ تو قیامت کے دن اس کو گنجے اژدھے کی شکل میں لایا جائے گا جس کے دو پھن ہوں گے اور اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ اژدھا اس کا منہ اپنے پھن میں لیکر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

۱۳۰۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اثم مانع الزكوة، ۱/۱۸۸
السنن للنسائی، باب التغليظ فی حبس الزكاة، ۱/۲۶۰
المستدرك للحاكم، ۱/۳۸۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۵۵
السنن الكبرى للبيهقی، ۴/۸۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱/۵۴۱
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۷۷۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵/۴۷۸
فتح البارى للعسقلانی، ۸/۲۳۰ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲/۱۰۵
اتحاف السادة للزبيدی، ۴/۱۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۵۸۰۱، ۶/۳۰۴
نصب الراية للزيلعی، ۴/۴۰۸ ☆

Marfat.com

۱۳۰٤۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ تَرَكَ بَعْدَهٗ كَنْزًا مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ لَهٗ زَبِيْبَتَانِ يَتْبَعُ فَاهُ فَيَقُوْلُ: وَيْلَكَ مَا لُكَ ، فَيَقُوْلُ: أَنَا كَنْزُكَ الَّذِى تَرَكْتَهٗ بَعْدَكَ،فَلَا يَزَالُ يَتْبَعُهٗ حَتّٰى يُلْقِمَهٗ يَدَهٗ فَيَقْضِمُهَا ثُمَّ يَتْبَعُهٗ سَائِرَ جَسَدِهٖ ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اپنے پیچھے بغیر زکوۃ کا مال چھوڑا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل میں ہوگا جس کے دو پھن ہوں گے۔اس کے پیچھے دوڑے گا۔وہ شخص کہے گا خرابی ہو تیرے لئے تو کون ہے۔وہ کہے گا۔میں تیرا وہی خزانہ ہوں جس کو تو بغیر زکوۃ ادا کئے دنیا میں چھوڑ آیا تھا۔پھر اس کے پیچھے دوڑتا رہے گا یہاں تک کہ مجبور ہوکر یہ اسکے منہ میں اپنا ہاتھ دیدے گا وہ اس کو چبا جائیگا یہاں تک کہ پورا جسم چبا جائے گا۔

۱۳۰۵۔**عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَنْ يَّجْهَدَ الْفُقَرَآءُ اِذَا جَاعُوْا وَ عَرُوْا اِلَّا بِمَا يَصْنَعُ أَغْنِيَائُهُمْ، اِلَّا وَ اِنَّ اللّٰهَ يُحَاسِبُهُمْ حِسَابًا شَدِيْدًا وَ يُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا؛ فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو! ایسے تونگروں سے اللہ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔

۱۳۰٦۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا وی الصدقة ملعون على لسان محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يوم القيامة ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ارشادفرماتے ہیں۔زکوۃ

۱۳۰٤۔ المستدرك للحاكم ۳۸۸/۱ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ۲۲۵۵
مجمع الزوائد للهيثمى، ٦٤/٣ ☆ مطالب العالية لابن حجر ، ۸۷۱
كنز العمال للمتقى، ۱۵۸۹۲، ۳۰٦/٦ ☆ التفسير لابن كثير ، ۱۵۲/۲
موارد الظمئان للهيثمى، ۸۰۳ ☆ التفسير للقرطبى، ۸۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۸۹/۲ ☆
۱۳۰۵۔ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۳۸/۱ ☆
۱۳۰٦۔ الصحيح لابن خزيمة ، ۹/٤

Marfat.com

نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

۱۳۰۷۔ **عن** أمیر المؤمنین علی بن ابی طالب کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آکل الربا و موکله و شاهده و کاتبه، و الواشمة المستوشمة، و مانع الصدقه۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، اور کھلانے والے، اس پر گواہی کرنے والے، اس کا کاغذ لکھنے والے، اور زکوۃ نہ دینے والے کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۵

۱۳۰۸۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَيْلٌ لِلْأَغْنِيَآءِ مِنَ الْفُقَرَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُوْنَ: رَبَّنَا بَخِلُوْا بِحُقُوْقِنَا الَّتِي فَرَضْتَ لَنَا عَلَيْهِمْ فِي أَمْوَالِهِمْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِي وَجَلَالِي لَأُقَرِّبَنَّكُمْ وَ لَأُبَعِّدَنَّهُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تونگروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے۔ محتاج عرض کریں گے: اے رب ہمارے! انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تو نے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلماً نہ دیئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی، تمہیں اپنا قرب عطا کرونگا اور انہیں دور رکھونگا۔

۱۳۰۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: أتی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قوم علی أقبالهم رقاع و علی أدبارهم رقاع یسرحون کما تسرح لاإبل و الغنم و یکون الفریع و الزقوم و رضف جهنم و حجارتها، قال: ماهؤلاء یا جبرئیل! قال: هؤلاء الذین لا یؤدون صدقات أموالهم، و ما ظلمهم الله شیئا، و ما الله بظلام للعبید۔

۱۳۰۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۳۹/۱

۱۳۰۸۔ کنز العمال للتمقی، ۱۵۸۲۲، ۳۱۰/۶

۱۳۰۹۔ التفسیر لابن جریر، الجزء الخامس عشر، ۷/۹

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرقی لنگوٹی کی طرح کچھ چیتھڑے تھے۔ اور جہنم کی گرم آگ، پتھر، تھوہڑ اور سخت کڑوی جلتی بدبودار گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگ زکوۃ نہ دینے والے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔ اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔

۱۳۱۰۔ **عن** عمر بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم ان امرأة اتت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و معها ابنة لها و فی ید ابنتها مسکتان غلیظتان من ذهب فقال لها : اتعطین زکوة هذا، قالت: لا، قال: ایسرك ان یسورك الله بهما یوم القیامة سوارین من نار ، قال فخلعتهما فالقتهما الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قالت: هما لله و رسوله ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اسکی ایک لڑکی بھی تھی جو سونے کے کنگن پہنے تھی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی زکوۃ نہ دوگی۔ عرض کی: نہ، فرمایا: کیا چاہتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سنتے ہی کنگن اتار کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردئے اور عرض کیا: یہ اللہ ورسول کیلئے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(۷) جس نے زکوۃ نہ دی اس کی نماز نہیں

۱۳۱۱۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : امرنا باقام الصلوة و ایتاء الزکاة ، و من لم یزك فلا صلوة له ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں۔ اور جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز نہیں۔

۱۳۱۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۱۳۱۰۔ السنن لابی داؤد، باب الکنز ما هو وزکوة الحلی، ۲۱۸/۱
۱۳۱۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، سنده صحیح، ۱۰۳/۱۰
۱۳۱۲۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۴۰/۱

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَقَامَ الصَّلٰوةَ وَ لَمْ يُؤْتِ الزَّكٰوةَ فَلَيْسَ بِمُسْلِمٍ يَنْفَعُهُ عَمَلُهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز ادا کرے اور زکوۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۸

(۸) زکوۃ نہ دینے پر سزا

۱۳۱۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أُوكِیَ عَلٰی ذَهَبٍ أَوْ فِضَّةٍ وَ لَمْ يُنْفِقْهُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ كَانَ جَمْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ يُكْوٰی بِهٖ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سونے چاندی میں بخل کیا اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا قیامت کے دن آگ بن جائے گا جس سے اسکو تپایا جائے گا۔۱۲م

(۹) زکوۃ کے بعد مال کنز نہیں رہتا

۱۳۱۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُّ مَا أُدِّیَ زَكٰوتُهٗ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ وَ إِنْ كَانَ مَدْفُوْنًا تَحْتَ الْأَرْضِ ، وَكُلُّ مَا لَا تُؤَدّٰی زَكٰوتُهٗ فَهُوَ كَنْزٌ وَ إِنْ كَانَ ظَاهِرًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مال کی زکوۃ ادا کر دی جائے وہ کنز نہیں رہتا خواہ زمین میں دفن ہو اور جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے خواہ زمین کے اوپر ہو۔

۱۳۱۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :لما نزلت هذه الآية، وَ الَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَ الْفِضَّةَ كَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ ، فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه ، انا افرج عنكم ، فانطلق فقال : يا نبی الله انه كبر على اصحابك هذه الآية فقال : إِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَفْرُضِ الزَّكَاةَ إِلَّا لِيُطَيِّبَ مَا بَقِیَ مِنْ أَمْوَالِكُمْ وَ إِنَّمَا فَرَضَ

۱۳۱۳۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۵۳/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵۶/۵

الترغيب والترهيب للمنذری، ۵۶/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۲۵/۳

۱۳۱۴۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۸۳/۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۳۹۵/۲

۱۳۱۵۔ السنن لابی داؤد، كتاب الزكاه، باب حقوق المال، ۲۳۵/۱

Marfat.com

الْمَوَارِيْثَ تَكُوْنُ لِمَنْ بَعْدَكُمْ قال : و كبر عمر رضى الله تعالىٰ عنه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ "والذین یکنزون الذھب والفضۃ" نازل ہوئی۔یعنی وہ لوگ جوسونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر یہ امر دشوار گزرا۔سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس مشکل کو دور کرتا ہوں لہذا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا نبی اللہ! آپ کے صحابہ کرام اس آیت مقدسہ کے حکم میں کچھ دشواری محسوس کر رہے ہیں۔فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زکوۃ صرف اس لئے فرض فرمائی ہے کہ تمہارے مال پاک ہوجائیں۔اوروراثت کا حکم اس لئے نازل فرمایا کہ تمہارے بعد والوں کو وہ مال پہونچ جائے۔راوی فرماتے ہیں: یہ سن کر حضرت فاروق اعظم نے تکبیر پڑھی۔۱۲م

۱۳۱۶۔**عن** أم المؤمنين أم سلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت كنت البس اوضاحا من ذهب ، فقلت : يا رسول الله ! اكنز هو؟ فقال : مَا بَلَغَ أنْ تُؤدّٰى زَكاتُهٗ فَزُكّٰى فَلَيْسَ بِكَنْزٍ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں سونے کی پازیب پہنے تھی۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ کنز ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر نصاب کو پہونچ جائے اور زکوۃ دے دی جائے تو کنز نہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(۱۰) اللہ کی راہ میں عمدہ مال خرچ کرو

۱۳۱۷۔**عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يَاَيُّهَا النَّاسُ ! اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا الطَّيِّبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۷/۱۰۶

۱۳۱۶۔ السنن لابی داؤد ، باب الكنز ما هو و زكاة الحلى، ۲۱۸/۱
المستدرك للحاكم ۳۹۰/۱ ☆

۱۳۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۲۸/۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۳٤٦/۳
اتحاف السادة للزبيدى، ۸/٦ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۲٦۰/۱

(۱۱) ضرورت اصلیہ میں زکوۃ نہیں

۱۳۱۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِی عَبْدِهٖ وَ لَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوۃ نہیں۔

فتاوی افریقہ ص ۳۲

۱۳۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لیس علی المسلم ، الخ، ۱۹۷/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الزکاۃ ، ۳۱۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۹/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۱۷/۴
التمهید لابن عبد البر، ۲۱۵/۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۲/۶
مشکل الآثار للطحاوی، ۳۸۰ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ۲۲۸۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۶۶/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۸۵۴، ۳۲۲/۶
الدر المنثور للسیوطی، ۳۴۵/۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۱۴۹/۲
التفسیر للقرطبی، ۷۸/۱۰ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۵۶/۸

Marfat.com

۲۔ بنو ہاشم کیلئے زکوٰۃ حرام

(۱) اہل بیت کیلئے زکوۃ ناجائز

۱۳۱۹۔ **عن** عبد المطلب بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِیَ أَوْسَاخُ النَّاسِ ، وَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَ لَا لِاٰلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیهِ وَسَلَّمَ ۔

فتاوی رضویہ ۱/۶۹۳

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: یہ زکوۃ تو لوگوں کا میل کچیل ہے۔ لہذا محمد اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے حلال نہیں۔

۱۳۲۰۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذکر انی اخذت تمرة من تمر الصدقة فجعلتها فی فی ، فاخرجها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلعابها فالقاها فی التمر ، قال رجل یا رسول الله! ما کان علیك فی هذه التمرة بهذا الصبی؟ قال: اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ۔

حضرت امام حسن مجتبی بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے بچپن میں صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی تھی۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً مع لعاب میرے منہ سے نکال دی اور کھجوروں میں ڈال دی ایک صاحب نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اس بچہ کے اس ایک کھجور کے کھانے میں آپ کیلئے کیا حرج تھا؟ فرمایا: میرے اور میری اولاد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ ۱۲م

۱۳۲۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : استعمل ارقم بن

۱۳۱۹۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الزکاة علی رسل الله ﷺ، ۳٤٥/۱
شرح السنة للبغوی، ۱۰۱/٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٦٥۰۷، ٤٥٤/٦
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳٥/٤ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۸۱۳،
۱۳۲۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الصدقة، ۸۳/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الصدقة لبنی هاشم، ۲۰۲/۱
۱۳۲۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الزکوة، ۲۹۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۸/٦

ارقم الزهری علی الصدقات ، فاستتبع ابا رافع فاتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله فقال : یَا أَبَا رَافِعٍ ! اِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَ اِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۳۹۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدقات وصول کرنے کا عامل مقرر کیا گیا انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صدقات کے مال سے کچھ مانگا۔ تو حضور نے ارشاد فرمایا صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہے اور کسی قوم کا غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔ ۱۲م

۱۳۲۲۔ **عن** عبد الله بن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم قال : دخلنا علی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فقال: ما اختصنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بشئ دون الناس الا بثلث اشیاء اسباغ الوضوء ، و ان لا ناکل الصدقة، و ان لا ننزی الحمر علی الخیل ۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے: ہمیں دیگر لوگوں کے مقابلہ میں خاص طور پر تین چیزوں کا حکم دیا ہم وضو میں خوب مبالغہ کریں۔ صدقہ کا مال نہ کھائیں۔ گدھوں کی گھوڑیوں سے جفتی نہ کرائیں۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۳۹۱

۱۳۲۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَحِلُّ لَکُمْ أَهْلَ الْبَیْتِ مِنَ الصَّدَقَاتِ شَیْءٌ، اِنَّمَا هِیَ غُسَالَةُ الْأَیْدِیْ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے میرے اہل بیت! تمہارے لئے صدقہ کی کوئی چیز جائز نہیں کہ یہ تو

۱۳۲۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۹۷/۱

۱۳۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۱۷/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۱/۳

کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۳۰، ۴۵۸/۶ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۴۲۵/۳

Marfat.com

ہاتھوں کا میل ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۴۷۴

۱۳۲٤۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بعث رجلا من بنی مخزوم علی الصدقة فقال: لابی رافع ! اصحبنی کیما تصیب منها فقال : حتی استاذن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فاتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذکر ذلك له ، فقال : اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا یَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ ، وَ اِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو صدقات وصول کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے ابورافع سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلو تا کہ تم بھی اس سے حصہ پاؤ انہوں نے کہا: میں پہلے حضور سے اجازت لے لوں، لہذا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس سلسلہ میں عرض کیا: آپ نے فرمایا: بیشک آل محمد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ اور کسی قوم کا غلام بھی اسی میں شمار ہوتا ہے۔۱۲م

۱۳۲۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : اخذ الحسن بن علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنهما تمرة من تمر الصدقة فادخلها فی فیه ، فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کِخ کِخ اُلْقِهَا ، اُلْقِهَا ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْکُلُ الصَّدَقَةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں رکھلی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا: تھوتھو، نکال نکال۔ کیا نہیں جانتے ہو؟ کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔۱۲م

۱۳۲٦۔ **عن** أبی لیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخلت مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بیت الصدقة فتناول الحسن تمرة فا خرجها من فیه و قال : أنَا أهْلُ ۔

۱۳۲٤۔ السنن لابی داؤد، باب الصدقة علی بنی هاشم، ۱/۲۳۳
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الصدقة الخ ۱/۸۳
المستدرك للحاکم کتاب الزکاة، ۱/٤۰٤
المسند لاحمد بن حنبل، ٦/۱۰ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۳۰۰
۱۳۲۵۔ الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الصدقة لبنی الخ، ۱/۲۰۲
الصحیح لمسلم، باب تحریم الزکاة علی رسول الله ﷺ، ۱/۳٤۳
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۳۰۰ ☆ المسند لابی داؤد الطبالیس، ۱۰/۳۲۵
۱۳۲٦۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۳۰۱ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۵۷٦۸، ۸/٤۱۸

الْبَيْتِ لَا يَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةِ أَوْلَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ ۔

حضرت ابولیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس جگہ گیا جہاں صدقہ کے مال جمع تھے۔ حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں رکھ لی۔ حضور نے فوراً وہ ان کے منہ سے نکالی اور فرمایا ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں، یا سرکار نے فرمایا: ہم صدقہ نہیں کھاتے۔۱۲م

۱۳۲۷ **عن** معاویه بن حیدة القشیری رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اتی بشئ سال اصدقة هی ام هدیة فان قالوا: صدقة لم یاکل و ان قالوا: هدیة اکل ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی چیز لائی جاتی تو پہلے پوچھتے کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر لانے والے کہتے: صدقہ ہے، تو آپ نہیں کھاتے۔ اور اگر کہتے: کہ ہدیہ ہے، تو تناول فرمالیتے۔۱۲م

۱۳۲۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللة صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنِّی لَاَنْقَلِبُ اِلیٰ اَهْلِی فَاَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلیٰ فِرَاشِی فِی بَیْتِی فَاَرْفَعُهَا لِآکُلَهَا ، ثُمَّ اَخْشیٰ اَنْ تَکُوْنَ صَدَقَةً فَاُلْقِیْهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے اہل بیت میں آتا ہوں اور اپنے گھر میں بستر پر کوئی کھجور گری ہوئی پاتا ہوں۔ تو چاہتا ہوں کہ اٹھا کر کھالوں پھر مجھے اس بات کا خوف لاحق ہوتا ہے کہ کہیں یہ صدقہ کی ہو۔ لہذا اسکو چھوڑ دیتا ہوں۔۱۲م

۱۳۲۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۱۳۲۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهة الصدقة ، ۸۳/۱

۱۳۲۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۰۱/۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۸۷/۸
السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۵/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۸۶/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۰۹، ۴۵۵/۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۰۰/۶

۱۳۲۹۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الزکاة علی رسول اللة ﷺ ، ۳۴۴/۱
شرح معانی اللآثار ، باب الصدقة علی بن هاشم ، ۳۰۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۲/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۰/۷
المصنف لعبد الرزاق ، ۱۸۶۴۲، ۱۴۴/۱۰

Marfat.com

وسلم رأى تمرة فقال : لَوْ لَا اِنِّی أَخَافُ أَنْ تَكُوْنَ صَدَقَةً لَاَكَلْتُهَا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کھجور دیکھی فرمایا: اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اس کو تناول فرمالیتا۔۱۲م

۱۳۳۰۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه انه جاء الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حین قدم المدینة بما ئدة علیها رطب فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا هٰذَا ؟ يَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ ! قال : صدقة علیك و علی اصحابك ، قال : اِرْفَعْهَا ، فَاِنَّا لَا نَاْكُلُ الصَّدَقَةَ ، فرفعها ، فجاء ہ من الغد بمثله ، فوضعه بین یده ، فقال : مَا هٰذَا ؟ يَا سَلْمَانُ الْفَارِسِيُّ ! قال: هدية ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لا صحابه: اِنْبَسِطُوْا ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب مدینہ آئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دسترخوان لیکر حاضر ہوئے جس میں کچھ کھجوریں تھیں۔حضور نے فرمایا: اے سلمان فارسی! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: آپ کے اور صحابہ کرام کیلئے صدقہ ہے۔فرمایا: اس کو اٹھالو کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے انہوں نے کھجوریں آپ کے پاس سے اٹھائیں پھر دوسرے دن اسی طرح لیکر حاضر ہوئے اور خدمت میں پیش کیا۔فرمایا: اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: ہدیہ، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس کو بچھاؤ۔۱۲م

۱۳۳۱۔ **عن** عبد المطلب بن ربیعة بن الحارث رضی الله تعالی عنه قال: اجتمع ربیعة بن الحارث و العباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما فقالا : لو بعثنا هذین الغلامین ، قال لی و للفضل بن العباس ، علی الصدقة فادیا ما یؤدی الناس و

۱۳۳۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقة بنی هاشم، ۳۰۱/۱
المستدرك للحاكم، ۱۶/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقي، ۳۲۷/۵
المعجم الكبير للطبراني، ۳۰۵/۶ ☆ جمع الزوائد للهيثمي، ۳۲۶/۹
نصب الراية للزيلعي، ۲۷۹/۴ ☆ دلائل النبوة للبيهقي، ۹۷/۶

۱۳۳۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقة علی بنی هاشم، ۲۹۹/۱
الصحيح لمسلم، باب تحريم الزكاة على الرسول، ۳۴۴/۱
السنن الكبرى للبيهقي، ۳۱/۷ ☆ كنز العمال للمتقي، ۱۶۵۱۴، ۴۵۶/۶
اتحاف السادة للزبيدي، ۱۳۵/۴ ☆ جمع الجوامع للسيوطي، ۵۶۶۵،

Marfat.com

أصابا ما يصيب الناس ، قال : فبينما هما فى ذلك جاء على بن أبى طالب فوقف عليهما فذكر اليه ذاك فقال على : لا تفعلا ، فو الله ! ما هوبفاعل فقال ربيعة بن الحارث : ما يمنعك من هذا الا نفاسة علينا فو الله ! لقد نلت:صهر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فما نفسناه عليك فقال على: أنا أبو حسن ارسلاهما فانطلقا واضطجع فلما صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الظهر سبقناه الى الحجرة فقمنا عند بأبها حتى جاء فاخذ باذننا و قال : أخرجاما تصرران ثم دخل و دخلنا عليه و هو يومئذ عند زينب بنت -جحش فتوكلنا الكلام ثم تكلم حدنا قال : يا رسول الله ! أنت أبر الناس واوصل الناس و قد بلغنا النكاح و قد جئناك لتؤمرنا على بعض الصدقات فنؤدى اليك كما يؤدون و نصيب كما يصيبون فسكت حتى أردنا ان نكلمه ، وجعلت زينب تلمع الينا من و راء الحجاب أن لا نكلمه فقال : إن الصدقة لا تنبغى لآل محمد ، إنما هى اوساخ الناس ۔

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک دن آپس میں گفتگو ہوئی کہ قسم بخدا! کیا ہی اچھا ہو کہ ہم ان دونوں لڑکوں عبدالطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں ۔ یہ دونوں جا کر حضور سے عرض کریں کہ ان کو صدقات کی وصولی کیلئے عامل مقرر فرمادیں ۔ تا کہ ان کو بھی وہ دیا جائے جو دوسرے لوگوں کو دیا جاتا ہے ۔ ان حضرات کے درمیان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف لے آئے ۔ انہوں نے حضرت علی سے بھی اس بات کا تذکرہ کیا ۔ آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو ۔ خدا کی قسم ! حضور ایسا ہرگز نہیں کریں گے ۔ حضرت ربیعہ نے کہا: آپ تو ہمیں صرف اس لئے روک رہے ہیں کہ آپ کا حضور سے خسرالی رشتہ ہے ۔ تو اس سلسلہ میں ہم آپ جیسے نہیں ۔ لہذا ہمیں اجازت مل سکتی ہے ۔ اس پر حضرت علی نے فرمایا: تو تم بھیج کر دیکھ لو ۔ چنانچہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت علی وہیں ٹھہر گئے ۔ حضور نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو ہم حجرۂ مقدسہ کی طرف بڑھے اور دروازہ پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ حضور تشریف لائے اور غایت محبت سے ہمارے کان پکڑ کر فرمایا: اپنے دل کی بات کہو! پھر ہم حضور کے ساتھ اندر داخل ہوئے ۔ ان دنوں حضور ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Marfat.com

یہاں قیام پذیر تھے۔ ہم نے ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہوئے گفتگو شروع نہ کی۔ پھر ہم میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور صلہ رحمی فرمانے والے ہیں۔ ہم اب بالغ ہو چکے ہیں۔ اور ہم آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں صدقات وصول کرنے پر مامور فرمائیں تاکہ ہم بھی دوسروں کی طرح صدقات وصول کر کے لائیں اور اس سے حصہ پائیں۔ حضور خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے کچھ بولنے کا ارادہ کیا لیکن ام المؤمنین ہمیں پردہ کے پیچھے سے اشارہ فرمارہی تھیں کہ ہم کچھ نہ بولیں پھر حضور نے ارشاد فرمایا بیشک صدقہ آل محمد کیلئے جائز نہیں وہ تو لوگوں کے مالوں کا میل ہے۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک اس تحریم کی علت ان حضرات عالیہ کی عزت وکرامت اور نظافت وطہارت ہے۔ کہ زکوۃ مال کا میل ہے اور گناہوں کا دھوون۔ اس ستھری نسل والوں کے قابل نہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تعلیل کی تصریح فرمائی۔ یہ ہی ہمارے عامۂ علماء کا مذہب ہے حتی کہ جمہور علمائے کرام نے بنو ہاشم کو مال زکوۃ سے عمل صدقات کی اجرت لینا ناجائز کہا حالانکہ یہ اغنیاء کیلئے بھی روا ہے کہ من کل الوجوہ زکوۃ نہیں۔ مگر آخر شبہ زکوۃ ہے اور بنی ہاشم کی جلالت شان شبہ لوث سے بھی براءت کی شایاں۔ فتاوی رضویہ ۳۹۲/۴

(۲) بنو ہاشم کا غلام بھی زکوۃ نہیں لے سکتا

۱۳۳۲۔ **عن** ہرمز او کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ مر علی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال: فدعانی فجئت فقال: یَا أَبَا فُلَان ! اِنَّا أَهْلُ الْبَيْتِ قَدْنُهِيْنا أَنْ نَأْكُلَ الصَّدَقَةَ، وَاِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَلَا تَأْكُلُ الصَّدَقَةَ۔

حضرت ہرمز یا کیسان حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آزاد کردہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے، کہتے ہیں: مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلایا تو میں حاضر ہوا، ارشاد فرمایا: اے ابوفلاں! ہم اہل بیت ہیں۔ ہمیں صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے۔ اور قوم کا غلام اسی میں شمار ہوتا ہے لہذا صدقہ مت کھانا۔

۱۳۳۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الزکوۃ، ۳۰۰/۱

Marfat.com

۳۔ مصارف زکوۃ وصدقات

(۱) اہل قرابت کو زکوۃ وصدقات دینا اجر عظیم کا باعث

۱۳۳۳۔ **عن** زینب امرأة عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : كنت فی المسجد فرأیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : تَصَدَّقْنَ وَ لَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ ، و كانت زینب تنفق علی عبد الله و أیتام فی حجرها ، فقالت لعبد الله ! سل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، أیجزی عنی أن انفق علیك و علی أیتام فی حجری من الصدقه ؟ فقال : سلی أنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فانطلقت الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فو جدت اِمرأة من الأنصار علی الباب حاجتها مثل حاجتی ، فمر علینا بلال فقلنا : سل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ایجزئ عنی أن أتصدق علی زوجی و أیتام لی حجری ، و قلنا : لا تخبرنا : فدخل فسأله فقال : من هما ؟ قال : زینب ، فقال : أیُّ الزَّیَانِبِ ، قال : اِمرأة عبد الله ، قال: نَعَمُ ، لَهَا أَجْرَانِ ، أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَ أَجْرُ الصَّدَقَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھی کہ سرکار نے مجھے دیکھ کر ارشاد فرمایا: صدقہ دیا کرو خواہ تمہارے زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔ حضرت زینب کا طریقۂ کار یہ تھا کہ وہ صدقہ اپنے شوہر اور یتیموں کو دیا کرتی تھیں جو انکی کفالت میں تھے۔ لہذا انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کر لینا کہ کیا صدقہ کا مال تم پر اور ان یتیموں پر خرچ کر سکتی ہوں۔ حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم خود ہی پوچھ لینا۔ چنانچہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ دروازے پر ایک انصاری بی بی ملیں وہ بھی میرے جیسا ہی مسئلہ معلوم کرنے آئیں تھیں۔ اتنے میں سامنے سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستہ سے گزرے ہم نے کہا: ہمارے لئے حضور سے یہ مسئلہ معلوم کر لو! کیا ہم اپنے شوہر اور اپنی کفالت میں یتیموں کو صدقہ دے سکتے ہیں۔ لیکن ہماری اطلاع نہ دینا۔ انہوں نے

۱۳۳۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الزکاة علی الزوج و القیام، ۱۹۸/۱
الصحیح لمسلم، کتاب الزکاة، ۳۲۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۳/۶

Marfat.com

خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا: سرکار نے فرمایا: یہ دونوں کون ہیں؟ بولے: زینب، فرمایا: کون زینب؟ عرض کیا؛ عبداللہ بن مسعود کی بیوی، فرمایا: ہاں، انکو صدقہ دے سکتی ہیں اور اس میں دوہرا ثواب ہے۔ ایک قرابت کا اور دوسرے صدقہ کا۔

۱۳۳٤۔ **عن** سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اَلصَّدَقَةُ عَلَى الْمِسْكِيْنِ صَدَقَةٌ،وَهِيَ عَلٰى ذِى الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ ۔

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین کو دینا اکہرا صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا دوہرا۔ ایک تصدق ایک صلہ رحم۔

(۲) اہل قرابت کے علاوہ کو صدقہ دینا مقبول نہیں

۱۳۳۵۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : يَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ! وَالَّذِى بَعَثَنِى بِالْحَقِّ ، لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ رَجُلٍ وَلَهٗ قَرَابَةٌ مُحْتَاجُوْنَ اِلٰى صِلَتِهٖ وَ يَصْرِفُهَا اِلٰى غَيْرِهِمْ ، وَالَّذِى نَفْسِى بِيَدِهٖ لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے امت محمد! قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق لیکر مبعوث فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کی حاجت رکھیں اور وہ انہیں چھوڑ کر اوروں پر تصدق کر لے۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر نظر نہ فرمائے گا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۸۵
فتاوی رضویہ ۱/۶۹۳

۱۳۳٤۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی الصدقة علی القرابة، ۱/۸۳
المستدرك للحاكم، ۱/٤۰۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۳۱۷
۱۳۳۵۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳/۱۱۷ ☆

Marfat.com

(۳) غنی وتندرست کیلئے زکوۃ جائز نہیں

۱۳۳۶۔**عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَا یَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّةٍ سَوِیٍّ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۷ ☆ جد الممتار ۲/ ۱۵۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی اور تندرست کیلئے صدقہ جائز نہیں۔

۱۳۳۶۔ الجامع للترمذی باب ما جاء من لا تحل له الصدقة ۸۳/۱

السنن لابی داؤد ، کتاب الزکاة باب من یعطی من الصدقة و حد المعنی ۱۲۹/۱۰

السنن لابن ماجه ، باب من سال عن ظهر غنی، ۱۳۳/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۹۲/۲ ☆ المستدرك للحاكم ۴۰۷/۱

مجمع الزوائد لهیثمی، ۹۱/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰۱/۴

Marfat.com

۴۔صدقہ کے فضائل

۱۔صدقہ وخیرات کی فضیلت

۱۳۳۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِنَّ اللّٰهَ لَيُرَبِّى لِأَحَدِكُمُ التَّمْرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرَبِّى أَحَدُكُمْ فَلُوَهُ أَوْ فَصِيلَهُ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ أُحُدٍ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جو ایک چھوہارہ یا ایک نوالہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا ہے اور پالتا ہے جیسے آدمی اپنے بچھیرے یا بونے کو پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ بڑھ کر وہ احد کے برابر ہو جاتا ہے۔

۱۳۳۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرَبِّيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرَبِّى أَحَدُكُمْ فَلُوَهُ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک چھوہارے کے برابر پاک مال سے خیرات کرے۔ اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا مگر پاک کو، تو رب عزوجل اسے اپنے داہنے دست قدرت سے قبول فرماتا ہے۔ پھر

۱۳۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۱/۶ ☆ التفسير لابن كثير، ۴۸۹/۱
كنز العمال للمتقى، ۱۶۰۲۰، ۳۵۲/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۴/۲
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۰۱۴ ☆ الترغيب و االترهيب للمنذرى، ۱۲/۲

۱۳۳۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصدقة من كسب طيب، ۱۸۹/۱
الصحيح لمسلم، باب بيان ان اسم الصدقة، ۳۲۶/۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ضل الصدقة، ۸۴/۱
السنن لابن ماجه، باب فضل الصدقة، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۸/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۵۵/۱
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۶۶۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۴۸/۶
اتحاف السادة للزبيدى، ۱۱۴/۴ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۹۰۹
شرح السنة للبغوى، ۱۳۳/۶ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۵۰/۱

خیرات کرنے والے کیلئے اسکو بچھیرے کی پرورش کی طرح پالتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑھ کر پہاڑ کے برابر ہو جائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کوئی احمق سا احمق بھی ان حدیثوں سے یہ معنی نہیں سمجھے گا کہ ایک چھوہارے یا ایک ہی نوالے کی خصوصیت ہے۔ ایک دے گا تو قبول ہوگا اور ثواب ملے گا۔ جہاں دوبارہ زائد دئے پھر نہ قبول کی توقع اور نہ ثواب کی ترقی۔ نہیں، نہیں، بالیقین یہ ہی معنی ہے کہ ایک لقمہ یا ایک خرمہ بھی ان نیک جزاؤں کا باعث ہے۔

صفائح اللجین ص ۱۱

(۲) پوشیدہ صدقہ افضل ہے

۱۳۳۹۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ سِرًّا اِلیٰ فَقِیرٍ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جو خفیہ طور پر فقیر کو دیا جائے۔

الزلال الانقی ص ۱۷۰

(۳) صدقہ عمر بڑھاتا ہے

۱۳۴۰۔ **عن** عمر بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ وَ تَمْنَعُ مِیْتَةَ السُّوْءِ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع فرماتا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۷

۱۳۳۹۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱۱/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۲۵۰، ۶/۴۰۰

۱۳۴۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۰/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲/۱۷

المطالب العالیة لابن حجر، ۸۷٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲۱/۲

الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۱۱، ۶/۳۷۱

Marfat.com

۱۳٤۱۔**عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ صَدَقَةَ وَ صِلَةَ الرَّحِمِ یَزِیْدُ اللّٰهُ بِهِمَا فِی الْعُمُرِ وَ یَدْفَعُ بِهِمَا مَیْتَةَ السُّوْءِ وَ یَدْفَعُ بِهِمَا الْمَکْرُوْهَ وَ الْمَحْذُوْرِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ اور صلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ واندیشہ کو دور کرتا ہے۔　　ردالقحط والوباء ص ۱۰

(۴) صدقہ غضب الٰہی کو بجھاتا ہے

۱۳٤۲۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِئُ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مَیْتَةَ السُّوْءِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ اللہ عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔　　ردالقحط والوباء ص ٦

۱۳٤۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۱/۸ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۵/۳
المطالب العالیة لابن حجر، ۸۷۵ ☆ الکامل لابن عدی،
فتح الباری للعسقلانی، ٤۱٦/۱۰ ☆
۱۳٤۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الصدقة، ۸٤/۱

Marfat.com

(۵)صدقہ جہنم سے بچاتا ہے

۱۳۴۳۔**عن** أمیرالمؤمنین أبی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمَرَةٍ ، فَاِنَّهَا تَقِیْمُ الْعِوَجَ وَ تَدْفَعُ مَیْتَةَ السُّوْءِ ۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ سے بچو اگر چہ آدھا چھوہارہ دیکر۔ کہ وہ کجی کو سیدھا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

(۶)صدقہ گناہ مٹاتا ہے

۱۳۴۴۔**عن** عاصم العدوی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِیْئَةَ کَمَا یُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارُ ۔

حضرت عاصم عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔

(۷)صدقہ بری موت سے بچاتا ہے

۱۳۴۵۔**عن** رافع بن مکیث الرضوانی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مَیْتَةَ السُّوْءِ۔

حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری موت سے بچاتا ہے۔

راد القحط والوباء ص ۷

۱۳۴۳۔ الجامع الصحیح لبخاری، باب اتقوا النار و لو بشق ثمرة، ۱۹۰/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱۴/۱۲ ☆ التاریخ الکبیر لبخاری، ۱۰۵/۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰۵/۳ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۲۴۲۸
۱۳۴۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳۵/۱۹ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۱/۳ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۳۰۳/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰/۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۳۸/۲
مجمع الکبیر للطبرانی، ۲۳۰/۵ ☆
۱۳۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۵ ☆

Marfat.com

۱۳٤٦۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ لَيَدْرِءُ بِالصَّدَقَةِ سَبْعِيْنَ بَابًا مِنْ مِيْتَةِ السُّوْءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل صدقہ کے سبب ستر دروازے بری موت کے دفع فرماتا ہے۔

۱۳٤۷۔ **عن** رافع بن خديج رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سبْعِيْنَ بَابًا مِنَ السُّوْءِ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ ستر دروازے برائی کے بند کرتا ہے۔

(۸) صدقہ بلائیں دفع کرتا ہے

۱۳٤۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ سَبْعِيْنَ نَوْعًا مِنْ أَنْوَاعِ الْبَلَاءِ ، أَهْوَنُهَا الْجُذَامُ وَ الْبَرَصُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ ستر قسم کی بلائیں روکتا ہے جن کی آسان تر بدن بگڑنا اور سپید داغ ہیں۔و العیاذباللہ تعالیٰ۔

۱۳٤۹۔ **عن** أمير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : قال

۱۳٤٦۔ كنز العمال للمتقی، ۱۰، ۱٦۱۱، ٦/۳۷۱ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۰۳۰
اتحاف السادة للزبيدی، ٤/۱٦۷ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۳۵۵
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۱۲ ☆ المعنی لعراقی، ۱/۲۲٦
۱۳٤۷۔ المعجم الكبير لنطبرانی، ٤/۳۲۷ ☆ مجمع الزوائد لنهيثمی، ۳/۱۰۹
الدر المنثور لسيوطی، ۱/۳۵۵ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۱۹
اتحاف السادة للزبيدی، ٤/۱٦۷ ☆ تاريخ اصفهان ، ۱/٦۸
۱۳٤۸۔ اتحاف السادة للزبيدی، ٤/۱۷۳ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۳/۳۹۳
كنز العمال للمتقی، ، ۱۵۹۲ ، ٦/۳٤٦ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۹
۱۳٤۸۔

Marfat.com

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلَآءَ لَا يَتَخَطَّاهَا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔

راد القحط والوباء ص ۷

۱۳۵۰۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلصَّدَقَاتُ بِالْغُدُوَّاتِ يَدْفَعْنَ الْعَاهَاتِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کرتے ہیں۔

۱۳۵۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ الْقَضَاءَ السُّوْءَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری قضا کو ٹال دیتا ہے۔

(۹) صدقہ کی کثرت سے روزی بڑھتی ہے

۱۳۵۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صِلُوا الَّذِىْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِى السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ تُوْجَرُوْا وَ تُحْمَدُوْا وَ تُرْزَقُوْا۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ اپنی نسبت درست کرو، اس کی یاد کی کثرت کرو۔ اور خفیہ و ظاہر صدقہ کی تکثیر سے، ایسا کرو گے تو روزی دئے جاؤ گے۔ قابل ستائش رہو گے اور تمہاری شکستگیاں درست کی جائیں گی۔

۱۳۵۰۔ المسند الفردوس للديلمى، ۴۱۴/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۳۱۷/۱

۱۳۵۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۵۰۲/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۲/۸

۱۳۵۲۔ الدر المنثور للسيوطى، ۳۵۴/۱ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۷۱/۳

الترغيب والترهيب للمنذرى، ۵۱۱/۱ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ۵۰/۳

التفسير للقرطبى، ۱۹/۱۸ ☆

Marfat.com

۱۳۵۳۔**عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يُصَابُ بِشَیْءٍ فِی جَسَدِهٖ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ دَرَجَةً وَ حُطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مسلمان کو کوئی جسمانی تکلیف پہونچے اور وہ صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۵۰۸

(۱۰) بہرے کو بات سنانا صدقہ ہے

۱۳۵۴۔**عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِسْمَاعُ الْاَصَمِّ صَدَقَةٌ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہرے کو اچھی بات سنانا صدقہ ہے۔۱۲م

(۱۱) خود کھانا اور دوسرے کو کھلانا صدقہ ہے

۱۳۵۵۔**عن** المقداد بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا أَطْعَمْتَ زَوْجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ مَا أَطْعَمْتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَ مَا أَطْعَمْتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَ مَا أَطْعَمْتَ نَفْسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۱۸

۱۳۵۳۔ الجامع للترمذی، ۱۶۷/۱ ☆ السنن لابن ماجه، ۱۹۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۴۸/۶ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۱/۲ ☆
۱۳۵۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۰۳ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ۶۸/۱ ☆
۱۳۵۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۱/۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۷۹/۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۹/۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۶۲/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۳۳۷/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۲۶۴/۲
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۸۹/۵ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۷۶/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۲۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۰۹/۹

Marfat.com

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو اپنے غلام کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو خود کھائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔۱۲م

(۱۲) ہر جاندار کو کھلانا باعث ثواب

۱۳۵۶۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فِی كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرِيٍّ أَجْرٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر میں ثواب ہے۔

۱۳۵۷۔**عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : فِيمَا يَأْكُلُ ابْنُ آدَمَ أَجْرٌ وَ فِيمَا يَأْكُلُ السَّبُعُ أَجْرٌ، وَفِيمَا يَأْكُلُ الطَّيْرُ أَجْرٌ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۲۹

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ آدمی کھائے اس میں ثواب ہے، اور جو درندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے۔ جو پرند کو پہونچے اس میں ثواب ہے۔

(۱۳) حرام کمائی سے صدقہ حرام ہے

۱۳۵۸۔**عن** أبی الطفيل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَن كَسَبَ مَالًا حَرَامًا فَأَعْتَقَ مِنْهُ وَوَصَلَ مِنْهُ رَحِمَهُ كَانَ ذٰلِكَ إِصْرًا عَلَيْهِ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۷۳۵ ☆ السنن الكبرى لبيهقی، ۴/۱۸۶
شرح السنة للبغوی، ۲/۲۲۹ ☆ الصحيح لابن حبان، ۸۶۰
۱۳۵۷۔ المستدرك للحاكم، ۴/۱۳۳ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۳۷۸
۱۳۵۸۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/۵۴۹ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۰/۲۹۲
كنز العمال للمتقی، ۹۲۷۰ ☆

Marfat.com

وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرام مال کمائے پس اس میں سے غلام آزاد کرے اور صلہ رحم کرے تو یہ بھی اس پر وبال ٹھہرے۔

۱۳۵۹۔ **عن** القاسم بن مخیمرة رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلاً قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ اکْتَسَبَ مَالًا مِنْ مَّأْثَمٍ فَوَصَلَ بِهٖ رَحِمَهٗ أَوْتَصَدَّقَ بِهٖ أَوْأَنْفَقَهٗ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ جَمَعَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ قُذِفَ بِهٖ فِی جَهَنَّمَ۔

حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو گناہ کی وجہ سے مال کمائے اس سے صلہ رحم یا تصدق یا راہ خدا میں خرچ کرے یہ سب جمع کر کے اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔

(۱۴) حلال کمائی ہی کا صدقہ مقبول ہے

۱۳۶۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ،وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک کھجور کے برابر پاک کمائی سے تصدق کرے اور اللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتا مگر پاک۔ تو حق جل وعلا اسے اپنے یمین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔

۱۳۶۱۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله

۱۳۵۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۴۹/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۲/۱۰
کنز العمال للمتقی، ۹۲۷۰ ☆
۱۳۵۹۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۴۹/۲ ☆
۱۳۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقة من کسب طیب، ۱۸۹/۱
السنن البن ماجه، باب فضل الصدقة، ۱۲۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۱/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۲۶/۴
السنن الکبری للبیهقی، ۱۷۷/۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۳۹۳/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۵/۱
التفسیر لابن کثیر، ۴۸۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۰۲۰
۱۳۶۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب الزکاة، ۳۲۶/۱
الجامع للترمذی باب ما جاء فی فضل الصدقة، ۸۴/۲

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ ، وَ لَا یَقْبَلُ اِلَّا الطَّیِّبَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے، اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔

۱۳۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَکْسِبُ عَبْدٌ مَالًا حَرَامًا فَیَتَصَدَّقَ بِہٖ فَیُقْبَلُ مِنْہُ ، وَ لَا یُنْفِقُ مِنْہُ فَیُبَارَکُ فِیْہِ وَ لَا یَتْرُکُہٗ خَلْفَ ظَھْرِہٖ اِلَّا کَانَ زَادُہٗ اِلَی النَّارِ ، اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَا یَمْحُوا السَّیِّئَ بِالسَّیِّئِ وَلٰکِنْ یَمْحُوا السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ،اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُو الْخَبِیْثَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نہ ہوگا کہ بندہ مال حرام سے صدقہ دے پھر وہ قبول ہو جائے۔ اور یہ بھی نہ ہوگا کہ اس میں سے راہ خدا میں خرچ نہ کرے اور برکت دی جائے۔ اور اپنے پیچھے چھوڑ گیا تو وہ مال اس کے لئے جہنم کی طرف توشہ ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بدی کو بدی کے ذریعہ نہیں مٹاتا بلکہ بدی کو نیکی کے ذریعہ محو فرماتا ہے۔ بیشک مال حرام مال حرام کی خباثت کو محو نہیں کرتا۔۱۲م

۱۳۶۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَغْبِطَنَّ جَامِعُ الْمَالِ مِنْ غَیْرِ حِلِّہٖ أَوْ قَالَ مِنْ غَیْرِ حَقِّہٖ، فَاِنَّہٗ اِنْ تَصَدَّقَ بِہٖ لَمْ یُقْبَلْ مِنْہُ وَ مَا بَقِیَ کَانَ زَادُہٗ اِلَی النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے اس پر کوئی رشک نہ کی جائے۔ کہ اگر وہ

۱۳۶۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۲۸/۲ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۵۴۵/۲
التفسیر للقرطبی، ۶۹/۱۱ ☆ المنثور للسیوطی، ۱۶۸/۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۲۸/۳ ☆ الکامل لابن عدی،
الدر المنثرة، ۴۴ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳۴۶/۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۲۶۰/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۸/۶
جمع الجوامع للسیوطی، ۸۴۷۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۷۶۰
۱۳۶۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۵۵۰/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۴۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۷/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۷۷۱
۱۳۶۳۔ المستدرک للحاکم، ۴/۲ ☆

اس سے خیرات کرے گا تو قبول نہ ہوگی۔ اور جو بچ رہے گا وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف۔

۱۳٦٤۔ **عن** أبی حجیرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمْ یَکُنْ لَهٗ فِیْهِ أَجْرٌ وَکَانَ اِصْرُهٗ عَلَیْهِ۔

حضرت ابو حجیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے پھر اس کو خیرات میں دے اس کیلئے ثواب کچھ نہ ہو اور اس کا وبال اس پر ہو۔

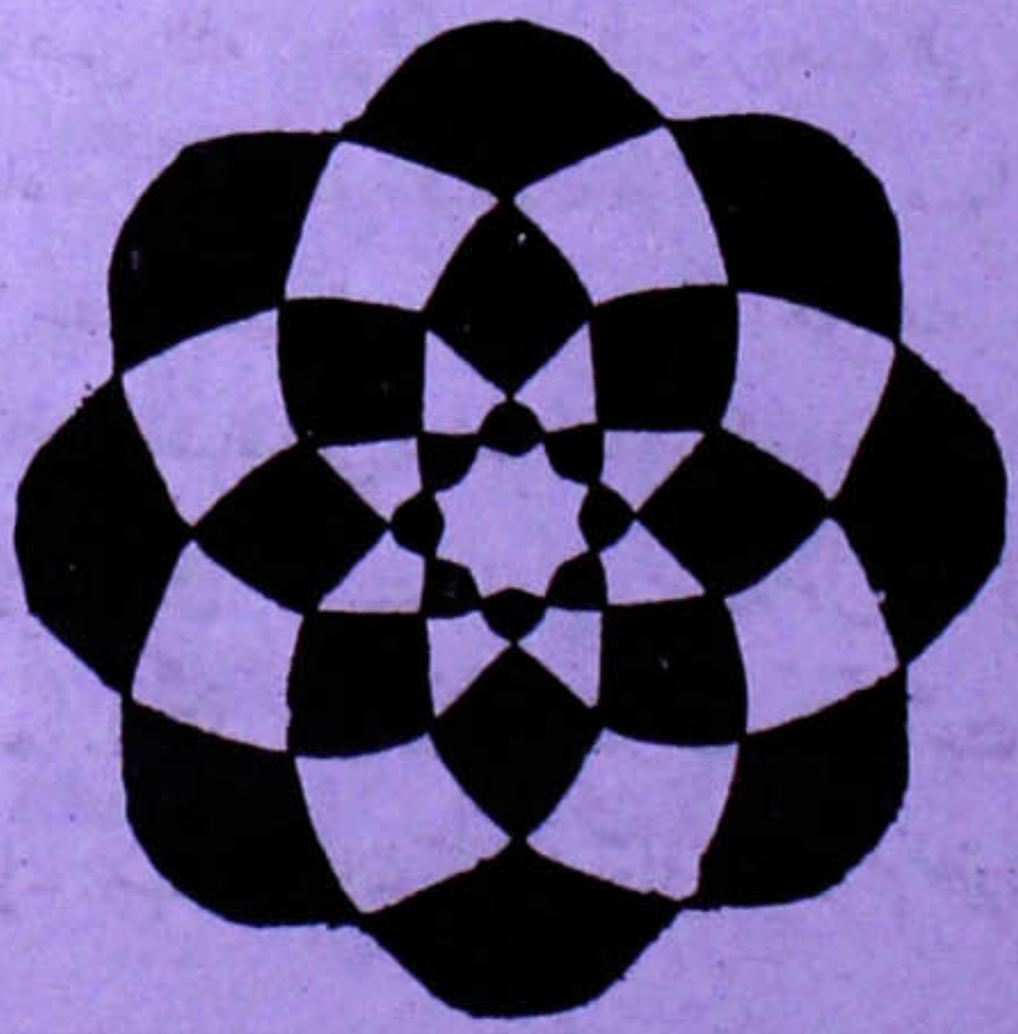

۱۳٦٤۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۵۳۵　☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳٤۷
السنن الکبری للبیهقی، ٤/۸٤　☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/۱۰
المستدرك للحاکم، ۱/۳۹۰　☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲٦۹

Marfat.com

۵۔ حیلۂ شرعی

(۱) حیلۂ شرعی کی اصل

۱۳۶۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بلحم بقر ، فقيل : هذا ما تصدق به على بريرة ، فقال : هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِيَّةٌ ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے کہا: یہ گوشت حضرت بریرہ پر صدقہ ہوا تھا۔ فرمایا: یہ بریرہ کیلئے صدقہ تھا ہمارے لئے ہدیہ ہے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۷/۱۰۶

۱۳۶۶۔ **عن** أم عطية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : بعث الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بشاة من الصدقة ، فبعثت الى عائشة منها بشئ ، فلما جاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الى عائشة ، قال : هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ ؟قالت : لا ، ألا اِن نسيبة بعثت الينا من الشاة التى بعثتم بها اليها ، قال: اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحَلَّهَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پاس صدقہ کی ایک بکری بھیجی، میں نے اس میں سے کچھ گوشت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیج دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس

۱۳۶۵۔ الصحيح لمسلم ، باب اباحة الهدية لنبى ﷺ ، ۱/۳۴۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۸۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۶/۸۱

۱۳۶۶۔ الصحيح لمسلم ، باب اباحة الهدية للنبى ﷺ ، ۱/۳۴۵
الجامع الصحيح للبخارى ، باب اذا تحولت الصدقة ، ۱/۲۰۲
السنن لابن ماجه ، باب خيار لامة اذا اعتقت ، ۱/۱۵۰
شرح معانى الآثار للطحاوى ، ۱/۳۰۲ ☆ فتح البارى لعسقلانى ، ۴/۱۴۱
مجمع الزوائد للهيثمى ، ۳/۱۴۹ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۵/۱۰۶
مشكوة المصابيح للتبريزى ، ۲۰۷۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى ، ۴/۳۰۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۲۰۷ ☆ السنن الكبرى للبيهقى ، ۴/۲۰۳

Marfat.com

تشریف لائے تو فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ عرض کیا: نہیں، ہاں ام عطیہ نسیبہ نے بکری کا گوشت بھیجا ہے جو آپ نے ان کے پاس بھیجی تھی۔ فرمایا: صدقہ کی بکری اپنے محل میں پہونچ گئی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۳۹۲/۴

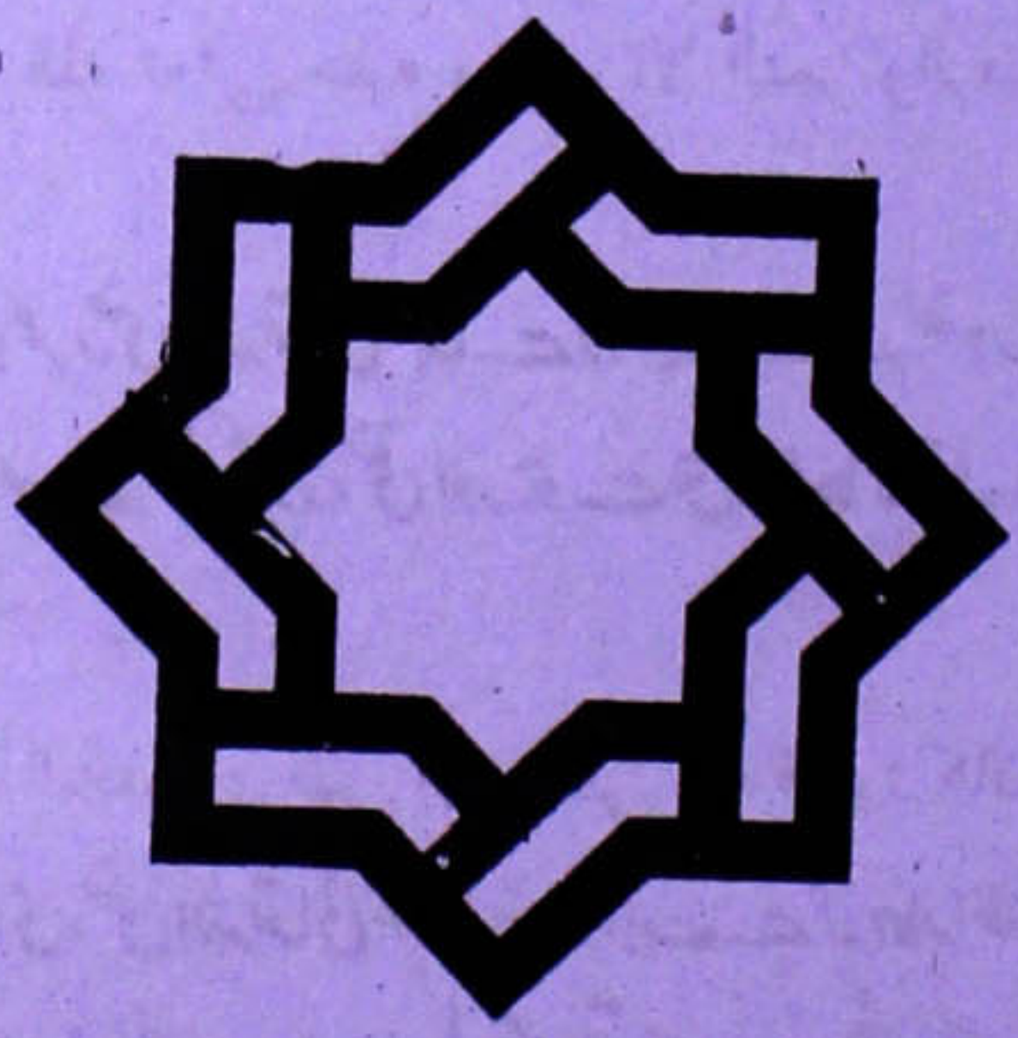

Marfat.com

۶۔ صدقۂ فطر

(۱) صدقۂ فطر کی مقدار

۱۳۶۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : لما کثر الطعام فی زمن معاویة جعلوه مدین من حنطة۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقۂ فطر کی مقدار گندم سے دو مد مقرر کردی۔

(۲) عہد رسالت میں صدقۂ فطر عموماً تین چیزوں سے ادا کیا جاتا تھا۔

۱۳۶۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لم تکن الصدقة علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الا التمر والزبیب والشعیر ولم تکن الحنطة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقۂ فطر کھجور، منقی اور جو سے ہی دیا جاتا تھا۔ اور گیہوں اس وقت عام مروج نہ تھا۔

۱۳۶۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان طعامنا الشعیر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا طعام جو تھا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے ۲۷/ماہ مبارک رمضان ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جو ٹھیک چار رطل جو کا پیمانہ تھا۔ اس میں گیہوں برابر ہموار مسطح بھر کر تولے تو ثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔ یعنی ایک سو چوالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو پچھتر روپے آٹھ آنے بھر گیہوں۔ کہ

۱۳۶۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب مقدار صدقة الفطر، ۳۷۲/۱
۱۳۶۸۔ الصحیح لابن خزیمة، باب الدلیل علی ان ۴۵/۴
۱۳۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقة الفطر، ۲۰۴/۱

بریلی کے سیر سے اٹھنی بھر اوپر پونے دو سیر ہوئے۔ یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقۂ فطر، کفارات ،فدیہ صوم وصلوۃ میں اسی اندازہ سے گیہوں ادا کرنا احوط وانفع للفقراء ہے۔ اگرچہ اصل مذہب پر بریلی کی تول سے روپے بھر کم ڈیڑھ سیر گیہوں ہیں، پھر اسی پیمانے میں پانی بھر کر وزن کیا تو دوسو چودہ روپے بھر ایک دوانی کم آیا، کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۹۵

Marfat.com

۷۔ چندہ اوراسراف

(۱) چندہ کی اصل اوراجروثواب

۱۳۷۰۔ **عن** جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صد ر النہار ،قال: فجاء ہ قوم حفاۃ عراۃ مجتابی النمار او العباء متقلدی السیوف عا متھم من مضر بل کلھم من مضر ، فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما رأی بھم من الفاقۃ فدخل ثم خرج فامر بلا لا فاذن فاقام فصلی ثم خطب فقال : یَا أَیُّھَاالنَّاسُ ! اِتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِی خَلَقَکُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَۃٍ ، إِلیٰ آخِرِالآیَۃ ، اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ، وَالْآیَۃُ الَّتِی فِی الْحَشْرِ ، یَا أَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُواللّٰہَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ، تَصَدَّقُ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِہٖ، مِنْ دِرْھَمِہٖ ، مِنْ ثَوْبِہٖ ، مِنْ صَاعِ بُرِّہٖ ، مِنْ صَاعِ تَمَرِہٖ، حَتّٰی قَالَ : وَلَوْ لِشِقِّ تَمْرِہٖ، قال : فجاء رجل من الانصار بصرۃ کادت کفہ تعجز عنھا بل قد عجزت ، قال :ثم تتابع الناس حتی رأیت کو مین من طعام و ثیاب ، حتی رأیت و جہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتھلل کانہ مذھبۃ ،فقال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سَنَّۃً حَسَنَۃً فَلَہٗ أَجْرُھَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا بَعْدَہٗ مِنْ غَیْرِ أَنْ یُّنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِھِمْ شَیْئًا ، وَمَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّۃً سَیِّئَۃً کَانَ عَلَیْہِ وِزْرُھَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِھَا مِنْ بَّعْدِہٖ مِنْ غَیْرِ أَنْ یُّنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِھِمْ شَیْءٌ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر تھے کہ کچھ برہنہ پا، برہنہ بدن، صرف ایک کملی کفنی کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے تلواریں لٹکائے خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ یہ لوگ عموماً قبیلہ مضر سے متعلق تھے بلکہ کل۔ حضور پرسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی محتاجی دیکھی تو چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔ بعد نماز خطبہ فرمایا: بعد تلاوت آیات ارشاد کیا۔ کوئی شخص اپنی اشرفی سے صدقہ کرے، کوئی روپے سے، کوئی کپڑے سے، کوئی اپنے قلیل گیہوں سے، کوئی اپنے تھوڑے

۱۳۷۰۔ الصحیح لمسلم، باب الحث علی الصدقہ، ۳۲۷/۱

Marfat.com

چھواروں سے، یہاں تک فرمایا: اگر چہ آدھا چھوارہ۔ اس ارشاد کو سنکر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اٹھالائے۔ جسکے اٹھانے میں انکے ہاتھ تھک گئے۔ پھر لوگ پے در پے صدقات لانے لگے۔ یہاں تک کہ دو انبار کھانے اور کپڑے کے ہو گئے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھا رسول انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی کے باعث کندن کی طرح دمکنے لگا۔ ارشاد فرمایا: جو شخص اسلام میں کوئی اچھی راہ نکالے اسکے لئے اسکا ثواب ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب کا ثواب اسکے لئے ہے بغیر اسکے کہ اسکے ثواب میں کمی ہو۔ اور جو کوئی اسلام میں بری راہ نکالے اس پر اسکا گناہ ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پر عمل کریں گے سب وبال اسکے سر، اور انکے گناہوں میں بھی کچھ کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۱۸۶

(۲) راہ خدا میں مال کثیر خرچ کرنا اسراف نہیں

۱۳۷۱۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال: لو انفقت مثل ابی قبیس ذهبا فی طاعة الله لم یکن اسرافا، ولو انفقت صاعا فی معصیة الله کان اسرافا۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگر تو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کوہ بوقبیس کے برابر سونا خرچ کر دے تو بھی اسراف نہ ہوگا۔ اور نافرمانی میں ایک صاع خرچ کرنا بھی اسراف ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصدق کا حکم فرمایا: فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے کہ اگر میں کبھی ابو بکر صدیق پر سبقت لے جاؤں گا تو وہ یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے۔ اپنے جملہ اموال سے نصف حاضر خدمت اقدس لائے۔ حضور نے فرمایا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا ہے؟ عرض کی: اتنا ہی، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اور کل مال حاضر لائے، گھر میں کچھ نہ چھوڑا۔ ارشاد ہوا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا؟ عرض کی: اللہ اور اسکا رسول، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں میں وہی فرق ہے جو تمہارے ان جوابوں میں۔

۱۳۷۱۔ التفسیر الکبیر للرازی، ۲۱۴/۱۳

Marfat.com

(۳)عوام کوراہ خدامیں تمام مال خرچ کرنا جائز نہیں

۱۳۷۲۔ **عن** جابربن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کنا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذجاءه رجل بمثل بیضة من ذهب ، فقال : یا رسول الله ! اصبت هذه من معدن فخذها فهی صدقة ، ما املك غیرها فاعرض عنه رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم ، ثم اتاه من قبل رکنه الایمن فقال مثل ذلك فاعرض عنه ، ثم اتاه من قبل رکنة الایسر فاعرض عنه ، ثم اتاه من خلفه فاخذها رسول الله تعالیٰ علیه وسلم فحذفه بها فلو اصابته لا وجعته او لعقرته فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یَأتی أحَدُکُم بِمَا یَمْلِكُ فَیَقُوْلُ : هٰذِهٖ صَدَقَةٌ ، ثُمَّ یَقْعُدُ یَسْتَکِفُّ النَّاسَ ، خَیْرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے، ایک صاحب انڈے برابر سونا لیکر حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! میں نے اسکو ایک کان میں سے پایا ہے۔ میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔ اور اسکے سوا میری کوئی ملکیت نہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا۔ پھر انہوں نے داہنی جانب آ کر عرض کیا: تو پھر سرکار نے اعراض فرمایا۔ پھر انہوں نے بائیں جانب آ کر عرض کی: تو پھر سرکار نے اعراض کیا۔ پھر انہوں نے سرکار کے پیچھے سے عرض کی۔ تو اس مرتبہ حضور نے وہ سونا ان سے لیکر ایسا پھینکا کہ اگر انکے لگتا تو درد پہونچاتا، یا زخمی کرتا۔ اور فرمایا: تم میں ایک شخص اپنا پورا مال لاتا ہے کہ یہ صدقہ ہے پھر بیٹھا لوگوں سے بھیک مانگے گا۔ بہتر صدقہ وہ ہے کہ جس کے بعد آدمی محتاج نہ ہو جائے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق یہ ہے کہ عام کیلئے میانہ روی ہے۔ اور صدق توکل اور کمال تبتل والوں کی شان بڑی ہے۔

فتاوی رضویہ

۱۳۷۲۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یخرج من ماله ، ۲۳۶/۱

Marfat.com

۸۔ احکام سوال

(۱) اللہ کے نام پر مانگنا

۱۳۷۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَلْعُوْنٌ مَنْ سَأَلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ ، وَمَلْعُوْنٌ مَنْ سُئِلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ ثُمَّ مَنَعَ سَائِلَهٗ مَالَمْ يَسْئَلْ هُجْرًا ۔

حضرت موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دیکر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دیکر مانگا جائے پھر سائل کو نہ دے جبکہ اس نے کوئی بے جا سوال نہ کیا ہو۔

۱۳۷۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سُئِلَ بِاللّٰهِ فَاَعْطٰی كُتِبَ لَهٗ سَبْعُوْنَ حَسَنَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے خدا کا واسطہ دیکر کچھ مانگا جائے اور وہ دیدے تو اسکے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں۔

۱۳۷۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَاَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَاَعْطُوْهُ ، وَاِنْ شِئْتُمْ فَدَعُوْهُ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو تم سے خدا کا واسطہ دیکر مانگے اسے دو، اور اگر نہ دینا چاہو تو اسکا بھی اختیار ہے۔

۱۳۷۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۳/۱ ☆ اتحاف السادة لنزبیدی، ۵۷۰/۱۰
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۶۰۱/۱ ☆ کنز المعال للمتقی، ۱۶۷۲۵، ۵۰۲/۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲۱/۲ ☆ جامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۱/۲
۱۳۷۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۰۷۶، ۳۶۳/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲
۱۳۷۵۔ السنن لابی داؤد، زکوة، باب عطیة من سال بالله عزوجل، ۲۳۵/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۶۰/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۱۸/۱۲
تاریخ بغداد للخطیب، ۶۵۸/۴ ☆

Marfat.com

۱۳۷۶ ۔**عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَایَسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے واسطے سے سوا جنت کے کچھ نہ مانگا جائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء کرام نے بعد توفیق وتطبیق احادیث یہ حکم منقح فرمایا کہ اللہ عزوجل کا واسطہ دیکر سوا اخروی دینی شئی کے کچھ نہ مانگا جائے۔اور مانگنے والا اگر خدا کا واسطہ دیکر مانگے اور دینے والے کا اس شئی کے دینے میں کوئی حرج دینی یا دنیوی نہ ہوتو مستحب اور مؤکد دینا ہے ورنہ نہ دے ۔بلکہ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: جوخدا کا واسطہ دیکر مانگے مجھے یہ خوش آتا ہے کہ اسے کچھ نہ دیا جائے۔یعنی تاکہ یہ عادت چھوڑ دے۔اس تفصیل سے واضح ہوا کہ کوخدا کا واسطہ دیکر بیٹھی مانگے اور اس سے مناکحت کسی دینی یا دنیوی مصلحت کے خلاف ہو یا دوسرا اس سے بہتر ہے تو ہرگز نہ مانا جائے۔کہ دختر کیلئے صلاح واصلح کا لحاظ اس بے باک سے اہم واعظم ہے۔اور روپیہ پیسہ دینے میں اپنی وسعت وحالت اور سائل کی کیفیت وحاجت پر نظر درکار ہے۔اگر یہ سائل قوی تندرست ہے گدائی کا پیشہ ور جوگیوں کی طرح ہے تو ہرگز ایک پیسہ نہ دے کہ اسے سوال حرام ہے۔اور اسے دینا حرام پر اعانت کرنا ہے۔دینے والا گناہ گار ہوگا۔اور اگر صاحب حاجت ہے اور جس سے مانگا اسکا عزیز وقریب بھی حاجت مند ہے اور اس کے پاس اتنا نہیں کہ دونوں کی مواسات کرے تو اقربا کی تقدیم لازم ہے۔ورنہ بقدر طاقت ووسعت ضرور دے اور روگردانی نہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۹۲/۱۰

۱۳۷۶ ۔ السنن لأبی داؤد ، کتاب الزکاۃ ، باب کراهیة المسئلة لوجه الله عزوجل ، ۲۳۵/۱
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۹٤٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲٦۷۳۱ ، ۵۹۳/٦
الاذکار للنووی، ۳۲۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۵۷/۳
کشف الخفاء للعجلونی، ۵۲۰/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸۸/۲

Marfat.com

(۲) مال جمع کرنے کیلئے سوال درست نہیں

۱۳۷۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهُ مَايُغْنِيهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْئَلَتُهُ فِی وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ شی ہو جو اسے بے نیاز کرتی ہو روز قیامت اس حال پر آئے گا کہ اسکا وہ سوال اسکے چہرے پر خراش وزخم ہوگا۔

۱۳۷۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ مُكَثِّرًا فَإِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرَ جَهَنَّمَ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ أَوْ لِيَسْتَكْثِرْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے انکے مال کا سوال کرتا ہے وہ جہنم کی آگ کا ٹکڑا مانگتا ہے۔اب چاہے تھوڑی لے یا زیادہ۔

۱۳۷۷۔ السنن لابی داؤد ، باب من یعطی الصدقة وحد الغنی، ۲۲۹/۱
السنن للنسائی، باب احد الغنی، ۲۷۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب من سال عن ظهر غنی، ۱۳۲/۱
شرح السنة للبغوی، ۸۳/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۶۶۹۵، ۴۹۵/۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۶۸/۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ، ۳۰۴/۹
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۸۴۷ ☆

۱۳۷۸۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن المسئله ، ۳۳/۱
السنن لابن ماجه ، باب من سائلعن ظهر غنی ، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۹۶/۴
المصنف لابن ابی شیبة ، ۲۵۹/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲
شرح السنة للبغوی، ۱۲۱/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۴/۹
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۸۳۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۱۶۷۲۸، ۵۰۳/۶
التفسیر للقرطبی، ۳۴۶/۳ ☆ المغنی للعراقی، ۲۰۶/۴

Marfat.com

۱۳۷۹۔ **عن** حبشی بن جنادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَأَلَ مِنْ غَيْرِ فَقْرٍ ، فَإِنَّمَا يَأْكُلُ الْجَمْرَةَ ۔

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بے حاجت وضرورت شرعیہ سوال کرے وہ جہنم کی آگ کھاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۱

جد الممتار ۲/۱۵۸

(۳) کثرت سوال اور فضول خرچی مکروہ ہے

۱۳۸۰۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : إِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوقَ الْأُمَّهَاتِ وَ وَأْدَ الْبَنَاتِ ، وَ مَنْعًا وَّ هَاتِ ، وَ كَرِهَ لَكُمْ قِيلَ وَ قَالَ وَ كَثْرَةَ السُّؤَالِ وَ إِضَاعَةَ الْمَالِ ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، اور جن چیزوں میں تمہارا حصہ نہیں اسکو روکے رکھنے کو حرام فرمادیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مکروہ قرار دے دیا ہے فضول بک بک، سوال کی کثرت اور اضاعت مال کو۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۹۹

۱۳۷۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۶۵ ☆ الصحیح لابن خزیمۃ، ۲۴۴۵
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۹/۳۰۴ ☆ الجامع الصغیر لنسیوطی، ۲/۵۲۸
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۹۶
کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۹، ۶/۵۰۳ ☆ شرح معانی الآثار لنطحاوی، ۲/۱۹
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۵۷۴ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۸۵۹
۱۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینھی عن اضاعۃ المال ، ۱/۳۲۴
السنن الکبری للبیھقی، ۶/۶۳ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۱۲/۱۶
فتح الباری للعسقلانی، ۵/۶۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۹۰
کنز العمال للمتقی، ۴۳۵۴۰، ۱۵/۸۹۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۴۹۱۵
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۷۹۰ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳/۳۲۵

Marfat.com

(۴) دینے والا ہاتھ افضل ہے

۱۳۸۱ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى ، وَالْيَدُ الْعُلْيَا هِىَ الْمُنْفِقَةُ وَالْيَدُ السُّفْلٰى هِىَ السَّائِلَةُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔اور دینے والا ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۱۰

(۵) عزت نفس کے ذریعہ حاجت طلب کرو

۱۳۸۲ ۔ **عن** عبد الله بن بسر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ بِعِزَّةِ الْأَنْفُسِ، فَإِنَّ الْأُمُوْرَ تَجْرِى بِالْمَقَادِيْرِ۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حاجتیں عزت نفس کے ذریعہ طلب کرو کہ سب کام تقدیر پر چلتے ہیں۔

۱۳۸۱ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا صدقة لا عن ظهر غنی، ۱۹۲/۱
الصحیح لمسلم، باب بیان ان البدا لعلیا خیر من الید السفلی، ۳۳۲/۱
السنن لابی داؤد، زکوة، باب استحفاف، ۲۳۳/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن المسئلة، ۸۶/۱
السنن للنسائی، ۶۱/۵ ☆ باب الید السفلی، ۲۷۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۶۷/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۷۷/۴
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۰۴۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶۴/۸
فتح الباری للعسقلانی، ۵۰۰/۹ ☆ التفسیر للبغوی، ۲۱۳/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۸۱/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۳۷۴/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۵/۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۲/۵
ارواء الغلیل للالبانی، ۴۰۶/۳ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۵۸/۵
الموطا لمالك، ۹۹۸ ☆

۱۳۸۲ ۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۵، ۵۱۸/۶ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۵/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱ ☆

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں تلاش وتدبیر کی طرف ہدایت فرمائی ہمگر حکم دیا کہ شریعت وعزت نفس کا پاس رکھو، تدبیر میں بے ہوش اور مدہوش نہ ہو جاؤ، دست درکار ودل بایار، تدبیر میں ہاتھ اور دل تقدیر کے ساتھ۔ ظاہر میں ادھر اور باطن میں اُدھر، اسباب کا نام اور مسبب سے کام، یوں بسر کرنا چاہیئے، یہ ہی روش ہدی ہے اور یہ ہی مرضی خدا، یہ ہی سنت انبیا ہے اور یہ ہی سیرت اولیاء، علیہم جمیعا الصلاۃ والثناء۔

بس اس بارے میں یہ ہی قول فیصل وصراط مستقیم ہے۔ اس کے سوا تقدیر کو بھولنا، یا حق نہ ماننا، یا تدبیر کو اصلاً مہمل جاننا، دونوں معاذ اللہ گمراہی، ضلالت یا جنون وسفاہت، والعیاذ باللہ رب العالمین۔

باب تدبیر میں آیات واحادیث اتنی نہیں جنہیں کوئی حصر کر سکے فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ دعوی کرتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر محنت کی جائے تو دس ہزار سے زائد آیات واحادیث اس پر ہو سکتی ہیں۔ مگر کیا حاجت کہ، آفتاب آمد دلیل آفتاب، جس مسئلہ کے تسلیم پر تمام جہان کے کارو بارکا دارومدار، اس میں زیادہ تطویل عبث وبیکار۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۵

Marfat.com

۹۔مال جمع کرنا

(۱)اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا جائز ہے

۱۳۸۳۔**عن** عمر الفاروق رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان ینفق علی أهله نفقة سنتهم من هذا المال ، ثم یأخذ ما بقی فیجعله مال الله۔

امیر لمومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع فرمادیتے۔باقی بیت المال میں بھجوادیتے تھے۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۰۹

(۲)بلاضرورت جائداد نہ بیچو

۱۳۸٤۔ **عن** عمران بن حصین رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ عَبْدٍ یَّبِیْعُ تَالِدًا اِلَّاسَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْهِ تَالِفًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہوکر ہی رہتی ہے۔۱۲م

۱۳۸۵۔ **عن** معقل بن یسار رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ بَاعَ عِقْرَ دَارٍ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلٰی ثَمَنِهَا تَالِفًا یَتْلِفُهٗ۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گھر کا سامان بے وجہ فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہو جاتا ہے۔۱۲م۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۰۵

۱۳۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وجوب النفقة علی الاهل، ۸۰٦/۲
السنن الکبری للبیهقی، ٤٦٨/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۷۷/۱۳
۱۳۸٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۲/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱/٤
کنز العمال للمتقی، ۵٤٤۳، ۵۱/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۹۳/۲
۱۳۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ۵٤٤۲، ۵۱/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۰/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۲۷/۲ ☆

Marfat.com

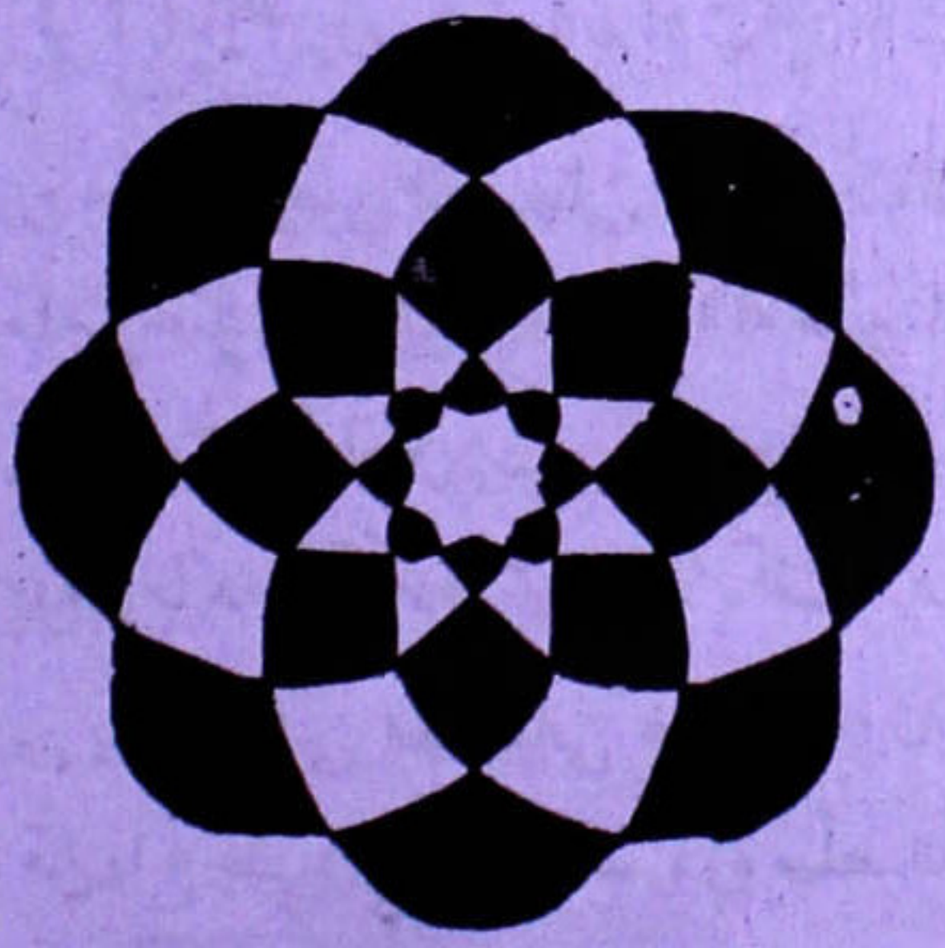

Marfat.com

۷

کتاب الصوم

ابواب

روزہ کی اہمیت وفرضیت ۲۰۹ رویت ہلال ۲۱۵
نفلی روزے ۲۲۴ سحری وافطار ۲۳۶

Marfat.com

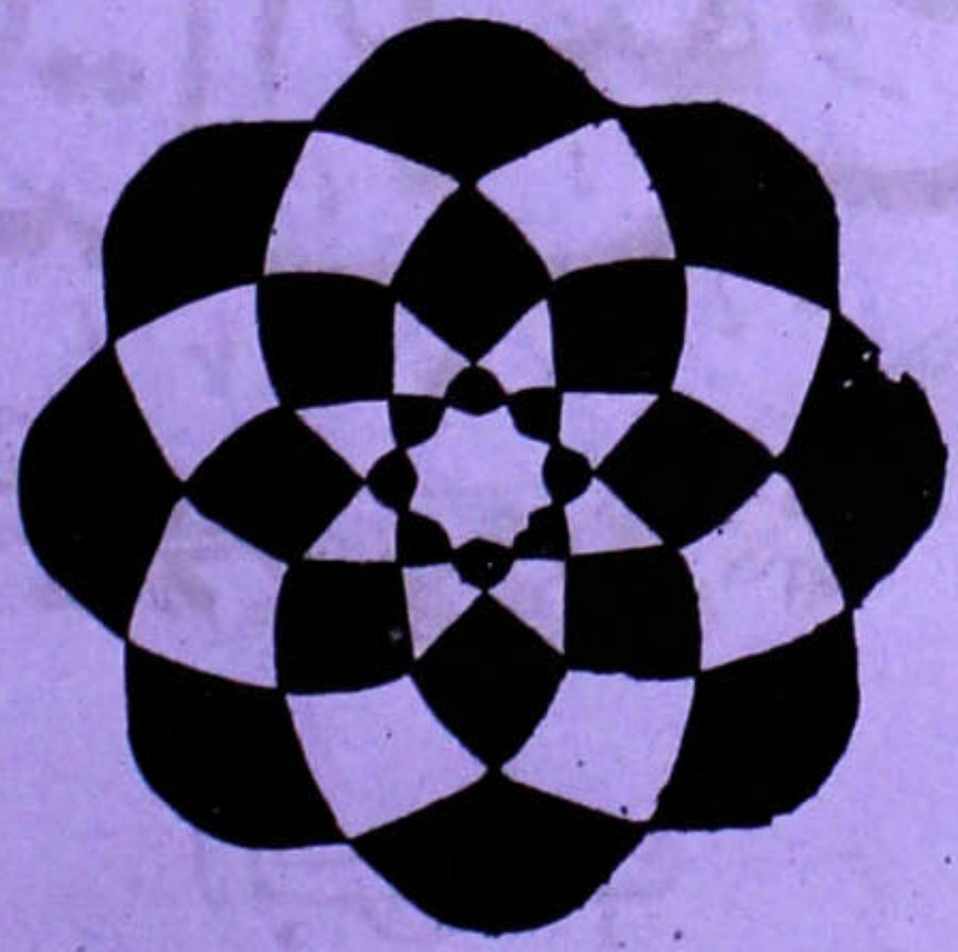

Marfat.com

۱۔روزے کی فرضیت واہمیت

(۱) فرائض اسلام چار ہیں

۱۳۸۶۔ **عن** زیاد بن نعیم الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِی الْإِیْمَانِ، فَمَنْ أَتٰی بِثَلَاثٍ لَمْ یُغْنِیْنَ عَنْهُ شَیْئًا حَتّٰی یَاْتِیَ بِهِنَّ جَمِیْعًا، اَلصَّلٰوةُ،وَالزَّکٰوةُ، وَ صَوْمُ رَمَضَانَ، وَ حَجُّ الْبَیْتِ ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۵۱۵

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض فرمائی ہیں۔جس نے تین پر عمل کیا اور ایک کو چھوڑ دیا تو وہ اسکے کام کی نہیں جب تک سب پر عمل نہ کرے۔یعنی نماز،روزہ،زکوۃ اور حج بیت اللہ۔۱۲م

(۲) رمضان کی فضیلت

۱۳۸۷۔**عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی آخر شعبان ،وَاسْتَکْثِرُوْا فِیْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ ،خَصْلَتَیْنِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّکُمْ، وَخَصْلَتَیْنِ لَا غِنٰی بِکُمْ عَنْهُمَا، فَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّکُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ تَسْتَغْفِرُوْنَهُ ، وَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنٰی بِکُمْ عَنْهُمَا ، فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ تَعُوْذُوْنَ بِهٖ مِنَ النَّارِ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلیخ شعبان کو خطبہ دیا۔(اس میں رمضان شریف کے فضائل ورغائب بیان فرمائے۔از انجملہ فرمایا:)اس مہینہ میں چار باتوں کی کثرت کرو۔دو باتیں وہ جن سے تمہارا رب راضی ہو ۔اور دو کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے۔جن دو سے تمہارا رب راضی ہو وہ کلمۂ شہادت اور

۱۳۸۶۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۴/ ۲۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/ ۴۷
کنز العمال للمتقی، ۳۳، ۱/ ۳۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۲۹۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/ ۸۴ ☆

۱۳۸۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/ ۵۵ ☆

استغفار ہیں۔ اور وہ دو جن کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور دوزخ سے اسکی پناہ چاہو۔　　فتاوی افریقہ ص ۳۷

(۳) روزے کے فائدے

۱۳۸۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أُغْزُوْا تَغْنِمُوْا، وَ صُوْمُوْا تَصِحُّوْا، وَ سَافِرُوْا تَسْتَغْنُوْا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو مال غنیمت پاؤ گے، روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے، اور سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے۔۱۲م

۱۳۸۹۔ **عن** أم المومنین عائشته الصدیقه رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: صُوْمُوْا تَصِحُّوْا۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۵۱۵

ام امومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔۱۲م

(۴) روزہ ارکان اسلام سے ہے

۱۳۹۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عُرَی الْإِسْلَامِ وَ قَوَاعِدُ الدِّیْنِ ثَلٰثَةٌ، عَلَیْهِنَّ اُسِّسَ الْإِسْلَامُ، مَنْ تَرَكَ وَاحِدَةً مِّنْهُنَّ فَهُوَ بِهَا كَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ۔ شَهَادَةُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَالصَّلَاةُ الْمَكْتُوْبَةُ، وَصَوْمُ رَمَضَانَ، و فی روایة، مَنْ تَرَكَ مِنْهُنَّ وَاحِدَةً فَهُوَ بِاللّٰهِ كَافِرٌ وَلَا یُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَ قَدْ حَلَّ دَمُهٗ وَ مَالُهٗ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۵۱۵

۱۳۸۸۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/ ۸۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۸۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۲۸٤ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۶/ ۳۰۱ ☆ المسند للعقیلی، ۲/ ۹۲

۱۳۸۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۱۸۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷/ ٤۰۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٥/ ۳۲٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/ ۸۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸/ ٤٥۰، ۲۳٦۰٥ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ٤۲

۱۳۹۰۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/ ۳۸۲ ☆

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے معاملات اور دین کے قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا اس نے اس کو جھٹلایا اور وہ مباح الدم ہے ۔اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا، فرض نماز ادا کرنا۔ اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا ایک روایت میں ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا وہ اللہ کو جھٹلانے والا ہے۔ اس کا نفل وصدقہ کچھ قبول نہیں۔ اس کا خون اور مال حلال ہے۔ ۱۲م

(۵) رمضان کا ایک روزہ تمام زندگی کے روزوں سے افضل

۱۳۹۱۔ **عن** أبی هریرةرضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أفْطَرَ یَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَیْرِ رُخْصَةٍ وَ لَامَرَضٍ لَمْ یَقْضِهُ صَوْمُ الدَّهْرِ کُلِّهٖ وَ اِنْ صَامَهٗ۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر عذر شرعی جس نے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑا تو اسکی فضیلت پانے کے لئے پوری زندگی کے روزے بھی ناکافی ہیں۔ ۱۲م

(۶) روزہ نہ رکھنے کی سزا اور وقت سے پہلے افطار پر وعید

۱۳۹۲۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله

۱۳۹۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا جامع فی رمضان، ۲۵۹/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الافطار متعمدا ۹۰/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی کفارة من افطر یوم، ۱۲۱/۱
السنن لابی داؤد، باب الصیام باب التغلیظ فیمن افطر عمدا، ۳۲۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۷/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۵۹/۲
المصنف لعبد الرزاق، ۷۴۷۵، ۱۹۸/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۶۸/۳
التمهید لابن عبد البر، ۱۷۳/۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۰۸/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۲/۱ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۴۷۲/۱
مشکوة المصابیح للتبریزی ۲۰۱۳، ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۹۰/۶
اللالی المصنوعه للسیوطی، ۶۰/۲ ☆ السنن للدارمی، ۱۱/۲
المصنف لابن ابی شیبة، ۱۰۵/۳ ☆
۱۳۹۲۔ الصحیح لابن خزیمة، ۲۳۷/۳ ☆ المستدرك للحاکم ۴۲۰/۱

Marfat.com

صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : بَیْنَمَا أنَا نَائِمٌ أتَانِی رَجُلَانِ فَأخَذَا بِضَبُعِی فَأتَیَا بِی جَبَلًا وَعْرًا ، فَقَالَا : اِصْعَدْ ، فَقُلْتُ : اِنِّی لَااُطِیْقُهٗ ، فَقَالَا : اِنَّا سَنُسَهِّلُهٗ لَكَ ، فَصَعِدْتُ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ فِی سَوَاءِ الْجَبَلِ اِذَا بِأصْوَاتٍ شَدِیْدَةٍ ، قُلْتُ :مَا هٰذِهِ الْأصْوَاتُ ؟ قَالُوْا : هٰذَا عُوَاءُ أهْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا أنَا بِقَوْمٍ مُعَلَّقِیْنَ بِعَرَاقِیْبِهِمْ ، مُشَقَّقَةٍ أشْدَاقِهِمْ تَسِیْلُ أشْدَاقُهُمْ دَمًا ، قَالَ : قُلْتُ : مَنْ هٰؤلَآءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَآءِ الَّذِیْنَ یُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّةِ صَوْمِهِمْ ، فَقَالَ : خَابَتِ الْیَهُوْدِ وَالنَّصَارٰی، فقال سلیمان : ماادری ، أسمعه ابو امامة من رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، ام شیٔ من رأیه ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا بِقَوْمٍ أشَدَّ شَیْءٍ اِنْتِفَاخًا ، وَأنْتَنَهٗ رِیْحًا ، وَأسْوَأهٗ مَنْظَرًا ، فَقُلْتُ : مَنْ هٰؤلَآءِ ؟ فَقَالَ : هٰؤلَآءِ قَتْلَی الْکُفَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا بِقَوْمٍ أشَدَّ شَیْءٍ اِنْتِفَاخًا ، وَأنْتَنَهٗ رِیْحًا ، کَانَ رِیْحُهُمُ الْمَرَاحِیْضَ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤلَآءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَآءِ الزَّانُوْنَ وَالزَّوَانِی ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا أنَا بِنِسَاءٍ تَنْهَشُ ثَدْیَهُنَّ الْحَیَّاتُ ، قُلْتُ : مَابَالُ هٰؤلَآءِ؟ قَالَ : هٰؤلَآءِ یَمْنَعْنَ أوْلَادَهُنَّ ألْبَانَهُنَّ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا أنَا بِالْغِلْمَانِ یَلْعَبُوْنَ بَیْنَ نَهَرَیْنِ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤلَآءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَآءِ ذَرَارِی الْمُؤمِنِیْنَ ، ثُمَّ شَرَفَ شَرَفًا فَاِذَا أنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ یَشْرَبُوْنَ مِنْ خَمَرٍ لَّهُمْ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤلَآءِ ؟ قَالَ : هٰؤلَآءِ جَعْفَرُ وَزَیْدٌ وَابْنِ رَوَاحَةَ ، ثُمَّ شَرَفَنِی شَرَفًا آخَرَ فَاِذَا اِنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَةٍ ، قُلْتُ : مَنْ هٰؤلَآءِ؟ قَالَ: هٰذَا اِبْرٰهِیْمُ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَهُمْ یَنْظُرُوْنِی ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۴

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے سنا، کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو شخص آئے۔ میرا بازو پکڑا اور مجھے ایک سخت پہاڑ کے پاس لائے اور بولے: آپ اس پہاڑ پر چڑھئے۔ میں نے کہا: میرے اندر اتنی طاقت نہیں، بولے: ہم آپ کیلئے آسان کر دینگے۔ میں چڑھا اور جب پہاڑ کی چوٹی پر پہونچا تو سخت آوازیں سنائی دیں۔ میں نے کہا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ بولے: یہ دوزخیوں کی چیخ وپکار ہے۔ پھر مجھے لیکر چلے تو میں نے ایک ایسی قوم دیکھی کہ الٹے لٹکے ہیں اور انکے جبڑوں سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ افطار کے وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔ فرمایا: یہود ونصاری گھاٹے میں ہیں۔ راوی حدیث حضرت سلیمان بن عامر کہتے ہیں: یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ یہود ونصاری کے متعلق حضور کا فرمان ہے یا

Marfat.com

حضرت ابوامامہ نے اپنی رائے سے خود فرمایا: حضور فرماتے ہیں: پھر میرا گذر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو پھولے ہوئے۔ بدبودار اور بدصورت تھے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ بولے: یہ مقتول کفار، پھر کچھ روتے لوگ نظر آئے کہ وہ بھی پھولے۔ بدبودار کہ انکی بدبو پاخانوں کے مثل تھی۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: زانی مرد وعورت ہیں۔ پھر مجھے ایسے مقام پر لیجایا گیا جہاں عورتوں کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے تھے۔ میں نے کہا: انکو یہ سزا کیوں مل رہی ہے؟ بولے: یہ عوتیں اپنے بچوں کو دودھ نہ پلاکر پریشان رکھتی تھیں۔ پھر میں کچھ بچوں کے پاس سے گذرا کہ وہ دو نہروں کے درمیان کھیل رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ بچے کون ہیں؟ بولے: یہ مسلمانوں کے بچے ہیں۔ پھر مجھے ایسے تین لوگوں سے شرف ملاقات حاصل ہوا جو پاکیزہ شراب پی رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ جعفر طیار، زید بن حارثہ، اور عبداللہ بن رواحہ ہیں۔ پھر مجھے مزید کچھ لوگوں سے شرف لقا حاصل ہوا۔ اور یہ بھی تین حضرات تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ بولے: یہ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام ہیں۔ یہ حضرات مجھے دیکھ رہے تھے۔

(۷) حالت جنابت میں روزہ

۱۳۹۳۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها وعن ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالتا: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یدرکه الفجر وهو جنب من أهله ثم یغتسل ویصوم۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ، اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے قربت فرماتے اور صبح ہوجاتی جب تک نہ نہاتے۔ اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

۱۳۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصائم یصبح جنبا، ۲۵۸/۱
الصحیح لمسلم، باب صحة صوم من طلع علیه الفجر، الخ، ۳۵٤/۱
السنن لابی داؤد، باب من اصبح جنبا فی شهر رمضان، ۳۲٤/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۱٤/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۹/۱
التفسیر للقرطبی، ۳۲٦/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۸/٦
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۲۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۷۵، ۸٤/۷
فتح الباری للعسقلانی، ۱٤۳/٤ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۰۰۱

۱۳۹٤ ـ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رجلا قال لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو واقف على الباب وانا اسمع ، يا رسول الله ! إنى أصبح جنباً وأنا أريد الصيام ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وأنا أصبح جنباً وأنا أريد الصيام فأغتسل وأصوم ، فقال الرجل : يا رسول الله !إنك لست مثلنا ، قد غفرالله لك ماتقدم وما تأخر ، فغضب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقال : إِنِّى أَرْجُو أَنْ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِى ـ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دروازۂ اقدس کے پاس کھڑے تھے ایک شخص نے حضور سے عرض کی: اور میں سن رہی تھی ، یارسول اللہ! میں صبح کو جنب اٹھتا ہوں اور نیت روزے کی ہوتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خود ایسا کرتا ہوں۔ اس نے عرض کی: حضور کی ہماری کیا برابری، حضور کو تو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے معافی عطا فرمادی ہے۔ اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اور فرمایا: بیشک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھے تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔ اور میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ جن جن باتوں سے مجھے بچنا چاہیئے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث نے خوب واضح فرمادیا کہ اس سے روزہ میں کوئی نقص نہیں آتا۔ ورنہ وہ صاحب سائل تھے، محل بیان میں سکوت نہ فرمایا جاتا، اور سکوت کیسا۔، اخیر کے ارشاد میں اور بھی روشن فرمادیا کہ اس میں کوئی بات خوف کی نہیں، نہ اس میں داخل جس سے بچنا چاہیئے، اور پر ظاہر کہ روزہ غیر متجزی ہے۔ جو چیز اس میں نقص پیدا کرے گی اگر سارے روزہ میں ہوئی تو موجب نقص ہوگی۔ اور اس کے اول یا آخر کسی لطیف حصہ میں ہوئی تو ضرر دے گی۔ لہٰذا ہمارے علماء کرام نے انہیں احادیث سے ثابت فرمایا کہ اگر تمام دن جنب رہا جب بھی روزہ کو کچھ مضر نہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۱۶

۱۳۹٤ ـ السنن لابی داؤد، باب من اصبح جنبا فی شهر رمضان، ۲/۳۲٤
الصحیح لمسلم، باب صحة صوم طلع علیه الفجر الخ، ۱/۳۵٤

Marfat.com

۲۔ رویت ہلال

(۱) صوم وافطار اور رویت ہلال

۱۳۹۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صُوْمُوْا لِرُؤيَتِهٖ وَ أَفْطِرُوْا لِرُؤيَتِهٖ۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۲۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔ ۱۲م

۱۳۹۶۔ **عن** عبدا لله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنها قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔ ۱۲م

۱۳۹۷۔ **عن** حذيفة بن اليمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُقَدِّمُوا الشَّهْرَ حَتّٰى تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكَمِّلُوا الْعِدَّةَ ، ثُمَّ

۱۳۹۵۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا رايتم الهلال فصوموا ۱/۲۵۶
الصحيح لمسلم، باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال، ۱/۳۴۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۳۱۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۲۶
السنن الكبرى للبيهقی، ۴/۲۰۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۲/۱۰
التمهيد لابن عبدالبر، ۲/۳۶ ☆ الدر المثور للسيوطی، ۱/۱۹۳
شرح السنة للبغوی، ، ۶/۲۳۲ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱/۶۰
مشكل الآثار للطحاوی، ۱/۲۰۹ ☆ مشكوة المصابيح، ۱۹۷۰
فتح البارئ للعسقلانی، ۱۰/۳۶۹ ☆ التفسير للقرطبی، ۲/۲۹۳
حلية الاولياء لابی نعيم، ۳/۳۵۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ، ۲۳۷۶۹، ۸/۴۸۹

۱۳۹۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا رأيتم الهلال فصوموا، ۱/۲۵۶
الصحيح لمسلم، باب وجوب صوم رمضان ۱/۳۴۸
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۳۱۲ ☆

۱۳۹۷۔ السنن لابی داؤد، باب اذا عمی الشهر، ۲/۳۱۸
الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۹۳ ☆ فتح البارئ للعسقلانی، ۴/۱۲۱
كنز العمال للمتقی، ۲۲۷۵۸، ۷/۴۸۸ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۲/۴۳۹

Marfat.com

صُوْمُوا حَتّٰی تَرَوُا الْهِلَالَ أَوْ تُكْمِلُوا الْعِدَّةَ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھے بغیر کسی مہینہ سے آگے نہ بڑھو یا تیس کی گنتی پوری کرلو۔ پھر روزہ چاند دیکھ کر ہی رکھو یا گنتی پوری کرلو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۵۲۲/۴

(۲) قیامت کے قریب چاند پھولے ہوئے نکلیں گے

۱۳۹۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِنْتِفَاخُ الْأَهِلَّةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت کی علامت سے ہے کہ چاند پھولے ہوئے نکلیں گے۔

۱۳۹۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يُّرَى الْهِلَالُ قُبُلًا وَ يُقَالُ هُوَ لِلَيْلَتَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: علامات قیامت سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئے گا۔ کہا جائیگا دو رات کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵۵۹/۴

(۳) چاند کے لئے اندازہ بیکار ہے

۱۴۰۰۔ **عن** أبی البختری سعید بن فیروز رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا للعمرة ،فلما نزلنا ببطن نخلة قال : ترأينا الهلال فقال بعض القوم : هو ابن ثلاث ،و قال بعض القوم : هو ابن ليلتين ،قال : فلقينا ابن عباس ، فقلنا : انا رأينا الهلال ، فقال بعض القوم ، هو ابن ثلاث ،وقال بعض القوم : هو ابن ليلتين ، فقال : اى ليلة رأيتموه؟قال : قلنا :ليلة كذا و كذا ، فقال ان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم مدّه للرؤية، فهوللیلة رأيتموه۔

۱۳۹۸۔ الجامع الصغیرللسیوطی　۵۰۳/۲　☆

۱۳۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی،　۵۰۳/۲　☆

۱۴۰۰۔ الصحیح لمسلم،　باب بیان انه لا اعتبار بکبر الهلال ،　۳۴۸/۱

Marfat.com

حضرت ابوالبختری سعید بن فیروز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عمرہ کو چلے جب بطن نخلہ میں اترے تو چاند دیکھا، کوئی بولا: تین رات کا ہے، کوئی بولا: دو رات کا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے۔ ان سے عرض کی: کہ ہم نے ہلال دیکھا۔ کوئی کہتا ہے تین شب کا ہے، کوئی دو شب کا بتاتا ہے۔ فرمایا: تم نے کس رات دیکھا تھا۔ ہم نے کہا فلاں شب، فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکا مدار رویت پر رکھا ہے۔ تو وہ اسی رات کا ہے جس رات نظر آیا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۰۹

(۴) رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو

۱۴۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلیٰ الله تعالیٰ علیه وسلم : أُحصُوْا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو۔ ۱۲م

(۵) نیا چاند دیکھ کر کیا دعا پڑھیں

۱۴۰۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رأی الهلال قال : اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّی اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَ مِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ پڑھتے۔ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّی اَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَ مِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ ۔

۱۴۰۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی احصاء هلال شعبان لرمضان، ۱/۸۷
المستدرك للحاكم، ۱/۴۲۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۹۲
كنز العمال للمتقی، ۲۳۷۴۴، ۸/۴۸۵ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۷۳۰۳، ۱/۱۵۵
كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۵۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۴۰
۱۴۰۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۵۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۳، ۷/۸۷

Marfat.com

۱۴۰۳۔ **عن** طلحة بن عبيد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا رأی الهلال قال : اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ ، رَبِّی وَ رَبُّكَ اللّٰهُ ۔

حضرت طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔اَللّٰهُمَّ اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ ، رَبِّی وَ رَبُّكَ اللّٰهُ ۔

۱۴۰۴۔ **عن** رافع بن خديج رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه سلم اذا رأی الهلال قال : هلال خير و رشد ، ثم قال : اَللّٰهُمَّ! اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا ، ثَلَاثًا ، اَللّٰهُمَّ! اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَ خَيْرِ الْقَدْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ہلال خیر ورشد، پھر پڑھتے ، : اَللّٰهُمَّ! اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا ، تین مرتبہ پڑھتے، اَللّٰهُمَّ! اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَ خَيْرِ الْقَدْرِ وَ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّهٖ ، تین مرتبہ۔۱۲م

۱۴۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رأی الهلال قال: اَللّٰهُمَّ! اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالتَّوْفِيْقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ، اَللّٰهُمَّ! اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْيُمْنِ وَالْاِيْمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالْاِسْلَامِ ، وَالتَّوْفِيْقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی ، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔

۱۴۰۳۔ المعجم الكبير للطبرانی ، ۳۱۷/۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۳۹/۱۰

۱۴۰۴۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۷۶/۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۳۹/۱۰

۱۴۰۵۔ معجم الكبير للطبرانی، ۳۵۶/۱۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۴، ۸۷/۷

مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۳۹/۱۰ ☆

Marfat.com

۱۴۰۶۔**عن** حدیر السلمی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلاً قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رأی الهلال قال: اَللّٰهُمَّ ! أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ ، وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ۔

حضرت حدیر سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ، اَللّٰهُمَّ ! أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ ، وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ۔ ۱۲م

۱۴۰۷۔ **عن** عبد الله بن مطرف رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا رأی الهلال قال : هِلَالُ خَيْرٍوَّ رُشْدٍ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرٍ كَذَا ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ۔ هِلَالُ خَيْرٍوَّ رُشْدٍ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرٍ كَذَا ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ ۔ ۱۲م

۱۴۰۸۔**عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا نظر الی الهلال قال : اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِی خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ۔ اَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِی خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۱۲م

۱۴۰۹۔**عن** علی رضی الله تعالیٰ عنه کان اذا رأی الهلال یقول : اَللّٰهُمَّ ! ارْزُقْنَا

۴۰۶۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۵، ۷/۷۸　　☆ عمل الیوم اللیلۃ لابن السنی، ۶۴۵

۴۰۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۷، ۷/۷۹　　☆ عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی، ۶۵۲

۴۰۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۸، ۷/۷۹　　☆ عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی، ۶۵۲

۴۰۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

Marfat.com

خَیرَہٗ وَنَصرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتحَہٗ وَنُورَہٗ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ وَّ شَرِّ مَّا بَعدَہٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ ! ارزُقنَا خَیرَہٗ وَنَصرَہٗ وَبَرَکَتَہٗ وَفَتحَہٗ وَنُورَہٗ وَنَعُوذُبِكَ مِنْ شَرِّ وَّ شَرِّ مَّا بَعدَہٗ۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۵۷۴

(۶) چاند دیکھ کر اللہ کی پناہ چاہو

۱۴۱۰۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال لی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یا عائشة ! استعیذی بالله من شر هذا، فان هذا هو الغاسق اذاوقب۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس کے شر سے، کہ یہ ہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوبے یا گہنائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قرآن کریم میں جس غاسق کا ذکر فرمایا: ومن شر غاسق، اور اسکے شر سے پناہ مانگنے کا حکم آیا، اس سے یہ چاند ہی مراد ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۷۴

(۷) یوم شک کا روزہ

۱۴۱۱۔ **عن** صلة بن زفر رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا عند عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما ، فاتی بشاة مصلیة فقال : کلوا فتنحی بعض القوم ، فقال : انی صائم ،فقال عمار : من صام الیوم الذی شك فیه فقد عصی اباالقاسم۔

۴۱۰۔ الجامع للترمذی ، باب تفسیر المعوذتین ، ۱۷۲/۲
المستدرك للحاکم ، ۵۸۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۱۵/۶
فتح الباری للعسقلانی ، ۷۴۱/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴۱۸/۶
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۵۵ ، ۱۵/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۶۷/۵
۴۱۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة صوم یوم الشك ، ۸۷/۱
السنن لابی داؤد ، باب کراهیة ومیوم الشك ، ۳۱۹/۲

Marfat.com

حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ انکے پاس بکری کا بھنا گوشت لایا گیا، فرمایا: کھاؤ، ایک صاحب علیحدہ ہوکر بولے: میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمار نے فرمایا: جس نے یوم شک کا روزہ رکھا اس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل نہ کیا۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۵۳۷

(۸) مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے

۱۴۱۲ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أنَا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ ،اَلشَّهْرُ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا ، وَعَقَدَالْاِبْهَامَ فِی الثَّالِثَةُ ، وَالشَّهْرُ هٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ، وَهٰكَذَا ۔ يَعْنِی تَمَامَ ثَلٰثِيْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم ایسی امت ہیں، نہ لکھیں، نہ حساب کریں۔ مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے تیسری دفعہ میں انگوٹھا بند فرمالیا۔ یعنی انتیس۔ اور مہینہ یوں اور یوں اور یوں ہوتا ہے۔ اور ہر بار انگلیاں کھلی رکھیں، یعنی تیس۔

(۹) عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے مہینے مسلسل ۲۹ر کے نہیں ہوتے

۱۴۱۳ ۔ **عن** أبی بكرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۴۱۲ ۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تكتب و لا تحسب ، ۲۵۶/۱
الصحیح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان من رویه الهلال ، ۳۴۷/۱
السنن لابی داؤد، باب الشهر یكون تسعام عشرین ، ۳۱۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲/۲ ☆ السنن للنسائی، ۱۳۹/۵
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۶/۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۸۵/۳

۱۴۱۳ ۔ الصحیح لمسلم ، باب شهر عید لا ینقصان ، ۳۴۹/۱
السنن لابی داؤد ، ۲۳۲۳ ، باب الشهر یكون السعا وعشرین ، ۳۱۸/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء شهر عید لا ینقصان ، ۸۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۱/۵ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۲۵۰/۴
التمهید لابن عبد البر، ۴۵/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۳۴/۶
مشكل الآثار للطحاوی ، ۲۰۹/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی ، ۱۸۳/۱
فتح الباری للعسقلانی ، ۱۲۴/۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۳۷۸۴
التاریخ للبخاری ، ۱۱۷/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۰۲/۲

Marfat.com

علیه وسلم : شَهْرَانِ لَایَنْقُصَانِ ،شَهْرَا عِیْدٍ رَمَضَانُ وَذُوالْحِجَّةِ ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دو مہینے ناقص نہیں ہوتے۔ دونوں عید کے، یعنی عید الفطر اور عید الضحی کے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض علماء نے اسکے یہ معنی لئے ہیں کہ دونوں مہینے ایک سال میں ۲۹ر کے نہیں ہوتے صحیح بخاری میں ہے۔

قال محمد : لایجتمعان کلاهما ناقص ۔دونوں ۲۹ر کے نہیں ہوتے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا:

لاینقصان معا فی سنة واحدة شهر رمضان وذوالحجه ، ان نقص احدهما تم الآخر ۔

دونوں ایک ہی سال میں ۲۹ر کے نہیں ہوتے۔ اگر ایک ۲۹ر کا ہوگا تو دوسرا پورے تیس کا ہوگا۔

ان اقوال کی مؤید وہ حدیث ہے جو بطریق زید بن عقبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

۱٤۱٤۔**عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شَهْرَا عِیْدٍ لَایَکُوْنَانِ ثَمَانِیَةً وَّخَمْسِیْنَ یَوْمًا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عید کے دونوں مہینے ۵۸ر دن کے نہیں ہوتے۔

بایں ہمہ محققین کے نزدیک اس سے اکثری اغلبی حکم مراد ہے، نہ دائمی ابدی، امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

قد وجدنا هما ینقصان معا فی اعوام ۔

ہم نے برسوں دیکھا کہ یہ دونوں مہینے سال میں ۲۹ر کے ہوتے۔

اقول: معہذا حدیث اول کے تو عمدہ معانی علماء نے بیان فرمائے۔ اور تحقیق روشن یہ

۱٤۱٤۔ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۵/٤

Marfat.com

ہی ہے کہ اسکا ثواب نہیں گھٹتا۔ اگر چہ گنتی میں پورے نہ ہوں ۔ ادر حدیث کی صحت معلوم نہیں ۔اگر صحیح ہوتو بعض رواۃ سے اپنی فہم کی بناپر نقل بالمعنی محتمل ۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

بالجملہ عرض یہ ہے کہ ایسے تجربات کا دائمی ہونا ضروری نہیں ۔اور دائمی ہوں بھی تو احکام شرع کا اس پر مدار نہیں ۔والله تعالیٰ اعلم ، والله الهادی، وصلی الله تعالیٰ علی سید المرسلین محمدو آله وصحبه اجمعین ۔

فتاوی رضویہ ۵۸۴/۴

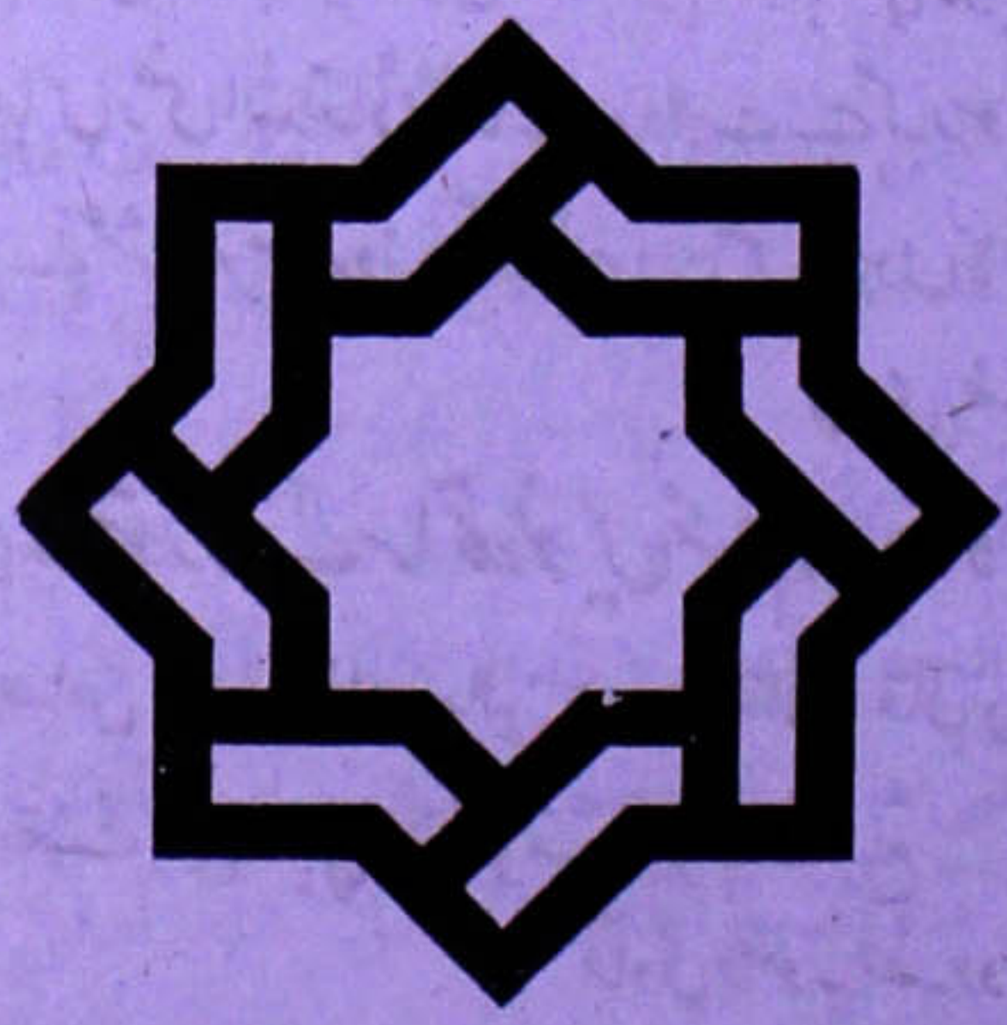

Marfat.com

۳۔نفلی روزے

(۱)عاشورہ کا روزہ

۱٤۱٥۔**عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرْفَةَ غُفِرَلَهٗ سَنَةَ أَمَامِهٖ وَسَنَةَ خَلْفِهٖ ، وَمَنْ صَامَ عَاشُوْرَآءِ غُفِرَلَهٗ سَنَةً ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں ۔اور جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱٤۱٦۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ یَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهٗ بِکُلِّ یَوْمٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشرہ محرم کا روزہ رکھا تو ہر دن تیس نیکیوں کا ثواب ملیگا۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹

(۲)یوم عاشورہ کے ساتھ نویں محرم کا روزہ

۱٤۱۷۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَئِنْ بَقِیْتُ اِلیٰ قَابِلٍ لَأَصُوْمَنَّ الْیَوْمَ التَّاسِعَ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۶

۱٤۱٥۔ السنن لابن ماجه ، باب صیام یوم عرفة ، ۱/۱۲٤

مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۸۹ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۱۳

الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۱۲ ☆

۱٥۱٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی ۱۱/۷۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۱۱٤

مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۹۰ ☆ اکنز العمال للمتقی، ۲٤۲۳٦

المغنی للعراقی ، ۱/۲۳۸ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ٤۱۲

۱٤۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۳۷۱ ☆ السنن لابن ماجه ، ۱/۱۲٤

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں آئندہ سال دنیا میں رہا تو ضرور نویں محرم کا روزہ رکھونگا۔۱۲م

(۳) ستائیس رجب کا روزہ

۱٤۱۸۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فِی رَجَبٍ یَوْمٌ وَلَیْلَةٌ ، مَنْ صَامَ ذٰلِكَ الْیَوْمَ ، وَقَامَ تِلْكَ اللَّیْلَةَ كَانَ كَمَنْ صَامَ وَقَامَ الدَّهْرَ مِاْةَ سَنَةٍ وَهُوَ لِثٰلٰثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ وَ فِیْهِ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالیٰ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک دن اور رات ہے، جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گذارے سو برس کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کے برابر ہو۔ اور وہ ۲۷ رجب ہے۔ اسی تاریخ میں اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا ھذا منکر۔

۱٤۱۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فِی رَجَبٍ لَیْلَةٌ یُكْتَبُ لِلْعَامِلِ فِیْهَا حَسَنَاتُ مِاْةَ سَنَةٍ ، وَذٰلِكَ لِثَلَاثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ ، فَمَنْ صَلّٰی فِیْهِ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ رَكْعَةً ، یَقْرَأُ فِی رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً مِّنَ الْقُرْآنِ ، وَیَتَشَهَّدُ فِی كُلِّ رَكْعَةٍ وَیُسَلِّمُ فِی آخِرِهِنَّ ، ثُمَّ یَقُوْلُ : سُبْحَانَ اللّٰهِ ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ، مِاْةَ مَرَّةٍ ۔ وَیَسْتَغْفِرُ مِاْةَ مَرَّةٍ۔ وَیُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِاْةَ مَرَّةٍ ۔ وَیَدْعُوْ لِنَفْسِهٖ بِمَا شَآءَ مِنْ دُنْیَاهُ اَوْ آخِرَتِهٖ ، وَیُصْبِحُ صَائِمًا ، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یَسْتَجِیْبُ دُعَائَهٗ كُلَّهٗ اِلَّا اَنْ یَّدْعُوْ فِی مَعْصِیَةٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک رات ہے اس میں عمل نیک کرنے والے کو سو برس کی

۱٤۱۸۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۰٦/٥ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳٥/۳
کنز العمال للمتقی، ۳٥۱٦۹ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱٦۱/۲
تذکرة الموضوعات للفتنی ۱۱٦ ☆ قبین العجب لابن حجر، ۵۸
۱٤۱۹۔ الدر المنثور للسیوطی ۳٦/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ۳٥۱۷۰

Marfat.com

نیکیوں کا ثواب ہے۔اور وہ رجب کی ستائیسویں شب ہے۔جو اس میں بارہ رکعت پڑھے۔ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اور ایک سورت اور ہر دو رکعت پر التحیات اور آخر میں سلام پھر بعد سلام سبحان الله و الحمد الله و لا اله الا الله و الله اکبر سو بار، استغفار سو بار، درود سو بار۔ اور اپنی دنیا و آخرت سے جس چیز کی چاہے دعا مانگے۔اور صبح کو روزہ رکھے تو اللہ تعالیٰ اسکی سب دعائیں قبول فرمائے۔سوائے اس دعا کے جو گناہ کیلئے ہو۔ هو اضعف من الذی قبله۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۸

۱۴۲۰۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : بُعِثْتُ نَبِيًّا فِي السَّابِعِ وَ الْعِشْرِيْنَ مِنْ رَجَبٍ مَنْ صَامَ ذٰلِكَ الْيَوْمَ و دَعَا عِنْدَ الْإِفْطَارِ كَانَتْ كَفَّارَةَ عَشَرَةَ سِنِيْنَ۔　　اسناده منکر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ۲۷ رجب کو مجھے نبوت عطا ہوئی۔جو اس دن کا روزہ رکھے اور افطار کے وقت دعا کرے دس برس گناہوں کا کفارہ ہو۔

۱۴۲۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : من صام يوم سبع عشرين من رجب كتب الله له صيام ستين شهرا ، و هو اليوم الذی هبط فيه جبرئيل عليه الصلوة و السلام علی محمد صلی الله تعالی علیه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ۲۷ رجب کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسکے لئے ساٹھ مہینے تک روزوں کا ثواب لکھتا ہے۔اور وہ دن ہے جس میں حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے وحی لیکر نازل ہوئے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنزیہ الشریعۃ سے ماثبت بالسنۃ میں ہے۔وهذا امثل ماورد فی هذا المعنی۔ یہ ان سب حدیثوں سے بہتر ہے جو اس باب میں آئیں۔بالجملہ اسکے لئے اصل ہے۔اور فضائل

۱۴۲۰۔ تبیین العجب لابن حجر ، ۶۰ ☆

۱۴۲۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۰۷/۵ ☆ المغنی للعراقی، ۳۶۷/۱

Marfat.com

اعمال میں حدیث ضعیف باجماع ائمہ مقبول ہے۔و اللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۸

نیز ایسی جگہ حدیث موقوف مثل مرفوع ہے۔کہ تعیین مقدار اجر کی طرف رائے کو اصلا راہ نہیں۔اور حدیث ضعیف اعمال میں باجماع ائمہ مقبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۶۰

(۴) شعبان کے روزے

۱۴۲۲۔**عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَفْضَلُ الصَّوْمِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں تعظیم رمضان کیلئے۔

(۵) عرفہ اور عشرۂ ذوالحجہ کے روزے

۱۴۲۳۔**عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ أَيَّامٍ أَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالَىٰ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ ، قالوا : يا رسول اللہ ! ولا الجهاد فی سبیل اللہ ، قال : وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، إِلَّا رَجُلًا خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا عمل صالح اللہ عزوجل کو محبوب نہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! اور نہ راہ خدا میں جہاد؟ فرمایا: اور نہ راہ خدا میں جہاد، مگر وہ کہ اپنی جان و مال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔　فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۹۔

۱۴۲۰۔ تبیین العجب لابن حجر ، ۶۰ ☆

۱۴۲۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۰۷/۵ ☆ المغنی للعراقی، ۳۶۷/۱

۱۴۲۲۔ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۹/۴ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۹۳/۲

۱۴۲۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر ، ۹۴/۱

السنن لابی داؤد ، باب صوم العشرة ، ۳۳۱/۲

السنن لابن ماجه ، باب صیام العشرة ، ۱۲۰/۱

Marfat.com

۱٤۲٤۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنْ أیَّامٍ أحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ أنْ تُعْبَدَ لَهٗ فِیْهَا مِنْ عَشَرِ ذِی الْحِجَّةِ ، یَعْدِلُ صِیَامُ کُلِّ یَوْمٍ مِّنْهَا بِصِیَامِ سَنَةٍ ، وَقِیَامُ کُلِّ لَیْلَةٍ مِّنْهَا بِقِیَامِ لَیْلَةِ الْقَدْرِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کو عشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ کسی دن کی عبادت پسندیدہ نہیں۔ انکے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر، اور ہر شب کا قیام شب قدر کے برابر ہے۔

۱٤۲۵۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن صوم یوم عرفة ، قال : یُکَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِیَةَ وَالْبَاقِیَةَ ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے بارے میں سوال ہوا۔ فرمایا: وہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱٤۲٤۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر ، ۹٤/۱
السنن لابن ماجه ، باب صیام العشر ، ۱۲۵/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۸۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۸، ٦۸/۵
شرح السنة للبغوی، ۳٤٦/٤ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱۵۷/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۵۷/٤ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱٤۷۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۹۹/۲ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۷۲/۲

۱٤۲۵۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب صیام عرفة ٦۷/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل صوم یوم عرفة ، ۹۳/۱
السنن لابن ماجه ، باب صیام یوم عرفة ، ۱۲۵/۱
التفسیر للقرطبی، ٤۱۹/۲ ☆ تاریخ جرجان لابی نعیم، ۱٤۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ۲۸۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۳۱/۲
شرح السنةللبغوی، ۳٤٤/٦ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۱۱/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۱/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۳، ٦۷/۵
الامام للشجری، ٦٤/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹٦/۵
المسند للحمیدی، ٤۲۹ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۳/٤
کشف الخفاء للعجلونی، ٤۲/۲ ☆ تنزیه الشریعه لابن عراق، ٦٤/۲

Marfat.com

۱۴۲۶۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَلَهٗ ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے پورے دوسال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔۱۲م

۱۴۲۷۔ **عن** اُم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : کان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ كَصِيَامِ اَلْفِ يَوْمٍ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: عرفہ کا روزہ ایک ہزار روزوں کے برابر ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹

(۶) ہر ماہ ایام بیض کے روزے

۱۴۲۸۔ **عن** أبی ذرالغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِی كِتَابِهٖ ، مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا ، فَالْيَوْمُ بِعَشْرِ اَيَّامٍ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایام بیض (ہر ماہ ۱۳/۱۴/۱۵ تاریخوں) کے روزے رکھے

۱۴۲۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۰/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸۹/۳
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۱۲/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۶، ۶۷/۵
المعجم الصغیر للطبرانی، ۷۱/۲ ☆

۱۴۲۷۔ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۱/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۱۲/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۱۶/۲ ☆

۱۴۲۸۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی صیام ثلثة ایام الخ، ۱۲۳/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۳۱/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶۵/۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۶/۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۲۲/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۴۱۹۰، ۵۶۴/۸ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱۵۲/۲
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۶۵/۲ ☆

Marfat.com

اسے ہمیشہ روزہ دار رہنے کا ثواب ملے گا۔ اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اس کی تصدیق اس طرح نازل فرمائی جس نے ایک نیکی کی اس کو دس کا ثواب ملتا ہے تو ایک روزے کے عوض دس کا ثواب ملا۔

(۷) شوال کے چھ روزے

۱۴۲۹۔ **عن** ثوبان رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ ، مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ أَمْثَالِهَا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو اسکے پورے سال کے روزے ہوگئے۔ کہ ایک نیکی کے عوض دس کا ثواب ملتا ہے۔

(۸) دوشنبہ، چہارشنبہ، پنج شنبہ اور جمعہ کے روزے

۱۴۳۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَآءَ وَالْخَمِيْسَ كُتِبَتْ لَهٗ بَرَأَةٌ مِّنَ النَّارِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے اسکے لئے جہنم سے آزادی ہے۔ ۱۲م

۱۴۳۱۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبَعَآءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ ، يُرٰى ظَاهِرُهٗ مِنْ بَاطِنِهٖ ، وَبَاطِنُهٗ مِنْ ظَاهِرِهٖ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۴۲۹۔ السنن لابن ماجه ، باب صيام ستة ايام من شوال ، ۱/۱۲۴
مجمع الزوائد للهيثمی، ۳/۱۸۴ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۱۱۰
الدر المنثور للسيوطی، ۳/۶۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۴۲۱۲، ۸/۵۶۹
۱۴۳۰۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۴/۲۹۵ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۱۲۶
۱۴۳۱۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۴/۲۹۵ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۸/۳۰۰
مجمع الزوائد للهيثمی، ۳/۱۹۹ ☆

Marfat.com

وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں ایک محل ہے، جسکا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا باہر سے نظر آئیگا۔ ۱۲م

۱۴۳۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ يَومَ الْأَرْبَعَآءِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ وَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ ، ثُمَّ تَصَدَّقَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ مِنْ مَالِهٖ غُفِرَلَهٗ كُلُّ ذَنْبٍ عَمِلَهٗ حَتّٰى يَصِيْرَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ مِنَ الْخَطَايَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے۔، پھر جمعہ کے دن اپنے قلیل مال سے صدقہ دیا تو اسکے تمام گناہ، معاف ہو گئے اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔ ۱۲م

۱۴۳۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ الْأَرْبَعَآءَ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِي الْجَنَّةِ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَيَاقُوْتٍ وَزَبَرْجَدٍ ، وَكُتِبَ لَهٗ بَرَأَةٌ مِّنَ النَّارِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں موتیوں، یاقوت اور زبرجد کا ایک محل ہے۔ اور دوزخ سے آزادی۔ ۱۲م

۱۴۳۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشَرَةَ أَيَّامٍ، عَدَدُهُنَّ مِنْ أَيَّامِ الْآخِرَةِ لَا تُشَاكِلُهُنَّ أَيَّامُ الدُّنْيَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۴۳۲۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۲۶/۲　☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۶۸/۵

۱۴۳۳۔ الجامع الاوسط للطبرانی، ۸۷/۱　☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۲۶/۲

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۸/۳　☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۰۳۷

۱۴۳۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۴۱/۳　☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۲۶/۲

کنز العمال للمتقی، ۲۴۱۷۲، ۵۶۱/۸　☆ الامالی الشجری، ۲۷۶/۱

نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اسکو دس دن کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ان دس ایام کی شمار آخرت کے ایام کے اعتبار سے ہوگی جو دنیا کے دنوں کی طرح نہیں۔۱۲م

۱۴۳۵۔ **عن** مسلم القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابیہ قال: سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن صیام الدھر ، فقال : لَا ، اِنَّ لِاَھْلِكَ عَلَیْكَ حَقًّا ، صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِی یَلِیْهِ ، وَكُلَّ اَرْبَعَآءٍ وَخَمِیْسٍ ، فَاِذَنْ اَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّھْرَ وَاَفْطَرْتَ ۔

حضرت مسلم قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے ہمیشہ روزہ دار رہنے کے بارے میں پوچھا، فرمایا: نہیں، کہ تمہارے اہل خانہ کا بھی تم پر حق ہے ۔لہٰذا تم رمضان المبارک اور اس سے متصل عید کے بعد روزے رکھو۔اور بدھ وجمعرات کے روزے رکھ لو تو گویا تم ہمیشہ روزہ دار ہی رہے اور افطار بھی کرتے رہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۶۶۰/۴

(۹) ہفتہ کا روزہ

۱۴۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن بسر عن اختہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لَا تَصُوْمُوا یَوْمَ السَّبْتِ اِلَّا فِیْمَا افْتُرِضَ عَلَیْكُمْ فَاِنْ لَمْ یَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَآءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْیَمْضَغْهُ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۴/۹

حضرت عبداللہ بن بسر اپنی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف ہفتہ کا روزہ نہ رکھو مگر جبکہ تم پر کسی وجہ سے فرض ہو۔اور اگر تم سے کسی کو انگور کے چھلکے یا درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ ملے تو اسی کو چوس لو۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۴/۹

۱۴۳۵۔ السنن لابی داؤد الصیام، باب فی صوم شعبان ، ۳۳۰/۱

الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱۲۷/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۲۱۵ ۵۶۹/۸

التاریخ للبخاری، ۲۵۴/۷ ☆ السنن للنسائی ،

۱۴۳۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صوم یوم السبت ، ۹۳/۱

Marfat.com

(۱۰) صوم وصال منع ہے

۱۴۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الوصال ، قالوا : انك تواصل؟ یا رسول الله ! قال: قال: اِنّی لَسْتُ مِثْلَکُمْ ، اِنّی اُطْعَمُ وَ اُسْقٰی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں ؟ فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ۔ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔ ۱۲م

۱۴۳۸۔ **عن** اَبی سعیدا لخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُواصِلُوا،فَاَیُّکُمْ اَرَادَ اَنْ یُّوَاصِلَ فَلْیُوَاصِلْ حَتّی السَّحَرِ ، قالوا: فانكَ تواصل ؟ یا رسول الله اقال: اِنّی لَسْتُ کَهَیْئَتِکُمْ ، اِنّی اُبِیْتُ لی مُطْعِمٌ یُطْعِمُنی وَ سَاقٍ یَسْقِیْنی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صوم وصال نہ رکھو، ہاں تم میں سے کوئی صوم وصال رکھنا چاہے تو صرف سحری تک ، صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں ؟ فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں ، میں رات گزارتا ہوں اور کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے ، اور پلانے والا پلاتا ہے۔ ۱۲م

۱۴۳۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی

۱۴۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال ، ۲۶۳/۱
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الوصال ، ۳۵۱/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۱/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱۲/۲
۱۴۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال ، ۲۶۳/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الوصال فی الصیام ۹۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۲/۴
اتحاف السادة للزبیدی ، ۱۰۰/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۲/۴
۱۴۳۹۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الوصال ، ۳۵۱/۱
المسند لاحمدبن حنبل، ۱۰۲/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۲/۴

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم واصل فی رمضان فواصل الناس ، فنهاهم ، قیل له : انت تواصل ؟ قال: اِنّی لَسْتُ مِثْلَکُمْ ،اِنّی اُطْعِمُ وَاُسْقٰی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں صوم وصال رکھنا شروع کئے تو صحابہ کرام نے بھی ایسا ہی کیا ،حضور نے انکو منع فرمایا ،عرض کیا گیا: آپ بھی تو رکھتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔۱۲م

۱۴۴۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الوصال : فقال رجل من المسلمین : فانك یا رسول الله تواصل ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ اَیُّکُمْ مِثْلِی ، اِنّی اُبِیْتُ یُطْعِمُنِی رَبِّی وَ یَسْقِیْنِی۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ایک صحابی بولے: یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں۔فرمایا: تم میں میری طرح کون ہے؟ میں رات گزارتا ہوں، مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔۱۲م

صلات الصفاء ص ۸۶

(۱۱) صوم داؤدی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱۴۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اَحَبَّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ صِیَامُ دَاوُدَ ، فَاِنَّهٗ کَانَ یَصُوْمُ

۱۴۴۰۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الوصال ۔ ۳۵۱/۳
الجامع الصحیح للبخاری ، باب التشکیل للما کثر الوصال ۔ ۲۶۲/۱۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۸۲/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۳/۴
۱۴۴۱۔ الصحیح للبخاری، باب من نام عند السحر، ۱۵۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن صوم الدهر ، ۳۶۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جه فی صام داؤد علیه الصلوة و السلام ، ۱۲۴/۱
المسند لاحمدبن حنبل ، ۱۶۰/۲ ☆ الجامع الصغیرللسیوطی، ۱۹/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۶۲/۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۰/۴

يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ، وَاَحَبَّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةُ دَاوُدَ ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب روزوں میں پیارے روزے اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤد علیہ والسلام کے روزے ہیں۔ کہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے۔ اور سب نمازوں میں پیاری نماز حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی نماز ہے۔ کہ آدھی رات تک آرام فرماتے، تہائی رات نماز میں گذارتے اور پھر چھٹا حصہ آرام میں بسر فرماتے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۹۴/۱۲

Marfat.com

سحری وافطار

(۱) سحری کا آخری وقت

۱۴۴۲۔ **عن** زربن حبیش رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلنا لحذیفة رضی الله تعالیٰ عنه : ای ساعة تسحرت مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال : هو النهار الا ان الشمس لم تطلع۔

حضرت زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ نے حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کھائی تھی؟ کہا: دن ہی تھا، مگر سورج نہ چمکا تھا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رائے فقیر میں اس روایت کا عمدہ محمل یہ ہی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیقی منتہائے لیل پر سحری تناول فرمائی۔ کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن میں کھائی بعد صبح، اور واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے، وہ سوا اسکے کیا گمان کرسکتا ہے۔
فتاوی رضویہ ۲/۳۶۰

(۲) افطار کا وقت

۱۴۴۳۔ **عن** أمیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال

۱۴۴۲۔ السنن للنسائی، باب تاخیر السحور، ۱/۲۳۴
۱۴۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب متی یحل فطر الصائم، ۱/۲۶۲
الصحیح لمسلم، باب بیان وقت القضاء الصوم، ۱/۳۵۱
السنن لابی داؤد، الصیام باب وقت فطر الصائم، ۱/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء اذا طبلاللیل الخ، ۱/۸۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۴
السنن الکبری للبیقی، ۴/۲۱۶ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۹۸۵
شرح السنة للبغوی، ۶/۳۶۹ ☆ کنز العمال للمتقی ۲۳۸۷۶۰، ۸/۵۰۹
البدایة و لانهایة لابن کثیر، ۸/۳۱۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۰۰
التفسیر للطبری، ۳/۱۰۳ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/۱۶۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۳۵۲ ☆ المسند للحمیدی، ۲۰

Marfat.com

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ادھر سے رات آئے اور ادھر سے دن پیٹھ دکھائے اور سورج پورا ڈوب جائے تو روزہ دار کا روزہ پورا ہوا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیل سے مراد سیاہی اور نہار سے ضو، فان الاقبال من ههنا والا دبار من ههناانما یکون لهما ، تیسیر میں ہے۔ اذا اقبل اللیل یعنی ظلمته وادبر النهار ای ضؤه۔ عالم ماکان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں لفظ اسی ترتیب سے ارشاد فرمائے جس ترتیب سے واقع ہوتے ہیں۔ پہلے سیاہی اٹھتی ہے۔ اس وقت تک اگر افق صاف اور غبار و بخار سے پاک ہو آفتاب کی چمک باقی رہتی ہے۔ بلکہ قلل جبال واعالی اغصان شجر پر عکس ڈالتی ہے۔ پھر جب قرص چھپنے پر آیا تکاثف ابخرۂ افقیہ وکثرت بعد عن الابصار وطول مرور شعاع البصر فی ثخن کرۃ البخار کے باعث روشنی بالکل محتجب ہو جاتی ہے۔ مگر ہنوز قدرے فرض بالائے افق مرئی شرعی باقی ہے۔ اس کے بعد آفتاب ڈوبتا اور وقت افطار و نماز آتا ہے۔ اس صاف ونفیس و بے تکلف معنی پر بحمد اللہ تعالیٰ انتظام کلام اسی اعلیٰ جلالت پر جلوہ فرما ہے جو صاحب جوامع الکلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع بلاغت بے مثل کو شایاں و بجا ہے۔

کلمات علمائے کرام بھی اس نفیس معنی سے خالی نہ رہے۔ امام ابن حجر مکی شرح مشکوۃ المصابیح میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔

ای وقد یقبل اللیل ولا تکون غربت حقیقة ، فلا بد من حقیقة الغروب، یعنی کبھی رات آجاتی ہے اور ابھی حقیقۃً غروب نہیں ہوا ہوتا۔ اس لئے حقیقی غروب ضروری ہے۔

حفنیعلی الجامع الصغیر میں ہے۔

قوله: وغربت الشمس ، لم یکتف بما قبله عن ذلك ، اشارة الی انه قد یوجد اقبال الظلمة وادبار الضؤ ولم یوجد غروب الشمس ۔

Marfat.com

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ''اور سورج ڈوب جائے'' ہے۔آپ نے سیاہی کے آنے اور روشنی کے جانے پر اکتفا نہیں کیا اور غروب کی تصریح فرمائی۔ کیونکہ کبھی سیاہی آجاتی ہے اور روشنی چلی جاتی ہے مگر غروب آفتاب نہیں ہوتا۔

اور اگر حدیث میں لیل ونہار معنی حقیقی پر رکھئے تو اگر چہ اتنا ضرور ہے کہ مجاز مرسل کی جگہ مجاز عقلی ہوگا۔ کیونکہ تم خوب جانتے ہو کہ ادھر سے ادھر جانے کی نسبت لیل ونہار کی طرف حقیقۃ نہیں۔

مگر اب تین الفاظ کریمہ کے جمع ہونے سے سوال متوجہ ہوگا۔اور شک نہیں کہ اس معنی پر امور ثلثہ متلازم ہیں اور ایک کا ذکر باقی سے مغنی۔ یہ وہی بات ہے جو امام نووی نے منہاج میں کہی ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا: ان تین میں سے ہر ایک باقی دو کو یا تو متضمن ہوتا ہے یا ان کے ساتھ لازم۔

اسکی اطیب توجیہ وہ ہے کہ علامہ طیبی نے شرح مشکوۃ میں افادہ فرمائی۔کہ

انما قال : وغربت الشمس ، مع الاستغناء عنه ، لبیان کمال الغروب، کیلا یظن انه یجوز الافطار بغروب بعضها۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اور سورج ڈوب جائے۔حالانکہ بظاہر اسکی ضرورت نہیں تھی۔لیکن یہ اس لئے فرمایا تا کہ مکمل غروب کا بیان ہو جائے ،اور کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ سورج کا کچھ حصہ غروب ہونے سے افطار جائز ہو جاتا ہے۔

علامہ منادی وغیرہ نے بھی انکی تبعیت کی ہے۔تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے۔

وزاد ــ" وغربت الشمس "مع ان ما قبله کان اشارة الی اشتراط تحقق کمال الغروب۔

حضور نے فرمایا ''اور سورج ڈوب جائے'' حالانکہ پہلے الفاظ کافی تھے۔لیکن اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ کامل غروب کا پایا جانا شرط ہے۔

اقول: یہ توجیہ وجیہ صراحۃً ہمارے مدعائے مذکور کی طرف ناظر ہے۔نظر غائر میں بروجہ جلی ،اور دقت تدبر میں من طرف خفی ،یعنی اگر چہ لیل ونہار حقیقی مراد ہونے پر ذکر غروب کی حاجت نہ تھی کہ رات جبھی آئیگی کہ سورج ڈوب چکے گا۔مگر سواد وضیاء پر انکا حمل بعید نہیں۔

Marfat.com

خصوصاً جبکہ اقبال من ھھنا وادبار من ھھنا اس پر قرینہ ظاہرہ ہیں۔تو اگر اس قدر پر قناعت فرمائی جاتی، احتمال تھا کہ مجرد اقبال سواد اور ادبار ضیاء پر وقت افطار سمجھ لیا جاتا۔حالانکہ اقبال لیل در کنار ہنوز بعض قرص غروب کو باقی ہوتا ہے کہ ضیاء بھی معدوم ہو جاتی ہے۔لہٰذا" وغربت الشمس "زائد فرمایا۔کہ کوئی غروب بعض قرص کو کافی نہ سمجھ لے۔پر ظاہر کہ اگر یہ اقبال وادبار اسی وقت ہوتے جب پورا قرص ڈوب لیتا تو اس احتمال وظن کا کیا محل تھا۔ذکر غروب سے استغنا بدستور باقی رہتا۔اور جواب محض مہمل جاتا۔تو صاف ثابت ہوا کہ سیاہی اٹھنا اور شعاع چھپنا دونوں غروب شمس سے پہلے ہو لیتے ہیں۔علامہ علی قاری نے بھی اس کلام طیب طیبی کو تحقیق بتایا اور حسن قبول سے تلقی فرمایا۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/۲۶۶

فتاوی رضویہ جدید ۵/۱۴۵

(۳) افطار میں جلدی مستحب ہے

۱۴۴۴۔ **عن** أبي هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ وَتَقَدَّسَ يَقُوْلُ : اِنَّ أَحَبَّ عِبَادِی اِلَیَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے۔بندوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو افطار میں جلدی کرے۔۱۲م

۱۴۴۵۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا كان صائما امر رجلا فاوفی علی نشز، فاذا قال :غابت الشمس افطر۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ پر کھڑا ہو

۱۴۴۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی تعجیل الانصار، ۸۸/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۷/۴

الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۴۰/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۵۶/۶

۱۴۴۵۔ المسند للحاکم، ۵۹۹/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۵۶/۶

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۵/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۸۲/۷

Marfat.com

جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہوگیا تو آپ افطار فرماتے۔۱۲م

۱۴۴۶۔**عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کان صائما امر رجلا یقوم علی نشز من الارض ، فاذا قال وجبت الشمس افطر ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ کھڑا ہو۔ جب وہ کہتا سورج غروب ہوگیا تو افطار فرماتے۔۱۲م

۱۴۴۷۔**عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو صائم یترصد غروب الشمس بتمرة ۔ فلما توارت القاهافی فیه ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں دیکھا کہ کھجور ہاتھ میں لیکر سورج کے غروب ہونے کا انتظار فرماتے۔اور جیسے ہی غروب ہوتا فوراً منہ میں ڈال لیتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۴) کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے

۱۴۴۸۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ

۱۴۴۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

۱۴۴۷۔ کشف الخفاء للعجلونی،

۱۴۳۸۔ السنن لابی داؤد ، الصیام　باب ما یفطر علیه ، ۳۲۱/۱

الجامع للترمذی،　باب ما جاء ما یستحب علیه الافطار ، ۸۸/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۴۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۸۲، ۸۵/۷

اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۰/۴ ☆ السنن للدار قطنی، ۱۸۵/۲

ارواء الغلیل للالبانی، ۴۵/۴ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۳۰/۲

الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۴۲/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۶۶/۶

حلیة الاولیاء لابی نعیم ۲۲۷/۹ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۹۹۱

جامع الصغیر للسیوطی، ۴۳۷/۲، ☆

Marfat.com

علیه وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات ، فان لم تکن رطبات فتمرات ، وان لم تکن تمرات فحسا حسوات من ماء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے تر کھجوروں سے افطار فرماتے ۔ وہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے ورنہ پانی سے ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

(۵) عام طور پر جس دن لوگ افطار کریں تم بھی کرو

۱۴۴۹ ۔ **عن** أم المؤ منين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْفِطْرُ يَوْمَ يَفْطُرُ النَّاسُ ، وَالْاَضْحٰى يَوْمَ يَضْحَى النَّاسُ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دن افطار کرو جس دن لوگ عام طور پر افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی کرو جس دن لوگ قربانی کریں ۔ ۱۲م

۱۴۵۰ ۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فِطْرَكُمْ يَوْمَ يَفْطُرُوْنَ ، وَأَضْحَاكُمْ يَوْمَ يَضْحُوْنَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اس دن افطار کرنا چاہیئے جس دن لوگ افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی جس دن قربانی کریں ۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۵۵۵

۱۴۴۹ ۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان الفطر یوفطرون ، ۱/۸۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۳۷ ☆
شرح السنة للبغوی، ۶/۲۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۷۰
۱۴۵۰ ۔ السنن لابی داؤد ، باب اذا خطأ القوم الحصلال، ۲/۳۱۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۶۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۳۱۷
السنن للدار قطنی، ۲/۱۶۳ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲/۲۵۶
کنز العمال للمتقی، ۲۳۷۶۱، ۸/۴۸۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲/۱۰۰

Marfat.com

(۶) افطار کرانے کا ثواب

۱۴۵۱۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال، : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ فَطَّرَ فِيْهِ صَائِمًا كَانَ مَغْفِرَةً لِذُنُوْبِهٖ وَعِتْقِ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ ، وَ كَانَ لَهٗ مِثْلُ أَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْءٌ ، قالوا : يارسول الله ! ليس كلنا يجد ما يفطر الصائم ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : يُعْطِى اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى تَمْرَةٍ ، أَوْ عَلٰى شُرْبَةِ مَاءٍ ، أَوْ مُذْقَةِ لَبَنٍ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوایا تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہے۔ اور اسکو روزہ دار کے برابر ثواب ملیگا اور اسکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر آدمی کو یہ وسعت نہیں کہ افطار کرائے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس وقت بھی عطا فرماتا ہے جبکہ وہ ایک کھجور، یا اتنا پانی کہ پیاس بجھادے، یا دودھ کے شربت سے افطار کرائے۔ ۱۲م

۱۴۵۲۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جاء الی سعد بن عباد رضی الله تعالیٰ عنه ، فجاء بخبز وزيت ، فاكل ثم قال : أَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَآئِكَةُ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سعد روٹی اور زیتون کا تیل لیکر حاضر خدمت ہوئے۔ حضور نے تناول فرما کر ارشاد فرمایا: تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی۔ ۱۲م

۱۴۵۱۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۹۴/۲ ☆
السنن الکبریٰ للبیهقی، ۴۰۴/۴ ☆

۱۴۵۲۔ السنن لابی داؤد، الاطعمه، باب فی الدعاء لرب الطعام، ۵۳۸/۲
السنن لابن ماجه، باب فی ثواب من فطر صائما، ۱۲۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۸/۳ ☆ السنن الکبریٰ للبیهقی،

Marfat.com

۱۴۵۳۔**عن** سلمان الفارسی رضی الله عنه قال : قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا فِی شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ كَسَبٍ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلآئِكَةُ لَيَالِیَ رَمَضَانَ كُلَّهَا وَصَافَحَهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيهِ الصَّلوةُ وَالسَّلامُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ، وَمَنْ صَافَحَهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلوةُ وَالسَّلَامُ يَرُقُّ قَلْبُهُ وَتَكْثُرُ دُمُوْعُهُ ، قَالَ : فقلت : يا رسول الله ! افرأيت من لم يكن عنده ؟ قال : فَقَبْضَةٌ مِّنْ طَعَامٍ ، قلت : افرأيت ان لم يكن عنده لقمة خبز ؟ قال : فَمُذْقَةٌ مِّنْ لَبَنٍ ، قال : افرأيت ان لم تكن عنده ؟ قال : فَشُرْبَةٌ مِنْ مَّاءٍ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ماہ رمضان میں حلال کمائی سے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو رمضان کی راتوں میں فرشتے اسکے لئے دعائے استغفار کرتے ہیں۔اور حضرت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام شب قدر میں اس سے مصافحہ فرماتے ہیں۔اور جس سے آپ مصافحہ فرمالیں اسکا دل رقیق ہوجاتا ہے اور آنسو بہنے لگتے ہیں۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسکے بارے میں فرمائیں جسکے پاس افطار کی چیزیں نہ ہوں؟ فرمایا: ایک مٹھی کھانا ہی دیدے۔میں نے عرض کیا: اور یہ بھی نہ ہوں۔فرمایا: دودھ کا شربت پلادے۔میں نے عرض کیا؛ اور یہ بھی نہ ہو۔فرمایا: تو پانی ہی سے سیراب کردے۔۱۲م

۱۴۵۴۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: أفطرنا مرة مع رسول الله تعالیٰ علیه وسلم فقربو الیه زیتا فأكل وأكلنا حتی فرغ ، قال: أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلآئِكَةُ ، وَأَفْطَرَ عِنْدَ كُمُ الصَّائِمُوْنَ۔

۱۴۵۳۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۳۲۰/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۹۵/۲
كنز العمال للمتقی، ۲۳۶۵۸، ۴۵۲/۸ ☆ الكامل لابن عدی، ، ۳۰۶/۲
۱۴۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۸/۳ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲۸۷/۷
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۳۸/۸ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۱۹۹/۳
التفسير لابن كثير ، ۳۶/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۱۹۴۲۵
شرح السنة للبغوی، ۲۸۳/۱۲ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۴۹۸/۱
اتحاف السادة للزبيدی، ۲۴۰/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۵۹۸۷، ۲۷۲/۹
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۴۲۴۹ ☆ المجروحين لابن حبان ۱۴۴/۲
المغنی للعراقی، ۱۳/۲ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم ، ۲۸۰/۲

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ افطار کیا تو حضور کی خدمت میں زیتون کا تیل سالن میں لایا گیا۔ حضور نے اور ہم نے کھانا کھایا، جب فارغ ہوئے تو فرمایا: تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی، اور تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۷) افطار کی دعا میں

۱۴۵۵۔ **عن** معاذ بن زهرة رضی الله تعالیٰ عنه انه بلغه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان اذا أفطر قال: اَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۱۲م

۱۴۵۶۔ **عن** معاذ بن زهرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا أفطر قال: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَعَانَنِی فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِی فَأَفْطَرْتُ۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی أَعَانَنِی فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِی فَأَفْطَرْتُ۔۱۲م

۱۴۵۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا أفطر، قال: اَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْنَا وَ عَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

۱۴۵۵۔ السنن لابی داؤد، الصیام، باب تقول عند الافطار، ۳۲۲/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۱۰/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۶، ۸۱/۷ ☆

۱۴۵۶۔ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۵۲/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۸، ۸۱/۷ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲۱۷/۴

۱۴۵۷۔ السنن للدار قطنی، ۱۴۰/۱ ☆ الامالی الشجری، ۲۸۹/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱۳۷/۱ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۴

Marfat.com

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ اَللّٰھُمَّ! لَکَ صُمْنَا وَ عَلٰی رِزْقِکَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ ۱۲م

۱۴۵۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا أفطر قال:ذَهَبَ الظَّمَأُ ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهِ تَعَالیٰ۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۵۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ذَهَبَ الظَّمَأُ ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ، وَثَبَتَ الْأَجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰهِ تَعَالیٰ۔ ۱۲م

۱۴۵۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا قرب الی أحدکم طعامه وهو صائم فلیقل : بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّی ، اِنَّکَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ حاشیہ مرقاۃ ۱۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روزہ افطار کے وقت تم میں سے کسی کے پاس کھانا حاضر ہو تو یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّی ، اِنَّکَ أَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ ۱۲م

۱۴۶۰۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه و سلم اذا افطر قال : بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ أَفْطَرْتُ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۵۷

۱۴۵۸۔ السنن لابی داؤد ، الصیام ، باب القول عند الافطار ، ۳۲۲/۱
السنن للدار قطنی، ۲۴۰/۱ ☆ المستدرک للحاکم ۴۲۲/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۰۹/۱ ☆
۱۴۵۹۔ الامالی للشجری، ۲۵۹/۱ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۳۶۳
کنز العمال للمتقی، ۲۳۸۷۳ ، ۵۰۹/۸ ☆
۱۴۶۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۱۰/۲

Marfat.com

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُمَّ ! لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث (جن میں افطار سے قبل دعا کا ذکر ہے) بسبب شدت ضعف قابل احتجاج نہیں ۔ اسکی سند میں داؤد بن الزبرقان متروک ہے ۔ قال فی التقریر : متروك و كذبه الازدی، قلت : و كذا الجوز جانی ، كما فی الميزان ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۷

Marfat.com

۸



کتاب الحج

ابواب

حج کی فرضیت واہمیت	۲۴۹	مناسک کی فضیلت	۲۶۵
زیارت روضۂ انور	۲۶۸	فضائل مدینہ منورہ	۲۸۱
فضیلت حرم	۲۸۶		

Marfat.com

Marfat.com

۱۔حج کی فرضیت واہمیت

(۱) فرضیت حج کا ثبوت

۱۴۶۱۔**عن** أمیر المؤمنین علی المر تضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَلَكَ زَادًاوَّرَاحِلَةً تُبَلِغُهُ اِلیٰ بَیْتِ اللّٰهِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَاعَلَیْهِ أنْ یَّمُوْتَ یَهُوْدِیًّا أوْ نَصْرَانِیًّا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی مالک ہوزادراہ اورخرچ اورسواری کا کہ پہونچادے اسکو مکہ معظمہ تک، باوجود اسکے حج نہ کیا۔بس فرق نہیں اس پر یہ کہ وہ مرے یہودی یا نصرانی ہوکر۔

فتاوی افریقہ ۴۱

(۲) حج وزیارت اورعمرہ کے فضائل

۱۴۶۲ ۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے حج کیا اورفحش گوئی اورفسق وفجورمیں مبتلا نہ ہوا اسکے گذشتہ گناہ معاف ہوگئے۔۱۲م

جدالممتار ۲/۲۷۰

۱۴۶۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْحَاجُّ یَشْفَعُ فِی أرْبَعِ مِأةٍ مِنْ أهْلِ بَیْتٍ ، اوقال : مِنْ أهْلِ بَیْتِهٖ ، وَیَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ۔

۱۴۶۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التغلیظ فی ترك الحج، ۱/۱۰۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۲۶۷ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۲/۲۰۹
۱۴۶۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ثواب الحج، ۱/۱۰۰
الکامل لابن عدی، ۴/۱۰۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۳۲، ۵/۱۲
۱۴۶۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۲۱۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۱۰
کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۴۱، ۵/۱۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/۱۲۶

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چار سو عزیزوں قریبوں کے حق میں حاجی کی شفاعت قبول ہوگی۔ حاجی گناہ سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

ارأة الادب ۴۰

۱۴۶۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْاِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِی ، وَغَزٰی غَزْوَةً وَصَلّٰی فِی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ یَسْئَلِ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ فِیْمَا اِفْتَرَضَ عَلَیْهِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حجۃ الاسلام بجالائے اور میری قبر کی زیارت سے مشرف ہو۔ اور جو ایک جہاد کرے اور بیت المقدس میں نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس سے فرائض کا حساب نہ لے۔

۱۴۶۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تَابِعُوا بَیْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَاِنَّهُمَا یَنْفِیَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خُبْثَ الْحَدِیْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلَیْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ دونوں ادا کرو کہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو دور کرنے والے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔ اور حج مقبول کا ثواب تو جنت ہی ہے۔ ۱۲م

۱۴۶۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ " اِنْ سَاَلُوْهُ اَعْطَوْا ، وَاِنْ دَعَوْا

۱۴۶۴۔ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱۷۵/۲ ☆ السلسلة الضعیفة، ۲۰۴
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۷۳
۱۴۶۵۔ السنن لابن ماجه، باب فضل الحجر و العمرة، ۲۰۷/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ثواب الحج، ۱۰۰/۱
السنن للنسائی، فضل المتابعة بین الحج و العمرة، ۲/۲
۱۴۶۶۔ شعب الایمان للبیهقی، ۴۷۵/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۱۷، ۹/۵

Marfat.com

أَجَابَهُمْ ، وَإِن انْفَقُوْا أُخْلَفَ لَهُمْ ۔ وَالَّذِی نَفْسُ أَبِی الْقَاسِمِ بِيَدِهٖ ، مَا كَبَّرَ مُكَبِّرٌ عَلٰى نَشْزٍ ، وَلَا أَهَلَّ مُهِلٌّ عَلٰى شَرَفٍ مِّنَ الْأَشْرَافِ إِلَّا أَهَلَّ مَابَيْنَ يَدَيْهِ وَكَبَّرَ حَتّٰى يَنْقَطِعَ بِهٖ مُنْقَطِعُ التُّرَابِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری سے مشرف ہونے والے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے ہیں تو انکو عطا کیا جاتا ہے، اور جو دعا کرتے ہیں قبول ہوتی ہے۔ اور کچھ خرچ کریں تو وہ انکے لئے توشۂ آخرت بنادیا جاتا ہے۔ قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس شخص نے کسی بلند مقام پر کھڑے ہوکر اللہ اکبر، اور 'لا الہ الا اللہ ، پڑھا تو اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور ہی پڑھا۔ ۱۲م

۱۴۶۷۔ **عن** أم المؤ منين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِنَّ الْمَلَآئِكَةَ لَتُصَافِحُ رِكَابَ الْحُجَّاجِ ، وَتَعْتَنِقُ الْمُشَاةَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فرشتے سواری پر حج کیلئے جانے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل چل کر جانے والوں سے معانقہ۔ ۱۲م

۱۴۶۸۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَجْرُ الْغَازِی ، وَالْحَاجُّ ، وَالْمُعْتَمِرُ إِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ میں انتقال کر گیا، اسے مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والے کی طرح قیامت تک ثواب ملتا رہیگا۔ ۱۲م

۱۴۶۹۔ **عن** أم المؤ منين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال

۱۴۶۷۔ شعب الايمان، للبيهقى، باب فى المناسك، ۴۷۴/۳

۱۴۶۸۔ شعب الايمان، للبيهقى، باب فى المناسك، ۴۷۴/۳

۱۴۶۹۔ شعب الايمان، للبيهقى، باب فى المناسك، ۴۷۴/۳

Marfat.com

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ مَاتَ فِی طَرِیْقِ مَکَّةَ لَمْ یَعْرِضْهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَمْ یُحَاسِبْهُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو حج کے ارادے سے آنے والا مکہ معظّمہ کے راستہ میں انتقال کر جائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے نہ مواخذہ فرمائے اور نہ حساب لے۔۱۲م

۱۴۷۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ حَجَّ هٰذَاالْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بیت اللہ شریف کے حج کیلئے نکلا پھر فحش گوئی و بدکاری میں مبتلا نہ ہوا تو گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔۱۲م

۱۴۷۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا یَرْفَعُ اِبِلُ الْحَاجِّ رِجْلًا وَلَا یَضَعُ یَدًا اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً اَوْ مَحَا عَنْهُ سَیِّئَةً اَوْرَفَعَ بِهَا دَرَجَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کو جانے والے لوگوں کی سواریوں کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔۱۲م

۱۴۷۲۔ **عن** بریدة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلنَّفَقَةُ فِی الْحَجِّ کَالنَّفَقَةِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ مِاَةَ ضِعْفٍ اَوْ سَبْعَ مِاَةِ ضِعْفٍ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کو جانے کیلئے مال کو خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی طرح ہے کہ سو گنا ثواب ملتا ہے۔یا سات سو گنا۔۱۲م

۱۴۷۰۔ السنن للنسائی، فضل الحج، ۲/۲

۱۴۷۱۔ شعب الایمان للبیهقی، ، فضل الحج و العمرة ، ۴۷/۳

Marfat.com

۱۴۷۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ای العمل افضل ؟ قال: اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ، قیل : ثم ماذا ؟ قال: اَلْجِهَادُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ، قیل : ثم ماذا ؟ قال : حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا: اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: حج مقبول ۔۱۲م

۱۴۷۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے بیچ کے گناہوں کا، اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔۱۲م

۱۴۷۵۔. **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۴۷۲۔ شعب الایمان للبیهقی، ۴۸۱/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۲/۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۵۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۰۸/۳
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۸۰/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۳۴/۴
الدرالمنثور للسیوطی، ۳۳۷/۱ ☆

۱۴۷۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل المبرور، ۲۰۶/۱۔
الصحیح لمسلم، باب فضل الحج و العمرة ۴۳۶/۱
السنن للنسائی، باب فضل الحج و العمرة، ۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۴/۲ ☆ الصحیح لابی عوانة، ۶۲/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۷۷/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۶۲/۲

۱۴۷۴۔ السنن للنسائی، فضل العمرة، ۲/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۳۴۳/۳ ☆ مجمع الروائد للهیثمی، ۲۷۸/۳

۱۴۷۵۔ السنن للنسائی، فضل الحج، ۲/۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۲۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۵۰/۴
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۰۶/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۶۴/۱
السنن لابن المنصور، ۲۳۴۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۷۹۷، ۶/۵

علیه وسلم : جِهَادُ الْكَبِيْرِ وَالصَّغِيْرِ وَالضَّعِيْفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے اور بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہیں۔

۱۴۷۶۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ ، قيل : يا رسول الله! ما بر الحج ؟ قال : طِيْبُ الْكَلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَاِفْشَآءُ السَّلَامِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! حج مبرور کیا ہے؟ فرمایا: نیک بات کہنا، لوگوں کو کھانا کھلانا، اور سلام کو رواج دینا۔ ۱۲م

۱۴۷۷۔ **عن** زيد بن خالد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ جَهَّزَ حَاجًّا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا اَوْ خَلَفَهٗ فِیْ اَهْلِهٖ اَوْ فَطَّرَ صَائِمًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ اَنْ يُّنْقَصَ مِنْ اَجْرِهٖ شَيْءٌ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حاجی کو اور مجاہد کو زاد راہ دیا، یا انکے پیچھے انکے گھر والوں کی مدد کی۔ یا روزہ دار کو افطار کرایا تو اسکو انکے برابر ثواب ملے اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو۔ ۱۲م

۱۴۷۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۴۷۶۔ شعب الايمان، ۴۸۰/۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۴۶/۲
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۰۷/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۶۳/۲
۱۴۷۷۔ شعب الايمان للبيهقی، ۴۸۰/۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۰۷۱۲، ۳۱۲/۴
المعجم الكبير للطبرانی، ۲۹۶/۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۴/۵
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۸۳/۵ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۲۴۰/۴
۱۴۷۸۔ السنن الكبرى للهيقی، ۲۶۱/۵ ☆ المستدرك للحاكم، ۴۴۱/۱
كشف الخفاء للعجلونی، ۳۱۳/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۲۳۸۳، ۱۳۹/۵
جمع الجوامع للسيوطی، ۹۶۸۰ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۱۴/۲
نصب الراية للزيلعی، ۸۴/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۷۵/۴
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۶۷/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲۱۰/۱

Marfat.com

نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! حاجی کی مغفرت فرما، اور اس شخص کی جس کیلئے حاجی مغفرت کی دعا کرے۔۱۲م

النیرۃ الوضیہ ۳۱

(۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا

۱۴۷۹۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم: لما فرغ إبراهيم عليه الصلاة والسلام من بنائه بعث الله تعالیٰ جبرئیل علیه السلام فحج به حتی اذا رأی عرفة قال: قد عرفت، وكان اتاها قبل ذلك مرة، فلذلك سميت عرفة، حتی اذا كان يوم النحر عرض له الشيطان، فقال: أخصب! فحصبه بسبع حصيات، ثم اليوم الثانی فالثالث، فلذلك كان رمی الجمار، قال: أعل علی ثبير! فعلاه فنادی: ياعباد الله! اجيبوا الله، ياعباد الله! اطيعوا الله، فسمع من تحت الابحر السبع۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کعبہ کی بنا سے فارغ ہوئے۔تو اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا۔انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کرایا۔آپ نے عرفات کو دیکھ کر فرمایا: میں اس میدان کو پہچان گیا۔آپ اس سے قبل بھی ایک مرتبہ یہاں تشریف لائے تھے۔اس وجہ سے اسکا نام عرفات پڑا۔یوم النحر کو شیطان نے آپ سے تعرض کیا۔تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے کہا۔آپ اسکو سات کنکریاں ماریں۔آپ نے ابلیس کو سنگسار کیا۔پھر دوسرے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔اسی لئے حج میں رمی جمار مشروع ہوئی۔حضرت جبرئیل امین نے فرمایا: کوہ ثبیر پر چڑھو۔حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے ثبیر کی پہاڑی پر چڑھ کر اعلان حج فرمایا: اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو، اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔تو انکا یہ اعلان سات سمندروں کی تہ سے سنا گیا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند ہمارے اصول پر صحیح ہے۔اور یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی فرمان ہے۔کیونکہ معاملہ قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہے۔اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم چونکہ اہل

۱۴۷۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب بنيان الكعبة، ۹۶/۵

Marfat.com

کتاب کی روایت قبول نہیں کرتے تھے۔اس لئے لامحالہ انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنکر ہی فرمائی۔تو اس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ اعلان حج منی شریف کے پہاڑ سے ہوا۔اس سے معلوم ہو کہ اعلان حج جو مثل اذان ہے خارج مسجد حرام ہوا۔داخل مسجد نہیں۔لیکن بعض وہابیہ کا قول اس طرح ہے۔کہ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا:

واذن فی الناس بالحج۔اے ابراہیم! لوگوں میں حج کا اعلان کرو۔سنن سعید بن منصور اور دوسرے محدثین نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو حج کے اعلان کرنے کا حکم ہوا۔تو آپ نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہو کر بلند آواز سے فرمایا (جسے مشرق ومغرب کے سبھی لوگوں نے سنا) کہ اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔

حضرت مجاہد نے فرمایا:

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم پر اعلان کیلئے کھڑے ہوئے تو انہیں لیکر بلند ہونے لگا۔یہاں تک کہ زمین کے تمام پہاڑوں سے بلند ہو گیا۔آپ نے اس بلندی سے لوگوں میں اعلان کیا۔جو سات سمندروں کی تہ سے بھی سنا گیا۔

ابن جریر نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔اور انہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہو کر پکارا۔اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا۔تو باپوں کی پشت سے اور ماؤں کے شکم سے لوگوں نے انکی آواز سنی۔

مستدلین کا دعوی یہ ہے۔کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کے وقت وہ پتھر مطاف کے اندر دیوار کعبہ کے قریب تھا۔دلیل اسکی یہ ہے کہ ملا علی قاری نے شرح لباب میں فرمایا۔

بحر میں کہا گیا ہے کہ علماء نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ مقام ابراہیم عہد رسالت میں کعبہ شریف سے بالکل متصل تھا۔ابن جماعہ نے اسی کو صحیح کہا ہے۔

اور ازرقی نے روایت کی۔کہ مقام ابراہیم جہاں آج ہے وہیں جاہلیت اور عہد رسالت، اور زمانہ ابوبکر وعمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہما میں تھا۔اور ظاہر یہ ہی ہے کہ بیت اللہ شریف کے متصل ہی تھا۔پھر بعد میں کسی حکمت کی وجہ سے موجودہ مقام تک کھسکایا گیا۔حکمت یہ تھی

Marfat.com

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی پر کھڑے ہوکر کعبہ شریف کی تعمیر کی تھی ۔تو وہ اسی حال پر دیوار کعبہ کے پاس وہیں پڑا رہا۔ایسا ہی تاریخ قطبی اور بقیہ کتب میں تحریر ہے۔

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیواریں چنتے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے۔جب دیواریں بلند ہوگئیں تو مقام ابراہیم اسی کے قریب لایا گیا اور آپ اس پر کھڑے ہوکر دیواریں چنتے تھے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اعلان حج کے وقت وہ پتھر وہیں پڑا رہا۔بعد میں کسی مصلحت سے کچھ دور کھسکا دیا گیا۔

اور اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ عہد کریم سے ہی وہ موجودہ مقام پر ہے تب بھی ہمارا دعوی (اذان ثانی اندر ہونا) ثابت ہے۔کہ موجودہ جگہ بھی مطاف میں ہی ہے۔اس لئے کہ مطاف وہ جگہ ہے جہاں سنگ مرمر بچھا ہوا ہے۔اور مقام ابراہیم اسی میں ہے۔تو ثابت ہوا کہ اذان داخل مسجد مطلقا جائز ہے۔اس میں نہ کوئی کراہت اور نہ کوئی بدعت ۔یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

جواب ۔اسکا یہ ہے کہ یہ استدلال ہذیان سے بھی آگے ہے۔اور پاگلوں ۔بیوقوفوں اور بچوں کیلئے بھی قابل رشک ہے۔

اولاً۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور زمانۂ جاہلیت میں مقام ابراہیم کے دیوار کعبہ کے متصل ہونے سے یہ لازم نہیں کہ عہد خلیل علیہ السلام میں بھی وہیں رہا ہو۔اور موجودہ حالت پر قیاس کر کے ایک ادھر ادھر منتقل ہونے والی چیز پر ماضی کا حکم لگانا جائز نہیں۔اور ایسے قیاس سے کوئی یقینی بات ثابت نہیں ہوتی ۔اسی لئے تو اسکی تعبیر ظاہر اور اظہر سے کی ہے۔اور ظاہر دلیل پکڑنے والے کیلئے مفید نہیں۔اس سے معترض کو فائدہ پہونچتا ہے۔اور آپ مستدل ہیں۔

ثانیاً۔ قطبی کی روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مقام ابراہیم کا ٹھکانا کہیں اور تھا۔تعمیر کی ضرورت سے دیوار کعبہ کے پاس لایا گیا۔اور عادت یہ ہے کہ جو چیز ضرورۃً کہیں رکھی جاتی ہے وہ ضرورت پوری ہونے کے بعد وہاں سے علیحدہ کردی جاتی ہے۔خود حرم شریف میں یہ دستور دیکھا گیا کہ دخول عام کے دن سیڑھیاں اور منبر لاکر لگادیئے جاتے ہیں ۔پھر علیحدہ کر لئے

Marfat.com

جاتے ہیں۔اور انکے اصل مقام پر انہیں لوٹا دیا جاتا ہے۔

ثالثاً۔ تاریخ قطبی میں اسکا کوئی ذکر نہیں کہ وہ پتھر عہد ابراہیم علیہ السلام سے اس مقام پر قائم ہے۔پھر اس روایت کو سند میں ذکر کرنا جہالت ہے۔

رابعاً۔ اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے زمانہ میں وہ پتھر دیوار کے قریب تھا تب بھی یہ گمان کرنا کہ اعلان بھی اسی مقام سے کیا گیا۔زعم باطل ہے۔جسکی کوئی دلیل نہیں۔زیادہ سے زیادہ یہ ہی کہا جاسکتا ہے کہ اس پتھر کے وہاں سے منتقل ہونے کی کوئی روایت نہیں۔اور اگر یہ کہا جائے کہ ظاہر یہ ہی ہے کہ منتقل ہوا۔تو ہم بتا چکے ہیں یہ استصحاب ہے جس سے مستدل کو فائدہ نہیں پہونچتا۔

خامساً۔ اس امر کی روایت ہے کہ مقام ابراہیم اعلان حج کے وقت موجودہ مقام پر موجود نہیں تھا۔جس سے تمام اوہام کا خاتمہ ہوجاتا ہے۔

ازرقی نے ہی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ۔

میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقام ابراہیم میں پڑے ہوئے نشان کے بارے میں سوال کیا۔تو انھوں نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اعلان حج کا حکم دیا گیا تو آپ نے اسی پتھر پر کھڑے ہوکر اعلان فرمایا: اعلان سے فارغ ہوئے تو حکم دیا کہ اس پتھر کو لیجا کر کعبہ کے دروازہ کے سامنے رکھا جائے۔اور آپ اس پتھر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

سادساً۔اس شبہ کو جڑ بنیاد سے اس طرح ختم کیا جاسکتا ہے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے اعلان حج کے وقت مقام ابراہیم پر کھڑے ہونے کی روایت اسرائیلی ہے۔اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بنی اسرائیل کی روایت قبول فرماتے تھے۔جیسا کہ اس روایت میں انہوں نے کہا۔

ابن ابی حاتم ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں۔کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اہل کتاب سے روایت کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی۔

یہ حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کے قصہ میں ہے۔مندرجہ ذیل روایت کو بھی ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی ثابت رکھا ہے۔کہ میں نے حضرت کعب

احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔تو انہوں نے کہا: انتہائی حد پر ایک بیری کا درخت ہے جہاں تک فرشتوں کا علم پہونچتا ہے۔اور میں نے ان سے جنۃ الماوی کے بارے میں پوچھا۔تو انہوں نے فرمایا: ایسا باغ جس میں شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے جسم میں رہکر سیر کرتی ہیں۔

ابن جریر نے ثمر سے روایت کی۔کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت کعب کے پاس آئے اور سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔

القصہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسرائیلی روایت قبول کرتے تھے۔اور یہ روایت بھی اسرائیلی ہے۔کہ مقام ابراہیم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا۔ لہٰذا معتمد وہی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت ہے کہ اعلان حج جبل ثبیر سے فرمایا

پھر یہ کہ دونوں روایتوں میں کوئی ایسا تعارض بھی نہیں۔کیونکہ جبل ثبیر بھی حدود حرم کے اندر ہی ہے۔چنانچہ عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔کہ سارا حرم مقام ابراہیم ہے۔بلکہ حضرت ابن عباس سے تو یہ بھی مروی ہے۔کہ مقام ابراہیم پورا حج ہے۔

سابعاً۔اعلان حج کے مقام میں حضرت ابن عباس سے روایتیں مضطرب ہیں۔بعض میں تو یہ ہی مقام ابراہیم ہے۔اور بعض میں یہ ہے کہ جبل ابوقبیس پر اعلان حج ہوا۔

چنانچہ عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبل ابوقبیس پر چڑھے اور کہا: الله اكبر ، الله اكبر ، اشهد ان لا اله الا الله ، اشهد ان ابراهيم رسول الله ،

اے لوگو! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں لوگوں میں حج کا اعلان کروں۔تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو۔

اور بعض روایتوں میں جبل ابوقبیس کے بجائے کوہ صفا کا ذکر ہے۔ابن حمید کی یہ روایت امام مجاہد سے اس طرح مروی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا۔کہ مقام صفا پر لوگوں کو حج کا اعلان کریں۔

آپ نے ایسی آواز سے پکارا کہ مشرق ومغرب کے لوگوں نے سنا۔اعلان کے الفاظ یہ تھے۔

Marfat.com

اے لوگو! اپنے رب کی پکار کا جواب دو۔

ابو حاتم اور ابن منذر نے عطا سے روایت کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کوہ صفا پر چڑھے اور پکارا۔ اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔

یہ معلوم ہے کہ حضرت مجاہد کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہی ہے۔ تو اس روایت میں تین اضطراب ہوئے۔ ورنہ دو ہونے میں تو شبہ ہی نہیں۔

پس اس اعتبار سے بھی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت راجح اور اولیٰ بالاخذ ہے۔ اسی لئے قطبی نے اپنی تاریخ میں امیر المؤمنین کی روایت پر ہی اعتماد کیا اور دوسری روایتوں کی طرف توجہ نہیں کی۔

ثامناً۔ ساری بحث ومباحثہ کے بعد اعلان حج اگر مسجد حرام میں ہونا ثابت بھی ہو تو یہ گذشتہ شریعت کا ایک فعل ہوگا۔ اور گذشتہ شرائع کے احکام ہمارے لئے دلیل نہیں۔ جب تک قرآن وحدیث میں اسکا بیان بلا انکار نہ ہو۔ چنانچہ اصول امام بزدوی، منار، اور فن اصول کے بقیہ تمام متون وشروح میں اسکی تنصیص ہے۔ امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کشف الاسرار میں فرمایا:

ہم نے اس میں یہ شرط لگائی کہ اللہ ورسول بے انکار اسکا بیان فرمائیں۔ اہل کتاب کے قول کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور جو انکی کتاب سے ثابت ہو اسکا بھی۔ کہ ان لوگوں نے آسمانی کتابوں میں تحریف کردی۔

اسی طرح اہل کتاب اسلام لانے والوں کی بات کا بھی بھروسہ نہیں۔ کہ ان لوگوں نے انہیں محرف کتابوں میں دیکھا ہوگا۔ یا انہیں کی جماعت سے سنا ہوگا۔

بحر العلوم حضرت علامہ عبد العلی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے فواتح رحموت میں فرمایا۔

خیال ہوسکتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات پر اعتماد ہونا چاہیئے۔ کہ وہ تو بلا شبہ سچے تھے۔ اور انکی بات میں جھوٹ کا احتمال نہیں۔ لیکن اسکا جواب یہ ہے کہ انہوں نے تو اسی محرف کو کلام الٰہی سمجھ کر سیکھا ہوگا۔ کیونکہ تحریف تو انکے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہو چکی تھی۔

Marfat.com

اور اعلان حج کی یہ روایت ایسی ہی ہے۔ کہ نہ تو قرآن عظیم میں اسکا بیان ہے، اور نہ کسی حدیث میں ہی اسکا تذکرہ ہے۔ تو سرے سے اس حدیث سے استدلال ہی غلط ہے۔

یہ بھی اس صورت میں کہ مخالفین کا دعوی جوں کا توں تسلیم کرلیا جائے۔ ورنہ تفصیل گذر چکی کہ مسجد حرام کے اندر اعلان حج کا تذکرہ نہ کسی مسلمان سے مروی، اور نہ کتابی سے، اور نہ کافر سے، اندرون مسجد کی بات تو صرف ان وہابی صاحب کی ہے۔ تو وہ اپنے اس دعوی میں اپنی خواہش نفس سے ہی استدالال کرتے ہیں۔

تاسعاً۔ قابل تعجب بات تو یہ ہے کہ کہا گیا۔ ''مقام ابراہیم اب بھی مطاف کے اندر ہے یہ تو مشاہدہ کے خلاف ہے جسکی شہادت ہر حاجی دے سکتا ہے۔ (امام احمد رضا قدس سرہ اپنے زمانہ کی بات کر رہے ہیں ورنہ اس زمانہ میں مقام ابراہیم مطاف کشادہ کرنے کی وجہ سے مطاف کے اندر آ گیا ہے۔)

عاشراً۔ اس سے زیادہ حیرتناک یہ انکشاف ہے کہ جہاں تک سنگ مرمر بچھا ہے سب مطاف ہے۔ جہاں تک عہد رسالت میں مسجد تھی۔

تو زمزم شریف کا اردگرد بھی عہد رسالت کی مسجد میں شامل ہوگیا کہ وہاں بھی سنگ مرمر بچھا ہے۔ اور اگر کسی بادشاہ نے پوری مسجد حرام میں سنگ مرمر بچھادیا تو وہ بھی عہد رسالت کی مسجد حرام ہوگئی۔ حالانکہ مطاف تو سنگ مرمر کا گول دائرہ ہے جو کعبہ مکرمہ کے گرداگرد ہے۔ اور جس کے کنارہ پر باب السلام ہے۔ اور بلاشبہ مقام ابراہیم کا قبہ اس سے باہر ہے۔ اہل مکہ ایسے کم عقل تو نہ تھے کہ نفس مطاف میں قبہ بناتے اور لوگوں پر مطاف کو تنگ کرتے۔

شمائم العنبر، شمامہ رابعہ نفحہ ۱۸

عربی سے ترجمہ از:- بحر العلوم حضرت مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مدظلہ،

(۴) حج بیت اللہ کی برکت

۱۴۸۰۔ **عن** صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلاً قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: حُجُّوْا تَسْتَغْنُوْا۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۶۰

۱۴۸۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۸۸۱۹، باب فضل الحج، ۱۱/۵
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۱۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۲۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۲۴/۱ ☆

Marfat.com

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کرو غنی ہو جاؤ گے۔

(۵) حج نفل

۱۴۸۱ ۔ **عن** أبی واقد اللیثی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لأزواجه فی حجة الوداع : هٰذِهٖ ثُمَّ ظُهُوْرُ الْحُصُرِ۔

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے ارشاد فرمایا: جو حج ضروری تھا وہ تو ہو لیا۔ آگے چٹائیوں کی نشست۔

فتاوی افریقہ ۱۱۰

(۶) حج بدل

۱۴۸۲ ۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان امرأة من الجهینة جاء ت الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قالت : ان امی نذرت ان تحج فماتت قبل ان تحج ، افا حج عنها ؟ قال : نَعَمْ ، حُجِّی عَنْهَا ! أَرَأَیْتِ اِنْ کَانَ عَلٰی أُمِّكِ دَیْنٌ ، أَکُنْتِ قَاضِیَةً ؟ قالت : نعم ، قال : اِقْضِی اللّٰهَ الَّذِی هُوَ لَهٗ ، فَاِنَّ اللّٰهَ أَحَقُّ بِالْوَفَآءِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی۔ وہ ادا نہ کر سکیں اور ان کا انتقال ہو گیا۔ کیا میں انکی طرف سے حج کر لوں؟ فرمایا: ہاں، انکی طرف سے حج کر! بھلا دیکھ تو! تیری ماں پر کوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یا نہیں؟ بولی: کیوں نہیں، فرمایا: یونہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔

۱۴۸۱ ۔ السنن لابی داؤد ، کتاب المناسك، ۲۴۱/۱
۱۴۸۲ ۔ الجامع للترمذی، ابواب الحج، ۱۱۲/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۷۴/۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۱۱/۶
فتح الباری للعسقلانی، ۲۹۶/۱۳ ☆ مشکوة المصابیح للبریزی، ۱۹۵۵

Marfat.com

۱۴۸۳۔**عن** زیدبن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنْ وَالِدَیْهِ تُقُبِّلَ مِنْهُ وَمِنْهُمَا ، وَاسْتَبْشَرَتْ اَرْوَاحُهُمَا فِی السَّمَاءِ ، وَکُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ بَرًّا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا،: جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے، وہ اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے۔ انکی روحیں خوش ہوں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا نیکوکار لکھا جائے۔

۱۴۸۴۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ مَیِّتٍ فَلِلَّذِی حَجَّ عَنْهُ مِثْلَ اَجْرِهٖ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی میت کی طرف سے حج بدل کیا تو حج کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔۱۲م

۱۴۸۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ اَبِیْهِ اَوْ عَنْ اُمِّهٖ فَقَدْ قَضٰی عَنْهُ حَجَّتَهٗ وَکَانَ لَهٗ فَضْلُ عَشَرِ حَجَجٍ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج کیا تو انکا حج ہوگیا اور اسکو دس حج کا ثواب ملا۔۱۲م

۱۴۸۶۔**عن** زید بن ارقم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۱۴۸۳۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۵۷، ۱۶/۴۶۴ ☆ السنن لندار قطنی، ۲/۲۷۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۰ ☆
۱۴۸۴۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۸۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۴۱، ۵/۱۲۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۱/۳۵۳ ☆
۱۴۸۵۔ السنن للدار قطنی، کتاب الحج، ۲/۲۷۲
کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۸۴، ۱۶/۴۶۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۳
۱۴۸۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵/۲۲۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۲۸۲
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۴۰، ۵/۱۲۵ ☆

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ اَبَوَیْہِ وَلَمْ یَحُجَّا اُجْزِیٔ عَنْھُمَا وَبَشَّرَتْ اَرْوَاحُھُمَا فِی السَّمَآءِ وَکُتِبَ عِنْدَ اللّٰہِ بَرًّا۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ماں باپ بے حج کئے مر گئے ہوں۔ یہ انکی طرف سے حج کرے گا تو وہ ان دونوں کا حج ہو جائے گا اور انکی روحوں کو آسمان میں خوش خبری دی جائے گی۔ یہ شخص ماں باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث نے گویا اس بات کی صراحت کردی کہ ہر ایک کو کامل ثواب ملیگا۔ ظاہر ہے کہ حج ایک عبادت واحد ہے جس کا بعض کافی نہیں۔ نہ وہ کل سے مغنی ہو بلکہ قابل اعتبار ہی نہیں۔ جیسے فجر کی دو رکعتوں سے ایک رکعت۔ یا صبح سے دوپہر تک کا روزہ۔ تو یہ حج کہ دونوں کی طرف سے کافی ہو ضرور ہے کہ ہر ایک کی طرف سے پورا حج واقع ہو۔ مگر فقہ میں مبین ومبرہن ہولیا کہ یہ اجزاء بمعنی اسقاط فرض نہیں۔ تو لاجرم یہ ہی معنی مقصود کہ دونوں کو کامل حج کا ثواب ملیگا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰

۲۔ مناسک کی فضیلت

(۱) طواف کی فضیلت

۱۴۸۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ خَمْسِيْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ أُمُّهٗ۔ جدالممتار۲/۲۶۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بیت اللہ شریف کا پچاس مرتبہ طواف کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔۱۲م

(۲) تلبیہ کے الفاظ

۱۴۸۸۔ عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَبَّيْكَ ، اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ، لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ ، وزادابن عمر ۔ لبيك وسعديك والخير بيديك والرغباء اليك والعمل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے تلبیہ میں یہ الفاظ کہے۔ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ ، لَاشَرِيْكَ لَكَ لَبَّيْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَاشَرِيْكَ لَكَ، حضرت عبداللہ بن عمر اس میں ان الفاظ کا

۱۴۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الطواف، ۱۰۶/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۹۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۹۹، ۴۹/۵
العلل المتناهية لابن الجوزی، ۸۳/۲

۱۴۸۸۔ الصحیح لمسلم، باب التبیلة و صفتها ووقتها، ۳۷۵/۱
الجامع لابی داؤد، باب کیف التلبیة ۲۰۲/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التلبیة، ۱۰۲/۱
السنن للنسائی، کیف التبلة ۱۳/۲
السنن لابن ماجه، باب التلبیة، ۲۰۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۲/۱

Marfat.com

اضافہ فرماتے۔لبیك وسعدیك والخیر بیدیك والرغباء الیك والعمل ۔۱۲م

(۳) عرفات ومزدلفہ پیدل جانے کی فضیلت

۴۸۹ ۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتّٰى يَرْجِعَ إِلٰى مَكَّةَ ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعَ مِائَةِ حَسَنَةٍ ، كُلُّ حَسَنَةٍ مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ ، قيل : وماحسنات الحرم ؟ قال : بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِائَةُ اَلْفِ حَسَنَةٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مکہ سے پیدل چل کر حج کیا تو مکہ مکرمہ واپس آنے تک ہر قدم پر سات سو نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔اور ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا: ہر نیکی کے عوض ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو ہر قدم پر سات کرور نیکیاں لکھی جائینگی۔ کہ سات سولاکھ میں ضرب دینے سے سات کرور ہوتے ہیں۔ پھر یہ کہ عرفات مکہ معظمہ سے نو کوس گنی جاتی ہے۔آتے جاتے اٹھارہ کوس ہوئے۔اور فقیر نے تجربہ کیا کہ عرفی کوس ایک میل اور ۳/۵ میل ہوتا ہے۔تو تخمینا ۲۸ میل سمجھو۔ ہر میل کے چار ہزار قدم۔۲۸ کو چار ہزار میں ضرب دینے سے ایک لاکھ بارہ ہزار قدم ہوئے۔ انہیں سات کرور میں ضرب دیجئے تو اٹھتر کھرب چالیس ارب نیکیاں ہوتی ہیں۔اور اگر عرفات مکہ معظمہ سے نو میل ہی رکھئے تو بہتر ہزار قدم ہوئے جن کی پچاس کھرب چالیس ارب نیکیاں۔یہ کیا تھوڑی ہیں۔اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔النیرۃ الوضیہ ۳۷

(۴) عرفات ومزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرنا

۱۴۹۰ ۔**عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی

۱۴۸۹ ۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۱/۴ ☆ المستدرك للحاكم ۷۶۰/۱
المعجم الكبير للطبرانی، ۱۰۵/۱۲ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ۲۷۹۱
الترغيب والترهيب للمنذری، ۱۶۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۸۸/۴
الدر المنثور للسيوطی، ۳۵۵/۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۱۸۹۴، ۲۵/۵
۱۴۹۰ ۔ السنن للنسائی، باب الجمع بين الظهر و بعرفة ، ۳۶/۲

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الصلوة لوقتها الا بجمع وعرفات ۔

حاشیہ غنیۃ المستملی ۱۵۶

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازیں انکے وقتوں پر ادا فرماتے مگر مزدلفہ اور عرفات میں جمع فرماتے۔۱۲م

۱۴۹۱۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفه جمیعاً ، لم یناد فی واحدة منها الا باقامة ولم یسبح بینهما ولا علی اثر واحدة منهما ۔

حاشیہ فتح المغیث ۷

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، ان میں سے ایک نماز کیلئے اذان نہیں پڑھی مگر اقامت دونوں کیلئے پڑھی گئی۔ دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی اور نہ انکے بعد۔۱۲م

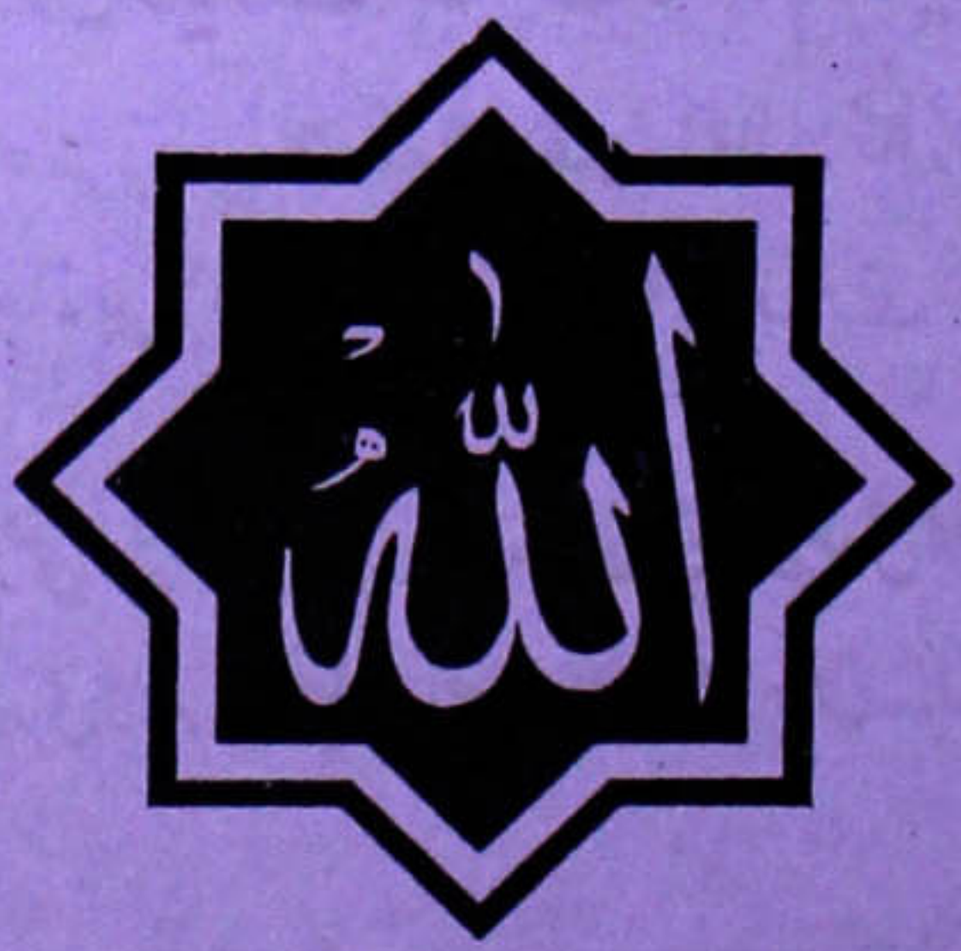

۱۴۹۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الجمع بین الصلوتین بجمع ، ۱/۴۱۰

Marfat.com

۳۔ زیارت روضۂ انور

(۱) زیارت روضۂ انور و بوسۂ تبرکات

۱۴۹۲۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما یسلم علی القبر، رأیته مائة مرة او اکثر، یجئ الی القبر فیقول: السلام علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، والسلام علی ابی بکر، ثم ینصرف، ورئی واضعا یده علی مقعد النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من المنبر، ثم وضعهما علی وجهه

ابر لمقال ۳

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر سلام عرض کرتے: میں نے انکا یہ طریقہ سیکڑوں بار دیکھا۔ روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر یوں سلام پیش کرتے۔ السلام علی النبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،اور السلام علی ابی بکر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر واپس جاتے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ آپ اپنے ہاتھوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر اقدس پر حضور کے تشریف فرما ہونے کے مقام پر رکھتے اور اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔۱۲م

(۲) روضۂ انور کی زیارت شفاعت کا اہم ذریعہ ہے

۱۴۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ جَآءَنِی زَائِرًا لَایَعْمَلُهٗ حَاجَةٌ اِلَّا زِیَارَتِی کَانَ حَقًّا عَلَیَّ اَنْ اَکُوْنَ لَهٗ شَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

الطرة الرضیہ ۲۶

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خالص میری زیارت کیلئے حاضر ہوا اسکا مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اسکی شفاعت کروں۔۱۲م

۱۴۹۲۔ الشفا للقاضی عیاض، فصل فی حکم زیارة قبره ﷺ، ۷۰/۲

۱۴۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۱/۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/٤

اتحاف السادة للزبیدی، ٤۱٦/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۷/۱

تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۲۱۹/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳٤۹۲۸، ۲۵٦/۲

Marfat.com

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام فرماتے ہیں۔ میرے نزدیک افضل یہ ہے کہ سفر خاص بقصد زیارت کرے۔ یہاں تک کہ اسکے ساتھ مسجد شریف کا بھی ارادہ نہ ہو کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے۔ جب حاضر ہوگا حاضری مسجد خود ہو جائیگی۔ یا اسکی نیت دوسرے سفر پر رکھے۔

نیز امام ابن السکن نے اشارہ فرمایا: کہ اس حدیث کی صحت پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے مواہب لدنیہ میں ہے۔

امام اجل، خاتمۃ الحفاظ والمحدثین، امام زین الدین عراقی، استاذ جلیل، جبل الحفظ، استاذ المحدثین، امام ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ تعالیٰ زیارت مزار پر انوار حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو جاتے تھے۔ بعض حنبلی حضرات کے ہمراہ رکاب تھے۔ ایک حنبلی نے باتباع ابن تیمیہ کہ مدعی حنبلیت تھا یوں کہا: میں نے مسجد خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام میں نماز پڑھنے کی نیت کی۔ امام نے فرمایا: میں نے زیارت قبر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نیت کی۔ پھر حنبلی سے فرمایا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کی۔ کہ حضور نے مساجد ثلاثہ کے سوا چوتھی مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے سفر سے ممانعت فرمائی۔ اور میں نے حضور کا اتباع کیا۔ کہ حضور نے فرمایا: قبور کی زیارت کرو۔ کیا اسکے ساتھ کہیں یہ بھی فرمایا ہے۔ مگر قبور انبیا کی زیارت نہ کرو۔ حنبلی کو سوا حیرت کے کچھ بن نہ آیا۔

یہ واقعہ شیخ ولی الدین عراقی نے اپنے والد امام زین الدین عراقی سے نقل کیا۔ دیکھئے! خدا کی شان، جس حدیث سے یہ لوگ اپنے زعم میں مزارات کی طرف سفر کی ممانعت نکالتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے اسی حدیث سے ان پر الزام قائم فرمایا۔ وللہ الحمد۔ الطرۃ الرضیہ ۲۸

۱۴۹۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی

۱۴۹۴۔ السنن الکبری للبیہقی، ۲۴۵/۵ ☆ الترغیب و الترہیب للمنذری، ۲۲۴/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۷۱، ۱۳۵/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۷/۱
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۴۶/۲ ☆ تنزیہ الشریعۃ ۲۷۳/۱
ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳۳/۴ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۷۲/۲
تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۷۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۱۶/۴

الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : مَنْ زَارَ قَبْرِیْ ، اوقال : مَنْ زَارَنِی کُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا أَوْشَهِیْدًا، وَمَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِی الآمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

النیرۃ الوضیہ ۲۶

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، یا فرمایا: جس نے میری زیارت کی میں اسکے لئے شفیع وگواہ ہونگا۔ اور جو حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں سے کسی ایک میں انتقال کرے کل روز قیامت اللہ تعالیٰ اسکو امن والوں میں اٹھائے گا۔ ۱۲م

(۳) روضۂ انور کی زیارت گویا حضور کا دیدار پر انوار ہے

۱۴۹۵ - **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ حَجَّ فَزَارَ قَبْرِی بَعْدَ مَوْتِیْ کَانَ کَمَنْ زَارَنِی فِی حَیَاتِی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری حیات مقدسہ میں میری زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ۱۲م

۱۴۹۶ - **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ زَارَنِی بَعْدَ وَفَاتِی فَکَأَنَّمَا زَارَنِی فِی حَیَاتِی ، وَکُنْتُ لَهٗ شَفِیْعًا أَوْ شَهِیْدًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے وصال اقدس کے بعد میرے روضۂ انور کی زیارت

۱۴۹۵ - السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۶/۵ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۸۲/۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ۴۷ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۷۵۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۳/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۰/۱۲
جذب القلوب للسیوطی، ۲۰۵ ☆ السنن للدار قطنی، ۲۷۸/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳۵/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۶۸، ۱۳۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۴
۱۴۹۶ - اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ المغنی للعراقی، ۲۵۹/۱
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۷۲/۲ ☆ جذب القلوب للیشخ الدهلوی، ۲۰۵

Marfat.com

کی گویا اس نے میری حیات مبارکہ میں میری زیارت کی۔اور میں روز قیامت اسکا شفیع اور گواہ ہونگا۔۱۲م

(۴)ثواب کی نیت سے زیارت روضۂ انور باعث شفاعت ہے

۱۴۹۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ زَارَنِی بِالْمَدِیْنَةِ مُحْتَسِبًا کُنْتُ لَهٗ شَهِیْدًا وَشَفِیْعًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب ثواب کی نیت سے مدینے آکر میری زیارت کرے میں اسکے لئے قیامت کے دن گواہ اور شفیع ہونگا۔۱۲م

(۵)روضۂ انور کے زائر کے لئے شفاعت واجب

۱۴۹۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے روضۂ انور کی زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔۱۲م

(۶)مسجد نبوی میں حضور کی زیارت کی نیت سے جانا دو حج مبرور کا ثواب ہے

۱۴۹۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ اِلٰی مَکَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِیْ فِیْ مَسْجِدِیْ کُتِبَتْ لَهٗ حَجَّتَانِ

۱۴۹۷۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆
کنز العمال للمتقی، ۴۲۵۸۴، ۶۵۲/۱۵ ☆
جذب القلوب للشیخ دهلوی، ۲۰۵ ☆

۱۴۹۸۔ السنن للدارقطنی، ۲۷۸/۲ ☆
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۴ ☆
کنز العمال للمتقی، ۴۲۵۸۳، ۶۵۱/۱۵ ☆
الدر المنثور للسیوطی، ۲۲۳/۱ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۸/۲ ☆

۱۴۹۹۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۷۰، ۱۳۵/۵ ☆

تاریخ جرجان للهیثمی، ۲۲۰
الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۷/۱

الکنی و الاسماء للدولانی، ۶۴/۲
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۶۷/۲
تذکرة الموضوعات للفتنی، ۷۵
الکامل لابن عدی، ۳۵۱/۶
جذب القلوب للشیخ الدهلوی، ۲۰۴

مَبْرُوْرَتَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کیا پھر مسجد نبوی میری زیارت کے قصد سے آیا تو اسکو دو حج مقبول کا ثواب ملیگا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: زیارت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اعظم قربات وافضل طاعات سے ہے، بہت برآرندۂ مقاصد وحاجات، قریب بدرجہ مؤکدۂ واجبات، بلکہ بعض نے وجوب کی تصریح فرمائی۔ فقیر کہتا ہے: دلیل اسی کو مقتضی۔ وھو الذی نودّ ان نقول بہ، اسی طرح حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود عمر میں ایک بار تو بالاجماع فرض قطعی ہے۔ اور امام شافعی ہر نماز میں فرض۔ اور ہر بار کے ذکر شریف آئے علماء کو وجوب واستحباب میں اختلاف، امام طحاوی کا مذہب ہر مرتبہ وجوب ہے ذاکر وسامع پر۔ باقانی، حلبی، صاحب بحر الرائق، اور صاحب تنویر الابصار وغیرہم اکابر علماء نے اسی کو صحیح و راجح ومختار ومعتمد فرمایا۔ البتہ در صورت اتحاد مجلس دفعاً للحرج تداخل مسلم۔

النیرہ الوضیہ ۲۷

(۷) حج کے ساتھ زیارت نہ کرنا ظلم ہے

۱۵۰۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ الْبَيْتَ وَلَمْ يَزُرْنِی فَقَدْ جَفَانِیْ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔۱۲م

النیرہ الوضیہ ۲۹

۱۵۰۰۔ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۶۹، ۱۳۵/۵ ☆ السلسلة الضعيفة للالبانی، ۴۵
الموضوعات لابن الجوزی، ۲۱۷/۲ ☆
تذكرة الموضوعات لابن القيسرانی، ۷۹۱ ☆ جذب القلوب للشيخ الدهلوی، ۲۰۶

(۸) صاحب استطاعت پر زیارت لازم ہے

۱۵۰۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنْ أَحَدٍمِّنْ أُمَّتِی لَهٗ سَعَةٌ ثُمَّ لَمْ يَزُرْنِی فَلَيْسَ لَهٗ عُذْرٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ہر وہ شخص جسکو میری زیارت کیلئے آنے کی استطاعت ہو اور وہ نہ آئے تو اسکا کوئی عذر مقبول نہیں۔۱۲م

(۹) بارگاہ رسالت میں سلام پیش کرنا سعادت دارین کا اہم ذریعہ

۱۵۰۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنْ عَبْدٍيُسَلِّمَ عَلیٰ قَبْرِی اِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهَا مَلَكًا يُبَلِغُنِی ، وَكَفٰی أَجْرُ آخِرَتِهٖ وَدُنْيَاهُ وَكُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مجھ پر میری قبر کے پاس سلام عرض کرے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے کہ اسکا سلام مجھے پہونچائے اور اسکے دنیا وآخرت کے کاموں کی کفایت فرمائے۔ اور روز قیامت میں اسکا گواہ اور شفیع ہوں۔　　النیرۃ الوضیہ ۲۹

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیارت سراپا طہارت حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالقطع والیقین۔ باجماع مسلمین افضل قربات واعظم حسنات سے ہے۔ جسکی فضیلت وخوبی کا انکار نہ کریگا مگر گمراہ بددین، یا کوئی سخت جاہل سفیہ غافل، مسخرۂ شیاطین۔ والعیاذ بالله رب العٰلمین۔

اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم، اور کیوں نہ ہو خود قرآن عظیم اسکی طرف بلاتا اور مسلمانوں کو رغبت دلاتا ہے۔قال المولی سبحانه وتعالیٰ۔

ولو انهم اذظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول ، لوجدواالله توابارحيما۔ یعنی اگر ایسا ہو کہ وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں یعنی گناہ وجرم،

۱۵۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۱۹۶، ۴۹۸/۱　☆　فتح الباری للعسقلانی، ۹۹/۱

جذب القلوب للشیخ الدهلوی، ۲۰۹　☆

Marfat.com

تیری بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوں۔ پھر خدا سے مغفرت مانگیں، اور مغفرت چاہے انکے لئے رسول، تو بے شک اللہ عزوجل کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

امام سبکی شفاء السقام اور شیخ محقق جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔

علماء نے اس آیت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حال حیات وحال وفات دونوں حالتوں کو شمول سمجھا۔ اور ہر مذہب کے ائمہ، مصنفین مناسک نے وقت حاضری مزار پرانوار اس آیت کی تلاوت کو آداب زیارت سے گنا۔

علامہ سمہودی شافعی وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں

حنفیہ زیارت شریف کو قریب بہ واجب کہتے ہیں۔ اور سی طرح مالکیہ وحنبلیہ نے تصریح کی۔ ہماری کتب مذہب میں مناسک فارسی، طرابلیسی، کرمانی، اختیار شرح مختار، فتاوی ظہریہ، فتح القدیر، خزانۃ المفتیین، منسک متوسط، مسلک متقسط، منح الغفار، مراقی الفلاح، حاشیہ طحطاوی علی المراقی، مجمع الانہر، سنن الہدی اور عالم گیری وغیرہا میں اسکے قریب واجب ہونے کی تصریح وتقریر بلکہ خود صاحب مذہب سیدنا امام اعظم سے اس پر نص منقول ہے۔

جذب القلوب میں ہے۔

زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزد ابی حنیفہ از افضل مندوبات واوکد مستحبات است قریب بدرجۂ واجبات۔

اور بعض ائمہ مالکیہ وشافعیہ تو صاف صاف واجب کہتے ہیں۔ اور یہ ہی مذہب ظاہریہ سے منقول۔

امام ابن الحاج مکی مالکی مدخل، اور مام سبکی شافعی تہذیب الطالب میں امام عبدالحق بن محمد سے نقل فرماتے ہیں۔

امام ابوعمران فاسی مالکی نے فرمایا۔

قبر شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واجب ہے امام قاضی عیاض مالکی شفا شریف میں امام ابوعمرو سے یوں ناقل۔

قبر اقدس حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانا واجب ہے۔

اسی طرف امام قسطلانی شارح صحیح بخاری شافعی، امام ابن حجر مکی شافعی، اور علامہ علی

Marfat.com

قاری حنفی وغیرہم علماء کا میلان ہے۔ بعض کلمات امام سبکی بھی اسی طرف ناظر،

شفا شریف میں فرمایا۔

زیارت قبر میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم واجب۔

اسی طرح مواہب لدنیہ شریف میں ہے۔

اور شک نہیں کہ ظاہر دلیل اسی کو مقتضی۔ ابن عدی وغیرہ کی حدیث گذری۔ کہ جو حج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو بے شک اس نے مجھ پر جفا کی۔ علامہ علی قاری نے شرح لباب میں اسکی سند کو حسن کہا اور وہی شرح شفاء اور درر مضیہ اور امام ابن حجر جوہر منظم میں صحیح فرماتے ہیں۔

انہیں دونوں کتابوں میں فرمایا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جفا حرام ہے، تو زیارت نہ کرنا کہ متضمن جفا ہے حرام ہوا۔

جذب القلوب میں ہے۔

صاحب مواہب لدنیہ گفتہ: ایں ظاہر است در حرمت ترک زیارت، زیرا کہ دریں جفا واذائے اوست، وجفا واذائی آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حرام است باجماع، پس واجب باشد ازالۂ جفا، وآں بزیارت خواہد بود پس زیارت واجب باشد۔

امام قسطلانی اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں۔

بالجملہ، جو باوجود قدرت ترک زیارت کرے اس نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جفا کی اور حضور کا ہم پر یہ حق نہ تھا۔

اسی طرح ترک زیارت کو موجب جفا ہونے میں متعدد حدیثیں آئیں کہ حضرت والد علام قدس سرہ نے جواہر البیان شریف میں ذکر فرمائیں۔ اور شک نہیں کہ افراد میں اگرچہ کلام ہو مجموع حسن تک مترقی، اور حسن اگرچہ لغیرہ ہو محل احتجاج میں کافی۔

اسی کے مناسب قصۂ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔ کہ امام عساکر وغیرہ نے حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، امام سبکی نے شفا اور علامہ سمہودی نے وفا، اور

Marfat.com

امام ابن حجر نے جوہر منظم میں اسکی سند کو جید کہا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شام میں سکونت اختیار فرمائی۔ خواب میں حضور پرنور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوئے۔ کہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ماهذه الجفوة يابلال ! اما آن لك ان تزورني يابلال! ۔

اے بلال! یہ کیا جفا ہے۔ اے بلال! کیا ابھی تجھے وہ وقت نہ آیا کہ میری زیارت کو حاضر ہو۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمگین وترساں وہراساں بیدار ہوئے۔ اور فوراً بہ قصد مزار پر انوار جانب مدینہ شد الرحال فرمایا۔ جب شرف حضور پایا۔ قبر انور کے حضور رونا اور منہ اس خاک پاک پر ملنا شروع کیا۔ دونوں صاحبزادے حضرات امام حسن وحسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہما وعلیہما وبارک وسلم تشریف لائے۔ بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں گلے لگا کر پیار کرنے لگے۔ شہزادوں نے فرمایا: ہم تمہاری اذان کے مشتاق ہیں۔ یہ سقف مسجد پر جہاں زمانہ اقدس میں اذان دیتے تھے گئے۔ جس وقت اللہ اکبر ، اللہ اکبر، کہا۔ تمام مدینے میں لرزہ پڑ گیا۔ جب اشہد ان لا الہ الا اللہ، کہا۔ مدینے کا لرزہ دوبالا ہوا۔ جب اس لفظ پر پہونچے۔ اشہد ان محمد رسول اللہ، کنواری نوجوان لڑکیاں پردوں سے نکل آئیں اور لوگوں میں غل پڑ گیا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار پرانوار سے باہر تشریف لے آئے۔ انتقال حضور محبوب ذوالجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی دن مدینہ منورہ کے مرد وزن میں وہ رونا نہ پڑا تھا جو اس دن ہوا۔

درنمازم خم ابروئے تو بیر ماد آمد　　حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

اور نیز وہ حدیث بھی مؤید وجوب ہو سکتی ہے جو گذری۔ کہ امام ابن عساکر نے تاریخ میں، اور امام ابن النجار نے الدرۃ الثمینہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرا جو امتی باوصف مقدرت میری زیارت نہ کرے اسکے لئے کوئی عذر نہیں۔

حتی کہ بعض ائمہ شافعیہ زیارت شریفہ کو مثل حج فرض بتاتے ہیں۔ علامہ عبدالغنی بن احمد بن شاہ عبدالقدوس چشتی گنگوہی قدس سرہ شاگرد امام علامہ ابن حجر مکی رحمہم اللہ تعالیٰ سنن الہدی میں فرماتے ہیں۔

Marfat.com

میں نے اپنے استاذ ابن حجر ایدہ اللہ الاسلام ببقائہ کو فرماتے سنا۔ کہ زیارت شریفہ ہمارے بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک مثل حج واجب ہے۔ اور انکے نزدیک واجب و فرض میں کوئی فرق نہیں۔

بالجملہ، قول وجوب من حیث الدلیل اظہر، اور نظر ایمانی میں احب واز ہر ہے۔ اور قریباً وجوب، کہ علمائے مذاہب اربعہ بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منصوص اسکے قریب اور حلما مقارب۔ اور قول سنت اسکے منافی نہیں۔ فقہا واجب کو بھی کہ سنت یعنی حدیث سے ثابت ہو سنت بولتے ہیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز عید کو کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے سنت کہا۔ بلکہ اطلاق اعم میں مستحب ومندوب بھی واجبات کو شامل۔ اور فرض وواجب جبکہ حکم عمل واثم تارک میں مشارک، اور شافعیہ کے یہاں فرق اصطلاح نہیں تو انکے نزدیک واجب پر اطلاق فرض اور حج سے تمثیل بعید نہیں۔ اس تقریر پر سب اقوال متفق ہو جائینگے۔ اور بہ تصریح علما، مثل علامہ شامی وغیرہ اہدائے وفاق ابقائے خلاف سے اولی۔ اور بیشک وجوب وقرب وجوب کہ جمہور ائمہ مذاہب جسکی تصریح کرتے ہیں تارک کے اثم پر یک زبان۔ بہر حال جزم کیا جاتا ہے کہ باوجود قدرت تارک زیارت قطعا محروم وملوم، بد بخت ومشوم، آثم وگنہگار اور ظالم وجفا کار ہے۔

والعیاذ باللہ مالا یرضاہ۔

لاجرم سلفاً وخلفاً علمائے دین وائمہ معتمدین تارک زیارت پر طعن شدید وتشنیع مدید کرتے آئے۔ کہ مستحب پر ہرگز نہیں ہو سکتی۔

علامہ رحمت اللہ، علیہ رحمۃ اللہ تلمیذ امام ابن ہمام نے لباب میں فرمایا۔

ترک زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے اور مام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی نے توجوہر منظم میں تارک زیارت پر قیامت کبری قائم فرمائی۔

فرماتے ہیں۔

خبردار ہو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا۔ اور اسکی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ ترک زیارت جفا ہے۔ اور یونہی صحیح حدیث میں آیا۔ کہ میرا ذکر سن کر مجھ پر درود نہ پڑھنا جفا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ باوجود قدرت ترک

زیارت اور ذکر اقدس سنکر ترک درود دونوں یکساں ہیں۔ کہ دونوں جفا ہیں، تو تارک زیارت پر ان سب عذابوں اور شناعتوں کا خوف ہے جو تارک درود کیلئے حدیثوں میں آئیں۔ کہ وہ شقی ونامراد، ذلیل وخوار، مستحق نار، خدا ورسول سے دور ہے۔ اس پر ان سب عذابوں اور نیز مردود بارگاہ ہونے کی دعا جبریل امین وحضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم نے فرمائی۔ وہ راہ جنت بھول گیا۔ مدت بھر کا بخیل، ملعون وبے دین ہے۔ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار جمال جہاں آرا سے محروم رہیگا۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ۔

ان باتوں کو یاد کر کے اسے خبر دے جس نے باوصف قدرت براہ سستی وکسل زیارت شریف نہ کی۔ شاید یہ سن کر ان برائیوں سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لائے۔ اپنے اس نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم پر جفا نہ کرے جو اسکا اور تمام جہان کا اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ ہیں۔ اور ہم نے بہت تارکان زیارت بحال قدرت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انکے چہروں پر صریح محسوس تاریکی ظاہر کردی اور نیکیوں میں انہیں ایسا سست کردیا کہ عبادت چھوڑ کر دنیا میں پڑ گئے اور مرتے دم تک اسی حال پر رہے۔ والعیاذ باللہ سبحانہ وتعالیٰ۔

اسکے بعد امام نے دو سخت ہولناک واقعے لکھے جنہیں سنکر مسلمان کا دل کانپ اٹھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی امان میں رکھے۔ صدقہ اپنے پیارے حبیب قریب مجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ آمین۔

مسلمان غور کرے! جب تارک زیارت کا یہ حال، اسکے مانع یا منکر فضیلت کا کیا حال ہوگا۔ آفتاب سے زیادہ روشن کہ ایسا شخص گمراہ بددین ہے، فارق اجماع مسلمین، مستحق وعید شدید۔ اور ماتولی ونصلہ جہنم ومسأت مصیرا ہے۔

امام ابن حجر افضل القری میں فرماتے ہیں۔

جو اسکی خوبی میں نزاع کریگا اسکا نزاع کرنا دنیا وآخرت میں اسکی تباہی وروسیاہی کا باعث ہوگا۔

امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واطراف عالم سے اسکی طرف سفر اعظم قربات الٰہی سے ہے۔ جیسا کہ مدتوں سے شرق وغرب کے مسلمانوں میں معروف ہے۔

آج کل بعض مردود (یعنی ابن تیمیہ اور اسکے ہواخواہ) شیطان کے سکھائے سے اس میں شک ڈالنے لگے۔ مگر ہیہات یہ مسلمانوں کے دل میں کہاں جگہ پاتی۔ یہ تو ایک مردود کی فتنہ پردازی ہے جسکا وبال اسی پر پڑیگا۔

امام احمد قسطلانی مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں۔

قبر مبارک کی زیارت بہت بڑی قربت اور بڑی امید کی طاعت اور نہایت بلند درجوں کی طرف راہ ہے۔ جو اس کے خلاف اعتقاد کرے اس نے ائمہ کا خلاف کیا۔ یہاں تک کہ بعض علماء صراحۃ زیارت شریفہ کے قربت ہونے کو ضروریات دین سے اور اسکے منکر کو کافر بتاتے ہیں۔

درۂ مضیہ ملا علی قاری میں ہے۔

بعض فضلاء نے مبالغہ کیا کہ فرماتے ہیں۔ زیارت شریفہ کا قربت ہونا دین سے ضرورۃ معلوم ہے اور اسکے منکر پر کفر کا حکم ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور اسکی طرف سفر کو ابن تیمیہ اور اسکے اتباع مثل ابن قیم نے منع کیا۔ اور یہ اسکا وہ کلام شنیع ہے جس کے سبب علماء نے اسکی تکفیر کی۔ اور سبکی نے اس میں مستقل کتاب لکھی۔

اقول: قول تکفیر کی نفیس تحقیق وتقریر اور عمدہ توجیہ مع جواب وجیہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے بتوفیق اللہ تعالیٰ اصلی فتوی میں ذکر کی۔ یہاں اسی قدر کافی۔

مولی تعالیٰ صدقہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا، انکی سچی محبت اور سچا ادب بخشے۔ اور انہیں کی محبت وتعظیم اور ادب وتکریم پر دنیا سے اٹھائے۔ اور اپنے کرم عمیم وفضل عظیم سے دنیا وآخرت میں انکی زیارت سے مشرف وبہرہ مند فرمائے۔ آمین آمین۔ یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدالمرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

النیرۃ الوضیہ ۵۵

Marfat.com

ابن النجار اپنی کتاب الدر الثمینہ فی تاریخ المدینہ میں۔ امام ابو عبد اللہ محمد قرطبی کتاب التذکرہ میں، امام اجل ابن مبارک، ابن ابی الدنیا، اور ابو الشیخ اپنی تصانیف میں زیارت روضۂ انور کے تعلق سے فرشتوں کا طریقہ یوں نقل کرتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا۔ اور اس وقت کعب احبار حاضر تھے۔ تو کعب احبار نے کہا: ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے ہیں اور اسکے گرد حاضر رہ کر صلاۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں: جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اور ستر ہزار اور اتر کر یونہی طواف کرتے ہیں اور صلوۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں۔ یونہی ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اور ستر ہزار دن میں۔ جب حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت اٹھینگے ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر تشریف لائینگے جو حضور کو بارگاہ رب العزت میں یوں لے چلیں گے جیسے نئی دلہن کو کمال اعزاز واکرام، فرحت وسرور، راحت وآرام، اور تزک واحتشام کے ساتھ دلہا کی طرف لیجاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ ۶/۲۰۲



Marfat.com

۴۔فضائل مدینہ منورہ

(۱) فضائل مدینہ

۱۵۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْاِیْمَانَ لَیَاْرِزُ اِلَی الْمَدِیْنَةِ کَمَا تَاْرِزُ الْحَیَّةُ اِلٰی جُحْرِهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایمان مدینے کی طرف یوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف۔

فتاوی رضویہ ۳/۲۸۹

۱۵۰۴۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ سَمَّی الْمَدِیْنَةَ یَثْرَبَ فَلْیَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ، هِیَ طَابَةٌ ، هِیَ طَابَةٌ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو مدینے کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔

۱۵۰۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۵۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الایمان یارزالی المدینة ۲۵۲/۱
السنن لابن ماجه، باب فضل المدینة ۲۳۱/۲
المسند لاحمدبن حنبل، ۲۸۶/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۱/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۷، ۱۳۹/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۶۰۵
شرح السنة للبغوی، ۱۱۹/۱ ☆ الصحیح لابی عوانة ۱۰۱/۱
موارد الظمئان للهیثمی، ۱۰۳۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹۲/۴
المصنف لابن ابی شیبة، ۱۸۱/۱۲ ☆ الدلائل النبوة للبیهقی، ۲۴۴/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۹۷۴ ☆ البدایة و النهایة لابی نعیم، ۱۰۵/۳
۱۵۰۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۵/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۰۰/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۸/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۴۱، ۲۳۸/۱۲
التفسیر لابن کثیر، ۳۹/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۳۰/۲
۱۵۰۵۔ الصحیح لمسلم، باب المدینة تنفی خبثها و تسمی طابه، ۴۴۴/۱
الجامع الصحیح للبخاری باب فضل المدینة، ۲۵۲/۱
الدر المثور للسیوطی، ۱۸۸/۵ ☆ المسند لحمیدی، ۱۱۵۲

Marfat.com

علیه وسلم : يَقُوْلُوْنَ يَثْرَبُ رَهِيَ الْمَدِيْنَةُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔

۱۵۰۶۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ سَمَّی الْمَدِيْنَةَ طَابَةً۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مدینہ کا نام طابہ رکھا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

(۲) حرم مدینہ کی فضیلت

۱۵۰۷۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنِّی اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَی الْمَدِيْنَةِ اَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا اَوْ يُقْتَلَ صَيْدُهَا ، و قال : اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ ، لَا يَخْرُجُ مِنْهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ ، وَ لَا ثَبَتَ اَحَدٌ عَلیٰ لَا وَائِهَا وَ جُهْدِهَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۷

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے مدینہ کے سنگلاخ علاقہ کے درمیان کانٹوں دار درخت

۱۵۰۶۔ الصحیح لمسلم، باب المدینة تنفی خبثها و تمی طابة، ۱/۴۴۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۹۴ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۲/۲۷۹
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۸۶۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۸۰۹، ۱۲/۲۳۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۷۳۸، ☆

۱۵۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضائل المدینة، ۱/۲۵۱
الصحیح لمسلم، باب فضل المدینة، ۱/۲۵۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۸۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۲۵۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۲۰۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۲۶۵
مشکوة المصابیح للزبیدی، ۲۷۲۹ ☆ المعجم الکبیر للبخاری، ۸/۳۳۵
فتح الباری للعسقلانی، ۴/۹۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۲۲۰
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱/۸۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۳۵۶
المغنی للعراقی، ۱/۲۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۷/۱۹۱

Marfat.com

کاٹنے اور شکار کرنے کو حرام کر دیا ہے۔ نیز فرمایا: مدینہ اسکے باشندوں کیلئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں، مدینہ سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے کوئی اس سے نکل کر دوسری جگہ جا کر آباد ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسکی جگہ اس سے بہتر کو وہاں آباد فرمادیگا۔ مدینہ میں رہ کر اگر کوئی اس کی محنتوں اور مشقتوں کو برداشت کریگا تو میں کل بروز قیامت اسکا گواہ اور شفیع ہونگا۔ ۱۲م

(۳) مدینہ افضل ہے یا مکہ؟

۱۵۰۸۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه انه كان جالسا عند منبر مروان بن الحكم بمكة ومروان يخطب الناس ، فذكر مروان مكة وفضلها ، ولم يذكر المدينة ، فوجد رافع فى نفسه من ذلك ، وكان قد أسن ، فقام اليه فقال : ايها ذاالمتكلم ! أراك قد أطنبت فى مكة وذكرت منها فضلها ، وماسكتّ عنه من فضلها اكبر ، ولم تذكر المدينة ، وانى أشهد لسمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌمِّنْ مَّكَّةَ ۔　　النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مروان بن حکم کے منبر کے پاس بیٹھے تھے جب وہ خطبہ دے رہا تھا۔ مروان نے مکہ مکرمہ کے فضائل بیان کئے لیکن مدینہ منورہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ حضرت رافع بن خدیج نے اپنے دل میں اس طریقہ سے کھٹک محسوس کی۔ آپکی عمر شریف کافی ہوگئی تھی۔ پھر بھی آپ نے جرأت و بے باکی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے متکلم! نے تو مکہ مکرمہ کے فضائل تو خوب بیان کئے لیکن ابھی اسکے بہت سے فضائل چھوڑ دیئے جو عظیم ہیں۔ اور تو نے مدینہ منورہ کی کوئی فضیلت نہیں بیان کی۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے بلاشبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔ ۱۲م

۱۵۰۸۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۸۸/٤ ☆ الكامل لابن عدى، ۱۹۱/٦
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۹۹/۳ كنز العمال للمتقى، ۳٤۸۰۱، ۲۳۰/۱۲
التاريخ الكبير للبخارى، ٦۰/۱ ☆

Marfat.com

(۴) مدینہ میں مرنے والا شفاعت کا مستحق ہے

۱۵۰۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ ! فَإِنِّی أَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا۔ النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے مدینہ میں مرنا ہو سکے تو اسی میں مرے۔ کہ جو مدینہ میں مریگا میں اسکی شفاعت فرماؤنگا۔

(۵) مدینہ مین سکونت کی فضیلت

۱۵۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَايَصْبِرُ عَلیٰ لَاوَآءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌمِّنْ أُمَّتِی اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيْدًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جو امتی مدینہ کی سختی اور شدت پر صبر کریگا میں روز قیامت اسکا شفیع و گواہ ہونگا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ روزہ میں شدت و محنت پر صبر ہوتا ہے۔ خصوصاً بلاد گرم میں خصوصاً موسم گرما میں۔ خود حدیث میں آیا۔ الصوم نصف الصبر، روزہ آدھا صبر ہے۔

۱۵۰۹۔ السنن لابن ماجه، باب فضل المدينة ۲۳۲/۲
موارد الظمئان للهيثمی، ۱۰۳۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲۲۳/۲
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۰۶/۳ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۱۲۴۷،
المسند لاحمد بن حنبل، ۷۴/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۲۴/۷
۱۵۱۰۔ الصحيح لمسلم، باب فضل المدينة، ۴۴۳/۱
شرح السنة للبغوی، ۳۲۴/۷ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۴۸۵۳، ۲۴۰/۱۲
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲۱۹/۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۲۸۵/۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۸۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۸۵/۴
دلائل النبوة للبيهقی، ۲۸۶/۲ ☆ تجريد التمهيد لابن عبد البر، ۳۵۸

Marfat.com

فائدۂ جلیلہ: جن چیزوں میں وعدۂ شفاعت فرمایا گیا۔ جیسے یہ حدیث، یا حدیث زیارت شریفہ، یا حدیث موت فی المدینۃ، یا حدیث سوال وسیلہ وغیرہا وہ بحمد اللہ حسن خاتمہ کی بشارت جمیلہ ہیں۔ کہ یہاں وعدۂ شفاعت ہے۔ اور وعدۂ حضور وعدۂ رب غفور، واللہ لایخلف المیعاد۔ اور کافر کی شفاعت محال، تو بلا جرم کہ سختی مدینہ پر صابر، اور حضور پرنور کا زائر، اور مدینہ طیبہ میں مرنے والا، اور حضور کیلئے سوال وسیلہ کرنے والا ایمان پر خاتمہ پائیگا۔ والحمد للہ رب العالمین۔ اللھم ارزقنا آمین۔

حاشیہ النیرۃ الوضیہ ۴۸

Marfat.com

۵۔ فضیلت حرم

(۱) فضیلت کعبہ

۱۵۱۱۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْکَعْبَةَ تُحْشَرُ کَالْعُرُوْسِ الْمَزْفُوْفَةِ (اِلیٰ بَعْلِهَا) وَکُلُّ مَنْ حَجَّهَا یَتَعَلَّقُ بِاَسْتَارِهَا یَسْعَوْنَ حَوْلَهَا حَتّٰی تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَیَدْخُلُوْنَ مَعَهَا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائیگا جیسے شب زفاف دلہن کو دولہا کی طرف لیجاتے ہیں۔ تمام اہل سنت جنہوں نے حج مقبول کیا اسکے پردوں سے لپٹے ہوئے اسکے گرد دوڑتے ہونگے یہاں تک کہ کعبہ اور اسکے ساتھ یہ داخل جنت ہونگے۔　　فتاوی رضویہ ۲۰۱/۶

(۲) حرمین میں مرنے کی فضیلت

۱۵۱۲۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ آمِنًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرے روز قیامت بے خوف اٹھے۔

۱۵۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی اَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ من الْآمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، وَمَنْ زَارَنِیْ مُحْتَسِبًا فِی الْمَدِیْنَةِ کَانَ فِی جَوَارِیْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرا روز قیامت امن والوں میں

۱۵۱۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۶/٤　☆　تذکرة الموضوعات للفتنی، ۷۲

۱۵۱۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵۵۲　☆　کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۰۵، ۲۷۱/۱۲

۱۵۱۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ٤۱٦/٤　☆　الدر المنثور للسیوطی، ۵۵/۲

Marfat.com

اٹھیگا۔اور جس نے ثواب کی نیت سے مدینہ آ کر میری زیارت کی وہ روز قیامت میرے قریب ہوگا۔۱۲م

۱۵۱٤۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ اِسْتَوْجَبَ شَفَاعَتِی، وَکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ الْآمِنِیْنَ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حرمین میں سے کسی میں جسکا انتقال ہوا سکے لئے میری شفاعت واجب، اور قیامت میں وہ امن والوں میں ہوگا۔۱۲م

(۳) کعبۂ مقدسہ میں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر

۱۵۱۵۔**عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلصَّلَاةُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِائَةِ اَلْفِ صَلَاةٍ، وَالصَّلٰوةُ فِی مَسْجِدِی بِاَلْفِ صَلَاةٍ، وَالصَّلٰوةُ فِی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ بِخَمْسِ مِائَةِ صَلَاةً۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام میں نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے۔اور مسجد نبوی میں ایک ہزار کا ثواب، اور بیت المقدس میں نماز پانچسو نمازوں کا۔

۱۵۱٤۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲٤٥/٥ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹٤/٦
المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۳۱۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۳٥۰۰٦، ۲۷۱/۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۱/٤
الدر المنثور للسیوطی، ٥٥/۲ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱۷۳/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۸٦/۲ ☆
۱۵۱۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی۔ ۷/٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸٥/٤
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷۹/٤ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲۱٦/۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۳٤۲/٤ ☆ کنز العمال، ۳٤٦۳۲، ۲۹٥/۱۲
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۲٥/۷ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ٤٦/۸

Marfat.com

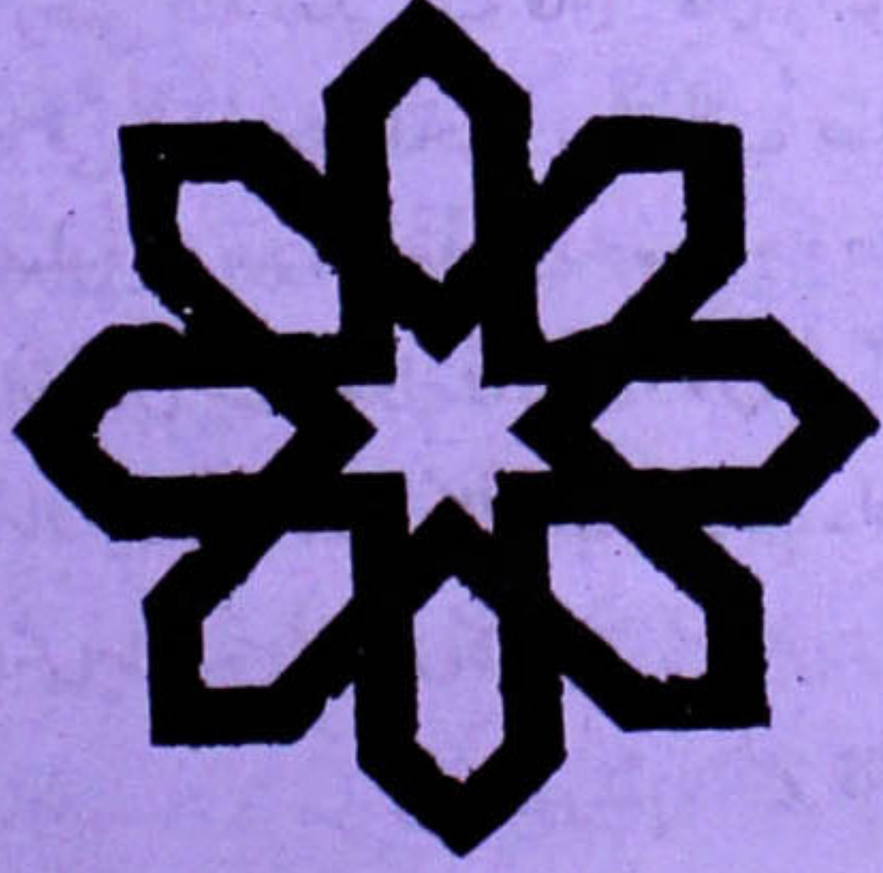

Marfat.com

۹

کتاب النکاح

ابواب

فضیلت نکاح واحکام	۲۹۱	مہر	۳۰۷
حسن معاشرت	۳۱۳	شوہر کے حقوق	۳۱۷
نسب ورضاعت	۳۳۹	اعلان نکاح	۳۵۰
مباشرت	۳۵۸	نکاح پر قدرت	۳۵۹

Marfat.com

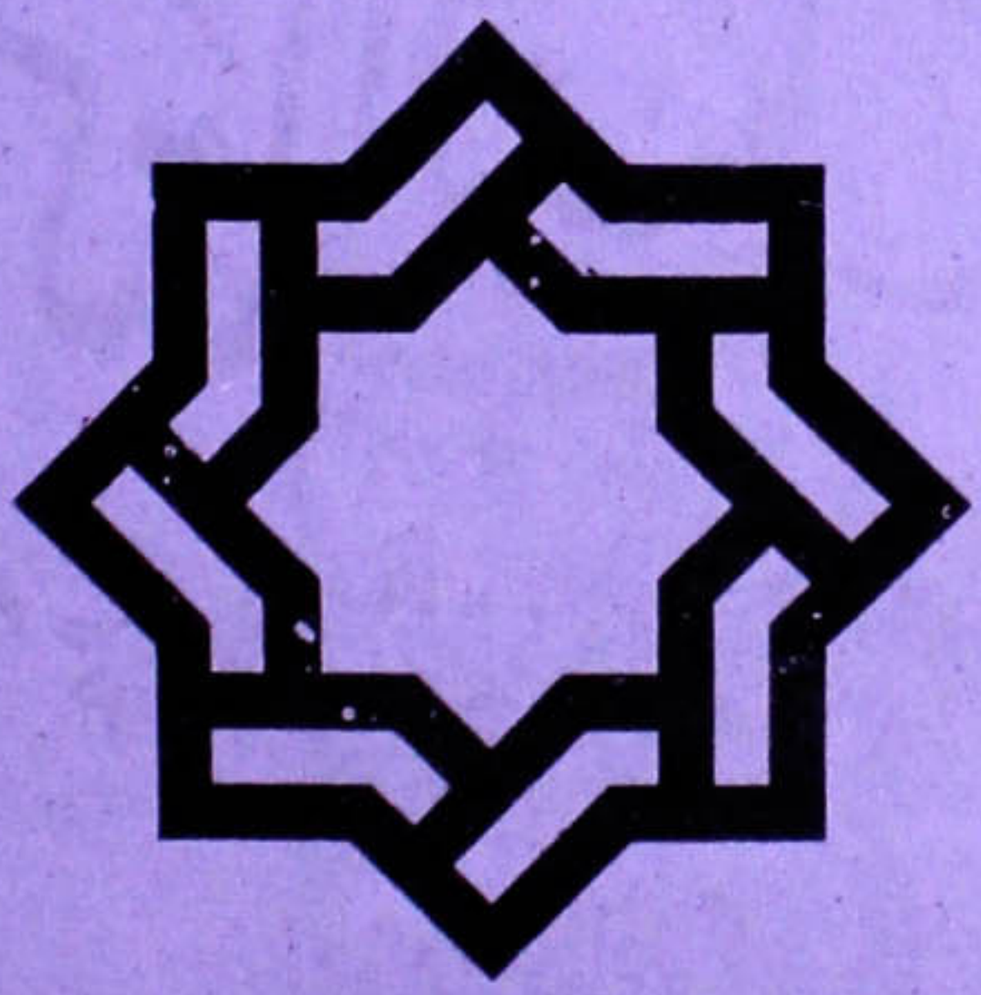

Marfat.com

۱۔فضیلت نکاح واحکام

(۱) نکاح حضور کی عظیم سنت ہے

۱۵۱۶۔**عن** حمید بن ابی حمید الطویل رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه یقول : جاء ثلثة رهط الی بیوت ازواج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یسئلون عن عبادة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فلما اخبروا کانهم تقالوها ، فقالوا :أین نحن من النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،قد غفرله ماتقدم من ذنبه وماتأخر، قال احدهم: اما انا فانی اصلی اللیل ابدا، وقال آخر :انا اصوم الدهر ولا افطر ، وقال آخر : وانا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الیهم فقال : أَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ : کَذَاوَکَذَا، أَمَاوَاللّٰهِ اِنِّی لَأَخْشَاکُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاکُمْ لَهٗ، لٰکِنِّی أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ ، وَأُصَلِّی وَأَرْقُدُ ،وَأَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّیْ ۔

حضرت حمید بن ابوحمید طویل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: کہ تین حضرات نے امہات المؤمنین ازواج مطہرات کے گھروں پر اسی لئے حاضری دی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں ، جب انکو اس سلسلہ میں معلومات حاصل ہوئی تو گویا انہیں وہ عبادت قلیل نظر آئی ۔لہذا کہنے لگے: ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کہاں سرکار کی شان تو یہ ہے کہ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردی گئی ہیں ۔ان میں سے ایک صحابی بولے: میں تو آج سے ہمیشہ پوری رات نوافل پڑھا کروں گا ۔دوسرے کہنے لگے: میں اب ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا ۔کسی دن بھی افطار نہیں کروں گا۔تیسرے بولے: میں ہمیشہ عورتوں سے جدا رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا ۔اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۵۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الترغیب فی النکاح، ۷۵۷/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۳٤/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٥۳۱۰
نصب الرایة للزیلعی، ۹۳/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱٥۱/٤
التفسیر للقرطبی، ۲٦۱/٦ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤۳/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤۲٥۳

تشریف لے آئے اور فرمایا: تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا: سنو! خدا کی قسم، بلاشبہ میں تم سب کے مقابل میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں، لیکن روزہ رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں تو آرام بھی کرتا ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

(۲) نکاح کی برکت

۱۵۱۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ دِيْنِهٖ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِی النِّصْفِ الْبَاقِیْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا۔ اب باقی آدھے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نکاح فرض، واجب، سنت، مباح، مکروہ اور حرام سب کچھ ہے صور واحکام کی تفصیل سنئے۔ (یہاں وضاحت عورتوں کے اعتبار سے ہے)

۱۔ جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالبا اس سے شوہر کی اطاعت اور اسکے حقوق واجبہ کی ادا نہ ہو سکے گی۔ اسے نکاح ممنوع اور ناجائز ہے۔ اگر کرے گی گنہگار ہوگی۔ یہ صورت کراہت تحریمی ہے۔

۲۔ اگر یہ خوف مرتبہ ظن سے تجاوز کر کے یقین تک پہونچا تو اسے نکاح حرام قطعی ہے ایسی عورت کو نکاح اول خواہ ثانی کی ترغیب ہرگز نہیں دے سکتے۔ بلکہ ترغیب دینا خود خلاف شرع اور معصیت ہے۔ کہ گناہ کا حکم دینا ہوگا۔ یہ عورتیں یا انکے اولیا اگر نکاح کرنے سے انکار کرتے ہیں تو گناہ سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں انکار سے پھیرنے والا جاہل ومخالف شرع۔

۳۔ جنہیں اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہو انہیں اگر نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح

۱۵۱۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۲/٤ ☆ اتحاف السادة للزبید، ۲۸۸/٥
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۲/۲ ☆

Marfat.com

کیے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی عورتوں کو نکاح کرنا واجب ہے۔

۴۔ بلکہ بے نکاح معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین کلی ہو تو انہیں فرض قطعی۔ یعنی جبکہ اسکے سوا کثرت روزہ وغیرہ معالجات سے تسکین متوقع نہ ہو۔ ورنہ خاص نکاح فرض واجب نہ ہوگا بلکہ دفع گناہ جس طریقہ سے ہو۔ ایسی عورتوں کو بے شک نکاح پر جبر کیا جائے اگر خود نہ کریں گی وہ گنہگار ہوں گی۔ اور اگر انکے اولیا اپنے حد مقدور تک کوشش میں پہلو تہی کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

۵۔ اگر حاجت کی حالت اعتدال پر ہو۔ یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پرواہی نہ اس شدت کا شوق کہ بے نکاح وقوع گناہ کا ظن یا یقین ہو ایسی حالت میں نکاح سنت ہے مگر بشرطیکہ عورت اپنے نفس پر اطمینان کافی رکھتی ہو۔ کہ مجھ سے ترک اطاعت اور حقوق شوہر کی اضاعت اصلاً واقع نہ ہوگی۔

۶۔ اگر ذرا بھی اسکا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنت نہ رہے گا صرف مباح ہوگا بشرطیکہ اندیشہ حد ظن تک نہ پہونچے ورنہ اباحت جداسرے سے ممنوع وناجائز ہو جائے گا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۱

(۳) تین لوگ دوگنے اجر کے مستحق ہیں

۱۵۱۸۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ ، عَبْدٌ أَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِيْهِ ، فَذٰلِكَ يُؤْتٰى أَجْرَهٗ مَرَّتَيْنِ ، وَ رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهٗ جَارِيَةٌ وَ ضِيْئَةٌ فَأَدَّبَهَا فَحَسَّنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِی بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى أَجْرَهٗ مَرَّتَيْنِ ، وَ رَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَآءَهُ الْكِتَابُ الْآخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ يُؤْتٰى أَجْرَهٗ مَرَّتَيْنِ ۔

۱۵۱۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل عتق الامة وتزویجها۔ ۱/۱۳۲
الجامع الصحیح للبخاری، باب تعلیم الرجل امته و اهله ۱/۲۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۴۰۵ ☆ الصحیح لابی عوانة، ۱/۱۰۳
شرح السنة للبغوی، ۱/۵۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۱/۴۴
التفسیر لابن کثیر، ۱/۶۷ ☆ التفسیر للطبری، ۲۷/۱۴۰
التفسیر للقرطبی، ۴/۳۲۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۲۵
الدر المنثور للسیوطی، ۵/۱۳۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۲۵۲، ۱۵/۸۱۸

حضرت موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ پہلا وہ بندہ جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا ہو۔ تو اسکو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کے پاس حسین وجمیل باندی تھی۔ پھر اس نے اسکو اچھی طرح ادب سکھایا۔ پھر اس نے اس کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لیا۔ اس کو بھی دوگنا ثواب ملتا ہے۔ تیسرا وہ شخص کہ اہل کتاب تھا۔ پھر اس نے قرآن کریم کو بھی کلام الٰہی تسلیم کیا اور اس پر ایمان لے آیا۔ تو ایسے شخص کو بھی دوگنا ثواب ملتا ہے۔　　فتاوی رضویہ ۵/ ۲۲۷

(۴) بچوں کی پرورش کی خاطر نکاح ثانی نہ کرنے والی عورت جنتی ہے

۱۵۱۹۔ **عن** عوف بن مالك الاشجعی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أنَا وَ اِمْرَأةٌ سُفَعَآءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، و أومٰی بيديه يزيد بن زريع رضی الله تعالیٰ عنه الوسطی والسبابه ، امرأة مات زوجها ذات منصب وجمال حبست نفسها علی يتاماه حتی بانوا او ماتوا۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں اور سیاہ چہرے والی عورت ان دو انگلیوں کی طرح متصل ہونگے۔ اور سرکار نے اپنے ہاتھ سے یزید بن زریع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملایا۔ اس عورت سے مراد وہ عورت ہے جسکا شوہر انتقال کر جائے اور وہ عورت عزت والی وخوبصورت ہو لیکن پھر بھی اس نے اپنے یتیم بچوں کی خاطر شادی نہیں کی یہاں تک کہ وہ یا تو جدا ہو گئے یا مر گئے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

چہرہ کی رنگت بدلی ہوئی سیاہی مائل ہونا یہ کہ بے شوہری کے سبب بناؤ سنگار کی حاجت نہیں۔

۱۵۱۹۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۲۶/۶　☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۴۸/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۵۷/۱۸　☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴۳۶/۱۰
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۵۹۱، ۲۹۹/۱۱　☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۰۷/۵
کنز العمال للمتقی، ۴۵۳۸۲، ۴۵۰/۱۶　☆ مشکوه المصابیح للتبریزی، ۴۹۷۸

Marfat.com

۱۵۲۰۔ **عن** أم هانی بنت أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنها قالت : خطبنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت : مالی عنك رغبة ،یارسول الله ! ولکن لا أحب أن أتزوج وبنی صغار ، قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خَيْرُ نِسَآءٍ رَكِبْنَ الْإِبِلَ نِسَآءُ قُرَيْشٍ ، أَحْنَاهُ عَلىٰ طِفْلٍ فِی صِغْرِهٖ وَأَرْعَاهُ عَلىٰ بَعْلٍ فِی ذَاتِ يَدِهٖ ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ سے بے رغبتی نہیں ۔مگر مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں نکاح کرلوں اور میرے یہ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی تمام عورتوں میں بہتر قریش کی عورتیں ہیں کہ اپنے بچے پر بچپن میں نہایت مہربان ہوتی ہیں اور شوہر کے مال کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن سعد کی روایت میں اس طرح ہے۔ کہ فرماتی ہیں: مجھے سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح کا پیام دیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک حضور مجھے اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں سے زیادہ پیارے ہیں ۔اور شوہر کا حق عظیم ہے۔ میں ڈرتی ہوں کہ شوہر کا حق کہیں مجھ سے ادا نہ ہو سکے۔

نیز ابن سعد کی دوسری روایت میں ہے۔ فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا تو میں نے عرض کیا: میرے یہ دو بچے ہیں۔ ان میں سے ایک کو دودھ پلاتی ہوں اور دوسرے کو ساتھ سلانے کی وجہ سے مجبور ہوں۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ بھی کچھ اسی طرح ہے۔ فرماتی ہیں: میں جب بیوہ ہوئی تو مجھے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا میں نے منع کر دیا۔ پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام دیا اس پر بھی انکار کر دیا۔ پھر

۱۵۲۰۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۳۱۳/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۱/٤
شرح السنة للبغوی، ۱٦۷/۱٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳٤٤۱۹، ۱٤٦/۱۲
التفسیر لابن کثیر، ۳۲/۲ ☆

Marfat.com

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا۔تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! میں رشک ناک عورت ہوں اور عیال دار ہوں اور میرا کوئی ولی حاضر نہیں۔

آپ کو اس بات کا خیال تھا کہ خدانخواستہ ازواج مطہرات پر مجھے رشک آئے۔ خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ان عذروں پر کچھ عتاب نہ فرمایا۔اور نہ یہ ارشاد ہوا کہ تم سنت سے منکر ہوتی ہو تم پر شرعی الزام ہے۔

بلکہ عذر سنکر انکے علاج وجواب ارشاد فرمادیئے کہ تمہارے رشک کے لئے ہم دعا فرمائینگے۔کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کردے۔چنانچہ ایسا ہی ہوا۔کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ اس طرح رہتی تھیں گویا یہ ازواج ہی سے نہیں۔صلی اللہ تعالیٰ علی بعلہن وعلیھن وبارک وسلم۔

اور فرمایا: تمہارے بچے اللہ ورسول کے سپرد ہیں۔اور تمہارا کوئی ولی حاضر وغائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔

ابن عاصم کی روایت میں ہے۔کہ منجملہ عذروں کے یہ بھی عرض کیا: کہ میری عمر زیادہ ہے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں۔

ام المؤمنین نے ۶۰ھ یا ۶۱ھ یا ۶۲ھ میں وفات پائی۔عمر شریف چوراسی برس ہوئی۔امام واقدی اور کثیر علماء کا یہ ہی مذہب ہے۔اور اصابہ میں یہ ہی منقول ہے۔یہ ہی درست ہے۔کما فی الزرقانی۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخر شوال ۴ھ میں ان سے نکاح فرمایا۔ھو الصحیح کما فی الزرقانی۔تو جس وقت ترک نکاح کیلئے عمر زیادہ ہونے کا عذر کیا تیس سال کی نہ تھیں یہ ہی کوئی چھبیس ستائیس برس کی عمر تھی۔رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔　　فتاوی رضویہ ۵/۵۸۸

۱۵۲۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَيُّمَا اِمْرَأَةٌ قَعَدَتْ عَلَىٰ بَيْتِ أَوْلَادِهَا فَهِيَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ۔

حضرت انیس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنی اولاد کی وجہ سے گھر بیٹھی رہے گی وہ جنت میں میرے

۱۵۲۱۔ کنز العمال للمتقی،　　۴۵۱۳۷،　　۱۶/۴۰۸

Marfat.com

ساتھ ہوگی۔

۱۵۲۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أنَا أوَّلُ مَنْ يَّفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ، ألاَ إنِّی أرٰی اِمْرَأةً تُبَادِرُنِی فَأقُوْلُ لَهَا: مَالَكِ وَمَنْ أنْتِ ؟ فَتَقُوْلُ :أنَااِمْرَأةٌ قَعَدْتُ عَلیٰ اِيْتَامٍ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا۔لیکن سنو! میں ایک عورت کو دیکھوں گا جو جنت میں داخل ہونے کی مجھ سے آگے جلدی کریگی۔تو میں اس سے کہوں گا ۔تجھے کیا ہوا، اور تو کون ہے؟ وہ عورت عرض کرے گی: میں ایسی عورت ہوں کہ دنیا میں اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے گھر میں بیٹھی رہی تھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہشت میں تشریف لیجانا بارہا ہوگا۔اولیت مطلقہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔دروازہ کھلنا حضور والا کیلئے ہوگا۔ رضوان جنت عرض کریگا: مجھے یہ ہی حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کیلئے نہ کھولوں۔حضور پر کوئی نبی مرسل بھی تقدیم نہیں پاسکتا۔صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین۔

یہ سب مضامین احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں جن کی بعض فقیر نے اپنے رسالہ مبارکہ ''تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین ''میں ذکر کیں۔حضور کے بعد اور بندگان خدا جائینگے دروازہ کھلا پائینگے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے فتح باب فرما چکے ہونگے۔

قال تعالیٰ : جَنَّاتُ عَدْنٍ مُفَتَّحَةً لَهُمُ الْأبْوَابُ ،

یہاں جو اس عورت کا آگے ہونا وارد ہوا یہ اور بار کے تشریف لیجانے میں ہے۔جب اہتمام کرامت میں آمد ورفت فرماتے ہونگے نہ کہ خاص بار اول میں۔وباللہ التوفیق۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۹۰

۱۵۲۲۔ المسند لابی یعلی، ۱۲۵/۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۴۹/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۴۳۶/۱۰ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۶۲/۸
المطالب العالیة لابن حجر، ۲۵۳۶ ☆

Marfat.com

(۵) جنت میں دنیوی بیوی ملے گی

۱۵۲۳۔ **عن** اُم المؤمنین اُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : بلغنی أنه لیس المرأة یموت زوجهاوهو من أهل الجنة وهی من أهل الجنة ، ثم لم یتزوج بعده الا جمع الله بینهما فی الجنة ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جس عورت کا شوہر مرجائے اور وہ دونوں جنتی ہوں۔ پھر اسکے بعد عورت نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائیگا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی بنا پر انہوں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا کہ آؤ ہم تم عہد کریں جو پہلے مرجائے دوسرا اسکے بعد نکاح نہ کرے۔ مگر یہ علم الٰہی میں امہات المؤمنین میں داخل ہونے والی تھیں۔ لہذا حضرت ابوسلمہ نے قبول نہ فرمایا۔

۱۵۲۴۔ **عن** سلمه بنت جابر رضی الله تعالی عنهما ان زوجها استشهد فاتت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقالت : انی امرأة استشهد زوجی وقد خطبنی الرجال فابیت ان اتزوج حتی القاه ،فترجولی ان اجتمعت انا وهو ان اکون من ازواجه ، قال : نعم ، فقال له رجل : مارأینا ك نقلت هذا مذقاعدناك ، قال :انی سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اِنَّ أَسْرَعَ اُمَّتی لی لُحُوقًا فِی الْجَنَّةِ اِمْرَأَةٌ مِنْ أَحْمَسَ ۔

حضرت سلمہ بنت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انکے شوہر شہید ہوگئے تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: میرے شوہر شہید ہوچکے ہیں۔ اور مجھے بہت سے لوگوں نے نکاح کا پیام دیا ہے۔ لیکن میں نے شادی کرنے سے انکار کردیا ہے۔ کہ میری ملاقات ان سے ہوگی۔ تو کیا آپ میرے لئے امید

۱۵۲۳۔ الطبقات الکبریٰ لابن سعد، ☆

۱۵۲۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۰۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۶/۵

کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۴، ۱۴۵/۱۲ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۸۲

Marfat.com

کرتے ہیں کہ اگر ہم دونوں جنت میں جمع ہوئے تو میں انکی بیوی ہونگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہاں ایک مرد جو موجود تھے انہوں نے کہا: ہم نے اس طرح کی کوئی بات آپ کی مجلس میں اب تک نہیں سنی جب سے ہم نے آپ کی صحبت اختیار کی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت میں سے وہ عورت جلد جنت میں پہونچے گی جس کا شوہر میدان جنگ میں شجاعت کے جوہر دیکھا کر شہید ہوا ہوگا۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت سید سعید شہید سیدنا امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت رباب بنت امرئ القیس کہ حضرت علی اصغر وحضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ ہیں۔ بعد شہادت امام مظلوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت شرفائے قریش نے انہیں پیام نکاح دیا۔ آپ نے فرمایا: میں وہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اپنا خسر بناؤں۔ جب تک زندہ رہیں نکاح نہ کیا۔

مرثیہ حضرت امام انام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتی ہیں۔

واللہ لاابتغی صھر بصھر کم۔　　حتی اغیب بین الرمل والطین

خدا کی قسم! میں تمہارے رشتہ کے بعد کسی سے رشتہ نہ چاہوں گی۔ یہاں تک کہ ریت اور مٹی میں دفن کردی جاؤں۔ ذکرہ ھشام بن الکلبی۔

بلکہ علامہ ابوالقاسم عماد الدین محمود ابن احمد فارابی ایک واقعہ ایک صحابیہ کا نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک بی بی رباب نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شخص عمرو نامی کی زوجہ تھیں۔ انکے آپس میں عہد ہولیا تھا کہ جو پہلے مرے دوسرا تادم مرگ نکاح نہ کرے۔ عمرو کا انتقال ہوا۔ رباب ایک مدت تک بیوہ رہیں۔ پھر انکے باپ نے نکاح کردیا۔ اسی رات اپنے پہلے شوہر کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے کچھ شعر اس معاملہ کی شکایت میں پڑھے۔

یہ صبح کو خائف وترساں اٹھیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حال عرض کیا: آپنے حکم دیا کہ مرتے دم تک تنہائی سے جی بہلائیں اور اس شوہر کو حکم دیا کہ انہیں چھوڑ دیں۔ انہوں نے چھوڑ دیا۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۹

Marfat.com

(۶) بالغہ کی شادی میں جلدی کرو

۱۵۲۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَکْتُوْبٌ فِی التَّوْرَاةِ مَنْ بَلَغَتْ لهٗ اِبْنَةٌ اِثْنَتَیْ عَشَرَةَ سَنَةً فَلَمْ یُزَوِّجْهَا فَأَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِكَ عَلَیْهِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تورات شریف میں فرماتا ہے: جس کی بیٹی بارہ برس کی عمر کو پہونچی اور اس نے اس کا نکاح نہ کیا، پھر یہ لڑکی گناہ میں مبتلا ہوئی تو اس کا گناہ اس شخص پر ہے۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کنواری، لڑکیوں کے بارے میں یہ حکم ہے بیاہیوں کا معاملہ تو اور سخت ہے کہ دختران دوشیزہ کو حیا بھی زائد ہوتی ہے گناہ میں تفضیح کا خوف بھی زائد۔ اور خود بھی اس لذت سے آگاہ نہیں۔ صرف ایک طبعی طور پر ناواقفانہ خطرات دل میں گزرتے ہیں۔ اور جب آدمی کسی خواہش کا لطف ایک بار پا چکا تو اب اسکا تقاضہ رنگ دگر پر ہوتا ہے۔ اور ادھر نہ ایسی حیا اور نہ وہ خوف واندیشہ۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۰

(۷) عاقلہ بالغہ کو اپنے نفس کا اختیار ہے

۱۵۲۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله

۱۵۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۱۲، ۱۶/۴۵۶ ☆ اتحاف السادة للزبید، ۲۷۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۱ ☆ شعب الایمان، للبیهقی،
۱۵۲۶۔ الصحیح لمسلم، باب استیذان الثیب فی النکاح، ۱/۴۵۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء ان لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه، ۱/۱۳۵
السنن للنسائی، باب استیذان البکر فی نفسها، ۲/۶۳
المسند لاحمدبن حنبل، ۱/۲۱۹ ☆ السنن للدارمی، ۲/۱۳۸
اتحاف السّادة للزبیدی، ۵/۳۲۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۱۱۵
السنن لسعید بن منصور، ۵۶۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۰۲۸۶، ۶/۱۴۳
شرح السنة للبغوی، ۹/۳۰ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۲۷
نصب الرایة للزیلعی، ۳/۱۸۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۴/۱۳۶

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْاَیِّمُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْذَنُ فِی نَفْسِهَا وَ اِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عاقلہ بالغہ ولی کے مقابلہ میں اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے۔ اور دوشیزہ سے اسکے نفس کا اذن لیا جائے گا۔ اور اسکا سکوت بھی اذن ہے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ عورت سے اذن جبھی لیا جاتا ہے کہ عاقلہ بالغہ ہو۔ اور بے شک عاقلہ بالغہ کا اذن شرعاً معتبر، اور بے شک دوشیزہ کا سکوت بھی اذن ہے۔ مگر یہ اسی وقت ہے جبکہ ولی اقرب اس سے اذن لے ورنہ مجرد خاموشی اذن نہ ٹھہرے گی۔ اور بے شک اکثر لوگ جو وکیل کئے جاتے ہیں اجنبی یا ولی بعید ہوتے ہیں۔ تو ایسی حالت میں اگر انہوں نے اذن لیا اور دوشیزہ نے سکوت کیا تو سرے سے انہیں کے لئے وکالت ثابت نہ ہوئی۔ اور اگر اس نے صاف ہوں کہہ دیا۔ یا ولی اقرب کے اذن لینے پر سکوت کیا تو اس کے لئے وکالت حاصل ہوگئی۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۰۳

(۸) کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دو

۱۵۲۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۵۲۶۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۱۹/۵ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱/۳
جامع مسانید ابی حنیفة، ۱۱۹/۲ ☆ السنن للدار قطنی، ۲۴۲/۳
۱۵۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، لا یخطب علی خطبة اخیه، ۷۷۲/۲
السنن لابی داؤد، النکاح، باب فی کراهیة ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه ۲۸۴/۱
السنن للنسائی، باب النهی ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه، ۶۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۵۰۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۶/۶
مسند ابی حنیفة، ۱۶/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶۲/۷
کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۱۵، ۳۰۵/۱۶ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۴۴
المطالب العالیة لابن حجر، ۳۰۳۹ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۲/۶
المغنی للعراقی، ۳۷/۲ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۲۸/۵
ارواء الغلیل للالبانی، ۲۲۸/۶ ☆

Marfat.com

علیه وسلم : لَایَخطُبُ الرَّجُلُ عَلیٰ خِطبَةِ أخِیهِ حَتّی یَنکِحَ أوْ یَترُکَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے یا اس رشتہ کو ختم نہ کردے۔　　فتاوی رضویہ ۵/۵۷۷

۱۵۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَایَخطُبُ الرَّجُلُ عَلیٰ خِطبَةِ أخِیهِ وَلَایَسُمِ الرَّجُلُ عَلیٰ سَومِ أخِیهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے۔ اور کوئی شخص اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے۔

(۹) متعہ حرام ہے

۱۵۲۹۔ **عن** سبرة بن معبد الجهني رضي الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یَا أیُّهَا النَّاسُ ! إنِّی کُنتُ اذَنتُ لَکُم فِی الإستِمتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ ، وَإنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدْ حَرَّمَ ذٰلِكَ إلیٰ یَومِ القِیَامَةِ ۔

حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں متعہ کی اس سے پہلے اجازت دی تھی۔ اور اب بیشک اللہ تعالیٰ نے متعہ قیامت تک کیلئے حرام فرمادیا۔

۱۵۲۸۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الخطبة، ۱/۴۵۴
السنن لابن ماجه، لا یخطب الرجل، ۱/۱۳۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۵۰۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۵۶
کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۱۵، ۱۶/۳۰۵ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۳۷
۱۵۲۹۔ الصحیح لمسلم، باب المتعة، ۱/۴۵۱ ☆
السنن للدارمی، ۲/۱۴۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۰۳
شرح السنة للبغوی، ۹/۱۰۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۴۰
کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۵۳، ۱۶/۳۲۸ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳/۱۷۷
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/۱۵۵ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/۵۰۶
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۱۷۰ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۲/۲۲۶
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۳۸۱ ☆ زاد المسیر لابن الجوزی، ۲/۵۳

Marfat.com

۱۵۳۰۔ **عن** أمیر المؤ منین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن نکاح المتعة یوم خیبر وعن لحوم الحمر الاهلیة ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعہ سے غزوۂ خیبر کے دن منع فرمایا اور گدھے کے گوشت سے بھی۔

۱۵۳۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : انما المتعة فی اول الاسلام ،کان الرجل یقدم البلد لیس له بها معرفة ، فیتزوج المرأة بقدر مایری أنه یقیم فتحفظ له متعة وتصلح له شیئه حتی اذا نزلت الآیه . اِلَّاعَلیٰ أزُوَاجِهِمُ أوُمَامَلَکَتُ أیمَانُهُمُ ،قال ابن عباس : فکل فرج سواهما فهو حرام ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا۔مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کیلئے عقد کر لیتا جتنے روز اسکے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا۔وہ عورت اسکے اسباب کی حفاظت ،اسکے کاموں کی درستگی کرتی ۔جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ''سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوا بیویوں اور کنیزوں کے'' اس دن سے ان دو کے سوا تمام شرمگاہیں حرام ہو گئیں۔

۱۵۳۲۔ **عن** جابر بن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قا ل : تمتعنا نسوة فی غزوة تبوك ، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنظر الیهن وقال : من هؤلاء النسوة ؟ قلنا : یارسول الله ! نسوة تمتعناهن، قال : فغضب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی احمر ت وجنتاه وتمعر وجهه وقام فیناخطیبا،فحمدالله واثنی علیه ،ثم نهی عن المتعة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں ہم نے کچھ عورتوں سے متعہ کیا۔اسی درمیان سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں تشریف

۱۵۳۰۔ الجامع للترمذی، باب فی النکاح ، المتعة ، ۱۳۳/۱

۱۵۳۱۔ نصب الرایة للزیلعی، ۱۷۹/۳

Marfat.com

لائے اوران عورتوں کو دیکھ کرارشادفرمایا: یہ عورتیں کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان سے ہم نے متعہ کیا ہے۔ یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخسار مبارک سرخ ہوگئے اور چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ اسی وقت ہمارے درمیان کھڑے ہوکر خطبہ شروع کردیا اور حمد وثنا کے بعد متعہ کا حرام ہونا بیان فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳۴۳/۵

(۱۰) حضرت سیدہ فاطمہ کا نکاح

۱۵۳۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء ابوبكر ثم عمر رضی الله تعالیٰ عنهما يخطبان فاطمة الى النبی صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فسكت ولم يرجع اليهما شيئا ،فانطلقا الى على رضی الله تعالیٰ عنه بامر انه يطلب ذلك ، قال على كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم فنبهانی لأمر كنت عنه غافلا ،فقمت اجر ردائی حتى أتيت النبی صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فقلت :تزوجنی فاطمة ، قال : عند ك شئ ؟ فقلت : فرسی وبدنی، قال : أَمَّا فَرَسُكَ فَلَابُدَّلَكَ مِنْهَا ، وَأَمَّابُدَنُكَ فَبِعْهَا، فَبِعْتُهَا بِأَرْبَعِ مِأةِ وَثَمَانِيْنَ دِرْهَمًا ،فجئته بها فوضعتها فی حجره صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فقبض منها قبضة فقال : أَىْ بِلَالُ ! اِبْتَعْ بِهَا لَنَا طِيْبًا، وامرهم ان يجهزوها ،فجعل لها سرير مشروط ووسادة من أُدم حشوها ليف ، وقال لعلى : اِذَا أَتَتْكَ فَلَا تُحْدِثْ شَيْئًا حَتّٰى آتِيْكَ، فجاء ت مع أُم أيمن حتى قعدت فی جانب البيت وأنا فی جانب ،وجاء رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم الحديث ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبر اور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے سرکار کی خدمت میں حضرت فاطمہ کے بارے میں پیغام نکاح لیکر حاضر ہوئے۔ لیکن سرکار نے دونوں حضرات کو کوئی جواب نہیں دیا بلکہ دونوں مواقع پر سکوت فرمایا: تو یہ دونوں حضرات حضرت علی کے پاس تشریف لائے اور اسی بابت ان سے کہا: حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ان دونوں حضرات نے مجھے ایسی چیز سے باخبر کیا جسکی طرف میری کوئی توجہ ہی نہیں تھی۔ لیکن ان دونوں حضرات

۱۵۳۳۔ السنن لابی داؤد، کتاب النکاح، ۲۸۹/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۷۷۵۵، ۶۸۴/۱۲ ☆ موارد الظمئان للهيثمی، ۲۲۲۵

Marfat.com

کے کہنے پر میں بے ساختہ اٹھ کھڑا ہوا اور جذبات سے مغلوب بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوا کہ میری چادر زمین پر گھسٹ رہی تھی۔ میں نے عرض کیا: فاطمہ کی شادی مجھ سے فرمادیں۔ سرکار نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: میرے پاس ایک گھوڑا اور ایک اونٹ ہے۔ سرکار نے فرمایا: گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے۔ لیکن اونٹ کو فروخت کردو۔ چنانچہ چار سو اسی درہم میں اس کو میں نے فروخت کردیا اور ان دراہم کو لیکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگیا۔ حضور نے ان میں سے کچھ دراہم لئے اور حضرت بلال کو دیتے ہوئے فرمایا: کہ اس سے خوشبو خریدلاؤ۔ اور صحابہ کرام کو حکم دو کہ فاطمہ کیلئے جہیز تیار کریں۔ تو سرکار کی صاحبزادی کا جہیز ایک بنی ہوئی چارپائی اور تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی تیار کیا گیا پھر حضرت علی سے سرکار نے فرمایا: اس وقت تک کوئی نئی بات پیش نہ آئے جب تک میں تمہارے پاس نہ پہونچ جاؤں۔ پھر حضرت فاطمہ رخصت ہوکر حضرت ام ایمن کے ساتھ آئیں اور گھر کے ایک کنارے تشریف فرما ہوئیں۔ اور میں دوسری جانب میں مقیم ہوا کہ اتنے میں سرکار تشریف لے آئے۔　　فتاوی رضویہ ۵/۴۹۴

(۱۱) ام المؤمنین حضرت عائشہ کا نکاح

۱۵۳۴۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها ، ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم تزوجها و هی بنت سبع سنین و زفت اليه وهی بنت تسع سنين و لعبها معها ، و مات عنها وهی بنت ثمانی عشرة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا تو آپ کی عمر سات سال تھی اور جب رخصت ہوئیں تو عمر نو سال تھی یہاں تک کہ آپ کے کھلونے ساتھ میں گئے تھے۔ اور جب سرکار کا وصال اقدس ہوا تو عمر اٹھارہ سال کی تھی۔　　فتاوی رضویہ ۵/۵۹۱

(۱۲) لڑکا بالغ ہوجائے تو نکاح کردو

۱۵۳۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۱۵۳۴۔ الصحیح لمسلم، باب جواز تزویج الاب البکر، ۱/۴۵۶

۱۵۳۵۔ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۱۳۸

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهٗ وَ أَدَّبَهٗ ، فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ، فَاِنْ بَلَغَ وَ لَمْ يُزَوِّجْهُ فَأَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلٰى أَبِيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے کوئی بچہ پیدا ہوا وہ اسکا اچھا نام رکھے اور اسے اچھا ادب دے، پھر جب بالغ ہو اس کا نکاح کر دے۔ اور اگر وہ بالغ ہوا اور یہ اسکا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ صادر ہو تو بات یونہی ہے کہ اسکا گناہ اس کے باپ پر ہے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور باپ پر گناہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اولاد پر نہ ہو جبکہ وہ مکلف ہو۔ خود حدیث میں بیان فرمایا: فاصابت اثما ، اور فاصاب اثما ۔ کہ گناہ کی نسبت لڑکی اور لڑکے کی طرف بھی ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/

(۱۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کی نوے یا سو بیویاں تھیں

۱۵۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قَالَ سُلَيْمَانُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ والسَّلَامُ لَأَطُوْفَنَّ اللَّيْلَةَ عَلٰى تِسْعِيْنَ اِمْرَأَةً (وَفِی روایة) بِمِائَةِ اِمْرَأَةٍ كُلُّهُنَّ تَاتِی بِفَارِسٍ يُجَاهِدُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ، فَطَافَ عَلَيْهِنَّ جَمِيْعًا فَلَمْ تَحْمِلْ مِنْهُنَّ اِلَّا اِمْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَتْ بِشِقِّ رَجُلٍ ، وَأَيْمِ اللّٰهِ الَّذِی نَفْسِی مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَو قَالَ: اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ أَجْمَعُوْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قسم ہے آج کی رات میں نوے اور ایک روایت میں سو عورتوں پر طواف کرونگا کہ ہر ایک سے ایک سوار پیدا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔ پھر آپ نے ان پر طواف کیا تو صرف ایک بیوی حاملہ ہوئیں اور ان سے بھی کامل اعضاء والا بچہ نہ پیدا ہوا۔ حضور نے فرمایا: قسم بخدا، اگر آپ انشاء اللہ کہہ لیتے تو بیویوں سے مجاہدین ہی پیدا ہوتے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۸۰

۱۵۳۶۔

Marfat.com

۲۔مہر

(۱)مہر کا بیان

۱۵۳۷۔**عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه قال: ماعلمت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نکح شیئا من نسائه ، و لا انکح شئیا من بناته علی أکثر من اثنتی عشرة أوقیه۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازاج مطہرات میں سے کسی سے بارہ اوقیہ (تقریباً پانچ سو درہم) سے زیادہ پر نکاح کیا۔اور نہ اپنی بنات طیبات میں سے کسی کا اس سے زیادہ پر نکاح کیا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی سفیان خواہر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ انکا مہر ایک روایت پر چار ہزار درہم تھا۔جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ہے۔

۱۵۳۸۔ **عن** عروه رضی الله تعالیٰ عنه عن ام حبیبه رضی الله تعالیٰ عنها انها کانت تحت عبید الله بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها النجاشی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وامهر ها عنه اربعة آلاف ،وبعث بها الی رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مع شرحبیل بن حسنة ،قال ابو داؤد :وحسنة هی امه ۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلے حضرت عبید اللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں ۔انکا وصال حبشہ میں ہوگیا۔تو وہاں۔کے بادشاہ حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں چار ہزار درہم کے عوض دیدیا۔اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپکی خدمت میں بھیج دیا۔ابو داؤد کہتے ہیں: حسنہ حضرت شرحبیل کی

۱۵۳۷۔ السنن لابن ماجه ، باب صداق اللنساء ، ۱۳۵/۱

۱۵۳۸۔ السنن لابی داؤد ، باب الصداق، ۲۸۷/۱

والدہ کا نام ہے۔

دوسری روایت میں چار ہزار دینار تھا۔ جیسا کہ حاکم نے مستدرک میں روایت کر کے اسکو صحیح قرار دیا۔ اور امام ذہبی نے اسکو باقی رکھا۔

لیکن یہ سب کچھ ہماری پیش کردہ حدیث کے خلاف نہیں جو ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کیونکہ یہ چار ہزار کا مہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے نہیں تھا۔ بلکہ شاہ حبشہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تھا۔

اور حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر اقدس چار سو مثقال چاندی تھا۔ جیسا کہ مرقات، مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب میں منقول ہے۔ درہم شرعی کا وزن ۳/۱۰ شہ ۵۱-۱ سرخ چاندی ہے۔ اور دینار ایک مثقال یعنی چار ماشہ سونا۔ یہ ہی وزن سبعہ ہے۔ یعنی سات مثقال وزن میں برابر دس درہم کے۔ اور باعتبار قیمت ایک دینار شرعی دس درہم کا تھا۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۸۶

۱۵۳۹۔ **عن** أبی سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها کم کان صداق النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ قالت : کان صداقه لأزواجه ثنتی عشرة أوقیه و نش ، قالت أتدری ، ما النش ؟ قلت: لا ، قالت : نصف أوقیة ، فتلك خمس مأة دراهم۔

حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: سرکار کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی (پانچ سو درہم) تھا۔ ام المؤمنین نے فرمایا: نش جانتے ہو کسے کہتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں۔ فرمایا: نصف اوقیہ کو کہتے ہیں۔ تو یہ پانچ سو درہم ہوئے۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۸۶

۱۵۳۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، ۲/۴۵۸

Marfat.com

(۲)مہر سیدہ فاطمہ

۱۵٤۰۔**عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنه قال: لما تزوج علی فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها قال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اعطها شیئا، قال:ماعندی شیء ، قال : أَیْنَ دِرْعُكَ الْحَطِیْمَةُ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! تم فاطمہ کو بطور مہر کچھ ادا کرو۔ حضرت علی نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں جو میں پیش کروں۔ سرکار نے فرمایا: تمہاری وہ زرہ کیا ہوئی جو حطیمہ کی بنی ہوئی ہے۔

۱۵٤۱۔ **عن** رجل من أصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان علیا کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم لما تزوج فاطمة بنت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أرادأن یدخل بها فمنعه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حتی یعطیها شیئا ، فقال: یارسول الله ! لیس لی شیء ،فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَعْطِهَا دِرْعَكَ !فأعطاها درعه ثم دخل بها ۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جب حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور دخول کا ارادہ کیا تو سرکار نے منع فرمایا۔ کہ پہلے بطور مہر کچھ ادا کرو۔ آپ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی زرہ دیدو! تو حضرت علی نے زرہ دی پھر دخول واقع ہوا۔

۱۵٤۰۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یدخل امراته ، ۲۸۹/۱
السنن للنسائی، باب تحلة الخلوة ، ۷٦/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۳٤/۷ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۸۳/٤
دلائل النبوة للبیهقی، ۱٦۱/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۳/٤
کنز العمال للمتقی، ۲٦۳۷۹، ۱۱۷/۱۳ ☆ السنن لسعید بن منصور ، ٦۰۰
۱۵٤۱۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یدخل امراته ، ۲۸۹/۱
السن الکبری للبیهقی، ۲۵۲/۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۵/۱۱
المصنف لابن ابی شیبة ، ۱۹۹/٤ ☆

Marfat.com

۱۵٤۲۔ **عن** نجیح رضی الله تعالیٰ عنه عن رجل سمع علیا کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم یقول : اردت ان اخطب الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ابنته فقلت : والله مالی من شئ ثم ذکرت صلته وعائدته ،فخطبتها الیه ،فقال : وهل عندك شئ ،فلت : لا ،قال : وَأَیْنَ دِرْعُكَ الْحَطِیْمَةُ الَّتِی أَعْطَیْتُكَ یَوْمَ کَذَا وَکَذا، قلت :هو عندی ،قال: أَعْطِهَا اِیَّاهَا ۔

حضرت نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو فرماتے سنا: کہ میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بارے میں پیغام دوں ۔لیکن خدا کی قسم !میرے پاس کچھ نہیں تھا۔پھر مجھے حضور کی صلہ رحمی اور نوازشات یاد آئیں اور میں نے پیغام دیا تو سرکار نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے۔میں نے کہا نہیں۔سرکار نے ارشاد فرمایا: تمہاری وہ زرہ کہاں ہے جو میں نے تم کو فلاں دن دی تھی؟ میں نے عرض کیا: وہ میرے پاس ہے۔فرمایا: وہی مہر میں ادا کردو۔

۱۵٤۳۔ **عن** علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم رضی الله تعالیٰ عنه انه خطب فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها ،فقال له النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : هَلْ عِنْدَكَ مِنْ شَیْءٍ ، قلت : لا ، قال : فَمَافَعَلْتَ الدِّرْعَ الَّتِی سَلَحْتُکَهَا ،یَعْنِی مِنْ مَّغَانِمَ بَدْرٍ ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں پیغام دیا تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: نہیں ۔تو سرکار نے فرمایا: تم نے اس زرہ کا کیا کیا جو میں نے تم کو غزوۂ بدر کے مال غنیمت سے دی تھی۔

۱۵٤٤۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۱۵٤۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۰/۱

۱۵٤۳۔ السیرة الکبری لابن اسحٰق۔

۱۵٤٤۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۰٤/۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٤۷۱۰

کنز العمال للمتقی، ۳۲۸۹۱، ٦۰۰/۱۱ ☆ اللالی الصنوعة للسیوطی، ۲۰۵/۱

المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹٤/۱۰ ☆ میزان الاعتدال ، ۵۲۸۰

Marfat.com

وسلم : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أمَرَنِی أنْ أزَوِّجَ فَاطِمَةَ مِنْ عَلِیِّ بْنِ أبِی طَالِبٍ ،رَضِیَ اللّٰه تعالیٰ عَنهُ ، فَاشْهَدُوْا اِنِّی قَدْ زَوَّجْتُهٗ عَلیٰ أرْبَعِ مِأةِ مِثْقَالٍ فِضَّةً اِنْ رَضِیَ بِذٰلِكَ عَلِیٌّ ،ثم دعا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بطبق من بسر ،ثم قال : اِنْتَهِبُوْا ! فانتهبنا ،ودخل علی فتبسم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی وجهه ،ثم قال : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ أمَرَنِی أنْ أزَوِّجَكَ فَاطِمَةَ عَلیٰ أرْبَعِ مِأةِ مِثْقَالٍ فِضَّةً ،أرَضِیْتَ بِذٰلِكَ ؟ فقال: قد رضیت بذلك ،یارسول الله ! فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : جَمَعَ اللّٰهُ شَمْلَكُمَا وَأعَزَّ جَدَّكُمَا وَبَارَكَ عَلَیْكُمَا وَأخْرَجَ مِنْكُمَا كَثِیْرًا طَیِّبًا، قال انس: فوالله! لقد اخرج منهما الکثیر الطیب ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں فاطمہ کی شادی علی ابن طالب سے کردوں ۔لہذا تم سب حضرات گواہ رہو کہ میں نے فاطمہ کو علی کے نکاح میں چارسو مثقال چاندی کے عوض دیا اگر علی اس سے راضی ہوں ۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک طبق کھجوریں منگائیں اور فرمایا: لوٹ لو۔لہذا ہم سب نے وہ کھجوریں لوٹ لیں ۔اسکے بعد حضرت علی داخل ہوئے تو سرکار مسکرائے اور فرمایا: اے علی ! مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملا ہے کہ میں فاطمہ کو تمہارے نکاح میں چارسو مثقال چاندی کے عوض دیدوں ،تو کیا تم اس سے راضی ہو؟ حضرت علی نے عرض کیا میں راضی ہوں یارسول اللہ ! پھر سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کی چادر کو جمع فرمائے ،تمہارے خاندان کو عزت دے ،تم میں برکت رکھے ،اور تم سے خیر کثیر کو عالم میں پھیلائے ۔حضرت انس فرماتے ہیں: قسم خدا کی ! سرکار کی یہ دعا ایسی دعا قبول ہوئی کہ دونوں پاک ہستیوں سے اللہ تعالیٰ نے خیر کثیر کو عالم میں خوب خوب عام فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مہر اقدس سیدۃ النساء بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا الکریم وعلیہا وسلم میں روایات بظاہر مختلف ہیں ۔مگر بتوفیق اللہ تعالیٰ ان سب میں تطبیق بروجہ نفیس و دقیق حاصل ہے۔

۱۵٤٤ـ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱/٤۱۰ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۱۲٦/٤
الموضوعات لابن الجوزی، ۱/٤۱٥ ☆ الفوائد المجموعة ، ۳۹۰

Marfat.com

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس بارے میں روایات مستندہ معتد بہا تین ہیں۔

(۱) یہ کہ مہر مبارک درم و دینار نہ تھے بلکہ ایک زرہ کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا فرمائی تھی۔ وہی مہر میں دی گئی۔

(۲) یہ کہ چار سو اسی درہم تھے۔

(۳) یہ کہ چار سو مثقال چاندی۔

انکے علاوہ جو اقاویل مجہولہ ہیں کہ پانسو درم مہر تھا۔ یا چالیس مثقال سونا۔ سب بے اصل ہیں۔

اب بتوفیقہ تعالیٰ توفیق سنئے!

پہلی دو روایتوں میں وجہ تطبیق ظاہر ہے کہ مہر میں زرہ دی کہ چار سو اسی کو بکی۔ اب چاہے زرہ کہیئے خواہ اتنے درم۔ حافظ محب الدین احمد بن عبداللہ طبری نے دونوں روایات میں اسی طرح توفیق کی۔ اور روایت ثالثہ سے انکی توفیق یوں ہے کہ حدیث زرہ کو ہمارے علمائے کرام نے مہر معجّل پر محمول فرمایا جو وقت زفاف اقدس ادا کیا۔ ملا علی قاری اور محقق علی الاطلاق نے اسی کو بیان فرمایا۔ کہ اہل عرب کی عادت یہ ہی تھی کہ دخول سے قبل، کچھ مہر ضرور ادا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایسی ہی روایت کی بنیاد پر بعض ائمہ کرام کا مسلک یہی ہے کہ مہر معجّل ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۹۴

Marfat.com

۳۔ حسن معاشرت

(۱) عورتوں سے حسن سلوک

۱۵٤٥۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَكْمَلُ الْمُؤمِنِيْنَ اِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخَيَارُكُمْ خَيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو، اور تم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں سے اچھے طریقے پر پیش آئے۔

۱۵٤٦۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِیْ ۔

۱۵٤٥۔ الجامع للترمذی، باب حق المرأة علی الزوج ۱۳۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۰/۲ ☆ السنن للدارمی، ۳۲۳/۲
المستدرك للحاكم ۳/۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۱۸/۱
موارد الظمئان للهیثمی، ۱۳۱۱، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۰۳/۵
المطالب العالیة لابن حجر، ۲۵٤۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٤۱۱/۳
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲٤۸/۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۵۸/۱۰
مشكوة المصابیح للتبریزی، ۳۲٦٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۵۵/۵
المغنی للعراقی، ٤۵/۲ ☆ كشف الخفا للعجلونی، ۲۰۰/۱
السلسلة الصحیحة للالبانی، ۷۵۱ ☆ التاریخ الكبیر للبخاری، ۱۳۰/۲
عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ٦٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۷٤/۲
التمهید لابن عبد البر، ۷۲۳۷/۹ ☆ كنز العمال للمتقی، ۵۱۲۰
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ٦۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۸۸/۱

۱۵٤٦۔ السنن لابن ماجه، باب حسن معاشرة اللنساء ۱٤۳/۱
السنن للدارمی، ۱۵۹/۲ ☆ السّنن الكبری للبیهقی، ٤٦۸/۷
موار الظمآن للهیثمی، ۱۳۱۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ۳۰۳/٤
المعجم الكبیر للطبرانی، ۳٦۳/۱۹ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۲۱۱/۳
السلسله الصحیحة للالبانی، ٤٦۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۵۵/۵
الطبقات الكبری لابن سعد، ۱٤۱/۸ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۷۱/۱٦،٤٤۹٤۱
الطبقات الكبری لابن سعد، ۱٤۱/۸ ☆ مشكوة المصابیح للتبریزی، ۲۳۵۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۳۸/۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵۰/۱

Marfat.com

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کیلئے بہتر سلوک کرے۔ اور میں اپنے اہل پر تم میں بہتر ہوں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی۔

الرجال قوامون علی النساء بما فضل الله بعضهم علی بعض وبما انفقوا من اموالهم، یہاں تک کہ حدیث میں آیا۔ کہ اگر کسی کیلئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ مرد کو سجدہ کرے۔ مگر عورتوں کو بے وجہ شرعی ایذا دینا ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ انکے ساتھ نرمی اور خوش خلقی اور انکی بدخوئی پر صبر اور انکی دلجوئی اور جن چیزوں میں مخالفت شرع نہیں انکی مراعات شارع کو پسند ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کے حق ان پر مقرر فرمائے انکے حق بھی مردوں پر مقرر فرمائے۔ ولهن مثل الذی علیهن بالعروف، از آنجملہ کھلانے پہنانے وغیرہما امور اختیاریہ میں چند بیویوں کو برابر رکھنا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر فرق کریگا قیامت کے دن ایک طرف جھکا اٹھیگا۔　　فتاوی رضویہ ۵/۵۷۱

(۲) عورت کو حسن تدبیر سے سیدھا رکھو

۱۵۴۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلْعٍ، لَنْ تَسْتَقِيْمَ لَكَ عَلٰى طَرِيْقَةٍ، فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ اِسْتَمْتَعْتَ بِهَا، وَبِهَا عِوَجٌ، وَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهَا كَسَرْتَهَا، وَكَسْرُهَا طَلَاقُهَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ ہرگز کسی طرح تیرے لئے سیدھی نہ ہوگی، اگر تو اس سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے تو نفع حاصل کرلے۔ اور اگر سیدھی کرنے کی کوشش کی تو تو اسکو (سیدھا نہیں کرسکے گا بلکہ) توڑ دیگا۔ اور اسکو توڑنا طلاق دینا ہے۔

۱۵۴۷۔ الصحیح لمسلم، باب الوصیة بالنساء　　۴۷۵/۱
اتحاف السادة للزبیدی،　　۳۶۰/۵　☆　المسند للحمیدی،　　۱۱۶۸
جمع الجوامع للسیوطی،　　۷۸۷۴　☆

Marfat.com

(۳)عورتوں کو نہ ستاؤ

۱۵٤۸۔ **عن** أیاس بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَقَدْطَافَ بَالِ مُحَمَّدٍ نِسَآءٌ كَثِيْرٌ يَشْكُوْنَ أَزْوَاجَهُنَّ ،لَيْسَ أُولٰٓئِكَ بِخَيَارِ كُمْ۔

حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آج کی رات بہت سی عورتوں نے ہماری بارگاہ اقدس کا طواف کیا۔وہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں۔وہ تم میں کے بہتر لوگ نہیں جو عورتوں کو ایذا دیتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۹

(۴)میاں بیوی کی محبت بے مثال چیز ہے

۱۵٤۹۔**عن** محمد بن عبدالله جحش رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اِنَّ لِلزَّوْجِ مِنَ الْمَرْأَةِ لَشُعْبَةٌ مَاهِيَ لِشَيْءٍ۔

حضرت محمد بن عبداللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میاں بیوی کے درمیان اتنی محبت ہوتی ہے جو دوسرے کسی سے نہیں ہوتی۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۶۵

(۵)عورت کو شوہر سے جدا کرنا حرام ہے

۱۵۵۰۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَيْسَ مِنَّامَنْ خَبَّب اِمْرَأَةً عَلیٰ زَوْجِهَا أَوْ عَبْدًا عَلیٰ سَيِّدِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص ہماری جماعت سے نہیں جس نے کسی عورت کو اسکے شوہر سے بگاڑا۔اور

۱۵٤۹۔ السنن الکبری للبیهقی، ٦٦/٤ ☆ المستدرك للحاكم ٦١/٤
البداية و النهاية لابن كثير، ٤٧/٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤٤٤٥٣، ٢٧٨/١٦
۱۵۵۰۔ السنن لابی داؤد، باب من خبب امراة، ٢٩٦/١
المستدرك للحاكم ٢٠٦/٢ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٨١/٣
مجمع الزوائد للهيثمی، ٣٣٢/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٤٧/٢
المصنف لعبدالرزاق، ٢٠٩٩٤، ٤٥٦/١١ ☆

Marfat.com

جس نے کسی غلام کو اسکے آقا سے بگاڑا۔

(۶) دو بیویوں کے درمیان انصاف ضروری ہے

۱۵۵۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِمْرَأَتَانِ فَمَالَ اِلٰى اِحْدٰهُمَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهٗ مَائِلٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور پھر وہ ایک طرف جھکا رہے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک طرف جھکا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۷۱

(۷) ازواج کے درمیان باری مقرر کرنا

۱۵۵۲۔ **عن** أم المؤمنين أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال لها :اِنِّی لَا أَنْقُصُكِ شَيْئًا مِمَّا أَعْطَيْتُ فُلَانَةً ،رَحْيَيْنِ وَجَرَّتَيْنِ وَمِرْفَقَةً حَشْوُهَا لِيْفٌ ، اِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِیْ ۔

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں نے ازواج مطہرات میں سے فلاں کو جو چیزیں عطا کی ہیں ان میں سے تمہارے لئے کوئی چیز کم نہیں کرونگا۔ دو چکیاں ،دو مٹکے ، ایک گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی۔ اگر سات دن تمہارے یہاں قیام کروں گا تو سات دن باقی ازواج کیلئے۔

جد الممتار ۲/۴۵۰

۱۵۵۱۔ السنن لابی داؤد، باب القسم بين النساء، ۲۹۰/۱
الدر المنثور للسيوطی، ۲۳۳/۲ ☆ التفسير لابن كثير ، ۳۸۲/۲
التفسير للطبری، ۲۵۳/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۴۸۱۹، ۳۴۱/۱۶
۱۵۵۲۔ المسند لأحمد بن حنبل، ۲۹۲/۶ ☆ المستدرك للحاكم ۱۷۹/۲
التمهيد لابن عبد البر، ۱۸۸/۳ ☆ موارد الظمئان للهيثمی، ۱۲۸۲
ارواء الغليل للالبانی، ۸۳/۷ ☆

Marfat.com

۴۔شوہر کے حقوق

(۱)بیوی پر شوہر کا حق

۱۵۵۳۔ عن أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت :یا رسول الله !اخبرنی ماحق الزوج علی الزوجة؟قال: لَوْ كَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةُ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے ؟فرمایا: اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے، اس فضیلت کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھی ہے۔

۱۵۵۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَوْ كُنْتُ آمِرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو پہلے عورت کو حکم دیتا کہ وہ

۱۵۵۳۔ المستدرك للحاكم، ۱۸۹/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۵۲/۲
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۵٤/۳ ☆ دلائل النبوة لابی نعيم، ۱۳۵
۱۵۵٤۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأة ۱۳۸/۱
السنن لابی داؤد، باب حق الزوج علی المرأة، ۲۹۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۱/٤ ☆ المستدرك للحاكم، ۱۸۷/۲
كنز العمال للمتقی، ٤٤۷۷۳، ۳۳۲/۱٦ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲۹۱/۷
ارواء الغليل للالبانی، ۵٤/۷ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۳۷/۵
الدر المنثور للسيوطی، ۱۵٤/۲ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۵۵/۳
دلائل النبوة لابی نعيم، ۱۳٦ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ۳۰٦/٤
التفسير لابن كثير، ۲۵۷/۲ ☆ المغنی لعراقی، ۵۹/۲
البداية و النهاية لابن كثير، ۱۵۷/٦ ☆ المعنی للعراقی، ۵۹/۲
علل الحديث لابن ابی حاتم، ۲۲۵۰ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲۲۸/۲
امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے ☆

Marfat.com

اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔۱۲م

۱۵۵۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حائطا ،فجاء بعير فسجدله ،فقالوا: هذه بهيمة لا تعقل سجدت لك ونحن نعقل ،فنحن أحق أن نسجدلك ،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لَايَصْلَحُ لِبَشَرٍ أَنْ يَّسْجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوْ صَلَحَ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِمَالَهٗ مِنَ الْحَقِّ عَلَيْهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے ۔ایک اونٹ نے حاضر ہو کر حضور کو سجدہ کیا۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یہ بے عقل چوپایہ ہے۔اس نے حضور کو سجدہ کیا، ہم تو عقل رکھتے ہیں تو ہمیں زیادہ لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: آدمی کو لائق نہیں کہ آدمی کو سجدہ کرے، ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا: کہ شوہر کو سجدہ کرے اس حق کے سبب جو اس کا اس پر ہے۔

۱۵۵۶۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان اهل بيت من الانصار لهم جمل يسنون عليه ،وان الجمل استصعب عليهم فمنعهم ظهره ،وان الانصار جاء وا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالوا :انه كان لنا جمل نسنی عليه وأنه استصعب علينا ومنعنا ظهره ، وقد عطش الزرع والنخل فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لأصحابه، قوموا :فقاموا فدخل الحائط والجمل فی ناحية ، فمشی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نحوه فقالت الانصار :يا نبی الله ! انه قد صار مثل الكلب الكلب ،وانا نخاف عليك صولته،فقال:ليس علی منه بأس، فلما نظرالجمل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اقبل نحوه حتی خر ساجدا بين يديه ،فأخذ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بنا صيته اذل

۱۵۵۵۔ كنز العمال للمتقی، ٤٤٧٧٧، ١٦/٣٣٣ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٤/٩
الدر المنثور للسيوطی، ٢/١٥٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٢/٢٠٦
امام سیوطیؒ نے مناہل الصفا میں اس حدیث کی سند کو حسن فرمایا۔
۱۵۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٣/١٥٩ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٣/٥٥
امام منذری نے اس حدیث کی سند کو جید کہا۔اور اسکے راوی مشاہیر ثقہ ہیں

Marfat.com

ماکانت قط حتی أدخله فی العمل ،فقال له أصحابه : یارسول الله !هذه بهیمة لاتعقل تسجدلك ونحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك ؟ فقال :لَایَصْلَحُ لِبَشَرٍ أنْ یَّسْجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوْ صَلَحَ لِأمَرْتُ الْمَرْأةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عَظْمِ حَقِّهٖ عَلَیْهَا، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ! لَوْ کَانَ مِنْ قَدَمِهٖ اِلٰی مَفْرَقِ رَأسِهٖ قُرْحَةٌ تَنْبَجِسُ بِالْقَیْحِ وَالصَّدِیْدِ ثُمَّ اسْتَقْبَلَتْهُ لِلَحْسَتِهٖ مَاأدَّتْ حَقَّهٗ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے کا اونٹ تھا جس پر وہ لوگ کھیتی کیلئے پانی لاد کر لاتے تھے۔ایک دن وہ اونٹ قابو سے باہر ہو گیا اور پیٹھ پر بوجھ نہیں لادنے دیا۔انصاری قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا جس پر ہم پانی لاد کر لاتے تھے لیکن اب وہ ہمارے قابو سے باہر ہے۔اور ہماری کھیتیاں اور کھجور کی فصلیں قحط کا شکار ہیں۔حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: چلو چل کر دیکھیں حضور باغ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اونٹ ایک طرف کھڑا ہے۔حضور اسکی طرف تشریف لے گئے۔انصاری بولے: یارسول اللہ! یہ بورائے ہوئے کتے کی طرح ہو رہا ہے۔ہمیں خوف ہے کہ کہیں حضور پر حملہ کر دے۔فرمایا: مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں۔جب اونٹ نے حضور کو دیکھا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر سجدہ میں گر پڑا حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی پیشانی پکڑی تو وہ ایسا تابع ہو گیا کبھی نہیں تھا یہاں تک کہ حضور نے اسکو کام پر لگا دیا۔صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بے عقل جانور آپکو سجدہ کرتا ہے ہم تو ذی عقل ہیں۔لہذا ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: کسی انسان کو یہ جائز نہیں، کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔اگر کسی انسان کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ شوہر کا بیوی پر نہایت حق عظیم ہے۔قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر شوہر کے قدم سے سر تک زخم ہو جس سے خون اور پیپ بہتا ہو۔پھر وہ اسکو چاٹ کر صاف کرے جب بھی شوہر کے حق سے سبکدوش نہ ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۱۸

Marfat.com

۱۵۵۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: دخل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حائطا للأنصار ومعه أبو بكر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فی رجال من الأنصار ، وفی الحائط غنم فسجد ن له فقال أبو بكر : یا رسول الله! كنا نحن احق بالسجودلك من هذه الغنم ، قال: اِنَّهٗ لَا یَنْبَغِی فِی اُمَّتِی أنْ یَسْجُدَ أحَدٌ لِأحَدٍ ، وَلَوْ كَانَ یَنْبَغِی أنْ یَّسْجُدَ أحَدٌ لِأحَدٍ لَأمَرْتُ الْمَرْأةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے۔ صدیق وفاروق اور کچھ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب تھے۔ باغ میں بکریاں تھیں۔ انہوں نے حضور کو سجدہ کیا۔ صدیق نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: بیشک میری امت میں نہ چاہئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے۔ اور ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔

۱۵۵۸۔ **عن** عبد الله بن أبی أوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: بینما نحن قعود مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ أتاه آت فقال: یارسول الله ! ناضح آل فلان قد ابق علیهم ، فنهض رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم (فذكر القصة وفیه سجود البعیر له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)فقال اصحابه: یا رسول الله! بهیمة من البهائم تسجد لك لتعظیم حقك ، فنحن احق ان نسجد لك ، قال: لا ، لَوْ كُنْتُ آمِرَ أحَدًا مِنْ اُمَّتِی أنْ یَّسْجُدَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ لَأمَرْتُ النِّسَآءَ أنْ یَّسْجُدْنَ لِأزْوَاجِهِنَّ۔

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر تھے، کسی نے آکر عرض کی: فلاں گھر کا شتر آبکش بے قابو ہو گیا۔ حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور اس کے پاس نہ جائیں،

۱۵۵۷۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۱۳۶ ☆
ملا علی قاری اور علامہ خفاجی نے شرح شفا میں اس کی سند کو صحیح کہا
۱۵۵۸۔ دلائل النبوه للبیهقی، ۲۹/۶ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم، ۱۳۷

Marfat.com

حضور تشریف لے گئے۔اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑنا اور اسکا سجدہ میں گرنا ہم نے دیکھا۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کیلئے حضور کو سجدہ کرے، ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: نہیں، اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو فرماتا کہ شوہروں کو سجدہ کریں۔

۱۵۵۹۔**عن** یعلی بن مرة الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما فجاء بعیر یرغو حتی سجد له ، فقال المسلمون : نحن احق أن نسجد للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: لَوْ كُنْتُ آمِرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالیٰ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لئے جاتے تھے۔ایک اونٹ بولتا ہوا آیا اور قریب آکر سجدہ کیا۔مسلمانوں نے کہا: ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کریں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کسی کو غیر خدا کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۰۔**عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی نفر من المهاجر ین والانصار فجاء بعیر فسجد له ، فقال اصحابه : یا رسول الله ! تسجد لك البها ئم والشجر فنحن احق ان نسجد لك ، فقال: اُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَاَكْرِمُوْا اَخَاكُمْ ، وَلَوْ كُنْتُ آمِرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جماعت مہاجرین وانصار میں تشریف فرما تھے۔ایک اونٹ نے آکر سجدہ کیا۔صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! چوپائے اور درخت حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔تو ہم تو زیادہ

۱۵۵۹۔ السنن لابن ماجه ، باب حق الزوج علی المراأة ، ۱۳۳/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۶/۳ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم، ۲۷۳
مطالع المسرات میں کہا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
۱۵۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۶/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۰/٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۲۷۰ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۵۷/۶

Marfat.com

مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور ہماری تعظیم۔اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۱۔ **عن** ثعلبة بن أبی مالك رضی الله تعالی عنه قال: اشتری انسان من بنی سلمة جملا ینضح علیه فادخله فی مربد ، فجاء لما یحمل فلم یقدر احد ان یدخل علیه الا تخبطه ، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذکر له ذلك، فقال:افتحوا عنه ! فقالوا: انا نخشی علیك یا رسول الله ! قال: افتحوا عنه ! ففتحوا ، فلما رأه الجمل خر ساجدا، فسبح القوم وقالوا: یارسول الله ! کنا احق بالسجود من هذه البهیمة ، قال: لَوْ یَنْبَغِی لِشَیْءٍ مِّنَ الْخَلْقِ أَنْ یَّسْجُدَ لِشَیْءٍ دُوْنَ اللّٰهِ یَنْبَغِی لِلْمَرْأَةِ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت ثعلبہ ابن ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنو سلمہ میں سے کسی نے ایک اونٹ آب کشی کو خریدا اور سار میں کر دیا۔جب اسے لادنا چاہا جو پاس جاتا اس پر حملہ کرتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے سرکار میں حال معروض ہوا ارشاد ہوا: دروازہ کھولو عرض کی: حضور اندیشہ ہے،فرمایا: کھولو،کھولدیا گیا۔اونٹ کی نگاہ جمال انور پر پڑنی تھی کہ حضور کیلئے سجدہ میں گرا۔حاضرین میں سبحان اللہ سبحان اللہ کا شور پڑ گیا۔پھر عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو اس چوپائے سے زیادہ سجدہ کرنے کے سزاوار ہیں۔فرمایا: اگر مخلوق میں کسی کو کسی غیر خدا کیلئے سجدہ مناسب ہوتا تو عورت کو چاہیئے تھا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۲۔ **عن** غیلان بن سلمة الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی بعض اسفاره فرأینا عجبا من ذلك ، ثم مضینا فنزلنا منزلا ، فجاء رجل فقال : یا رسول الله ! انه کان لی حائط فیه عیشی و عیش عیالی ،و لی فیه ناضحان ، فاغتلما علی فمنعانی انفسهما ، و حائطی و ما فیه ، لا یقدر أحد أن یدنو منهما ، فنهض نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم باصحابه حتی أتی الحائط فقال : لصاحبه: افتح!فقال : یا نبی الله !امرها اعظم من ذلك ، قال : اِفتح! فلما حرك الباب أقبلا ، لهما جلبة کخفیف الریح، فلما انفرج

۱۵۶۱۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۲۷۲ ☆

۱۵۶۲۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۳٤٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۳۹۰، ۱۲/۳۷٤

Marfat.com

الباب و نظر ا الی نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم برکا ، ثم سجد ا فاخذ نبی الله صلی الله تعالی علیه وسلم برأسهما ثم دفعهما الی صاحبهما فقال : استمعلهما و احسن علفهما ، فقال القوم : یا نبی الله! تسجد لك البهائم فما لله عندنا بك احسن من هذا حین هدانا الله من الضلالة و استنقذنا بك من المهالك ، افلا تاذن لنا فی السجود لك ؟ فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ السُّجُوْدَ لَیسَ اِلَّالِلَحَیِّ اَلَّذِی لَا یَمُوْتُ، وَ لَوْ اَنِّی آمُرُ أَحَدًا مِنَ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِالسُّجُوْدِ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں حضورا قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب انور میں تھے۔ہم نے ایک عجب دیکھا۔ایک منزل میں اترے۔وہاں ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کی: یا نبی اللہ ! میرا ایک باغ ہے کہ میری اور میرے عیال کی وہی وجہ معاش ہے اس میں میرے دوشتر آبکش تھے۔دونوں مست ہوگئے ہیں۔نہ اپنے پاس آنے دیں،نہ باغ میں قدم رکھنے دیں۔کسی کی طاقت نہیں کہ قریب جائے ۔حضورانور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابۂ کرام اٹھکر اس باغ کو گئے۔فرمایا: کھول دے عرض کی :یا نبی اللہ!ان کا معاملہ اس سے سخت تر ہے۔فرمایا: کھول! دروازے کو جنبش ہونی تھی کہ دونوں شور کرتے ہوئے ہوا کی طرح جھپٹے دروازہ کھلا اور انہوں نے جب حضوراقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو دیکھا۔فوراً سجدہ میں گر پڑے۔حضور نے ان کے سر پکڑ کر مالک کے سپرد کردئے۔ اور فرمایا: ان سے کام لے اور چارہ بخوبی دے ,حاضرین نے عرض کی: یا نبی اللہ! چوپائے حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔تو حضور کے سبب ہم پر اللہ کی نعمت تو بہتر ہے۔اللہ نے گمراہی سے ہم کو راہ دکھائی اور حضور کے ہاتھوں پر ہمیں دنیا وآخرت کے مہلکوں سے نجات دی کیا حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سجدہ میرے لئے نہیں۔وہ تو اسی زندہ کیلئے ہے جو کبھی نہ مرے گا۔میں امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔

۱۵۶۳۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما ان رجلا من الانصار کان

۱۵۶۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۲/۱۱ ☆ مجمع الزوائدللهیثمی، ۵/۹
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۵۶/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۹۵، ۳۳۶/۱۶
مجمع بحرین میں کہا: اس حدیث کہ جملہ رجال ثقہ ہیں۔

Marfat.com

له فحلان ، فاغتلما فأدخلهما حائطا فسد عليهما الباب ، ثم جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فأراد أن يد عو له، والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد ومعه نفر من الأنصار ، فقال: يانبى الله ! انى جئت فى حاجة ، وإن فحلين لى اغتلما، وإنى أدخلتهما حائطا وسددت الباب عليهما، فأُحب أن تدعولى أن يسخر همٰا الله لى ، فقال لاصحابه : قوموا معنا ! فذهب حتى أتى الباب فقال: افتح ! فاشفق الرجل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فقال: افتح ، ففتح الباب، فاذا أحد الفحلين قريب من الباب ، فلما رأى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سجدله ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ائتنى بشئ أشدبه رأسه وامكنك منه ، فجاء بحطام فشد به رأسه وامكنه منه ، ثم مشى الى أقصى الحائط الى الفحل الآخر ، فلما رأه وقع له ساجدا، فقال لرجل: ائتنى بشىء أشد به رأسه ، فشد رأسه وامكنه منه ،فقال: اذهب فانهما لا يعصيا نك ، فلما رأى أصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذلك ، قالوا: يا رسول الله ! هذين فحلين لا يعقلان سجدا لك ،أفلا نسجد لك ؟ قال: لَا آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ ، وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا يَسْجُدُ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کے دو اونٹ مست ہو گئے ،انہوں نے دونوں کو باغ میں بند کر دیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے حاضر آئے ۔حضور اسوقت چند انصار کرام کے ساتھ تشریف فرما تھے ۔عرض کیا: یا نبی اللہ! میں ایک ضرورت کے تحت حاضر آیا ہوں ۔میرے دو اونٹ مست ہو گئے ہیں ۔میں نے دونوں کو باغ میں بند کر دیا ہے ۔میری خواہش ہے کہ حضور دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ انکو میرے تابع بنا دے ۔حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو! حضور دروازے کے پاس تشریف لائے ۔اور فرمایا: دروازہ کھولو! وہ صاحب حضور کے بارے میں ڈر ہے کہ کہیں کوئی تکلیف پہونچائیں ۔فرمایا: کھولو! دروازہ کھول دیا گیا ۔دیکھا کہ ایک اونٹ تو دروازہ کے قریب ہی موجود ہے ۔جب اس نے حضور کو دیکھا تو فوراً سجدہ کیا ۔حضور نے فرمایا: کوئی چیز لاؤ جس سے میں اس کا سر باندھوں اور تمہارے قبضہ میں دیدوں ۔لہذا ایک مہار لائی گئی ،حضور نے اسکا سر باندھا اور حوالہ کر دیا ۔پھر باغ کے دوسرے کنارے پر دوسرا ملا اس نے بھی ایسا کیا ۔حضور نے اسکے لئے بھی ایسا ہی کیا اور مالک کے حوالہ کر دیا ۔پھر ان سے

Marfat.com

فرمایا: تمہاری تابعداری میں رہیں گے اور بے قابو نہیں ہونگے۔ صحابہ کرام نے جب یہ دیکھا تو عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دونوں بے عقل اونٹ آپکو سجدہ کرتے ہیں۔ تو کیا ہمیں اجازت نہیں کہ ہم حضور کو سجدہ کریں؟ فرمایا: میں کسی کو کسی کے سجدہ کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کسی مخلوق کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں پہلی حدیث کی طرح دو اونٹوں کا مست ہونا ہے۔ وہ سفر کا واقعہ تھا۔ اور یہاں انکے مالک انصاری خود دعا کرانے آئے۔ تغایر سیاق دلیل ہے کہ جدا واقعہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۱۹

۱۵٦٤۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: خرجت مع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فی سفر وکان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا أراد البراز تباعد حتی لا یراه أحد، فنزلنا منزلا بفلات من الأرض لیس فیها علم ولا شجر، فقال لی: یا جابر! خذ الأداوة وانطلق بنا! فملأت الأداوة ماء، فانطلقنا فمشینا حتی لانکاد نری، فاذا شجرتان بینهما أربعةأذرع، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: یا جابر! انطلق، فقل لهذه الشجرة! یقول لك رسول الله صلیی الله تعالی علیه و سلم: ألحقی بصاحبتك حتی اجلس خلفکما، ففعلت، فرجعت حتی لحقت بصاحبتها، فجلس خلفهما حتی قضی حاجته ثم رجعنافرکبنا رواحلنا فسرنا کانماعلینا الطیریظللنا، فاذا نحن بامرأة قد عرضت لرسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم معها صبی تحمله، فقالت: یا رسول الله! اِن اِبنی هذا یا خذ ه الشیطان کل یوم ثلاث مرات لایدعه، فوقف رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم، فتناوله، فجعله بینه و بین مقدمة الرحل، فقال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اخسأعدو الله! انا رسول الله، فاعاد رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ذلك ثلث مرات، ثم ناولها اياه، فلما رجعنا فکنا بذلك الماء عرضت لنا المرأة معها کبشان تقودهما و الصبی تحمله، فقالت: یا

۱۵٦٤۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۱۸/٦ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۵۵۳/۳
السنن للدارمی، ۱۱/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۹
التمهید لابن عبدالبر، ۲۲٤/۱ ☆

Marfat.com

رسول الله ! أقبل منى هديتى ! فوالذى بعثك بالحق ان عاد اليه ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : خذوا أحدهما منها وردوا الآخر ۔ ثم سرنا و رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بيننا فجاء جمل نادأ ، فلما كان بين السما طين خر ساجدا، فقال رسول الله صلىٰ الله تعالىٰ عليه وسلم : ايها الناس ! من صاحب هذا الجمل فقال فتية من الأنصار : هو لنا با رسول الله ! قال: فماشانه ؟ قال : ما سنونا عليه منذ عشرين سنة ، فلما كبرت سنة و كان عليه شحمة واردنا نحره لنقسمه بيننا غلمنا فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: تبيعونه ؟ قالوا:يا رسول الله ! هو لك ، قال فأحسنو ا اليه حتى ياتيه اجله ، قالوا يا رسول الله !نحن احق ان نسجد لك من البهائم ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يَنْبَغِى لِبَشَرٍ أَنْ يَّسْجُدَ لِبَشَرٍ ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَتِ النِّسَآءُ لِأَزْوَاجِهِنَّ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں ہمراہ رکاب والا تھا۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ رفع حاجت کیلئے دور لوگوں کی نگاہوں سے غائب تشریف فرما ہوتے ۔ہم نے ایک میدان میں قیام کیا۔ جہاں نہ کوئی ٹیلہ تھا اور نہ درخت ، مجھ سے فرمایا: اے جابر! مشکیزہ لیکر ہمارے ساتھ چلو۔ میں نے مشکیزہ پانی سے بھرا۔ پھر لوگوں کی نگاہوں سے دور چلے گئے ۔ وہاں دو پیڑ چار گز کے فاصلہ پر تھے۔ مجھ سے فرمایا: اے جابر! اس پیڑ سے کہدے کہ دوسرے سے مل جا۔ فورا مل گئے ۔ بعد فراغ اپنی اپنی جگہ چلے گئے ۔ پھر سوار ہوئے ۔ گویا ہمارے سروں پر پرندہ سایہ کئے ہیں ۔ راہ میں ایک عورت ایک اپنا بچہ لئے ہوئے ملی عرض کی: یارسول اللہ! اسے ہر روز تین دفعہ شیطان دباتا ہے۔ بچہ اس سے لیکر تین بار فرمایا: دور ہو اے خدا کے دشمن! میں اللہ کا رسول ہوں ۔ پھر بچہ اسکی ماں کو دیدیا۔ جب ہم پلٹتے ہوئے اس منزل میں پہونچے ۔ وہی بی بی اپنا بچہ اور دو دنبے لئے حاضر ہوئی۔ عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ ہدیہ قبول فرمالیں ۔ قسم اسکی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ جب سے بچہ کو خلل نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا: ایک دنبہ لے لو اور ایک پھیر دو ۔ پھر ہم چلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے۔ ناگاہ ایک اونٹ چھوٹا ہوا آیا۔ جب دونوں قطاروں کے بیچ میں ہوا سجدہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: اسکا مالک حاضر ہو۔ کچھ انصاری جوان حاضر ہوئے ۔ بولے یارسول اللہ! یہ ہمارا ہے۔ فرمایا: اس کا کیا

قصہ ہے۔؟ عرض کی: بیس برس سے اس پر ہم نے آبکشی نہ کی۔ یہ فربہ چربی دار ہے۔اب چاہا کہ اسے حلال کر کے بانٹ لیں۔ یہ ہم سے چھوٹ آیا۔فرمایا: یہ ہمارے ہاتھ فروخت کردو ۔عرض کی: بلکہ یارسول اللہ وہ حضور کی نذر ہے۔فرمایا: میرا ہے تو مرتے دم تک اسکے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ یہ دیکھکر مسلمانوں نے عرض کی؛ یارسول اللہ! چوپایوں سے زیادہ ہمیں لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں۔ورنہ عورتیں شوہروں کو کرتیں۔

۱۵۶۵۔**عن** بريدة بن حصيب رضى الله تعالى عنه قال : جاء اعرابى الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال: يا رسول الله ! قد اسلمت فارنى شئيا ازدادبه يقينا ، فقال : مالذى تريد قال ادع تلك الشجرة ان تاتيك قال: اذهب فادعها فاتا ها الاعرابى فقا ل : أجيبى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فمالت على جانب من جوانبها فقطعت عروقها ، ثم مالت على الجانب الآخر فقطعت عروقها حتى اتت النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقالت : السلام عليك يا رسول الله ! فقال الأعرابى : حسبى حسبى فقال لها النبى صلى الله تعالى عليه وسلم : إرجعى فرجعت فجلست على عروقها اوفروعها ، فقال الأعرابى إئذن لى يا رسول الله ان اقبل رأسك و رجليك ، ففعل ثم قال إئذن لى أن أسجد لك ! قال لَا يَسْجُدُ أَحَدٌ لِأَحَدٍ ، وَ لَوْ أَمَرْتُ اَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا لِعَظْمِ حَقِّهِ عَلَيْهَا ۔

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: یارسول اللہ! میں اسلام لایا ہوں۔ مجھے کوئی ایسی چیز دکھایئے کہ میرا یقین بڑھے۔فرمایا: کیا چاہتا ہے؟ عرض کی: حضور اس درخت کو بلائیں کہ حضور میں حاضر ہو۔فرمایا: جا بلا، وہ اعرابی درخت کے پاس گئے اور کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ فوراً ایک طرف کو اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر ادھر اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر چلا۔اور حضور میں حاضر ہو کر صاف زبان سے کہا: سلام حضور پر اے اللہ کے رسول! اعرابی نے کہا: مجھے کافی ہے، مجھے کافی

۱۵۶۵۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۲۸۱ ☆ المستدرك للحاكم، . ۱۷۲/٤
مجمع الزوائد للهيثمى، ۷/۹ ☆
حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ ☆

Marfat.com

ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا: پلٹ جا، فوراً واپس ہوا اور انہیں ریشوں پر مع شاخوں کے بدستور جم گیا۔ اعرابی نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اجازت عطا ہو کہ سر اقدس اور دونوں پاؤں مبارک کو بوسہ دوں۔ حضور نے اجازت دی۔ پھر عرض کی: اجازت عطا ہو کہ حضور کو سجدہ کروں۔ فرمایا: مجھے سجدہ نہ کرنا۔ مخلوق میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے۔ میں کسی کیلئے اس کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ حق شوہر کی تعظیم کیلئے اسے سجدہ کرے۔

۱۵۶۶۔ **عن** عبد الله بن ابی اوفی رضی الله تعالی عنه قال: لما قدم معاذ رضی الله تعالیٰ عنه من الشام سجدللنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، قال: مَا هَذَا يَامُعَاذُ؟ قال: أتيت الشام فوافقتهم يسجدون لاساقفتهم و بطارقتهم فوددت فی نفسی ان نفعل ذلك بك، فقال رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم: فَلا تَفْعَلُوْا، فَاِنِّی لَوْ كُنْتَ آمُرَ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّی الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا، وَ لَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَ هِیَ عَلٰی قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام سے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا: معاذ! یہ کیا؟ عرض کی: میں ملک شام کو گیا تو وہاں نصاری کو دیکھا کہ اپنے پادریوں سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو میرا دل چاہا کہ ہم حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: نہ کرو۔ میں اگر سجدۂ غیر خدا کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عورت اپنے رب کے حق سے سبکدوش اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ اگر شوہر عورت کو بلائے اور وہ کجاوے پر ہو تب بھی منع نہ کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اسکی سند میں کوئی ضعف نہیں۔ ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور امام منذری نے اس کے صالح ہونے کا اشارہ کیا۔ فتاوی رضویہ دوم ۹/۲۲۰

۱۵۶۶۔ السنن لابن ماجه، باب حق الزوج علی المرأة ۱/۱۳۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۸۱

Marfat.com

۱۵٦۷۔**عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالی عنه قال : انه اتی الشام فرأی النصاری یسجدو ن لاساقفتهم و قسیسیهم و بطارقتهم ، و رأی الیهود یسجدون لاحبار هم و رهبانهم و ربانیهم و علمائهم و فقهائهم ، فقال : لای شئ تفعلون هذا ؟ قالوا : هذه تحیة الانبیاء علیه الصلوٰة و السلام ، قلت ، فنحن احق ان نصنع بنینا ، فقال نبی الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّهُمْ كَذِبُوْا عَلیٰ أَنْبِیَائِهِمْ كَمَا حَرَّفُوْا كِتَابَهُمْ ، لَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا أَنْ یَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ عَظْمِ حَقِّهٖ عَلَیْهَا ، وَ لَا تَجِدُ اِمْرَأَةٌ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا وَلَوْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِیَ عَلیٰ ظَهْرِ قَتَبٍ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شام کو گئے تو دیکھا نصاری اپنے پادریوں، فقیروں، کوسجدہ کرتے ہیں۔اور یہود اپنے عالموں اور عابدوں کو، ان سے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو؟ بولے یہ انبیاء کی تحیت ہے۔حضرت معاذ فرماتے ہیں میں نے کہا: تو ہمیں زیادہ سزاوار ہے کہ ہم اپنے نبی کو کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے انبیاء پر بہتان کرتے ہیں۔جیسے انہوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم فرماتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو حکم دیتا۔کوئی عورت ایمان کی حلاوت اس وقت تک نہیں پاسکتی جب تک اپنے شوہر کا حکم نہ بجالائے خواہ شوہر اسکو پالان پر ہی کیوں نہ بلائے۔۱۲م

۱۵٦۸۔**عن** معاذ بن جبل رضی الله تعالیٰ عنه انه لما رجع من الیمن قال: یارسول الله ! رأیت رجالا بالیمن یسجد بعضهم لبعضهم ، افلا نسجد لك ؟ قال: لَوْ كُنْتُ آمُرُ بَشَرًا یَسْجُدُ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب یمن سے واپس

۱۵٦۷۔ المستدرك للحاكم، ۱۷۲/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵٦/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵٤/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۰/٤
شرح السنة للبغوی، ۱۵۸/۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲۵/۳
تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱۰۳/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵۳/۲
حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔
۱۵٦۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۸/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۵/۲۰

Marfat.com

آئے۔عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یمن میں لوگوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے کو سجدہ کرتے ہیں۔تو کیا ہم حضور کو سجدہ نہ کریں۔فرمایا: اگر میں کسی بشر کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔اسکے سب راوی رجال بخاری ومسلم ہیں۔اور جب دونوں حدیثیں صحیح ہیں لاجرم دو واقعے ہیں۔اول بار شام میں یہود ونصاری کو دیکھ کر آئے۔اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔جس پر ممانعت فرمائی دوبارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے۔اب اپنے مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا۔یا اس میں بوجہ مخالفت یہود و نصاریٰ کہ آخر میں عمل نبوی اس پر تھا۔نہی کے ارشاد کو محتمل سمجھا اور سبب احتمال نہی حتمی اس بار پہلے کی طرح سجدہ کیا نہیں۔صرف اذن چاہا اور ممانعت فرمادی گئی۔واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ دوم ۹/ ۲۲۱

۱۵۶۹۔عن قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ قال: اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم، فقلت: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احق ان یسجد لہ، قال: فاتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت: انی اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم، فانت یا رسول اللہ! احق ان نسجد لك، قال: ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ، قال: قلت: لا، قال: فَلَا تَفْعَلُوْا، لَوْ كُنْتُ آمِرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ النِّسَآءَ أَنْ يَسْجُدْنَ لِأَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں شہر حیرہ میں (کہ قریب کوفہ ہے) گیا۔وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے شہر یار کو سجدہ کرتے ہیں۔میں نے کہا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ مستحق ہیں۔خدمت اقدس میں حاضر ہوکر یہ حال وخیال عرض کیا: فرمایا: بھلا تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا سجدہ کروگے۔میں نے عرض کی: نہ، فرمایا: تو نہ کرو۔میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کے سجدہ کا حکم فرماتا۔اس حق کے

۱۵۶۹۔ السنن لابی داؤد، باب فی حق الزوج، ۱۲۹۱/۱
السنن الکبری للبیھقی، ۲۹۱/۷ ☆ المستدرك للحاکم ۱۸۷/۲

سبب جو اللہ تعالیٰ نے انکا ان پر رکھا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابوداؤد نے سکوتاً اس حدیث کو حسن بتایا۔ حاکم نے تصریحاً کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ اور ذہبی نے تلخیص میں اسے مقرر رکھا۔ کما فی الاتحاف۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۷۰۔ **عن** سراقة بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم: لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے کسی کو کسی کیلئے سجدہ کا حکم دنیا ہوتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۷۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۷۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِنَّ حَقَّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ إِنْ سَأَلَهَا نَفْسَهَا وَهِيَ عَلَىٰ ظَهْرِ قَتَبٍ أَنْ لَاتَمْنَعَهُ نَفْسَهَا، وَمِنْ حَقِ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ أَنْ لَا تَصُومَ تَطَوُّعًا إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَإِنْ فَعَلَتْ جَاعَتْ وَعَطِشَتْ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهَا، وَلَاتَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهَا إِلَّا بِإِذْنِهِ، فَإِنْ فَعَلَتْ لَعَنَتْهَا مَلَآئِكَةُ السَّمَآءِ وَمَلَآئِكَةُ الْأَرْضِ وَمَلَآئِكَةُ الرَّحْمَةِ وَمَلَآئِكَةُ الْعَذَابِ

۱۵۷۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲۹/۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۱/٤
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۰/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٤٧٧٦، ۳۳۳/۱٦
السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۱/۷ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ٥٤/۷
الدر المنثور للسیوطی، ۱٥٤/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٥/۳
۱۵۷۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأة، ۱۳۸/۱
۱۵۷۲۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ٥۷/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱٥۲/۲
المطالب العالیة لابن حجر، ۱٦۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٤٨۰۸، ۳۳۹/۱٦

Marfat.com

حَتّٰی تَرْجِعَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کا حق بیوی پر یہ ہے کہ عورت کجاوہ پر بیٹھی ہو اور مرد اسی سواری پر اس سے قربت چاہے تو یہ منع نہ کرے۔ اور شوہر کا حق بیوی پر یہ بھی ہے کہ نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔ اگر روزہ رکھا تو بھوکی اور پیاسی رہنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسکا روزہ قبول نہ ہوگا۔ اور شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے قدم نہ نکالے کہ اگر ایسا کیا تو اس پر آسمان وزمین کے فرشتے اور رحمت وعذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہیں گے جب تک وہ واپس نہ لوٹ آئے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک زن خثعمیہ نے خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے۔ میں زن بے شوہر ہوں اسکی ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ بیٹھی رہوں۔ یہ سنکر سرکار نے مندرجہ بالا فرمان ذی شان سنایا۔ یہ سنکر ان بی بی نے کہا: بلاشبہ اب میں کبھی شادی کا نام نہ لونگی۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۴

۱۵۷۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت : يا رسول الله ! انا فلانة بنت فلان، قال: قد عرفتك فما حاجتك ، قالت: حاجتی الی ابن عمی فلان العابد ، قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : قد عرفته ، قالت : يخنتی فاخبرنی ما حق الزوج علی الزوجة ؟فان كان شيئا اطيقه تزوجته وان لم اطق لا اتزوج ۔ قال: مِنْ حَقِّهٖ لَوْ سَالَ مَنْخَرَاهُ دَمًا أَوْ قَيْحًا فَلَحِسَتْهُ بِلِسَانِهَا مَا أَدَّتْ حَقَّهٗ ، لَوْ كَانَ يَنْبَغِی لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا ۔ اذا سمعت هذا فقالت: والذی بعثك بالحق لا اتزوج ما بقيت الدنيا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور اکرم صلی

۱۵۷۳۔ المسند للحاكم، ۱۸۹/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۵۲/۲
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۵٤/۳ ☆

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! میں فلاں بنت فلاں ہوں۔ سرکار نے فرمایا: میں نے تم کو پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: مجھے اپنے چچازاد بھائی سے کام ہے۔ فرمایا: میں نے اسے بھی پہچان لیا۔ انہوں نے عرض کیا: اس نے مجھے نکاح کا پیام دیا ہے، تو آپ مجھے شوہر کے حقوق سے باخبر فرمائیں۔ اگر وہ میرے قابو کی چیز ہیں تو میں اس سے شادی کرلونگی۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہر کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اگر اسکے دونوں نتھنے خون اور پیپ سے بہ رہے ہوں اور بیوی اسے اپنی زبان سے چاٹے تو بھی شوہر کا حق ادا نہیں کرسکتی۔ اگر کسی انسان کا کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔ کہ مرد جب بھی باہر سے اسکے سامنے آئے تو یہ اسے سجدہ کرے۔ کیونکہ خداوند قدوس نے مرد کو فضیلت ہی اس طرح کی دی ہے۔ یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپکو مبعوث فرمایا۔ رہتی دنیا تک میں نکاح کا نام نہ لونگی۔

۱۵۷۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال: جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم با بنة له فقال: یا رسول الله ! هذه ابنتی قد ابت ان تزوج فقال لها النبی صلی الله تعالی علیه وسلم : أطِيعِی أبَاكِ ۔ فقالت : والذی بعثك بالحق لا أتزوج حتی تخبر نی ما حق الزوج علی الزوجة ؟ قال: حَقُّ الزَّوْجِ عَلیٰ زَوْجَةٍ لَوْ كَانَتْ بِهٖ قُرْحَةٌ فَلَحِسَتْهَا ، أوِ انْتَثَرَ مَنْخَرَاهُ صَدِيْدًا أوْ دَمًا ثُمَّ ابْتَلَعَتْهُ مَا أدَّتْ حَقَّهٗ، قالت:و الذی بعثك بالحق لا اتزوج ابد ا ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُنْكِحُوْ هُنَّ اِلَّا بِاِذْنِهِنَّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی اپنی صاحبزادی کولیکر بارگاہ عالم پناہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری یہ بیٹی نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے۔ حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والد محترم کا حکم مان، اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس پروردگار عالم کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا۔ میں اس وقت تک نکاح نہ کرونگی جب تک حضور یہ نہ بیان فرمادیں۔ کہ شوہر کا

۱۵۷۴۔ المستدرك للحاكم ۲۰۰/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۲۹۱/۷

الترغيب والترهيب للمنذری، ۵۳/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۵۴/۲

Marfat.com

حق عورت پر کیا ہے۔فرمایا: شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے کوئی پھوڑا ہو اور عورت اسکو چاٹ کر صاف کر لے، یا اسکے نتھنوں سے خون یا پیپ نکلے اور عورت اس کو نگل لے۔تو مرد کے حق سے ادا نہ ہوئی اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں کبھی شادی نہ کروں گی۔حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کا نکاح انکی مرضی کے بغیر نہ کرو۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حافظ زکی الملت والدین کا قول ہے: اس حدیث کی سند جید اور اسکے سب راوی ثقات مشہورین ہیں۔سبحان اللہ، اس حدیث جلیل کو دیکھئے! دختر ناکتخدا کو نکاح سے انکار، باپ کو اصرار، باپ حضور کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں، صاحبزادی عین دربار اقدس میں قسم کھاتی ہیں کبھی نکاح نہ کرونگی، اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نہ اس انکار کرنے والی پر ناراض ہوتے ہیں اور نہ اعتراض کرتے ہیں، بلکہ اولیاء کو ہدایت کرتے ہیں، جب تک انکی مرضی نہ ہو انکا نکاح نہ کرو۔　　فتاوی رضویہ ۵/۵۸۶

۱۵۷۵۔**عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ زَوْجُهَا۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت پر سب سے بڑھکر حق شوہر کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۶۷

(۳) شوہر کی غیرت کا خیال بیوی پر لازم ہے

۱۵۷۶۔ **عن** أسماء بنت أبى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنهما قالت: تزوجنى الزبير وماله فى الارض من مال ولامملوك ولا شىء غيرناضح وغيرفرسه،

۱۵۷۵۔ كنز العمال للمتقى، ٤٤٧٧١، ٦/٣٣١

۱۵۷۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الغيرة، ٢/٧٨٦
الصحيح لمسلم، باب جواز ارداف المرأة لا جنبه ٢/٢١٨
فتح البارى للعسقلانى، ١/٣٥٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٥/٤١١
الطبقات الكبرى لابن سعد، ٨/١٨١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٦/٣٤٧

فكنت أعلف فرسه وأستقى الماء وأخرز غربه وأعجن ، ولم أكن أحسن أخبز، وكان يخبز جارات لى من الأ نصار وكن نسوة صدق ، وكنت أنقل النوى من أرض الزبير التى أقطعه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على رأسى وهى منى على ثلثى فرسخ ، فجئت يوما والنوى على رأسى ، فلقيت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ومعه نفر من النصار فدعا نى، ثم قال: أخ، أخ ليحملنى خلفه، فاستحييت أن أسير مع الرجال ، وذكرت الزبير فقلت : لقينى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وعلىٰ رأسى النوى ومعه نفر من أصحابه ، فأناخ لا ركب فاستحييت منه وعرفت غيرتك ، فقال: والله ،لحملك النوى كان أشد على من ركوبك معه ، فقالت: حتى أرسل الىّ أبو بكر بعد ذلك بخادم يكفينى سياسة الفرس فكأنما أعتقنى۔

حضرت اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت شادی کی اس وقت نہ انکے پاس مال تھا اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور دوسری چیز، صرف ایک کھجور کا باغ اور ایک انکا گھوڑا تھا۔ میں اس گھوڑے کیلئے چارہ لاتی ، پانی پلاتی ،اور کنویں سے پانی لاکر آٹا گوندھتی ۔ چونکہ مجھ سے روٹی پکانا اچھی طرح نہیں آتی تھی اس لئے میری پڑوسن انصاری عورتیں روٹی پکادیتی تھیں ۔ وہ دیانت دار اور سچی عورتیں تھیں ۔ میں حضرت زبیر کے اسی باغ سے جو سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو عطا کیا تھا کھجور کے دانے جمع کر کے دو میل دور سے لاتی تھی ۔ ایک دن میں سر پر گٹھری رکھ کر لا رہی تھی کہ راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی ۔ سرکار کے ساتھ انصار کی ایک جماعت بھی تھی۔

سرکار نے مجھے دیکھ کر بلایا تا کہ مجھے پیچھے اونٹ پر بٹھالیں ۔ لیکن مجھے مردوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے شرم محسوس ہوئی ۔ اس لئے میں نے منع کر دیا مجھے حضرت زبیر کی غیرت کا خیال بھی مانع ہوا۔ کیونکہ حضرت زبیر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں نہایت غیرت مند صحابی تھے ۔ سرکار دو عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انکی شرمندگی کو سمجھ گئے اور آگے بڑھ گئے ۔ پھر جب میں گھر آئی اور میں نے پورا واقعہ حضرت زبیر کو سنایا تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا گٹھلیاں سر پر لیکر چلنا مجھ پر زیادہ سخت تھا اس سے کہ تم حضور کے

Marfat.com

ساتھ سوار ہولیتیں۔ پھر حضرت امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکے بعد میرے لئے غلام بھیج دیا کہ گھوڑے کی خدمت کیا کرتا تھا۔ تو گویا آپ نے مجھے آزاد کر دیا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۹۳

(۴) اکثر عورتیں شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے جہنمی ہیں

۱۵۷۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رَأَیْتُ النَّارِ فَلَمْ أَرَ کَالْیَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ ، وَرَأَیْتُ أَکْثَرَ أَهْلَهَا النِّسَآءَ قالوا: لم یا رسول الله ! قال: بِکُفْرِهِنَّ ، قیل : یکفرن بالله ، قال: یَکْفُرْنَ الْعَشِیْرَ،وَیَکْفُرْنَ الْاِحْسَانَ،لَوْ أَحْسَنْتَ اِلٰی اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَیْئًا، قَالَتْ: مَا رَأَیْتُ مِنْكَ خَیْرًا قَطُّ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے آج دوزخ کو ملاحظہ کیا تو آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔ اور دوزخ میں میں نے اکثر عورتوں کو دیکھا۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسکی وجہ کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا: انکے کفر کی وجہ سے، عرض کیا گیا: کیا اللہ تعالیٰ کا کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: اپنے شوہروں، کی ناشکری کرتی ہیں۔ اور احسان نہیں مانتیں۔ اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ ایک طویل زمانے تک بھلائی کرتے رہے پھر تمہاری طرف سے تھوڑی سی کوئی بات خلاف مزاج دیکھے تو کہے گی میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۳

(۵) شوہروں کی اطاعت پر عظیم اجر

۱۵۷۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فقالت: انی رسولة النساء الیك ، والله ما

۱۵۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کفران العشیر، ۲/۷۸۳
الصحیح لمسلم، باب الکسوف، ۱/۲۹۸
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۹۸ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۳/۳۰۳
۱۵۷۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۴۵۶۹، ۵/۸۶۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۳۰۶
المصنف لعبد الرزاق، ۱۵۹۱۴، ۸/۴۶۳ ☆ اتحاف السادہ للزبیدی، ۹/۱۵۲

منهن امرأة علمت اولم تعلم الا وهی تهوی مخرجی الیك ، الله رب الرجال والنساء والٰههن ، وانت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی الرجال والنساء ، کتب الله تعالیٰ الجهاد علی الرجال ، فان اصابوا اجروا، وان استشهدوا کانوا احیاء عند ربهم یرزقون ، فما یعدل ذلك من النساء ؟ قال: طَاعَتُهُنَّ لِأَزْوَاجِهِنَّ ، وَالْمَعْرِفَةُ بِحُقُوقِهِمْ وَقَلِيْلٌ مِّنْكُنَّ مَنْ يَّفْعَلُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک بی بی نے عرض کیا؛ یارسول اللہ! میں عورتوں کی بھیجی ہوئی عورت ہوں۔ جن عورتوں کو میری اس حاضری کی خبر ہے وہ، اور جنہیں خبر نہیں ہے وہ سب اس بات کی خواہش مند ہیں کہ میں ایک بات آپ سے دریافت کروں۔ وہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں سب کا پروردگار ہے۔ اور حضور سب کیلئے رسول بن کر مبعوث ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے کہ فتح پائیں تو دولت مند ہو جائیں۔ اور شہید ہوں تو اپنے رب تبارک وتعالیٰ کے پاس زندہ رہیں اور رزق پائیں۔ اور ہم عورتیں انکے کاموں کا انتظام کرتی ہیں۔ تو ہمارے لئے وہ کونسی اطاعت ہے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو؟ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہروں کی اطاعت اور انکے حق پہچاننا۔ لیکن وہ عورتیں بہت کم ہیں جو اپنے شوہروں کے ان حقوق کی کامل طور پر ادائیگی کرتی ہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۴

(۶) شوہروں کی فرمانبردار عورتیں جنتی ہیں

۱۵۷۹۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالی عنه قال: اتت البنی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امرأة معها صبیان لها ، قد حملت احدهماوهی تقود الآخر ، فقال رسول ا لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حَامِلَاتٌ وَالِدَاتٌ مُرْضِعَاتٌ رَحِيْمَاتٌ بِأَوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَايَا تِيْنَ اِلیٰ أَزْوَاجِهِنَّ دَخَلَ مُصَلِّيا تُهُنَّ الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۱۵۷۹۔ السنن لابن ماجه ، باب المرأة تؤدی حق زوجها ، ۱/۱۴۶
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۲۵۲　☆ المستدرك للحاكم ، ۴/۱۷۳
المعجم الكبير للطبرانی ، ۸/۳۰۲　☆ الدر المنثور للسيوطی ، ۲/۱۵۴
المصنف لعبدالرزاق ، ۲۰۶۰۲ ، ۱۱/۳۰۳　☆ المعجم الصغير للطبرانی ، ۲/۴۷

Marfat.com

علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت حاضر آئیں۔انکے ساتھ دو بچے تھے۔ان میں سے ایک حمل میں تھا،اور دوسرا گود میں۔سرکار نے ارشاد فرمایا: حمل کی سختیاں اٹھانے والیاں، ولادت کی تکلیف برداشت کرنے والیاں، دودھ پلانے والیاں،اوراولاد سے محبت وشفقت سے پیش آنے والیاں اگر اپنے شوہروں کی نافرمانیاں نہ کریں تو سیدھی جنت میں جائیں۔

(۷) شوہر کی نافرمانی سے بیوی نکاح سے خارج نہیں ہوتی

۱۵۸۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال:جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: ان امرأتی لاتمنع بد لامس ، قال: غَرِّبْهَا ، قال: اخاف ان تتبعها نفسی ، قال: فَاسْتَمْتِعْ بِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری بیوی ہر کس وناکس سے خلوت گزیں ہو جاتی ہے۔حضور نے فرمایا: طلاق دے ڈال۔بولے: مجھے خوف ہے کہ میری خواہش اس سے کہیں وابستہ نہ رہے۔فرمایا: تو تم اس سے فائدہ حاصل کرتے رہو۔ ۱۲م

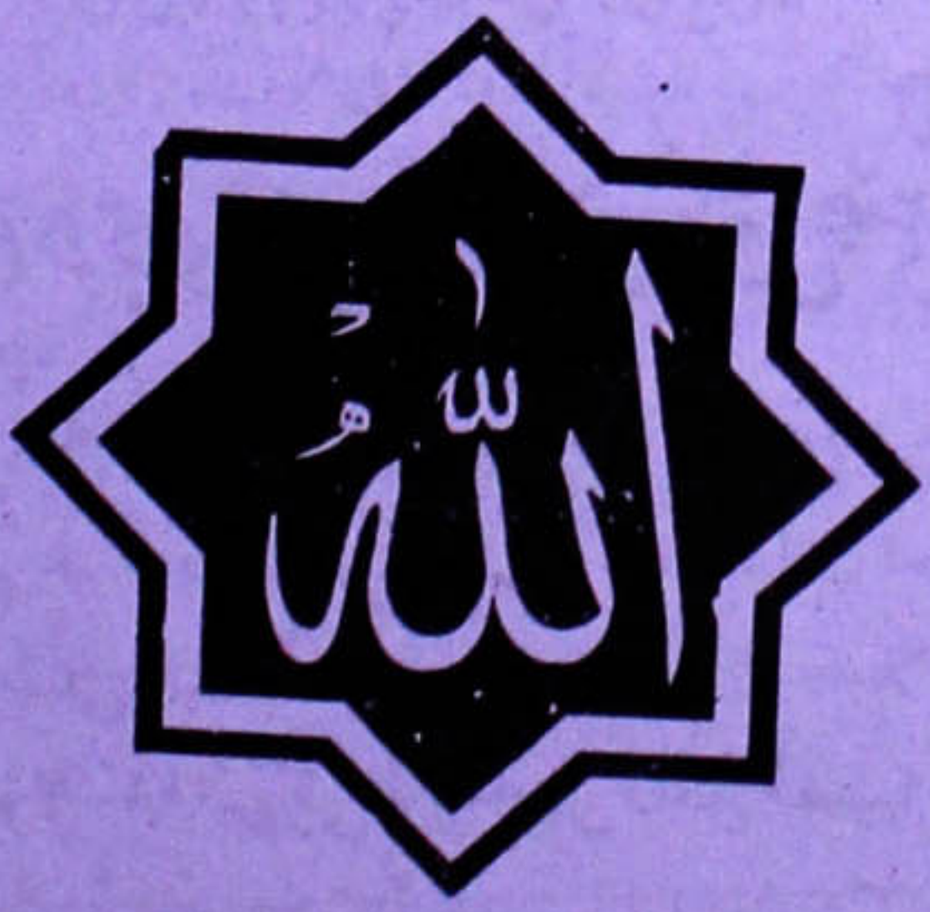

۱۵۸۰۔ السنن لابی داؤد ، باب فی تزویج الابکار، ۲۸۰/۱
السنن للنسائی ، باب تزویج الزائیه ، ۵۹/۲

۵۔ نسب ورضاعت

(۱) اچھے نسب والوں میں نکاح کرو

۱۵۸۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ ، فَانْكِحُوْا لِاَكْفَآءٍ وَأَنْكِحُوْا اِلَيهِمْ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو۔ کفو میں بیاہو اور کفو سے بیاہ کرلاؤ۔

۱۵۸۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ وَ اجْتَنِبُوْا هٰذَا السَّوَادَ فَاِنَّهٗ لَوْنٌ مَّشُوْهٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو کہ اور اس سیاہی سے بچو کہ یہ بدصورت رنگ ہے۔

۱۵۸۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : تَخَيَّرُوْا لِنُطَفِكُمْ فَاِنَّ النِّسَآءَ يَلِدْنَ أَشْبَاهَ اِخْوَانِهِنَّ وَأَخَوَاتِهِنَّ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۵۸۱۔ السنن لابن ماجل، باب الاكفاء، ۱۴۲/۱
السنن الكبرى للبيهقى، ۱۳۳/۷ ☆ نصب الراية للزيلعى، ۱۹۳
فتح البارى للعسقلانى، ۱۲۵/۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۴۸/۵
كنز العمال للمتقى، ۴۵۵۹۳، ۳۰۱/۱۶ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر، ۴۱۵/۴
المغنى للعراقى، ۱۲۰/۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۶/۱
المستدرك للحاكم، ۱۷۷/۲ ☆
۱۵۸۲۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۵۵۷، ۲۹۵/۱۶ ☆
۱۵۸۳۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۵۵۶، ۲۹۵/۱۶ ☆ الكامل لابن عدى، ۲۴۲/۵
الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۶/۱ ☆

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے نطفہ کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو، کہ عورتیں اپنے ہی کنبہ کے مشابہ جنتی ہیں۔

۱۵۸٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: تَزَوَّجُوا فِی الْحِجْرِ الصَّالِحِ، فَإِنَّ الْعُرُوْقَ دَسَّاسٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھی نسل میں شادی کرو رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے۔

۱۵۸۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: إِيَّاكُمْ وَخَضْرَآءَ الدِّمَنِ، اَلْمَرْأَةُ الْحَسْنَآءُ فِی الْمَنْبَتِ السُّوْءِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گھوڑے کی ہریالی سے بچو۔ بری نسل میں خوبصورت عورت۔

اراءۃ الادب ۳۳

(۲) شریف ورذیل کا ثبوت

۱۵۸٦۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ، وَالْعِرْقُ دَسَّاسٌ، وَأَدَبُ السُّوْءِ كَعِرْقِ السُّوْءِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسے سونے چاندی کی مختلف کانیں ہوتی ہیں یونہی آدمیوں کی ہیں، اور رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے، اور برا ادب بری رگ کی طرح ہے۔

اراءۃ الادب ۳۲

۱۵۸٤۔ اتحاف لاسادة للزبیدی، ۳٤/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٤٥٥٩، ۲۹٦/۱٦
الکامل لابن عدی، ۷۳/۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹۷/۱
۱۵۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ٤٤٥۸۷، ۳۰۰/۱٦ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳٤۸/٥
۱۵۸٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥۳۹/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۷٤/۱

(۳) بغیر عمل نسبی شرافت کام نہیں دیتی

۱۵۸۷۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَبْطَأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکا عمل کوتاہ ہو اسکو اسکی شرافت نسبی کام نہیں دیتی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں نفی نفع مطلق ہے، نہ نفی مطلق۔ ورنہ معاذ اللہ کریمہ الحقنا بهم ذریتهم، کے صریح معارض ہوگی۔ ہاں آیت کریمہ " فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینهم یومئذ ولا یتساءلون " کے معارض نہیں کہ ایک وقت مخصوص کیلئے ہے۔ الاترٰی الی قوله تعالیٰ، ولایتساءلون مع قوله عز وجل " واقبل بعضهم علی بعض یتسائلون۔

اراءۃ الادب ۵۴۔

۱۵۸۸۔**عن** أبی نضرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: حدثنی من سمع خطبة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی وسط أیام التشریق فقال: یَا أَیُّهَاالنَّاسُ! اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، اِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، اَلَا لَافَضْلَ لِعَرَبِیٍّ عَلٰی أَعْجَمِیٍّ وَلَا لِعَجَمِیٍّ عَلٰی عَرَبِیٍّ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلٰی أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلٰی أَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰی۔ أَبَلَّغْتُ؟ قالوا بلغ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ثم قال: أَیُّ یَوْمٍ هٰذَا؟ قالوا: یوم حرام، ثم قال: أَیُّ شَهْرٍ هٰذَا؟ قالوا: شهر حرام، قال: ثم قال: أَیُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قالوا بلد حرام، قال: فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ بَیْنَكُمْ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ، كَحُرْمَةِ یَوْمِكُمْ هٰذَا، فِی شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِی بَلَدِكُمْ هٰذَا، أَبَلَّغْتُ؟ قالوا: بلغ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۱۵۸۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الذکر، ۳٤٥/۲
الجامع للترمذی ابواب القرآن، ۱۱۸/۲
السنن لابی داؤد، باب فضل العلم، ۵۱۳/۲
السنن لابن ماجه باب فضل العلماء، ۲۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۲/۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۸/۱
موارد الظمئان للهیثمی، ۷۸
۱۵۸۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤۱۱/۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۸

Marfat.com

وسلم، قال: يُبَلِّغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے یہ حدیث ان صحابی نے روایت کی جنہوں نے ایام تشریق میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ سنا تھا۔ حضور نے فرمایا: اے لوگو! سنتے ہو، بیشک تمہارا رب ایک ہے۔ اور بیشک تمہارے باپ ایک ہیں۔ خبردار کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں، نہ عجمی کو عربی پر، اور نہ گورے کو کالے پر، اور نہ کالے کو گورے پر مگر تقوی کی بنا پر، کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تم تک پہونچا دیا؟ سب نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پیغام خداوندی پہونچادیا۔ پھر فرمایا: یہ کونسا دن ہے؟ سب نے عرض کیا: حرمت والا دن، پھر فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ سب نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: حرمت والا مہینہ، فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کیا: حرمت والا شہر، فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے جان و مال اسی طرح حرام فرمادئے ہیں جس طرح یہ حرمت والا دن تمہارے اس مہینہ اور شہر میں۔ فرمایا: کیا میں نے پیغام خداوند قدوس کو تم تک پہونچا دیا؟ عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پہونچادیا۔ فرمایا: تو چاہئے کہ حاضرین غائبین تک میرا یہ پیغام پہونچادیں۔ ۱۲

۱۵۸۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم لی: اُنْظُرْ ! فَإِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ ، إِلَّا أَنْ تَفْضُلَهُ بِتَقْوٰی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو! تم کسی گورے اور کالے سے بہتر نہیں ہوسکتے۔ ہاں فضیلت تقوی کی بنا پر ہوتی ہے۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں احادیث میں آیت کریمہ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقَاكُمْ کی طرح سلب فضل کلی ہے نہ سلب کلی فضل۔　　اراءۃ الادب ۵۴

۲۵۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۵۸/۵　☆　مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۵
التفسیر لابن کثیر ۳۶۵/۷　☆　الدر المنثور للسیوطی، ۹۹/۶

Marfat.com

(۴) نسب بدلنا حرام ہے

۱۵۹۰۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنِ ادَّعٰی اِلیٰ غَیرِ أبِیهِ وَهُوَ یَعلَمُ أنَّهٗ غَیرُ أبِیهِ فَالجَنَّةُ عَلَیهِ حَرَامٌ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے باپ کے سوا دوسرے کو دانستہ اپنا باپ بتائے اس پر جنت حرام ہے۔

اراءۃ الادب ۶۳

۱۵۹۱۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنِ ادَّعٰی اِلیٰ غَیرِ أبِیهِ أوِ انتَمٰی اِلیٰ غَیرِ مَوَالِیهِ فَعَلَیهِ لَعنَةُ اللّٰهِ وَالمَلآئِکَةِ وَالنَّاسِ أجمَعِینَ، لَا یَقبَلُ اللّٰهُ مِنهُ یَومَ القِیَامَةِ

۱۵۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الفرائض، ۱۰۰۱/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الحج، ۴۴۲/۱
السنن لابی داؤد، ادب ۱۲۰، باب فی الارجل یتمی الی غیر موالیه ۱۹۷/۶
السنن لابن ماجه، باب من ادعی الی غیر ابیه ۱۹۱/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۴۰۳/۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۴/۱
السنن للدارمی، ۲۴۳/۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۵۳۷/۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷۳/۳ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۳۱۴
الصحیح لابی عوانة، ۲۹/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۴/۱۲
شرح السنة للبغوی، ۲۷۲/۹ ☆

۱۵۹۱۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم تولی العتیق الی غیر موالیه، ۴۹۵
الجامع للترمذی، ۲۱۲۰، باب الوصة الوارث، ۳۳/۲
السنن لابن ماجه، باب لوصیة الوارث، ۱۹۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/۱ ☆ السنن للدارمی، ۲۴۴/۲
السنن للدار قطنی، ۴۱/۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۵۳۷/۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۸/۱
نصب الرایة للزیلعی، ۵۷/۴ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۲۵۲۳
کنز العمال للمتقی، ۱۲۹۱۶، ۲۹۲/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۴/۱۷
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۳۴۸/۴ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۶۶/۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۳۴۷/۲ ☆ جامع مسانید ابی حنیفه، ۵۸/۲
الاسرار المرفوعة لعلی القاری، ۲۷۱ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۴۳۳

Marfat.com

صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۰۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کی، یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوے کسی دوسرے مولی کی طرف خود کو منسوب کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اسکا فرض قبول فرمائے اور نہ نفل۔ ۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرع مطہر میں نسب باپ سے لیا جاتا ہے۔ جس کے باپ دادا پٹھان یا مغل یا شیخ ہوں وہ انہیں قوموں سے ہوگا۔ اگر چہ اسکی ماں اور دادی سب سیدانیاں ہوں۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن اور امام حسین اور انکے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ٹھہرے پھر انکی جو خاص اولاد ہے، ان میں بھی وہی قاعدہ عام جاری ہوا۔ کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں۔ اسی لئے سبطین کریمین کی اولاد سید ہیں۔ نہ بنات فاطمہ زہراء کی اولاد کہ وہ اپنے والدوں ہی کی طرف نسبت کی جائیگی۔
فتاوی رضویہ ۵/ ۸۶۵

(۵) ولد الزنا پر کوئی گناہ نہیں

۱۵۹۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَيْسَ عَلىٰ وَلَدِ الزِّنَا مِنْ وِزْرِ أَبَوَيْهِ شَيْءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کا گناہ ولد الزنا پر کچھ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۷

۱۵۹۲۔ المستدرك للحاكم ۱۱۲/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطي، ٦٧/٣
كنز العمال للمتقي، ۱۳۰۹۱، ۳۳۲/٥ ☆

Marfat.com

(۶) حرامی بچہ عموماً بدخصلت ہوتا ہے

۱۵۹۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

۱۵۹۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ اِذَا عَمِلَ بِعَمَلِ أَبَوَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے اگر ان جیسے کام کرے۔ ۱۲م

۱۵۹۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فَرَخُ الزِّنَا لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۵۹۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا يَبْغِی عَلَی النَّاسِ اِلَّا وَلَدُ بَغِيٍّ وَالْاِبْنُ فِيْهِ عِرْقٌ مِنْهُ۔

فتاوی رضویہ ۱۲۳/۴

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۵۹۳۔ المستدرك للحاكم ۱۰۰/٤ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۹۱/۳
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۵۷/٦ ☆ العلل المتناهية، ۲۸۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۱/۲ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ٦۷۲
الكامل لابن عدی،، ۹۱/۳ ☆
۱۵۹۴۔ المعجم الكبرى للطبرانی، ۳٤٦/۱۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۵۸/۱۰
۱۵۹۵۔ كنز العمال للمتقی، ۱۳۰۸۹، ۳۳۲/۵ ☆
۱۵۹۶۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۳۳/۵ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۳۰٤/۳
كنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۳، ۲۳۳/۵ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ۱۰۲/٤
كشف الخفاء للعجلونی، ۵۱٦/۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ظلم نہ کرے مگر زنا کی اولاد، اور وہ جس میں اسکی کوئی رگ ہو۔

۱۵۹۷۔**عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ زَنِيَّةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جب حرامی بچہ بھی وہی حرکات اختیار کرے۔ یا یہ مطلب ہے کہ یہ عادتوں اور خصلتوں میں غالبا ان سے بھی بدتر ہوتا ہے جبکہ علم وعمل اسکی اصلاح نہ کریں۔ کہ برے تخم سے بری ہی کھیتی ہی غلط پیدا ہوتی ہے۔

ع　شمشیر نیک زآہن بد چوں کند کسے۔

یا یہ مطلب ہے کہ غالبا اس سے وہ افعال صادر ہونگے جو سابقین کے ساتھ دخول جنت سے روکیں گے۔　　فتاوی رضویہ ۵/۴۵۸

(۷) بچہ بستر والے کا اور زانی کے لئے پتھر

۱۵۹۸۔**عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : اختصم سعد بن أبی وقاص وعبد بن زمعة فی غلام ، فقال سعد :هذا يا رسول الله ابن أخی عتبة بن أبی وقاص ، عهد الی انه ابنه ، انظر الی شبهه ، وقال عبد بن زمعة : هذا أخی يا رسول الله ! ولد علی فراش أبی من وليدته ، فنظر رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الی شبهه فرأی شبها بينا بعتبة ، فقال: هو لك يا عبد ! اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ کے درمیان ایک بچے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ حضرت

۱۵۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۶، ۵/۳۳۳　☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۲۰۷
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۹۳　☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۷۰
۱۵۹۸۔ الصحیح لمسلم، باب الولد للفراش، ۱/۴۷۰

Marfat.com

سعد نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرا بھتیجا عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے۔ انہوں نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ میرا بیٹا ہے (تم اسکی پرورش کرنا) سرکار دیکھئے! یہ بچہ میرے بھائی سے کتنا مشابہ ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے والد کے بستر پر انکی باندی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بچے کو دیکھا تو کامل طور پر عتبہ بن ابی وقاص سے مشابہ تھا۔ لیکن پھر بھی وہ بچہ عبد بن زمعہ کو دیتے ہوئے فرمایا: بچہ اسکا ہے جسکے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو عورتیں شوہر والی ہیں انکا حمل شوہر ہی کا قرار پائے گا۔ خواہ اس عورت کا حمل زنا سے ہو۔　　فتاوی رضویہ ۵/۱۹۹

(۸) رشتۂ ولا نسبی رشتہ کی طرح ہے

۱۵۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْوِلَآءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء ایک رشتہ ہے جو نسب کے رشتہ کی طرح ہوتا ہے۔ نہ اسکو بیچا جاسکتا ہے۔ نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ امام عطاء بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ تھا کہ جو شخص جس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اسکی ولاء اسی کیلئے ہے۔

۱۵۹۹۔ السنن الکبری للبیهقی، ۶/۲۴۰　☆ المستدرک للحاکم، ۴/۳۷۹
المصنف لعبد الرزاق، ۱۶۱۴۹، ۹/۵　☆ التمهید لابن عبد البر، ۳/۶۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۳۱　☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۶۲۴، ۱۰/۳۲۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۶/۱۰۹　☆ الکامل لابن عدی، ۵/۳۵۰
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۶۴۵،　☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۸۱
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/۲۱۳　☆ جامع مسانید ابی حنیفة، ۲/۱۷۳

۱۶۰۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی ولاء جس قوم کیلئے ہو وہ اسی میں گنا جاتا ہے۔

۱۶۰۱۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَسْلَمَ عَلَىٰ يَدَىْ رَجُلٍ فَلَهٗ وِلَآئُهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ہاتھ پر کوئی شخص ایمان لائے تو اسکا رشتۂ ولاء اسی سے قرار پائیگا۔

۱۶۰۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ فَهُوَ قُرَشِيٌّ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اہل فارس کا جو شخص بھی ایمان لائے وہ قرشی ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۵۷

(۹) رضاعت سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے

۱۶۰۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : قال

۱۶۰۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مولی القوم من انفسهم ۱۰۰۰/۲
السنن لابی داؤد، باب الصدقة علی بن هاشم، ۲۳۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۱۵۱/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۵۲/۸
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۰۴۴ ☆ نصب الرایة للزیلعی؟ ۴۰۴/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸/۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۶/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۱۷، ۴۵۶/۶ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۳۸/۱
۱۶۰۱۔ الکامل لابن عدی، ۱۳۵/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۶۲۶، ۳۲۴/۱۰
السنن لدار قطنی، ۱۸۱/۴ ☆
۱۶۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲۱، ۳۸۳/۴ ☆
۱۶۰۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء یحرم من الرضاعة الخ، ۱۳۷/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۵۶۶۱، ۳۷۱/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۵۲/۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۷۹۵، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۳۶/۵

Marfat.com

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَاحَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے رشتہ سے ان عورتوں کو حرام فرمادیا جن کو نسب سے حرام فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳۴۲/۵

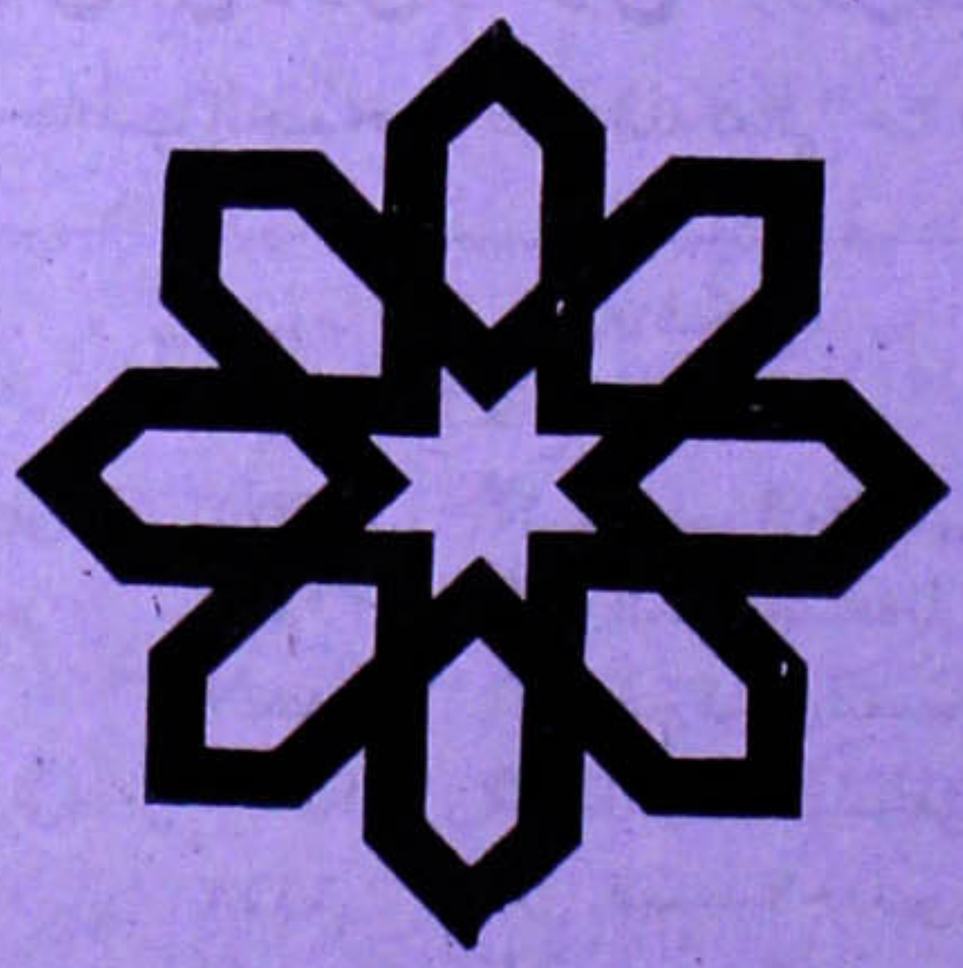

۱۵۰۳۔ ارواء الغلیل للالبانی، ۲۸۵/۶　☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۶/۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۲/۱　☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۳/۱۰
السنن لسعید بن منصور، ۹۴۸　☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۳/۱۰

Marfat.com

۶۔اعلان نکاح

(۱)اعلان نکاح اور مساجد میں انعقاد مسنون ہے

۱۶۰۴۔**عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:أَعْلِنُوا هٰذَا النِّكَاحَ ، وَاجْعَلُوْهُ فِی الْمَسَاجِدِ، وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۱۹۱

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کا اعلان کرو،اور انعقاد مسجدوں میں کیا کرو،اور اعلان کیلئے دف بجاؤ۔ ۱۲م

(۲) نکاح میں لوگوں کو اطلاع ضروری ہے

۱۶۰۵۔**عن** محمدبن حاطب الجمحی رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله

۱۵۰۴۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی اعلان النکاح ، ۱۲۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب اعلان النکاح، ۵۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۷/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۹/۴
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۲۷/۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۳۲/۵
السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۸/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۲۶/۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۱۶۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۵۳۴، ۲۹۱/۱۶
میزان الاعتدال ، ۶۶۱۷ ☆ المسند لاحمدبن حنبل ، ۵/۴
المستدرك للحاکم ۱۸۳/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴۷/۹
المغنی للعراقی، ۴۲/۲ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۱۷۴/۱
۱۶۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اعلانك النکاح، ۱۲۹/۱
السنن للنسائی، کتاب النکاح ، اعلان النکاح بالصوت و ضرب الدف ، ۷۵/۲
السنن لابن ماجه ، باب اعلان النکاح، ۱۳۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۱۸/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۹/۷
المستدرك للحاکم ۱۸۴/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۴۲/۱۹
السنن لسعید بن منصور ، ۶۲۹ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۲۳
کنز العمال للمتقی، ۴۴۵۵۲، ۲۹۵/۱۶ ☆ شرح السنه للبغوی، ۲۶۳/۴
فتح الباری للعسقلانی، ۲۲۶/۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۵۰/۷
آداب الزفاف للالبانی، ۹۶ ☆ المغنی للعراقی، ۴۳/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۵۰/۵ ☆ تذکرة الموضوعات لابن القیسرانی ۵۳۰

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فَصْلُ مَابَیْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرامِ الدَّفُّ وَالصَّوْتُ فِی النِّکَاحِ۔ ھادی الناس ۹

حضرت محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال وحرام (نکاح وزنا) کے درمیان فرق اعلان ودف کے ذریعہ ہے۔ ۱۲م

(۳) شادی میں گانے کی محفل کا حکم

۱۶۰۶۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہاقالت : کانت عندی جاریة من الانصار زوجتها ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلَا تُغَنِّیْنَ ، فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْاَنْصَارِ یُحِبُّوْنَ الْغِنَآءَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی جسکی میں نے شادی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا عورتوں نے گانا نہیں گایا۔ کیونکہ اس قبیلہ انصار کے لوگ تو گانا پسند کرتے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ گانے باجے کہ ان بلاد میں معمول ورائج ہیں بلاشبہ ممنوع وناجائز ہیں۔ خصوصا وہ ناپاک ملعون رسم کہ بہت خزاں بے تمیز احمق جاہلوں نے شیاطین ھنود ملاعین بے بہبود سے سیکھی، یعنی فحش گالیوں کے گیت گوانا، مجلس کے حاضرین وحاضرات کو لچھے دار سنانا، سمدھیانہ کی عفیف پاک دامن عورتوں کو الفاظ زنا سے تعبیر کرنا کرانا، خصوصا اس ملعون رسم کا مجمع زناں میں ہونا، ان کا اس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا، قہقہے اڑانا، اپنی کنواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سنا کر بدلحاظ بنانا، بے حیا بے غیرت خبیث بے حمیت مردوں کا اس شہد پن کو جائز رکھنا، کبھی برائے نام لوگوں کے دکھاوے کو جھوٹ سچا ایک آدھ بار جھڑک دینا، مگر بندوبست قطعی نہ کرنا، یہ شنیع گندی مردود رسم ہے جس پر صدہا لعنتیں اللہ عزوجل کی اترتی ہیں۔ اسکے کرنے والے، اس پر راضی ہونے والے، اپنے یہاں اسکا کافی انسداد نہ کرنے والے سب فاسق وفاجر مرتکب کبائر مستحق غضب جبار وعذاب نار ہیں۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت

۱۶۰۶۔ السنن لابن ماجه ، باب الغناء و الدف ، ۱۳۸/۱

Marfat.com

بخشے۔ آمین۔

جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ اگر نادانستہ شریک ہو گئے تو جس وقت اس قسم کی باتیں شروع ہوں فورا فورا اسی وقت اٹھ جائیں اور اپنی جورو، بیٹی، ماں، بہن کو گالیاں نہ دلوائیں، فحش نہ سنوائیں، ورنہ یہ بھی ان ناپاکیوں میں شریک ہونگے اور غضب الہی سے حصہ لیں گے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

زنہار زنہار اس معاملہ میں حقیقی بہن بھائی، بلکہ ماں باپ کی بھی رعایت ومروت روانہ رکھیں، کہ لاطاعة لاحد فی معصیة اللہ ،

ہاں شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف دف کی اجازت دی ہے۔ جبکہ مقصود سے تجاوز کر کے لہو مکروہ و تحصیل لذت شیطانی کی حدود تک نہ پہونچے۔ ولہذا علماء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے، تال وسم کی رعایت نہ ہو، نہ اس مین جھانجھ ہوں ، کہ وہ خواہی نخواہی مطرب وناجائز ہیں، پھر اسکا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے، نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب، بلکہ نابالغہ چھوٹی چھوٹی بچیاں یا لونڈیاں باندیاں بجائیں اور اسکے ساتھ کچھ سیدھے سادھے اشعار، یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلا نہ نہ فحش ہو، نہ کوئی بے حیائی کا ذکر، نہ فسق وفجور کی باتیں، نہ مجمع زناں یا فاسقاں میں عشقیات کے چرچے، نہ نامحرم مردوں کو نغمۂ عورات کی آواز پہونچے۔ غرض ہر طرح منکرات شرعیہ ومظان فتنہ سے پاک ہوں تو اس میں بھی مضائقہ نہیں۔ جیسے انصار کرام کی شادیوں میں سمدھیانے جا کر یہ شعر پڑھا جاتا تھا۔

اتیناکم اتیناکم　　☆　　فحیانا وحیاکم

ہم تمہارے پاس آئے۔ ہم تمہارے پاس آئے۔ اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔ بس اس قسم کے پاک صاف مضمون ہوں تو اصل حکم میں اس قدر کی رخصت ہے مگر حال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے۔ کہ جہال حال خصوصاً زنان زماں سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائیگی۔ اسکے پابند رہیں گی۔ او رحد مکروہ تک تجاوز نہ کریں گے۔ لہذا سرے سے فتنہ کا دروازہ ہی بند کیا جائے۔ نہ انگلی ٹکنے کی جگہ پائیں گے نہ آگے پاؤں پھیلائیں گے۔ خصوصا بازاری فاجرہ فاحشہ عورتیں رنڈیوں

Marfat.com

ڈومنیوں کو ہرگز ہرگز قدم نہ رکھنے دیں، کہ ان سے حد شرعی کی پابندیاں محال عادی ہے، وہ بے حیائیوں فحش سرائیوں کی خوگر ہیں۔ منع کرتے کرتے اپنا کام کرگزریں گی۔ بلکہ شریف زادیوں کا ان آوارہ بدوضعوں کے سامنے آنا ہی سخت بے ہودہ و بیجا ہے۔ صحبت بد زہر قاتل ہے اور عورتیں نازک شیشیاں جنکے ٹوٹنے کی ادنی ٹھیس بہت ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۹/۷۸

۱۶۰۷۔**عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی ، فجلس علی فراشی کمجلسك منی ، فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ، ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔ اور اس طرح میرے بستر پر آکر جلوہ افروز ہوئے۔ جیسے آپ (خالد بن ذکوان راوی حدیث) بیٹھے ہیں پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کررہی تھیں جو غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش فرما گئے تھے۔

۱۶۰۸۔**عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہاانہازفّت امرأة الی رجل من الانصا ر ،فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :یَا عَائِشَةُ ! مَا کَانَ مَعَکُمْ اَلْهْوَ ، فَاِنَّ الْاَنْصَارَ یُعْجَبُهُمُ اللَّهْوُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کا نکاح کسی انصاری مرد کے ساتھ کردیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تمہارے پاس بچیوں کیلئے کوئی گانے بجانے کی چیز نہیں کہ انصار کو یہ پسند ہے۔

۱۶۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ضرب الدف فی النکاح، ۷۷۳/۲
السنن لابی داؤد ، الادب، باب فی الغناء، ۶۷۴/۲
السنن الکبری لبیهقی، ۲۸۹/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۵۸/۶
فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۲/۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۰ ۴۷/۹
مشکوة المصابیح للبریزی، ۳۱۴۰ ☆
۱۶۰۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب النسبوة اللاتی یهد ین الخ، ۷۷۵/۲
آداب الزفاف للالبانی، ۹۴ ☆ تلبیس ابلیس لابن الجوزی، ۲۳۱

۱۶۰۹۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: انکحت عائشة رضی الله تعالیٰ عنها ذات قرابة لها من الأنصار ، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: أَهَدَيْتُمُ الْفَتَاةَ ؟قالوا : نعم، قال: أَرْسَلْتُمْ مَعَهَا مَنْ تُغَنِّي؟ قالت: لا، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمْ غَزَلٌ، فَلَوْبَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَقُوْلُ: أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُمْ،فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُمْ۔　　هادی الناس۹

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کسی رشتہ دار لڑکی کا نکاح ایک انصاری سے کر دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے لڑکی کو رخصت کر دیا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں، فرمایا: کیا تم نے اسکے ساتھ کوئی گانے والی بچی بھی بھیجی ہے۔ ام المؤمنین نے عرض کیا: نہیں، اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اسکے ساتھ کسی کو بھیج دیتے تو اچھا تھا جو یہ کہتی جاتیں۔ ہم تمہارے پاس آئے، ہم تمہارے پاس آئے۔ اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔ ۱۲م

۱۶۱۰۔**عن** السائب بن یزید رضی الله تعالیٰ عنه قال: لقی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جواری یتغنین یقلن:تحیونا نحییکم : فوقف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم، ثم دعاهن فقال: لَا تَقُوْلُوا هٰكَذَا ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: حَيَّانَا وَاِيَّاكُمْ ، فقال رجل: یارسول الله ! اترخص للناس فی هذا؟ قال: نَعَمْ، اِنَّهٗ نِكَاحٌ لَاسِفَاحٌ، أَشِيْدُوْا بِالنِّكَاحِ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات چند بچیوں سے ہوئی جو گا رہی تھیں۔ تم ہمیں سلام کرو ہم تمہیں سلام کریں ۔ حضور سید عالم یہ سنکر تشریف فرما ہوئے۔ اور انکو بلا کر فرمایا: اس طرح نہ کہو! بلکہ یوں کہو! اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں زندہ سلامت رکھے۔ ایک مرد بولے یا رسول اللہ! کیا لوگوں کو اس طرح کے گانے کی اجازت ہے؟ فرمایا: ہاں، یہ نکاح ہے زنا نہیں، نکاح کا خوب چرچا اور اعلان کرو۔

۱۶۰۹۔ السنن لابن ماجه ، باب الغناء و الدف ، ۱۳۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۱/۳ ☆
۱۶۱۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۲/۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸/۳

۱۶۱۱۔ **عن** عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی قرظة بن کعب وأبی مسعود الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی عرس واذا جواری یغنین فقلت : أی صاحبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واھل بدر ! یفعل ھذا عند کم فقال: اِجلس اِن شئت ، فاسمع معنا ، وان شئت فاذھب ، فانه قد رخص لنا فی اللھو عند العرس ۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۳۳

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت قرظہ بن کعب اور حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شادی میں پہونچا، تو وہاں کچھ بچیاں گارہی تھیں۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ کے بدری صحابہ! یہ تمہارے سامنے کیا ہورہا ہے؟ بولے: بیٹھ جاؤ! چاہو تو سنو ورنہ چلے جاؤ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شادیوں کے موقعہ پر اس طرح کی خوشی ومسرت والی چیزوں کی اجازت عطا فرمائی ہے۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں ولیمۂ نکاح میں دف بجانے اور اس جیسے کھیل کرنے کے جواز پر علماء کا اتفاق ہے۔

مرقات میں ہے۔ کہا گیا ہے کہ وہ لڑکیاں نہ حد شہوت کو پہونچی تھیں اور نہ انکے دف میں جھانجھ تھے۔

اکمل الدین بابرتی نے کہا: اس حدیث میں بغرض اعلان نکاح اور زفاف کے وقت دف بجانے کی دلیل ہے۔ بعض لوگوں نے ختنہ، عیدین، سفر سے آمد اور احباب کے اجتماع مسرت کو بھی اسی سے لاحق کیا ہے۔ نیز اس سے مراد وہ دف ہے جو اگلوں کے زمانے میں ہوتا تھا۔ لیکن اب ایسا دف جس میں جھانجھ ہوں وہ تو بالاتفاق مکروہ ہونا چاہئے۔

علامہ جامی نے فتاوی سراجیہ سے نقل کی کہ شادی میں دف بجانے کا جواز اسی وقت ہے کہ اس میں گھنگھرو نہ ہوں۔ اور طرب کے طور پر نہ بجایا جائے۔ زمانۂ حدیث اور عہد رسالت میں دف کے اندر گھنگھرو ہونے کا ثبوت نہیں۔ یہ تو ایک نیا تماشا ہے جسے بعد کے لوگوں میں بیکاروں اور تماشائیوں نے ایجاد کیا۔

۱۶۱۱۔ السنن للنسائی، باب الھود و الغناء عند العرس، ۲/۷۷

Marfat.com

خیال رہے کہ ہر لہو حرام ہے چھوٹا ہو یا بڑا۔ رہا وہ جو شادی وغیرہ میں جائز اور مباح فرمایا گیا۔ یعنی دف بجانا اور شعر پڑھنا مباح اور مندوب ارادے سے، نہ کہ تماشہ اور معیوب کھیل کے طور پر۔ تو اسے صورۃ لہو کہا گیا ہے۔ جیسے تینوں سنتوں کو، یعنی گھوڑے، عورت اور تیر اندازی سے کھیل کرنے کو اسی بنا پر لہو کہا گیا ہے۔

رہا اعلان نکاح کیلئے بندوق کی گولی چھوڑنا تو اس میں شک نہیں کہ نکاح میں اعلان مطلوب ومندوب ہے تا کہ نکاح اور سفاح میں فرق ہو جائے۔ حدیث میں دف کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ نکاح اور سفاح میں آواز واعلان کے ذریعہ فرق کرو۔ اور بندوق بھی ایک آواز ہی ہے جس سے اعلان ہوتا ہے بلکہ اس مقصد میں اسے زیادہ دخل ہے۔

مختصر یہ کہ نہی مفقود ہے اور یہ عمل مفید مقصود ہے۔ تو اسکا جواز بلا شبہ حاصل وموجود ہے۔ اور ممانعت کی بات مردود ہے۔ کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس چیز سے روکے جس سے اللہ ورسول نے نہیں روکا۔ جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ لیکن بعض جہال وہابیہ نے اسکو اسراف کہا اور اس بنیاد پر حرام کہدیا حالانکہ یہ اسراف کے معنی سے جہالت پر مبنی ہے۔ اسراف کا معنی ہے۔ نامحمود غرض میں خرچ کرنا۔ میانہ روی سے آگے بڑھنا۔ حد سے تجاوز کرنا۔ اور بس۔

ھادی الناس ۱۹ تا ۵۳ ملخصا۔

(۴) شادی سے قبل عورت کو دیکھ لینا جائز ہے

۱۶۱۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: كنت عند النبی صلی الله تعالیٰ عليه و سلم فاتاه رجل فاخبره انه تزوج امرأة من الانصار، فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أَنَظَرْتُ اِلَيْهَا ؟ قال: لا ، قال: فَاذْهَبْ ، فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِی أَعْيُنِ الْأَنْصَارِ شَيْئًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ ایک شخص حاضر ہوئے۔ اور عرض کیا: میں ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: جاؤ دیکھ لو! کیونکہ انصار کی آنکھ میں کچھ

۱۶۱۲۔ الصحیح لمسلم، باب النظر الی وجھھا قبل خطبتھا، ۱/۴۵۶

Marfat.com

ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی کے عیب کو دوسروں پر خالص خیر خواہی کی نیت سے بیان کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ کہ اسمیں مصلحت دینیہ ہے اور معاذ اللہ اعتراض کے پہلو سے پاک ہے۔ جیسے کچھ لوگ کسی طرف عازم سفر ہیں انکو بتانا کہ فلاں راستہ بہت خراب ہے۔ اس راستہ سے نہ جاؤ۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۷۶۱

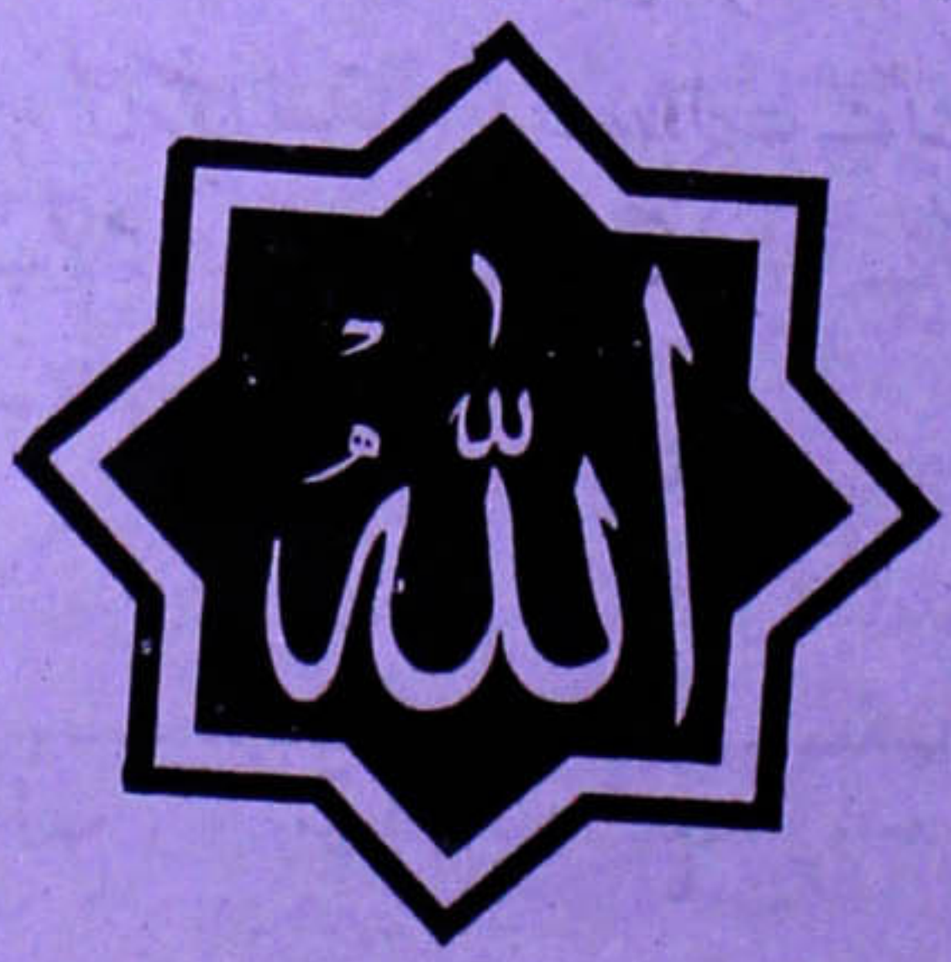

۷۔مباشرت

(۱)بغیر غسل چند بیبیوں کے پاس جاسکتا ہے

۱۶۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یطوف علی النساء بغسل واحد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی ازواج مطہرات پر طواف فرماتے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۸۰

(۲)وقت جماع برہنگی صحیح نہیں

۱۶۱۴۔ **عن** عتبة بن عبد السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی تعالیٰ علیه سلم:إِذَا أَتٰی أَحَدُكُمْ أَهْلَهٗ فَلْيَسْتَتِرْ،وَلَايَتَجَرَّدْ تَجَرُّدَ الْعِيْرَيْنِ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو پردہ کرے۔اور جنگلی گدھوں کی طرح برہنہ نہ ہو۔ ۱۲م

۱۶۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من طاف علی نسائه بغسل واحد، ۷۸۵/۲
الصحیح لمسلم، باب الحیض، ۱۴۴/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الرجل یطوف علی نسائه، الخ، ۲۰/۱
السنن للنسائی، باب اتیان النساء قبل احداث الغسل، ۳۰/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فیمن یغتسل من جمیع نسائه، ۴۴/۱
السنن للدارمی، ۴۴/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۵/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۳۶/۲ ☆ الصحیح لابی عوانة، ۲۸۰/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۶۹/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷/۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۰/۷ ☆
۱۶۱۴۔ السنن لابن ماجه، باب التستر عند الجماع، ۱۳۸/۱

Marfat.com

۸۔نکاح پرقدرت نہ ہوتو کیا کرے

(۱)صاحب استطاعت نکاح کرے ورنہ روزہ رکھے

۱۶۱۵۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَآءٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جوانوں کے گروہ تم میں سے جو بھی نکاح کی قدرت رکھتا ہے تو وہ نکاح کرے، اور جسکو یہ قدرت نہیں اسکو روزہ رکھنا چاہئے کہ روزہ خواہشات نفسانی کو توڑتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۵

۱۶۱۶۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اَلنِّكَاحُ مِنْ سُنَّتِی فَمَنْ لَمْ يَفْعَلْ بِسُنَّتِی فَلَيْسَ مِنِّی وَتَزَوَّجُوْا فَإِنِّی مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْأُمَمَ ، وَمَنْ كَانَ ذَا طَوْلٍ فَلْيَنْكِحَ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَيْهِ بِالصِّيَامِ ، فَإِنَّ الصَّوْمَ لَهُ وِجَآءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح میری سنت ہے تو جس شخص نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔اور تم لوگ شادیاں کرو کہ میں تمہارے سبب باقی امتوں پر کثرت کا اظہار کرونگا۔اور جو شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے۔اور جس میں اتنی وسعت نہیں وہ روزہ رکھے۔کہ اس سے شہوت ختم ہوتی ہے۔

۱۶۱۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من استطاع امنکم الباءة ۷۵۸/۲
کنز العمال للمتقی، ۴۴۴۰۸، ۲۷۲/۱۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۸۶/۵
المغنی للعراقی، ۲۳/۲ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۳۰
تاریخ اصفهان لابی نعیم ۲۴۴/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۲/۴
۱۶۱۶۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی فضل النکاح، ۱۳۴/۱
المغنی للعراقی، ۴۱/۳ ☆

Marfat.com

۱۶۱۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ ، فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ ، فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ جواناں تم میں سے جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے، کہ نکاح پریشان نظری و بدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے، اور جسے ناممکن ہو اس پر روزے لازم ہیں۔ کہ کسر شہوت نفسانی کر دیں گے۔

۱۵۱۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، ۴۴۹/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۶/۴ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۷/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴۰/۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰۶/۹ ☆ المعجم الکبری للطبرانی، ۱۴۹/۱۰

۱۰

کتاب الطلاق

اجر و ثواب

طلاق کی شرعی حیثیت ۳۶۳

Marfat.com



Marfat.com

۱۔طلاق کی شرعی حیثیت

(۱)مباح چیزوں میں مبغوض تر طلاق ہے

۱۶۱۸۔**عن** عبد الله بن عمررضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَبْغَضُ الْحَلَالِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ اَلطَّلَاقُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلاوجہ شرعی طلاق دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند و مبغوض ومکروہ ہے۔مگر شوہر اسکا اختیار ضرور رکھتا ہے۔اگر دیگا تو ہو جائیگی۔پھر اگر زوجہ سے ابھی خلوت یعنی بغیر کسی مانع کے تنہا یکجائی نہ کی۔یا زوجہ کہ دس سالہ ہے قابلیت جماع اصلا نہ رکھتی ہو جب تو نصف مہر دینا ہوگا اگر بندھا ہو۔اور اگر کچھ نہ بندھا تھا تو ایک پورا جوڑا جس میں دوپٹہ پاجامہ اور عورتوں کے چھوٹے کپڑے اور جوتا سب کچھ ہو۔اور مرد وعورت دونوں کے لحاظ سے عمدہ نفیس یا کم درجہ، یا متوسط ہو، دینا آویگا۔جسکی قیمت نہ پانچ درہم سے کم ہو نہ عورت کے نصف مہر سے زیادہ ہو۔ اگر مرد وعورت دونوں غنی ہیں تو نفیس۔

اور دونوں فقیر تو ادنی۔اور ایک فقیر دوسرا غنی تو متوسط اور اگر دس سالہ لڑکی قابل جماع ہے اور خلوت ہو چکی تو پورا مہر لازم ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۶۰۲/۵

فتاوی رضویہ ۷/۵

۱۶۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب کراهیة الطلاق، ۲۹۶/۱

السنن لابن ماجه، باب الطلاق، ۱۴۶/۱

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۰/۱ ☆ التفسیر للبغوی، ۶۵/۲

شرح السنة للبغوی، ۱۹۵/۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۹۱/۵

الکامل لابن عدی، ۴۶۱/۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۸۸/۱

التفسیر لابن کثیر، ۳۸۲/۲ ☆ تاریخ دمشق، لابن عساکر، ۷۲/۲

علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۹۷۱۲،

(۲) کثرت نکاح وطلاق ممنوع ہے

۱۶۱۹۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:تَزَوَّجُوْا وَلَا تُطَلِّقُوْا ! فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَایُحِبُ الذَّوَّاقِیْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح کرو، اور جب تک عورت کی طرف سے کوئی شک پیدا نہ ہو طلاق نہ دو! کہ اللہ تعالیٰ بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں کو دوست نہیں رکھتا۔

جدالممتار ۲/۴۶۴

(۳) طلاق کی قسم کھانا اور کھلانا صفت نفاق ہے

۱۶۲۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَاحَلَفَ بِالطَّلَاقِ مُؤمِنٌ ، وَمَااسْتَحْلَفَ بِهٖ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن طلاق کی قسم نہ کھاتا ہے اور نہ کھلاتا ہے، ہاں جو منافق صفت انسان ہو وہ ایسا کرتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۷۸۶

(۴) زمانہ جاہلیت میں ایک مجلس کی چند طلاقوں کی حیثیت نہ تھی

۱۶۲۱۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: کان الناس اوالرجل یطلق امرأته ماشاء ان یطلقها وهی امرأته اذا ارتجعها وهی فی العدة ان طلقها مأة مرة أو أکثر حتی قال رجل لامرأته: والله لا اطلقك فتبینین منی ولا

۱۶۱۹۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷۸۷۳، ۹/۶۶۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۱۹۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/۱۹۱ ☆ تنزیه الشریعة للابن عراق، ۲/۲۰۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۶۱ ☆ الکامل لابن عدی،
۱۶۲۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۴۹ ☆
۱۶۲۱۔ الجامع للترمذی، ابواب الطلاق و اللعان، ۱/۱۴۳
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۳۳۳ ☆

Marfat.com

/ودیك أبدا قالت:و كيف ذاك ؟قال: أطلقك فكلما همت عدتك ان تنقضى راجعتك فذهبت المرأة حتى دخلت على عائشة فأخبرتها ، فسكتت عائشة حتى جاء النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فاخبرته فسكت النبى صلى الله تعالىٰ عليه سلم حتى نزل القرآن ، أَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِّمَعْرُوْفٍ أَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ ، قالت عائشة رضى الله تعالىٰ عنها : فاستانف الناس الطلاق من كان طلق ومن لم يكن طلق ۔ فتاوی رضویہ ۵/۷۸۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنی بیویوں کو جتنی چاہتے طلاق دیتے لیکن وہ انکی بیوی بدستور رہتی، اس طرح کے عدت میں اس سے رجعت کر لیتے۔ خواہ انہوں نے ایک سو یا اس سے بھی زائد طلاقیں دی ہوں ۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ زمانۂ اسلام میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: خدا کی قسم نہ تو میں تجھے طلاق دونگا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے ، اور نہ ہی تجھے کبھی پناہ دونگا۔ عورت نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا: تجھے طلاق دونگا اور جب عدت پوری ہونے لگے گی تو رجعت کر لونگا۔ وہ عورت ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور واقعہ سنایا، ام المؤمنین خاموش رہیں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو آپ سے واقعہ عرض کیا گیا: آپ نے بھی سکوت فرمایا: یہاں تک کہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں۔ طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو اچھے طریقے سے روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں: تو لوگوں نے اس طریقے سے طلاق دینا شروع کی جس نے پہلے طلاق دے دی تھی اور جس نے نہیں دی تھی اس نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا۔ ۱۲م

۱۶۲۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت:لم يكن للطلاق وقت يطلق اِمرأته ثم يراجعها مالم تنقضى العدة ، وكان بين رجل وبين اهله بعض مايكون بين الناس ،فقال: والله ! لا تركنك لا ايما ولا ذات زوج ، فجعل يطلقها حتى اذا كادت العدة ان تنقضى لرجعها ، ففعل ذالك مرارا ، فانزل الله فيه ، أَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمْسَاكٌ بِّمَعْرُوْفٍ أَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ، فوقت لهم الطلاق ثلاثا ،يراجعها فى الواحدة والثنتين،وليس فى الثلاثة رجعة حتى تنكح

۱۶۲۲۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۷/ ۳۳۳

زوجا غیرہ۔　　فتاوی رضویہ ۵/۷۸۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے طلاق کی کوئی تعداد یا اسکا کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔ کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دیتا پھر اس سے جب تک عدت نہ گزری ہوتی رجعت کر لیتا ایک شخص اور اسکی بیوی کے درمیان کوئی نہ خوش گوار واقعہ رونما ہوا شوہر نے قسم کھا کر کہا: میں تجھے ضرور چھوڑ دوں گا۔ لیکن اس طرح کہ نہ تو مطلقہ ہوگی اور نہ شوہر والی، پھر اس شخص نے اسکو طلاق دیدی اور جب عدت گزرنے کے قریب ہوئی تو رجعت کر لی اور اس طرح بارہا کرتا رہا چنانچہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی، الطلاق مرتان الآیة، لہذا تین طلاقیں متعین ہوگئیں۔ ایک یا دو تک رجعت کا اختیار ہے لیکن تیسری کے بعد نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح، صحبت اور طلاق کے بعد عدت نہ گزر جائے۔ ۱۲م

(۵) طلاق مغلظہ اور حلالہ کا حکم

۱۶۲۳۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: جاء ت امرأة رفاعة القرظی الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :فقالت: انی کنت عند رفاعة فطلقنی فبت طلاقی ، فتزوج بعده عبد الرحمن بن الزبیر ومامعه الامثل هدبة الثوب ، فقال: أتُرِیْدِیْنَ أنْ تَرْجَعِی اِلیٰ رِفَاعَةَ ؟ قالت: نعم ، قال: لاَ ، حَتّٰی تَذُوْقِی عُسَیْلَتَهٗ وَیَذُوْقَ عُسَیْلَتَكِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں رفاعہ کی بیوی تھی تو انہوں نے مجھے تین طلاقیں دیدیں میں نے انکے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر سے

۱۶۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من قال الامراته انت علی ، ۷۹۲/۲
السنن لابن ماجه　باب الرجل یطلق امراته ثلثا ، ۱۴۰/۱
السنن لابی داؤد ، الطلاق　باب البینونة لا یرجع الیها زوجها حتی تنکح الخ ، ۳۱۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۴/۱　☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۸۴/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۳/۷　☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۰۳/۱۰
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱۴/۷　☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۲۷۴/۴

Marfat.com

شادی کرلی۔لیکن وہ نامرد ہیں۔سرکار نے فرمایا: تو کیا تم رفاعہ کی طرف پھر واپس پلٹنا چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، سرکار نے ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک کہ تم ان سے اور وہ تم سے نہ چکھ لیں۔یعنی جب تک جماع نہ ہو جائے۔

فتاوی رضویہ ۵/۶۴۰

(۶) حلالہ کرنے والا ملعون ہے

۱۶۲۴۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه سلم: المحلل والمحلل له۔

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے، اور جسکے لئے حلالہ کیا جائے ان دونوں پر لعنت فرمائی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرائط وقصد میں فرق ہے۔شرط تو یہ ہے کہ عقد نکاح میں لگائی جائے کہ اس صورت میں نکاح ہو رہا ہے۔ایسا حلالہ کرنے والے پر لعنت آئی۔اور قصد یہ کہ دل میں ارادہ تو ہو مگر شرط نہ کی جائے تو جائز بلکہ اس پر اجر کی امید ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۶۴۵

(۷) طلاق مغلظہ کا حکم

۱۶۲۵۔ **عن** مجاهد رضى الله تعالى عنه قال: كنت عند ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما فجاءه رجل فقال: انه طلق امرأته ثلاثا، قال: فسكت حتى ظننت انه رادها اليه، ثم قال: ايطلق احدكم فيركب الحموقة، ثم يقول: يا ابن عباس! يا ابن عباس! وان الله قال. ومن يتق الله يجعل له مخرجا، وانك لم تتق الله فلا اجد لك مخرجا، عصيت ربك و بانت منك امرأتك، وان الله تعالىٰ قال: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لعدتهن۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبد اللہ بن عباس رضی

۱۶۲۴۔ السنن لابن ماجه، باب المحلل و المحلل له، ۱/۱۴۰
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۴۴۶
۱۶۲۵۔ السنن لابن داؤد، باب بقية نسخ المراجعة، ۱/۲۹۸

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا۔ ایک شخص آیا اور اسنے کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں۔ حضرت مجاہد کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خاموشی سے یہ سمجھا کہ آپ بیوی سے رجعت کا حکم دیدیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص طلاق دیکر پھر بیوی کو رکھ سکتا ہے۔ پھر اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔ اے ابن عباس! اے ابن عباس! بیشک جو اللہ تعالیٰ سے خوف رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے راہ متعین فرماتا ہے۔ اور تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا۔ میرے نزدیک تیرے لئے کوئی راستہ نہیں۔ تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی جدا ہوگئی۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ اے نبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جب تم عورتوں کو طلاق دو تو حیض سے قبل حالت طہر میں طلاق دو۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۴۶

(۸) ایک وقت میں تین طلاق دینے سے تین ہی ہونگی

۱۶۲۶۔ **عن** مالك رضی الله تعالیٰ عنه بلغه ان رجلا قال لعبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما: إنی طلقت امرأتی مائة تطليقة ، فما ذا ترى علی؟ فقال: ابن عباس : طلقت منك بثلث، وسبع وتسعون اتخذت بها آيات الله هزوا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو یہ روایت پہونچی کہ ایک مرد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دی ہیں۔ تو میرے بارے میں آپ کا کیا فیصلہ ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی نکاح سے خارج ہوگئی۔ اور باقی ستانوے کے ذریعہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مذاق کیا۔

۱۶۲۷۔ **عن** مالك رضی الله تعالیٰ عنه انه بلغه ان رجلا جاء الی عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقال: انی طلقت امرأتی بمائتی تطليقات فقال: ما قيل لك ؟فقال: قيل لی :بانت منك ، قال: صدقوا هو مثل مايقولون۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو روایت پہونچی کہ ایک

۱۶۲۶۔ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۲/۲۸٤

۱۶۲۷۔ المؤطا لمالك ۱۹۹

Marfat.com

شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو دوسو طلاقیں دی ہیں۔آپ نے فرمایا: پھر تمکو کیا فتوی ملا؟ بولے مجھے یہ حکم سنایا گیا کہ تمہاری بیوی تم سے جدا ہوگئی۔آپ نے فرمایا: اس کو سچ جانو اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ تم نے سنا۔

۱۶۲۸۔ **عن** محمد بن أیاس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان ابن عباس واباهريرة وعبد الله بن عمروبن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنهم سئلوا عن البكر يطلقها زوجها ثلاثا، فكلهم قال: لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره۔

حضرت محمد بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابوہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس سے ابھی اسکے شوہر نے خلوت یا جماع نہیں کیا ہے اور اسکو تین طلاقیں دے دیں تو ان سب حضرات نے فرمایا: اب وہ عورت اسکے لئے حلال نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح ہو کر صحبت نہ ہو جائے۔اور عدت نہ گزر جائے۔

۱۶۲۹۔ **عن** علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الى عبد الله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال: انی طلقت امرأتی تسعا وتسعين فقال له ابن مسعود: ثلاث، تبنها وسائرهن عدوان۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر آئے۔اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دی ہیں۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی بائنہ ہوگئی۔اور باقی سب ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔

۱۶۳۰۔ **عن** حبيب بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الى على بن ابى طالب رضی اللہ تعالیٰ عنه فقال: انی طلقت امرأتی الفا فقال له على: بانت منك بثلاث، وقسم سائرهن على نسائك۔

۱۶۲۸۔ السنن لابی داؤد۔ باب نسخ المراجعه، ۲۹۹/۲

۱۶۲۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب المطلق ثلاثا، ۳۹۵/۶

۱۶۳۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷۹۳۲، ۶۷۳/۹

حضرت حبیب بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ اس پر حضرت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ ہی بیوی نکاح سے نکل گئی باقی کو اپنی دوسری بیویوں پر اگر ہیں تو تقسیم کردے۔

۱۶۳۱۔ **عن** معاویة بن ابی یحیی رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فقال: طلقت امرأتی الفا فقال: بانت منك بثلاث۔

حضرت معاویہ ابن ابی یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری بیوی تین طلاقوں کے ذریعہ ہی نکاح سے نکل گئی۔

۱۶۳۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه ان اباه طلق امرأته الف تطليقة ، فانطلق عبادة فسأله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فقال: بانت بثلاث فی معصية الله تعالیٰ، وبقی تسعمائة وسبع و تسعون عدوانا وظلما، ان شاء عذبه الله ان شاء غفر له۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے والد حضرت صامت نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں۔ حضرت عبادہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: سرکار نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باوجود تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی۔ باقی نوسو ستانوے ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو عذاب فرمائیگا اور چاہیگا تو مغفرت فرمادیگا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک بار تین طلاقیں دینے سے نہ صرف نزد حنفیہ بلکہ باجماع مذاہب اربعہ تین طلاقیں

۱۶۳۱۔ المسند لوکیع ،

۱۶۳۲۔ المصنف لعبد الرزاق، باب المطلق ثلاثا، ۳۹۳/۶

الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۲/۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۸/۱۴

Marfat.com

مغلظہ ہو جاتی ہیں۔ امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم ائمہ متبوعین میں سے کوئی امام اس بات میں اصلا مخالف نہیں، لیکن ایک ساتھ تین طلاقیں دینا گناہ ہے۔ ہاں دیں تو عورت اسکے نکاح سے ایسی نکل گئی کہ اب بے حلالہ ہرگز اسکے نکاح میں نہیں آسکتی۔ اگر یونہی کرلیا۔ یا بلا حلالہ نکاح جدید کرلیا تو دونوں مبتلائے حرام کاری ہونگے۔ اور عمر بھر حرام کاری کریں گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا، اس نے تقوی نہ کیا بلکہ خلاف حکم خدا اور رسول تین طلاقیں لگاتار دینے کا مرتکب ہوا۔ اللہ عزوجل نے اسکے لئے مخرج نہ رکھا۔ اب حلالہ کے سخت تازیانہ سے اسے ہرگز مفر نہیں۔ یہاں تک کہ ائمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے تو وہ حکم باطل ومردود ہے۔ وہابیہ غیر مقلدین کہ اب اس مسئلہ میں خلاف اٹھا رہے ہیں گمراہ بددین ہیں۔ انکی تقلید حلال نہیں۔

فتاوی رضویہ ۶۴۶/۵

(۹) تین طلاقوں کے بعد رجعت منسوخ ہوگئی

۱۶۳۳۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان الرجل کان اذا طلق امرأتہ فھو احق برجعتھا، وان طلقھا ثلاثا فنسخ ذلك، فقال: الطلاق مرتان الآیة۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تو اسے رجعت کا حق حاصل رہتا تھا۔ خواہ اس نے تین طلاقیں ہی دی ہوں۔ لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو۔ یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔

۱۶۳۴۔ **عن** عروة بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان الرجل اذا طلق امرأتہ ثم ارتجعھا قبل أن تنقض عدتھا کان ذلك لہ وان طلقھا الف مرة، فعمد رجل الی امرأتہ فطلقھا حتی اذا جاء وقت انقضاء عدتھا ارتجعھا ثم طلقھا ثم قال: واللہ! لا اویك لی ولا تحلین أبدا، فانزل اللہ تعالیٰ: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ، فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ أَوْتَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ۔

۱۶۳۳۔ السنن لابی داؤد، الطلاق، باب فی نسخ المراجعة بعد التطلیقات الثلث، ۲۹۷/۱
السنن للنسائی، باب نسخ المراجعة بعد التطلیقات الثلث، ۱۰۳/۲
۱۶۳۴۔ السنن الکبری للبیھقی، ۶۰۲/۷

Marfat.com

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مرد جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا تو عدت گزرنے سے قبل رجعت کر لیتا تھا۔ یہ اختیار اسکو حاصل تھا خواہ ایک ہزار مرتبہ اس نے طلاق دی ہو۔ چنانچہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہی اور دیدی۔ یہاں تک کہ جب عدت کے پورا ہونے کا وقت آیا تو رجعت کر لی۔ پھر اسکو طلاق دیدی اور کہا: قسم خدا کی! میں تجھے اپنے پاس ٹھکانا نہیں دونگا اور تو کبھی میرے لئے حلال بھی نہ ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ طلاق دو مرتبہ ہے۔ اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو، یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۵/۷۸۳

(۱۰) حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے

۱۶۳۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: طلق ابن عمر امرأته وهی حائض، فذكر عمر رضی الله تعالیٰ عنه للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: لِيُرَاجِعَهَا! قلت: أيحتسب، قال: فَمَهْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چاہئے کہ وہ رجعت کر لے! فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: کیوں نہیں۔۱۲م

۱۶۳۶۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهماقال: قال رسول الله تعالیٰ علیه وسلم: مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا، قلت: تحتسب؟ قال: أَرَأَيْتَهُ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا: انہیں حکم دو کہ رجعت کریں! حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے

۱۶۳۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد، ۷۹۰/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۳۴۸/۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۲۶/۷
۱۶۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد، ۷۹۰/۲

Marfat.com

عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: بھلا بتاؤ تو کہ اگر وہ عاجز ہو گئے۔ اور حماقت کر بیٹھے تو کیا طلاق ساقط ہو جائیگی۔ ۱۲م

۱۶۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: حسبت علی تطلیقة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ طلاق میرے حق میں شمار کی گئی۔ ۱۲م

۱۶۳۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: طلقت امرأتی علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهی حائض ،فذکر ذلك عمر لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال:مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ، ثُمَّ لِيَدَعْهَاحَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيْضُ حَيْضَةً أُخْرٰى، فَإِذَا طَهَرَتْ فَلْيُطَلِّقْهَا قَبْلَ أَنْ يُجَامِعَهَا أَوْيُمْسِكَهَا، فَإِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِىْ أَمَرَ اللّٰهُ أَنْ يُّطَلَّقَ بِهَاالنِّسَآءَ، قال عبیدالله:قلت:لنافع، ما صنعت التطلیقة؟ قال:واحدة اعتدبها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ حضور کی خدمت میں یہ واقعہ حضرت عمر نے عرض کیا: حضور نے فرمایا: انکو حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر اس سے علیحدہ رہیں یہاں تک کہ پاک ہو جائے۔ پھر دوبارہ حیض آکر جب پاک ہو جائے تو مجامعت سے پہلے یا تو طلاق دے دیں یا بیوی بنا کر رکھیں۔ یہ ہی وہ عدت ہے جسکا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ حضرت عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ اس طلاق کا کیا حکم رہا جو حالت حیض میں دی گئی تھی۔ فرمایا: اسکو ایک طلاق شمار کیا گیا۔ ۱۲م

۱۶۳۹۔ **عن** سالم بن عبدا لله رضی الله تعالیٰ عنهما ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: طلقت امرأتی وهی حائض ، فذکر ذلك عمر للنبی صلی

۱۶۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد، ۷۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۶/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۴۶/۱۲
۱۶۳۸۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ۴۷۶/۱
۱۶۳۹۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ۴۷۶/۱

الله تعالیٰ علیه سلم فتغیظ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ثم قال: مُرُهُ فَلْيُراجِعْهَا حَتّى تَحِيضَ حَيْضَةً مُّسْتَقْبِلَةً سِوٰى حَيْضَتِهَا الَّتى طَلَّقَهَا فِيهَا، فَاِنْ بَدَالَهُ أنْ يُّطَلِّقَهَافَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ أنْ يَّمُسَّهَا، قال: فَتِلْكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ كَمَا أمَرَ اللّٰهُ ، وكان عبد الله طلقها تطليقة فحسبت من طلاقها، وراجعها عبد الله كماامره رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: حضور یہ سنکر غضبناک ہوگئے اور فرمایا: انہیں حکم دو کہ رجعت کرلیں۔ پھر اسکے بعد ایک حیض اور آجائے اور پھر طہر آئے تو بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے سکتے ہیں۔ پھر فرمایا: یہ ہی تو وہ طلاق ہے جو عدت شمار کرنے کیلئے موزوں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عمر نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے رجعت کرلی اور حالت حیض کی طلاق بھی شمار کی گئی۔ فتاوی رضویہ ۵/۷۸۳

۱٦٤٠۔ **عن** الزهری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عبد الله بن عمررضی الله تعالیٰ عنهما: فراجعتها وحسبت لها التطليقة التی طلقتها۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رجعت کرلی اور وہ طلاق شمار کی گئی جو حالت حیض میں دی تھی۔ ۱۲م

۱٦٤١۔ **عن** ابن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال: مكثت عشرين سنة يحدثنی من لا اتهم ان ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما طلق امرأته ثلاثا وهی حائض، فامر ان يراجعها، فجعلت لا اتهمهم ولا اعرف الحديث حتی لقيت ابا خلاب يونس بن جبير الباهلی وكان ذاثبت، فحدثنی انه سأل ابن عمر فحدثه انه طلق امرأته تطليقة وهی حائض، فامر ان يراجعها، قال: قلت:افحسب عليه ؟قال: فمه، او ان عجز واستحمق۔

۱٦٤٠۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم طلاق الحائض ، ۱/٤٧٦

۱٦٤١۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم طلاق الحائض ، ۱/٤٧٧

Marfat.com

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیس سال تک ٹھہرا، مجھ سے ایسے محدث نے حدیث بیان فرمائی جنکو میں جھوٹ سے متہم نہیں جانتا۔ کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دے ڈالیں۔ حضور کی طرف سے حکم ملا کہ وہ رجعت کریں۔ اب میں اس حال میں تھا کہ نہ تو انکو جھوٹ سے متہم جانتا تھا اور نہ ہی کسی دوسرے محدث سے اس کا سراغ پاتا تھا۔ یہاں تک کہ میری ملاقات ابو خلاب یونس بن جبیر باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوگئی جو نہایت ثقہ راوی تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے خود حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ واقعہ معلوم کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے اپنی بیوی کو صرف ایک طلاق دی تھی جبکہ وہ حالت حیض میں تھیں۔ حضور نے حکم فرمایا کہ رجعت کریں۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا حضرت ابن عمر کے حق میں وہ طلاق شمار کی گئی؟ بولے: حضور نے یہ سنکر فرمایا تھا: کیوں نہیں۔ کیا وہ عاجز ہوگئے اور حماقت کر بیٹھے تو معذور سمجھے جائیں گے۔ ۱۲م

۱۶۴۲۔ **عن** أنس بن سيرين رضى الله تعالىٰ عنه قال: سألت ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما عن امرأته التى طلق، قال: طلقتها وهى حائض، فذكرت ذلك لعمر،فذكر للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: مره فليراجعها، فاذا طهرت فليطلقها لطهرها، قال: فراجعتها ثم طلقتها لطهرها ، قلت:فاعتددت بتلك التطليقة التى طلقت وهى حائض ، قال: مالى لاعتدبها وان كنت عجزت واستحمقت۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انکی بیوی کے بارے میں پوچھا جن کو انہوں نے حالت حیض میں طلاق دے دی تھی۔ تو فرمایا: میں نے حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ میں نے یہ واقعہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا: حضور نے فرمایا: حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو حالت طہر میں طلاق دیں۔ بولے میں نے رجعت کرلی۔ پھر حالت طہر میں طلاق

۱۶۴۲۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض، ۱/۴۷۷

السنن للدار قطنی، ۴/۶

Marfat.com

دیدی میں نے کہا: کیا وہ طلاق شمار کی گئی؟ فرمایا: کیوں نہیں شمار کی جاتی اگر چہ میں نے حماقت کی ۔اور جلد بازی میں حکم الٰہی بجالانے سے عاجز ہوگیا۔ ۱۲م

۱۶۴۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما انه طلق امرأته وهی حائض، فاتی عمر رضی الله تعالیٰ عنه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فذکر ذلك له فجعلها واحدة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ ذکر کیا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طلاق کو آئندہ طلاقوں میں شمار کرایا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۵/۸۴۷

(۱۱) بیوی کو بہن کہنے کا حکم

۱۶۴۴۔ **عن** أبی تمیمة الهجمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا قال لامرأته یا اخیة! فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أُخَتُكَ هِیَ، فکره ذلك ونهی عنه۔

حضرت ابوتمیمہ ہجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو بہن کہہ دیا سرکار نے ارشاد فرمایا: تیری یہ بہن ہے پھر سرکار نے اسکو ناپسند فرمایا: اور ممانعت فرمائی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ ظہار نہیں کہ صرف ناپسندیدگی وممانعت فرمادی۔
اور ظہار کے قبیل سے کوئی بات نہ فرمائی ہاں صرف اتنی قباحت ہوگی کہ اسنے بے کسی مصلحت وضرورت کے ایک جائز وحلال شی کو حرام نام سے تعبیر کیا۔ پھر اگر مصلحت ہو تو قباحت بھی نہیں۔ جیسے حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے سیدتنا حضرت سارہ

۱۶۴۳۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳۲۶/۷
۱۶۴۴۔ السنن لابی داؤد، باب فی الرجل یقول لا مراته یا اختی، ۳۰۱/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۳۶۶/۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۷۵/۹
التفسیر لابن کثیر، ۶۵/۸ ☆

Marfat.com

کو اپنی بہن فرمایا۔　　فتاوی رضویہ ۷/۸۷

(۱۲) مفقود الخبر شوہر کا حکم

۱۶۴۵۔ **عن** مغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِمْرَاَةُ الْمَفْقُوْدِ اِمْرَأَتُهٗ حَتّٰی یَاْتِیَهَا الْخَبَرُ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مفقود الخبر کی عورت اسکی عورت ہے یہاں تک کہ اس کی موت کا حال ظاہر ہو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زوجۂ مفقود کیلئے چار برس کی مہلت کہ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے جمہور ائمہ کرام اسکے خلاف پر ہیں ادھر قرآن عظیم صاف صاف ارشاد فرمارہا ہے: والمحصنات من النساء تم پر حرام ہیں وہ عورتیں جو دوسروں کے نکاح میں ہیں۔ اس عورت کا نکاح مفقود میں ہونا تو یقیناً معلوم ہے اور چار برس کے بعد اسکی موت مشکوک وموہوم ۔کیا آدمی اتنی مدت میں خواہ مخواہ مرہی جاتا ہے یا اسکی مرگ پر ظن غلبہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خود علمائے مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ اقرار فرماتے ہیں اس چار سال کی تقدیر پر سوائے تقلید امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں نہ ہرگز نظر فقہی اسکی مساعد۔ کما نقل العلامة الزرقانی فی شرح المؤطا عن الکافی انها مسئلة قلدنا فیها عمر لیست مسئلة النظر ۔ تمام ائمہ کا اجماع کہ شک سے یقین زائل نہیں ہوتا تو نص قطعی وقضیہ یقینی کے خلاف ایک موہوم بات پر کیوں کر زن زید نکاح عمر میں آسکتی ہے امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت سیدنا علی مرتضی، وکنیف العلم سید الفقہاء سند الائمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ پہلے قائل چار سال کے تھے۔ بلکہ وہی پہلے قائل چار سال کے ہوئے۔ بعدہ قول حضرت مولی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی طرف رجوع فرمایا۔ کما فی الفتح۔ تو وہ دلیل کہ مالکیہ کو اس قول پر حاصل تھی یعنی تقلید فاروقی وہ بھی نہ رہی۔ اسی طرح امام شافعی رضی

۱۶۴۵۔ السنن للدار قطنی، ۴۲۱/۲　☆　کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۶، ۴۵۱/۲۰
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۴۰۳،　☆　نصب الرایة للزیلعی، ۴۷۳/۳

Marfat.com

اللہ تعالیٰ عنہ کہ ارشد تلامذۂ امام مالک ہیں پہلے قول امام مالک کے قائل تھے پھر ہمارے ہی قول کی طرف رجوع لائے۔ اور وہی انکے مذہب میں راجح قرار پایا۔

بلکہ جمہور ائمہ شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ تو یہاں تک اس سے اختلاف رکھتے ہیں کہ قاضی مہلت چار سالہ کے بعد تفریق کردے تو اسکی قضا توڑ دی جائے۔ کہ اس نے دلیل صریح کے خلاف حکم کیا۔ پھر معاملہ بھی کونسا معاملۂ فروج۔ جسمیں شریعت مطہرہ کو سخت احتیاط ملحوظ۔ یہاں تک کہ اصل اشیاء میں اباحت وحلت ہے۔ فروج میں اصل حرمت ٹھہری۔ تو ایسے امر میں ایسے قول کی طرف اپنا ایسا قوی ومدلل مذہب چھوڑ کر جانا کیسی کھلی بے احتیاطی ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۳۱۵

Marfat.com

۱۱

کتاب البیوع

ابواب

کسب حلال وحرام ۳۸۱
غبن وغصب ۳۹۴
قرض وسود ۴۰۱
خرید وفروخت ۲۹۰
اجرت ومزارعت ۳۹۶



Marfat.com

۱۔کسب حلال وحرام

(۱) کسب حلال کی فضیلت

۱۶۴۶۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم:طَلَبُ کَسْبِ الْحَلاَ لِ فَرِیْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر فرض کے بعد دوسرا فرض یہ ہے کہ کسب حلال کی تلاش کرے۔

۱۶۴۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: طَلَبُ الْحَلاَ لِ وَاجِبٌ عَلیٰ کُلِّ مُسْلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلب حلال ہر مسلمان پر واجب ہے۔

۱۶۴۸۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَاأَکَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَیْرًا مِنْ أَنْ یَّأکُلَ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ ، وَاِنَّ نَبِیَّ اللّٰہِ دَاوُدَ عَلیہِ السَّلامُ کَانَ یَأکُلُ مِنْ عَمَلِ یَدِہٖ ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی کسی شخص نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہ کھایا۔ اور بیشک نبی اللہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری کی اجرت سے کھاتے۔

۱۶۴۶۔ المعجم الکبر للطبرانی، ۹۰/۱۰ ☆　کنز العمال للمتقی، ۹۲۳۱　۹/۴

اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۸/۴ ☆　الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۲۵/۲

۱۶۴۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۱/۱۰ ☆　الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۴۶/۲

کشف الخفاء للعجلونی، ۱۶۴/۲ ☆　الکامل لابن عدی، ۲۶۳/۶

الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۲۵/۲ ☆

۱۶۴۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۱/۴ ☆　الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۹۲/۱

فتح الباری للعسقلانی، ۳۰۳/۴ ☆　التاریخ الکبیر للبخاری، ۴۲۹/۷

کنز العمال للمتقی، ۹۲۲۳، ۸/۴ ☆　شرح السنة للبغوی، ۶/۸

التفسیر للبغوی، ۲۸۸/۳ ☆

۱۶۴۹۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ أَطْیَبَ مَا أَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۹

۱۶۵۰۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلدُّنْیَا حُلْوَةٌ خُضْرَةٌ، مَنِ اکْتَسَبَ مِنْهَا مَالاً فِی حِلِّهٖ وَأَنْفَقَهٗ فِی حَقِّهٖ أَثَابَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَأَوْرَدَهٗ جَنَّتَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا دیکھنے میں ہری، چکھنے میں میٹھی، جو اسے حلال وجہ سے کمائے اور حق جگہ پر اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے ثواب دے اور اپنی جنت میں لیجائے۔

۱۶۵۱۔ **عن** خولة بنت قیس امرأة سیدنا حمزة بن عبدالمطلب رضی الله تعالیٰ عنهم قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خُضْرَةٌ حُلْوَةٌ، فَمَنْ أَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِیْهِ۔

۱۶۴۹۔ السنن لابن ماجه، باب الحث علی المکاسب، ۱۵۵/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۸/۲ ☆ التاریخ الکبیر للطبرانی، ۴۰۷/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۰۸/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۲۵، ۸/۴
السنن الکبری للبیهقی، ۴۸۰/۷ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۴۷/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۴/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۲۰۹
۱۶۵۰۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۵۲/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۹۰/۱
الدر المنثور للسیوطی، ۲۰۴/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۴۶/۱۱
کنزالعمال للمتقی، ۶۰۷۶، ۱۸۴/۳ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۹۶۲
اتحاف السادة للزبیدی، ، ۱۲/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۰/۲
۱۶۵۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یحذر من زهرة الدنیا، ۹۵۱/۲
الصحیح لمسلم، باب التحذیر من الاغترار بزینة الدنیاء ۳۳۶/۳
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اخذ المال، ۶۰/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۵۱/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۲۱/۳
جمع الجوامع للسیوطی، ۷۳۷۸ ☆

Marfat.com

حضرت خولہ بنت قیس زوجہ حضرت سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک یہ دنیوی مال ومتاع ہرا بھرا اور میٹھا ہے۔تو جس نے اسکو جائز طور پر حاصل کیا اسکے لئے اس میں برکت ہے۔۱۲م

(۲) طلب معاش میں اچھا طریقہ اپناؤ

۱۶۵۲۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِجْمَلُوْا فِی طَلَبِ الدُّنْیَا، فَاِنَّ کُلَّ مُیَسَّرٍ لِمَا کُتِبَ لَهٗ مِنْهَا۔

حضرت ابوحمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کی طلب میں اچھی روش سے عدول نہ کرو کہ جسکے مقدر میں جنتی لکھی ہے ضرور اسکے سامان مہیا پائیگا۔

۱۶۵۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: یَا أَیُّهَا النَّاسُ ! اِتَّقُوا اللّٰهَ وَاجْمَلُوا فِی الطَّلَبِ ، فَاِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰی تَسْتَوْفِیَ رِزْقَهَا، فَاِنْ أَبْطَأَ مِنْهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ ، وَاجْمَلُوا فِی الطَّلَبِ، خُذُوْا مَا حَلَّ وَ دَعُوْا مَا حَرَّمَ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور طلب رزق نیک طور پر کرو۔ کہ کوئی جان دنیا سے نہ جائیگی جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے۔تو اگر روزی میں دیر دیکھو تو خدا سے ڈرو اور روش محمود پر تلاش کرو حلال کو لو اور حرام کو چھوڑ دو۔

۱۶۵۴۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۱۶۵۲۔ السنن لابن ماجه ، باب الاقتصاد فی طلب المعیشة ، ۱۵۶/۱
المستدرك للحاكم ۳/۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۳٤/۲
السنن الكبرى للبیهقی، ۲٦٤/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸/۱
كنز العمال للمتقی، ۹۲۹۱، ۲۰/٤ ☆
۱۶۵۳۔ السنن لابن ماجه ، باب الاقتصاد فی طلب المعیشة ، ۲۵٦/۱
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۱۰۰ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۳٤/۲
۱۶۵۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۸/۱ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۰٤/۱٤
المتهید لابن عبد البر ، ۲۸٤/۱ ☆ مسند الشهاب ۱۱۵۱

الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسَ نَفَثَ فِي رَوْعِي ، اِنَّ نَفْسًا لَنْ تَمُوْتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ أَجَلَهَا وَتَسْتَوْعِبَ رِزْقَهَا ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاجْمَلُوا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّ أَحَدُكُمْ اِسْتِبْطَآءَ الرِّزْقِ أَنْ يَّطْلُبَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى لَا يُنَالُ مَا عِنْدَهٗ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک روح القدس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مریگی جب تک کہ اپنی عمر اور اپنا رزق پورا نہ کرلے۔تو خدا سے ڈرو اور نیک طریقے سے تلاش کرو۔اور خبردار رزق کی درنگی تم میں کسی کو اس پر نہ لائے کہ نافرمانی خدا سے اسے طلب کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تو اسکی طاعت ہی سے ملتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۴

(۳) تلاش معاش کی فضیلت

۱۶۵۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ مِنَ الذُّنُوْبَ ذُنُوْبًا لَا يُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَلَا الصِّيَامُ وَلَا الْحَجُّ وَلَا الْعُمْرَةُ يُكَفِّرُهَا الْهُمُوْمُ فِي طَلَبِ الْمَعِيْشَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جنکا کفارہ نہ نماز ہو، نہ روزہ ہو، نہ حج ہو، اور نہ عمرہ ہو، ان کا کفارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں۔جو آدمی کو تلاش معاش حلال میں پہونچتی ہیں۔

۱۶۵۶۔ **عن** كعب بن عجرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: مر علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رجل فرأی اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من

۱۶۵۵۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۶۳/۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۳۱۵/۵
كنز العمال للمتقی، ۱۶۶۰۰، ۴۷۱/۶ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲۹۷/۱
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۱۸۷/۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱۴۸/۱
السلسة الضعيفة للالبانی ۹۲۴ ☆

۱۶۵۶۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۲۹/۱۹ ☆ اتحاف السادة لزبيدی، ۴۱۵
مجمع الزوائد لهيثمی، ۳۲۵/۴ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۳۳۷/۱
الترغيب و الترهيب لمنذری، ۵۲۴/۲ ☆

Marfat.com

جلده ونشطه ، فقالوا: يا رسول الله ! لو كان هذا فى سبيل الله ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:اِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى عَلٰى نَفْسِهٖ يَعُفُّهَا فَهُوَ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ، وَاِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى عَلٰى اَبَوَيْنِ شَيْخَيْنِ كَبِيْرَيْنِ فَهُوَ فِى سَبِيْلِ اللّٰهِ ، وَاِنْ كَانَ خَرَجَ يَسْعٰى ،رِيَآءً وَّمُفَاخِرَةً فَهُوَ فِى سَبِيْلِ الشَّيْطَانِ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسم کے پاس سے ایک شخص کا گزر ہوا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دیکھا کہ تیز وچست کسی کام کو جارہا۔عرض کی: یارسول اللہ! کیا خوب ہوتا کہ اگر اسکی یہ تیزی وچستی خدا کی راہ میں ہوتی ۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ شخص اپنے لئے کمائی کو نکلا ہے کہ سوال وغیرہ کی ذلت سے بچے تو اسکی یہ کوشش اللہ کی راہ میں ہی ہے۔ اور اگر اپنے بوڑھے ماں باپ کیلئے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے۔ ہاں اگر ریا وتفاخر کیلئے نکلا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۱

(۴) تلاش معاش میں دنیا وآخرت دونوں کو پیش نظر رکھے

۱۶۵۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:لَيْسَ بِخَيْرِ كُمْ مَنْ تَرَكَ دُنْيَاهُ لِاٰخِرَتِهٖ وَلَاٰخِرَتَهٗ لِدُنْيَاهُ حَتّٰى يُصِيْبَ مِنْهُمَا جَمِيْعًا،فَاِنَّ الدُّنْيَا بَلَاغٌ اِلَى الْاٰخِرَةِ ، وَلَا تَكُوْنُوْا كَلًّا عَلَى النَّاسِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں جو اپنی دنیا آخرت کیلئے چھوڑ دے۔ اور نہ جو اپنی آخرت دنیا کیلئے چھوڑ دے، بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے، کہ دنیا آخرت کا وسیلہ ہے۔ اپنا بوجھ دوسروں پر ڈال کر نہ بیٹھے رہو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت ہوا تلاش حلال اور فکر معاش اور تعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے اور بھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۱

۱۶۵۷۔ كنز العمال للمتقى، ٦٣٣٤، ٣/٢٣٨ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٢٣٨
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٤٦٥ ☆ السلسلة الصعيفة للالبانى، ٥٠٠

Marfat.com

(۵) قوت بازو کی کمائی افضل ہے

۱۶۵۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رجل من اصحابه: یا رسول الله ! ای الکسب افضل ؟ فقال: عَمَلُ الرَّجُلِ بِیَدِهٖ وَکُلُّ بَیْعٍ مَبْرُوْرٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک مرد نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوۃ والسلام، سب سے بہتر کسب کونسا ہے؟ فرمایا: اپنے ہاتھ کی مزدوری اور ہر مقبول تجارت کہ مفاسد شرعیہ سے خالی ہو۔

۱۶۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے۔

۱۶۶۰۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ اَمْسٰی کَالًّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ اَمْسٰی مَغْفُوْرًا لَهٗ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے مزدوری سے تھک کر شام ہو جائے۔ اسکی وہ شام مغفرت

۱۶۵۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۰/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۰/۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۱/۴ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۵/۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۲۳/۲
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۰/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۶۲/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۴۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۵۳، ۱۳/۴
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۱۷۲ ☆ الجامع الصغیر لسلیوطی، ۸۱/۱
۱۶۵۹۔ مجع الزوائد للهیثمی، ۲۰۰/۱۰ ☆ مجمع الجوامع للسیوطی، ۵۲۱۶
الدر المنثور للسیوطی، ۲۴۹/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰۶/۸
کشف الخفا للعجلونی، ۲۹۱/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۶/۱
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۸۷۷
۱۶۶۰۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۲۴/۲ ☆ مجمع الزوائد الهیثمی، ۶۲/۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۱۴، ۷/۴
المغنی للعراقی، ۹۱/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۹/۲

Marfat.com

ہوگی۔

۱۶۶۱۔ **عن** رکب المصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: طُوبٰی لِمَنْ طَابَ کَسَبُہٗ۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاک کمائی والے کیلئے جنت ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۰

(۸) کسب حلال ضروری ہے

۱۶۶۲۔ **عن** صفوان بن امیۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فجاء ہ عمروبن قرۃ فقال: یا رسول اللہ! ان اللہ قد کتب علی الشقوۃ، وما ارانی ارز ق الامن دفی یلفی، فأذن لی فی الغناء من غیر فاحشۃ! فقال: لَا اِذْنَ لَکَ وَلَا کَرَامَۃَ وَلَا نِعْمَۃَ، اِبْتَغِ عَلٰی نَفْسِکَ وَعَیَالِکَ حَلَالًا، فَاِنَّ ذٰلِکَ جِھَادٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰہِ، وَاعْلَمْ اَنَّ عَوْنَ اللّٰہِ تَعَالٰی مَعَ صَالِحِی التِّجَارَۃِ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ کہ عمرو بن قرہ آئے۔ اور عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے روزگاری مسلط کردی ہے۔ تو میں اب یہ سمجھتا ہوں کہ بغیر دف بجائے کوئی دوسری چیز میرا ذریعہ معاش نہیں بن سکتی۔ لہذا مجھے مکروہ گانوں کے علاوہ دوسرے گانوں کی اجازت عطا فرمادیں۔ فرمایا: میں تمہیں گانے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ تمہارے لئے نہ تو اچھا ہے اور نہ بزرگی کا کام۔ تم اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کیلئے حلال روزی حاصل کرو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔ جان لو۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ ہے۔ ۱۲م

۱۶۶۳۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۶۶۱۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۵۴۷/۳

۱۶۶۲۔ الاصابہ فی معرفۃ الصحابۃ لابن حرم ۵۵۶/۴

۱۶۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب بیع الحطب و الکلاء، ۳۱۹/۱

الصحیح لمسلم، زکوٰۃ، باب النھی عن المسئلۃ، ۳۳۳/۱

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النھی عن المسئلۃ، ۸۶/۱

علیه وسلم: وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَاَنْ یَّاخُذَ اَحَدُکُمْ حَبْلَهٗ فَیَذْهَبَ بِهٖ اِلَی الْجَبَلِ فَیَحْتَطِبَ ثُمَّ یَاْتِیَ بِهٖ فَیَحْمِلَهٗ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَیَاْکُلَهٗ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ النَّاسَ ، وَلَاَنْ یَّاخُذَ تُرَابًا فَیَجْعَلَهٗ فِی فِیْهِ خَیْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ یَّجْعَلَ فِی فِیْهِ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! آدمی رسی لیکر پہاڑ کو جائے لکڑیاں چنے، انکا گٹھا اپنی پیٹھ پر لاد کر لائے۔ اسے بیچ کر کھائے۔ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔ اور منہ میں خاک بھر لینا حرام نوالہ سے بہتر ہے۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۷۳

(۷) ناجائز کمائی

۱۶۶۴۔ **عن** رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَمَنُ الْکَلْبِ خَبِیْثٌ ، وَمَهْرُ الْبَغِیِّ خَبِیْثٌ ، وَکَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِیْثٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کتے کی قیمت لینا ناجائز، زنا کی خرچی حرام اور پچنہ لگانے والے کی کمائی ناجائز ہے۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۴۵

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷۷

۱۶۶۳۔ السنن للنسائی، زکاة، الاستحفاف عن المسئلة، ۲۷۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۷/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۳/۱۰
شرح السنة للبغوی، ۱۱۱/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۰۰، ۴۹۷/۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۷/۵ ☆ المؤطا لمالك، ۹۹۸

۱۶۶۴۔ الصحیح لمسلم، مساقاة، ۹ باب تحریم ثمن الکلب، ۱۹/۲
السنن لابی داؤد، البیوع، باب فی کسب الحجام، ۴۸۶/۲
الجامع للترمذی باب ما جاء فی ثمن الکلن، ۱۵۳/۱
السنن لابن ماجه، باب النهی عن ثمن الکلب، ۱۵۷/۱
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۵۲/۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۷/۹
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۶۴/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۷/۱
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۹۳/۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳۷۵/۴
التمهید لابن عبد البر، ۲۲۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶۲/۶
التفسیر لابن کثیر، ۵۹/۶ ☆

Marfat.com

(۸) جس کسب سے رزق ملے اسی کو اختیار کرے

۱۶۶۵۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ رُزِقَ فِی شَیْءٍ فَلْیَلْزَمْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسب سے روزی ملے اسے اختیار کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۱

۱۶۶۵۔ کنز العمال للمتقی، ۹۲۸۶، ۱۹/۴ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ۲۳۸
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۹۷۶/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۲۴۵/۱

Marfat.com

۲۔خرید وفروخت

(۱) مسلمان کے عقد پر عقد نہ کرو

۱۶۶۶۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی أن يستام الرجل علیٰ سوم أخيه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی مرد کو اسکے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرنے سے منع فرمایا۔۱۲م

(۲) معدوم کی بیع جائز نہیں

۱۶۶۷۔ **عن** حكيم بن حرام رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن بيع ما ليس عنده ۔

حضرت حکیم بن حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے منع فرمایا جو تمہارے پاس نہیں۔۱۲م

(۳) آدمی اپنی کمائی برباد نہ کرے

۱۶۶۸۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كَفٰى بِالْمَرْءِ اِثْمًا اَنْ يُّضِيْعَ مَنْ يَّقُوْتُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کیلئے یہ ہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنا رزق برباد کردے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۱/۶

۱۶۶۶۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم بيع الرجل على بيع اخيه ۳/۲

۱۶۶۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۲/۵ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۶۴/۲

۱۶۶۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی صلة الرحم، ۲۳۸/۱

المستدرك للحاكم ۴۱۵/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۶۰/۲

السنن الكبرى للبيهقی، ۴۶۷/۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۲۵/۴

المعجم الكبير للطبرانی، ۳۸۲/۱۲ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲۵۴/۱

شرح السنة للبغوی، ۳۴۲/۹ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۱۶۷/۴

التفسير للقرطبی، ۱۴۹/۴ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱۶۵/۲

Marfat.com

(۴) بلاضرورت جائداد نہ بیچو

۱۶۶۹۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَامِنْ عَبْدٍ يَّبِيْعُ تَالِدًا اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ تَالِفًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہو کر ہی رہتی ہے۔ ۱۲م

۱۶۷۰۔ **عن** معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ بَاعَ عِقْرَدَارٍ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ سَلَّطَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَلٰى ثَمَنِهَا تَالِفًا يَتْلُفُهٗ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۵

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے گھر کا ساز وسامان بے ضرورت فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہوجاتا ہے۔ ۱۲م

(۵) بیع کو قرض کی شرط سے مشروط نہ کرو

۱۶۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا يَحِلُّ سَلَفٌ وَبَيْعٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کی شرط پر کسی چیز کی بیع حلال نہیں۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرض لینے والا بضرورت قرض، قرض کے ساتھ کم مالیت کی شی زیادہ قیمت کو اگر اس طرح خریدے کہ وہ بیع اس قرض پر مشروط ہو تو بالاتفاق حرام ہے۔ اور اگر عقد قرض پہلے ہوا اور یہ بیع اس میں نصا یا دلالۃ مشروط نہ ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اجازت دیتے ہیں

۱۶۶۹۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸/۲۲۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۱۰
کنز العمال للمتقی، ۵۴۴۳، ۳/۵۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۳
۱۶۷۰۔ کنز العمال للمتقی، ۵۴۴۲، ۲/۵۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۰
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۳۲۷ ☆
۱۶۷۱۔ السنن لابی داؤد، باب فی الرجل بیع ما لیس عنده، ۲/۴۹۵

کہ یہ بیع بشرط قرض نہیں۔ بلکہ قرض بشرط بیع ہے۔اور قرض شروط فاسدہ سے فاسد نہیں ہوتا۔ اور راجح یہ ہے کہ یہ بھی ممنوع ہے کہ اگر چہ شرط مفسد قرض نہیں مگر یہ وہ قرض ہے جس کے ذریعہ سے ایک منفعت قرض دینے والے نے حاصل کی اور یہ ناجائز ہے۔لہذا ان صورتوں کو ترک کیا جائے۔اور قرض کا نام ہی نہ لیا جائے۔ بلکہ خالص بیع ایک وعدہ معینہ پر ہو۔اب نوٹ کی بیع روپئے کے عوض جائز ہوگی اگر چہ دس کا نوٹ سو کو بیچے۔اور دونوں صورتوں میں فرق وہی ہے جو قرآن عظیم نے فرمایا:واحل الله البیع وحرم الربوا ۔ مگر چاندی سونے کی بیع اب بھی جائز نہ ہوگی اور نوٹ کی جائز ہوگی۔قال البنی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم ۔اور یہ زیادہ قیمت دینا اگر چہ بحالت قرض ہے لیکن بوجہ بیع جائز ہے۔ اگر چہ اولی نہیں۔درمختار میں ہے شراء شئ بثمن غال لحاجة القرض ، یجوز و یکره والله تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ۷/۷۴

(۶) روپے کی بیع تفاضل کے ساتھ جائز ہے

۱۶۷۲۔**عن** أبی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَبِیْعُوا کَیْفَ شِئْتُمْ بَعْدَ أنْ یَّکُوْنَ یَدًا بِیَدٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب دو چیزیں اپنی نوع کے اعتبار سے مختلف ہوں تو جس طرح چاہو بیچو اس کے بعد کہ وہ دست بدست ہوں۔ ۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

روپے کا نوٹ پندرہ آنے کو بیچنا، خریدنا مطلقاً جائز ہے جبکہ باہم رضامندی سے ہو اور کوئی مانع شرعی عارض نہ ہو۔اسے سود سے کوئی علاقہ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۸۹

(قرض میں ایک صورت جواز کی یہ بھی ہے کہ) قرض دینے والا لینے والے کے ہاتھ کوئی متاع ادھار بیچے اور متاع اسکے قبضہ میں دیدے، پھر قرض لینے والا اس متاع کو کسی اور کے ہاتھ اتنے سے کم کو بیچے جتنے کو خود خریدی تا کہ وہ متاع بعینہا اسے پہونچ جائے اور اس سے

۱۶۷۲۔ نصب الرایة للزیلعی، ۴/۴

Marfat.com

قیمت لیکر قرض لینے والے کو دیدے تو قرض لینے والے کو قرض مل جائیگا اور دینے والے کو نفع حاصل ہو جائیگا۔

امام قاضی خاں نے فرمایا: اس حیلہ کا نام بیع عینہ ہے جسکو امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر فرمایا اور مشائخ بلخ نے فرمایا: بیع عینہ ان بیعوں میں سے ہے۔ کہ ہمارے بازاروں میں آج کل رائج ہیں۔ امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: عینہ جائز ہے اور اس پر ثواب ملیگا۔ اور فرمایا: کہ ثواب کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حرام یعنی سود سے بھاگنا ہے۔

فتح القدیر میں فرمایا کہ عینہ میں کوئی کراہت نہیں سوا خلاف اولیٰ کے۔ اس لئے کہ اسمیں قرض دینے کے اچھے سلوک سے روگردانی ہے انتہی، اور اسے بحر الرائق اور نہر الفائق اور در مختار وشرنبلالیہ وغیرہا نے برقرار رکھا۔ نیز فتح القدیر میں امام ابو یوسف نے فرمایا: یہ بیع مکروہ نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے صحابہ کرام نے اسے کیا۔ اسکی تعریف کی اور اسے سود نہ ٹھہرایا۔

تو جب بکثرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اسکا کرنا اور اسکی تعریف ثابت ہوئی تو اس سے عدول نہ ہوگا۔ اس لئے کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تقلید ہے۔ اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں انکی تقلید و پیروی کا حکم دیا۔ فتاوی رضویہ ۷/۱۷۴

Marfat.com

۳۔غبن وغصب وعاریت

(۱)غبن مذموم ہے

۱۶۷۳۔**عن** الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلْمَغْبُوْنُ لَا مَحْمُوْدٌ وَلَا مَأْجُوْرٌ۔

حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:غبن کھانے میں نہ ناموری ہے اور نہ ثواب۔

فتاوی رضویہ ۷/۱۷۶

(۲)غصب کا وبال

۱۶۷۴۔**عن** یعلی بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَّحْفِرَهُ حَتّٰى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَقْضِيَ بَيْنَ النَّاسِ۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لے لے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے کہ اس زمین کو کھودے یہاں تک کہ ساتویں طبقے کے ختم تک پہونچے۔ پھر قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اسکے گلے میں ڈالے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ختم ہو کر فیصلہ فرمادیا جائے۔

۱۶۷۵۔**عن** سعد بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال:قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَخَذَ شَيْئًا مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حِلِّهٖ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِيْنَ، لَايُقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۶۷۳۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۷۵/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۸۷، ۱۹/۴
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۵۲/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۸۲/۲
۱۶۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۳/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۴/۵
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۵/۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۹۵۳۳
موارد الظمئان للهيثمی، ۱۱۶۷ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۲۴۰

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قدر زمین ناجائز طور پر لے اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں سے اسکے گلے میں طوق ڈالے، نہ اسکا فرض قبول ہو نہ نفل۔ فتاوی رضویہ ۱۴۰/۸

(۳) عاریت کا مال واپس کرے

۱۶۷۶۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عَلَى الْيَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰى تُؤَدِّيَهُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس ہاتھ سے مال لیا اسی ہاتھ سے واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۱۳/۴

۱۶۷۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما جاء فی سبع ارضین، ۴۵۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۷/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹۸/۶
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۷۶/۴ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۹۹/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۸۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۰۳۴۹، ۶۳۹/۱۰
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۷۱/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۶/۳
المصنف لابن ابی شیبة، ۵۶۵/۶ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۹/۱
۱۶۷۶۔ السنن لابن ماجه، العاریة، ۱۷۵/۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ۸/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۳۸/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۹۰/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۴۱/۵
شرح السنة للبغوی، ۲۲۶/۸ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۵۳/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۵۲/۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳۷۶/۳
المصنف لابن ابی شیبة، ۱۴۶/۶ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۵۰۰/۱
کشف الخفاء للعجلونی، ۹۰/۲ ☆

Marfat.com

۴۔اجرت ومزارعت

(۱)اجرت ادا کرو

۱٦٧٧۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:قال الله تعالیٰ : ثَلٰثَةٌ أنَا خَصمُهُم یَوم الْقِیَامَةِ ، رَجُلٌ أعطٰی بِی ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَکَلَ ثَمَنَهٗ ، وَرَجُلٌ اِستَاجَرَ أجِیرًا فَاستَوفٰی مِنهُ وَلَم یُعطِ أجرَهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قیامت کے دن تین شخصوں کا میں مدعی ہونگا۔ایک وہ جس نے میرا عہد دیا پھر عہد شکنی کی ، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اسکی قیمت کھائی، تیسرا وہ جس نے کسی شخص کو مزدوری میں لیکر اپنا کام تو اس سے پورا کرالیا اور مزدوری پوری نہ دی۔ فتاوی رضویہ ۸/ ۱۴۷

(۲)تعویذ پر اجرت جائز ہے

۱٦٧٨۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: ان نفرا من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مرو ابماء فیهم لدیغ او سلیم ، فعرض لهم رجل من اهل الماء فقال: هل فیکم من راق ؟ اِن فی الماء رجلا لدیغا اوسلیما ، فانطلق رجل منهم فقرأ بفاتحة الکتاب علی شاة فبرأ فجاء بالشاة الی اصحابه فکرهوا ذاك وقالوا: أخذت علی کتاب الله اجرا، حتی قدمو ا الی المدینةفقالوا: یا رسول الله ! اخذ علی کتاب الله اجرا ، فقا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۱٦٧٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم من باع حرام، ۲۹۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب اجر الاجرا، ۱۷۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۱۱/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۱٤/٦ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۳۵۹/۲
نصب الرایة للزیلعی، ۱۳۲/٤ ☆

۱٦٧٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشرط فی الرقیة الخ، ۸۵٤/۲
السنن الکبری للبیهقی، ٤۳۰/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۳۳۵/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٦۱۳۱،
کنز العمال للمتقی، ۹۳۳۹، ۳۰/٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤۵۱/٤

Marfat.com

وسلم: اِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کا گذر چشمے والوں کے پاس سے ہوا جن میں سے ایک آدمی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا تھا۔ان میں سے ایک آدمی صحابہ کرام کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ حضرات میں کوئی سانپ یا بچھو کے کاٹے کا دم جانتا ہے؟ کیونکہ چشمے والوں میں سے ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ان میں ایک صاحب گئے اور کچھ بکریوں کے بدلے سورۂ فاتحہ پڑھکر دم کردیا۔وہ ٹھیک ہوگیا۔اور یہ بکریاں لیکر اپنے ساتھیوں کے پاس آگئے۔ساتھیوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا آپ نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔چنانچہ یہ تمام حضرات مدینہ شریف پہونچے تو بارگاہ رسالت میں واقعہ عرض کیا: حضور نے ارشاد فرمایا: جن باتوں کی تم مزدوری لیتے ہو ان میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سب سے زیادہ اجرت کی مستحق ہے۔۱۲م

۱۶۷۹۔**عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال: ان ناسا من اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أتوا علی حی من أحیاء العرب فلم یقروهم ، فبینما هم کذلك اِذ لدغ سید اولئك فقالوا: هل معکم من دواء أوراق؟ فقالوا انکم لم تقرو نا ولا نفعل حتی تجعلو ا لنا جعلا، فجعلو لهم قطیعا من الشاة ، فجعل یقرء بأم القرآن ویجمع بزاقه وتیفل فبرأ، فأتوا بالشاء فقالوا: لا نأخذه حتی نسأل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله فضحك وقال: وَمَا اِدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ، خُذُوهَاوَاضْرِبُوا لِی بِسَهْمٍ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کچھ حضرات عرب کے ایک قبیلہ

۱۶۷۸۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۷۷/۳　☆　مشکوة المصابیح للتبریزی، ۷۹۸۵
السنن للدار قطنی، ۹۵/۳　☆　لسان المیزان لابن حجر، ۳۱۸/۲
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲۶۱/۱　☆　تذکرة الموضوعات للفتنی، ۸۱
موارد الظمئان للهیثمی، ۱۱۳۱　☆　الدر المنثور للسیوطی، ۴۸
۱۶۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرقی بالقرآن و المعوذات ، ۸۵۴/۲
الصحیح لمسلم، باب جواز الاجرة علی الرقیة ، ۲۲۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۴/۳　☆　فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۱۱۳/۱　☆

Marfat.com

کے پاس گئے تو انہوں نے انکی مہمان نوازی نہ کی۔اسی اثنا میں انکے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ تو انہوں نے کہا: کیا آپ لوگوں کے درمیان کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا: چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہ کی لہذا ہم بغیر اجرت تمہارے ساتھ کچھ نہیں کریں گے۔انہوں نے بکریاں دینا منظور کیا۔چنانچہ ایک صحابی نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور لعاب جمع کر کے اس جگہ پر تھوک دیا۔اسکی تکلیف دور ہوگئی۔وہ بکریاں لیکر آئے تو صحابہ کرام نے فرمایا: ہم جب تک اس سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معلومات نہیں حاصل کرلیں گے بکریاں نہیں لیں گے۔حضور نے یہ سنکر تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: خیر بکریاں لے لو اور ان میں میرا حصہ بھی ہے۔　　فتاوی رضویہ ۱۸۲/۸

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے محض تعویذ اور دم کرنے کیلئے قرآن پڑھنے پر اجرت لینے کا جواز معلوم ہوا مطلق تلاوت اور تعلیم قرآن پر اجرت کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔لہذا یہ حدیث امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے خلاف ہرگز نہیں کہ امام اعظم تلاوت و تعلیم قرآن پر اجرت کو ناجائز قرار دیتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

تعلمو االقرآن ولاتاکلوا به ، یعنی تعلیم قرآن کی کمائی نہ کھاؤ۔ عمدۃ القاری۔

(۳) کام ختم ہوتے ہی مزدور کی اجرت ادا کرو

۱۶۸۰۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہماقال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اَلَمْ تَرٰی اِلَی الْعُمَّالِ یَعْمَلُوْنَ فَاِذَا فَرَغُوْا مِنْ اَعْمَالِهِمْ وَفَوْا اُجُوْرَهُمْ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تو نے نہ دیکھا کہ مزدور کام کرتے ہیں جب اپنے عمل سے فارغ ہوتے ہیں۔اس وقت پوری مزدوری پاتے ہیں۔

۱۶۸۱۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی

۱۶۷۰۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۸٤/۱

۱۶۸۱۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱۸٤/۱

Marfat.com

علیه وسلم: اَلْعَامِلُ اِنَّمَا یُوَفّٰی اَجْرُہٗ اِذَا قَضٰی عَمَلُہٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عامل کو اسی وقت اجر کامل دیا جاتا ہے جب عمل تمام کر لیتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۷۷۸

(۴) تعلیم قرآن پر اجرت کا حکم

۱۶۸۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: علمت ناسا من اهل الصفة القرآن والكتابة فاهدى الى رجل منهم قوسا ، فقلت : ليست بمال وارمى عنها فى سبيل الله ، فسألت رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم عنهافقال: اِنْ سَرَّكَ اَنْ تُطَوَّقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبِلْهَا۔ فتاوی رضویہ ۸/۲۱۲

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے چند حضرات کو قرآن کی تعلیم دی اور لکھنا سکھایا۔ تو ان میں سے ایک صاحب میرے پاس بطور ہدیہ ایک کمان لائے۔ میں نے سوچا یہ کوئی مال نہیں اور مجھے جہاد میں کام آئیگی۔ پھر میں نے حضور سے اسکے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اگر تم جہنم کا طوق گلے میں ڈالنا چاہتے ہو تو قبول کرلو۔۱۲م

(۵) بٹائی پر زراعت کا حکم

۱۶۸۳۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهماقال: سمعت رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم يقول: مَنْ لَمْ يَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْيُؤْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو بٹائی نہ چھوڑے وہ اللہ ورسول سے لڑائی کا اعلان کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ باتباع جماعت صحابہ وتابعین محرمین مانعین

۱۶۸۲۔ السنن لابن ماجه ، باب الاجر على تعليم القرآن، ۱/۱۵۷

۱۶۸۳۔ السنن لابی داؤد، البيوع ، باب فى الخابرة ، ۲/۴۸۳

الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۵۴۳

Marfat.com

حرام وفاسد جانتے ہیں۔ بایں ہمہ صاحبین نے بوجہ تعامل اجازت دی اور اسی پر فتوی قرار پایا۔

فتاوی رضویہ ۸/۲۱۳

Marfat.com

۵۔قرض وسود

(۱)ہر قرض جس سے منفعت مقصود ہو سود ہے

۱۶۸۴۔**عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَرِبٰوا۔

حضرت امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر قرض جو منفعت کمائے سود ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۵

(۲)سود کی لعنت

۱۶۸۵۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آکل الربوا و مأکله و شاهد یه و کاتبه۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے گواہ وکاتب پر لعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ ۷/۷۵

۱۶۸۶۔**عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهماقال:لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم آکل الربوا ومؤکله و کاتبه وشاهدیه وقال: هم سواء۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۶۸۴۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵/۳۵۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۵۱۶، ۶/۲۳۸
ارواء الغلیل للالبانی، ۵/۲۳۵ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۳۷۳
۱۶۸۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اکل الربوا ۱/۱۴۵
السنن لابن ماجه، باب التعلیظ فی الربا، ۱/۱۶۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۶
السنن لابی داؤد، باب فی اکل الربوا، ۲/۴۷۳
۱۶۸۶۔ الصحیح لمسلم، باب الربوا، ۲/۲۷
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۱۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۴۴۶
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۵۳۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۶۷

Marfat.com

علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اور اسکے کاتب وگواہ سب پر لعنت فرمائی۔ اور فرمایا: وہ سب برابر گنہگار ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۷/۷۵

(۳) سود کی مذمت

۱۶۸۷۔ **عن** کعب الأحبار رضی الله تعالیٰ عنه قال: لان ازنی ثلث وثلثین زنیة احب الی من ان آکل درهما ربا یعلم الله انی اکلته من ربا۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک مجھے اپنا تینتیس بار زنا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ سود کا ایک درم کھاؤں۔ جسے اللہ عزوجل جانے کہ میں نے سود کھایا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں:

سود جس طرح لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے۔ مگر شریعت مطہرہ کا قاعدہ مقرر ہے کہ الضرورة تبیح المحظورا ت ، اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ محتاج کو سودی قرض لینا جائز ہے۔ محتاج کے یہ معنی جو واقعی حقیقی ضرورت قابل قبول شرع رکھتا ہو کہ اسکے بغیر چارہ ہو، نہ کسی طرح بے سودی روپیہ ملنے کا یارا۔ ورنہ ہرگز جائز نہ ہوگا۔ جیسے لوگوں میں رائج ہے کہ اولاد کی شادی کرنی چاہی۔ سو روپے پاس ہیں ہزار روپے لگانے کو جی چاہا تو سودی نکلوائے، یا مکان رہنے کو موجود ہے دل پکے محل کو ہوا۔ سودی قرض لیکر بنایا یا دوسو کی تجارت کرتے ہیں۔ قوت اہل وعیال بقدر کفایت ملتا ہے۔ نفس نے بڑا سوداگر بننا چاہا۔ پانچ چھ سو سودی نکلوا کر لگوادئے یا گھر میں زیور وغیرہ موجود ہے جسے بیچ کر روپیہ حاصل کر سکتے ہیں۔ نہ بیچا بلکہ سودی قرض لیا وعلی هذا القیاس۔ صدہا صورتیں ہیں کہ یہ ضرورت نہیں۔ تو ان میں حکم جواز نہیں ہوسکتا اگرچہ لوگ اپنے زعم میں ضرورت سمجھیں۔ ولہذا قوت اہل وعیال کیلئے سودی قرض لینے کی اجازت اسی وقت ہوسکتی ہے جب اسکے بغیر کوئی طریقہ بسر اوقات کا نہ ہو، نہ کوئی پیشہ جانتا ہو، نہ نوکری ملی ہے جس کے ذریعہ سے دال روٹی اور موٹا کپڑا محتاج آدمی کی بسر اوقات کے لائق مل سکے۔ ورنہ اس قدر پا سکتا ہے تو سودی روپے سے تجارت پھر وہی تونگری کی ہوس ہوگی نہ ضرورت قوت۔ رہا ادائے قرض کی نیت سے سودی قرض لینا اگر جانتا ہے کہ اب ادا

۱۶۸۷۔ المسند الحمد بن حنبل، ۲۲۵/۵

نہ ہوا تو قرض خواہ قید کرائے گا۔ جس کے باعث بال بچوں کو نفقہ نہ پہونچ سکے گا۔ اور ذلت وخواری علاوہ اور فی الحال اسکے سوا کوئی شکل ادا کی نہیں تو رخصت دی جائیگی کہ ضرورت متحقق ہولی۔ حفظ اور تحصیل قوت کی ضرورت ہوتو خود ظاہر۔ اور ذلت ومطعونی سے بچنا بھی ایسا امر ہے کہ جسے شرع نے بہت مہم سمجھا اور اسکے لئے بعض محظورات کو جائز فرمایا۔

مثلاً شریر شاعر جو امراء کے پاس قصائد مدح لکھ کر لے جاتے ہیں کہ خاطر خواہ انعام نہ پائیں تو ہجو سنائیں۔ انہیں اگر چہ وہ انعام لینا حرام ہے اور جس چیز کا لینا جائز نہیں دینا بھی روا نہیں۔ پھر یہ لوگ کہ اپنی آبرو بچانے کو دیتے ہیں خاص رشوت دیتے ہیں اور رشوت دینا صریح حرام ہے۔ بایں ہمہ شرع نے حفظ آبرو کیلئے انہیں دینا دینے والے کے حق میں روا فرمایا اگر چہ لینے والے کو بدستور حرام محض ہے۔　　فتاوی رضویہ ۷/۸۳

(۴) سود کھانا زنا سے بدتر کام ہے

۱۶۸۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَكَلَ دِرْهَمًا مِنَ رِّبٰوا فَهُوَ مِثْلُ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنِيَّةٍ، وَمَنْ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ أَوْلٰى بِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم سود کھانا تینتیس بار زنا کے برابر ہے، اور جسکا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اسکی زیادہ مستحق ہے۔

۱۶۸۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَدِرْهَمٌ يُصِيْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبٰوا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِيْنَ زَنِيَةً يَزْنِيْهَا فِي الْإِسْلَامِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت تر ہے تینتیس بار زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔

۱۶۸۸۱۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۲۱۱/۳ ☆ تذکرة الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۲٤

۱۶۸۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۳٦٦/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٦۳

Marfat.com

۱۶۹۰۔ **عن** عبد الله بن حنظلة غسيل الملائكة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : دِرْهَمُ رِبًا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سِتٍّ وَّثَلٰثِيْنَ زَنِيَةً۔

حضرت عبداللہ بن حنظلۃ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا ایک درہم کہ آدمی دانستہ کھائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۶۹۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الدِّرْهَمَ يُصِيْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ فِی الْخَطِيْئَةِ مِنْ سِتٍّ وَّ ثَلٰثِيْنَ زَنِيَةً يَزْنِيْهَا الرَّجُلُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک مرد کے چھتیس بار زنا کرنے سے گناہ میں زیادہ ہے۔

۱۶۹۲۔ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَدِرْهَمُ رِبًا أَشَدُّ جُرْمًا عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ سَبْعٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنِيَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۶۹۰۔ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۷/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۴۴۶/۵
كنز العمال للمتقی، ۹۷۶۱، ۱۰۶/۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۱۷/۴
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۲۸۲۵ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۳۶۷/۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۲۵۶/۱ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۱۰۳۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۵/۵ ☆ السنن للدار قطنی، ۱۶/۳
تاريخ دمشق لابن عساكر، ۳۷۳/۷ ☆ المغنی للعراقی، ۹۱/۲
۱۶۹۱۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۷۳۵/۷ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۵۴۷۵
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۷/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۳۶۴/۱
المغنی للعراقی، ۱۳۹/۳ ☆ الكامل لابن عدی،
اللآلی المصنوعة للسيوطی، ۸۳/۲ ☆
۱۶۹۲۔ كنز العمال للمتقی، ۹۷۸۰، ۱۰۹/۴ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے یہاں سینتیس زنا سے بڑھ کر ہے۔

۱۶۹۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْبًا أَيْسَرُ هَا كَالَّذِی يَنْكِحُ أُمَّهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجے ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

۱۶۹۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اَلرِّبَا سَبْعُوْن بَابًا أَدْنَا هَا كَالَّذِی يَقَعُ عَلیٰ أُمِّهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجہ ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

۱۶۹۵۔ **عن** الأسود بن وهب بن عبد مناف بن زهرة الزهری القرشی خال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ورضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ الرِّبَا أَبْوَابُ، اَلْبَابُ مِنْهُ عَدْلٌ بِسَبْعِيْنَ حُوْبًا، أَدْنَاهُ فَجْرَةٌ كَاِضْطِجَاعِ الرَّجُلِ مَعَ أُمِّهٖ۔

حضرت اسود بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماموں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کے کئی دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ برابر ستر گناہ کے ہے جن میں سب سے ہلکا گناہ ایسا

۱۶۹۳۔ السنن لابن ماجه ، باب التغليظ فی الربا، ۲/۱۶۵
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۲۷۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۷/۵۳۷
الترغيب والترهيب للمنذری ، ۳/۸ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۵۰۸
كنز العمال للمتقی، ۹۷۵۵ ، ۴/۱۰۵ ☆ المغنی للعراقی، ۳/۳۲۳
۱۶۹۴۔ السنن لابن ماجه ، باب التغليظ فی الربا، ۲/۱۶۵
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳/۶ ☆
۱۶۹۵۔ الجامع الكبير للطبرانی ۲/۲۵۴ ☆

Marfat.com

ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہونا۔

۱۶۹۶۔ **عن** رجل من الأنصار رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلرِّبَا أَحَدٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، او قال: ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، أَهْوَنُهَا مِثْلَ اِتْیَانِ الرَّجُلِ اُمَّهٗ۔

ایک انصاری صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود اکہتر دروازے ہیں۔ یا فرمایا: تہتر گناہ جن میں سب سے ہلکا ایسا جیسے آدمی کا اپنی ماں سے جماع کرنا۔

۱۶۹۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، أَدْنَا هُنَّ مِثْلَ اِتْیَانِ الرَّجُلِ اُمَّهٗ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے بہتر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے صحبت کرنا۔

۱۶۹۸۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ أَبْوَابَ الرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، أَدْنَاهَا كَالَّذِی یَأْتِی اُمَّهٗ فِی الْاِسْلَامِ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کے دروازے بہتر گناہ ہیں۔ سب میں کمتر ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کرنا۔

۱۶۹۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۳۱۴/۸　☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۲۷/۸
۱۶۹۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۷/۴　☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۷۱
الکامل لابن عدی، ۳۹۱/۶　☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۷/۱
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۱۳۶　☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۷/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۸/۳　☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۸۴/۲
کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۹، ۱۰۵/۴　☆ المطالب العالیة لابن حج، ۲۷۰۵
۱۶۹۸۔ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۰۷۶　☆ کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۶، ۱۰۵/۴

Marfat.com

۱۶۹۹۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلرِّبَا ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، أَیْسَرُهَا مِثْلَ أَنْ یَّنْکَحَ الرَّجُلَ اُمَّهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے تہتر دروازے ہیں، سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۱۷۰۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الرِّبَا نِیْفَ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، أَهْوَنُهُنَّ مِثْلَ مَنْ أَتٰی اُمَّهٗ فِی الْاِسْلَامِ ، وَدِرْهَمٌ مِنْ رِبَا أَشَدُّ مِنْ خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ زِنْیَةً۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے کچھ اوپر ستر دروازے ہیں۔ان میں سب سے ہلکا ایسا ہے کہ مسلمان ہوکر اپنی ماں سے زنا کرے۔اور سود کا درہم پینتیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۷۰۱۔**عن** امیر المؤمنین عثمان غنی ذی النورین رضی الله تعالیٰ عنهم قال: الربا سبعون بابا۔ أهونها مثل نکاح الرجل امه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود کے ستر دروازے ہیں، ان میں آسان تر اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۱۷۰۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال:الربا اثنان وسبعو نحوبا، أصغر ها کمن أتی اُمه فی الاسلام ودرهم من الربا اشد من بضع وثلثین زنیة۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپنے ارشاد فرمایا: سود بہتر گناہ ہے، سب میں چھوٹا بحالت اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے۔اور سود کا ایک درم کئی

۱۶۹۹۔ المستدرك للحاكم، ۳۷/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۶۶/۱
اتحاف السادة للزبيدی، ۳۲۷/۸ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲۷۶/۱

۱۷۰۰۔ الترغيب والترهيب للمنذری، ۸/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۹۶/۶
۱۷۰۱۔ كنز العمال للمتقی، ۱۰۱۰۳، ۱۹۰/۴
۱۷۰۲۔ كنز العمال للمتقی، ۹۷۵۹، ۱۰۵/۴

Marfat.com

اوپر تیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۷۰۳۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال : الربا ثلثة وسبعون حوبا، ادناها کمن اتی امه فی الاسلام ،ودرهم من الربا کبضع وثلثین زنیة ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سود میں تہتر گناہ ہیں، سب میں کم ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے جماع کرنا،اور سود کا ایک درم چند اور تیس زنا کے مانند ہے۔　　فتاوی رضوی ۷/۸۲

(۵) سود اور اس سے بچنے کی صورت

۱۷۰۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء بلال بتمر برنی فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مِنْ أَیْنَ هٰذَا ؟فقال بلال: تمر کان عندنا ردئ فبعت منه صاعین، بصاع لمطعم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عند ذلك:أَوَّهُ عَیْنُ الرِّبَا، لَاتَفْعَلْ ، وَلٰکِنْ اِذَا أَرَدْتَ انْ تَشْتَرِیَ التَّمَرَ فَبِعْهُ بِبَیْعٍ آخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خرمائے برنی لیکر حاضر ہوئے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ تم کہاں سے لائے؟ حضرت بلال نے عرض کیا: ہمارے پاس خراب چھوارے تھے ہم نے انکے دوصاع کے بدلے ان کا ایک صاع خریدا تا کہ حضور کی خدمت میں پیش کروں۔حضور نے یہ سنکر ارشاد فرمایا: اف یہ تو خاص ربا ہے۔ایسا نہ کر مگر جب انکو خریدنا چاہو تو اپنے چھواروں کو کسی اور چیز سے بیچ کر اس شی کے بدلے انکو خریدو۔

۱۷۰۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۷۰۳۔ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۱۴، ۱۹۳/۴

۱۷۰۴۔ الصحیح لمسلم، باب الربوا، ۲۶/۲

الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اراد بیتع تمر الخ، ۲۹۳/۱

۱۷۰۵۔ الصحیح لمسلم باب الربوا، ۲۶/۲ ☆ المؤطا لمالك، ۲۲۳

الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا اراد البیع تمر الخ، ۲۹۳/۱

السنن الکبری لبیهقی، ۲۹۱/۵ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۲۲/۲

فتح الباری للعسقلانی، ۳۹۹/۴ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۱۲۶/۵

Marfat.com

علیه وسلم استعمل رجلا علی خیبر فجاء ہ بتمر جنیب فقال له رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اکل تمر خیبر هکذا ؟ قال:لا، والله! یارسول الله انا لناخذ الصاع من هذا باٰصاعین والصاعین بالثلث ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: فَلَا تَفْعَلْ! بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيبًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیبر پر صوبہ دار بنا کر بھیجا۔ وہ خدمت اقدس میں خرمائے جنیب لیکر حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خیبر کے سب چھوارے ایسے ہی ہیں؟ عرض کی: نہیں، خدا کی قسم یارسول اللہ! ہم اس میں کا ایک صاع دو صاع کو اور دو صاع تین صاع کو لیتے ہیں۔ فرمایا: ایسا نہ کرو۔ اپنے چھوارے روپیوں سے بیچ کر ان روپیوں سے یہ چھوارے خرید لو۔ فتاوی رضویہ ۷/ ۱۹۵

(۶) قرض ادا کی نیت سے لوتا کہ اللہ کی مدد شامل حال رہے

۱۷۰۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ أَدَآءَ هَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کے مال بہ نیت ادا لے اللہ تعالیٰ اسکی طرف سے ادا فرما دیتا ہے۔ اور جو تلف کر دینے کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کر دیتا ہے۔

۱۷۰۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من اخذ اموال الناس ، ۳۲۱/۱
السنن لابن ماجه ، باب من ادان دینا الخ، ۱۷۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۱/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۵۴/۵
کنز العمال لمتقی، ۱۵۴۲۹، ۲۲۱/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۴/۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰۲/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۹۲/۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۹۷/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۹۱۰
التفسیر للقرطبی، ۴۱۶/۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۳۰۳/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۹/۲ ☆

Marfat.com

۱۷۰۷۔ **عن** میمون الکروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَدَانَ دَيْنًا يَنْوِيْ قَضَآءَهٗ أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت میمون کروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی دین لیکر ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی طرف سے ادا فرمادیگا۔

۱۷۰۸۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ حَمَلَ مِنْ أُمَّتِيْ دَيْنًا ثُمَّ جَهَدَ فِيْ قَضَآءِهٖ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَّقْضِيَهٗ فَأَنَا وَلِيُّهٗ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جومیرا امتی دین کا بار اٹھائے پھر اسکے ادا میں کوشش کرے پھر بے ادا کئے مرجائے تو میں اسکا ولی وکفیل ہوں۔

۱۷۰۹۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ وَفِيْ نَفْسِهٖ وَفَآءَهٗ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضٰى غَرِيْمَهٗ بِمَاشَآءَ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی دین کا معاملہ کرے اور دل میں اسکے ادا کا ارادہ رکھے پھر مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائیگا اور اسکے قرض خواہ کو جیسے چاہے گا راضی کردیگا۔

فتاوی رضویہ ۷/۸۴

۱۷۰۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۳۵۴ ☆
کنزالعمال للمتقی، ۱۵۴۲۷، ۶/۲۲۱ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۰ ☆
۱۷۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۷۴ ☆
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۵۹۸ ☆
۱۷۰۹۔ المستدرك للحاكم ۲/۲۳ ☆
کنز العمال للمتقی، ۱۵۴۴۵، ۶/۲۲۵ ☆

اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۵۰۲
المغنی للعراقی، ۲/۸۳
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۳۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۵۹۷

(۷) قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا جائز ہے

۱۷۱۰۔ **عن** جابربن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: اتیت النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو فی المسجد، قال مسعر اراه قال: ضحی، فقال: صل رکعتین، وکان لی علیه دین فقضانی وزادنی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے۔ حضرت مسعر بن کدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ حضرت جابر نے یہ بھی کہا کہ چاشت کا وقت تھا سرکار نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھو۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میرا سرکار کی طرف کچھ قرض تھا تو آپ نے ادا فرمایا اور کچھ زیادہ بھی عطا فرمایا۔۱۲م

۱۷۱۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان لرجل علی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم سن من الابل فجاء ه یتقاضاه فقال: اعطوه فطلبوا سنه فلم یجدوا له الاسنا فوقها فقال: اعطواه فقال: او فیتنی اوفی الله لك، قال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ خَیارَکُم اَحسَنُکُم قَضآءً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب ایک شخص کا اونٹ قرض میں آرہا تھا۔ تو وہ تقاضا کرنے آگیا۔ سرکار نے فرمایا: ادا کردو۔ صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا اونٹ نہیں ملا بلکہ اس سے زیادہ عمر والا ملا۔ سرکار نے فرمایا: وہی دیدو۔ وہ قرض خواہ کہنے لگا۔ آپ اگر مجھے پورا عطا فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپکو بھی ایسا ہی کامل عطا فرمائیگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم میں بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی اچھے طور پر کرتا ہے۔

۱۷۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء، ۳۲۲/۱
الصحیح لمسلم، باب جواز افتراض الحیوان، ۳۰/۲
۱۷۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء ۳۲۲/۱
الصحیح لمسلم، باب جواز اقتاض الحیوان، ۳۰/۲
السنن للنسائی، الترغیب فی حسن القضاء، ۲۰۳/۲
التفسیر للبغوی، ۳۰۳/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹۳/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸۲/۴ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱۸۸/۱

Marfat.com

۱۷۱۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا تقاضارسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فأغلظ له فهم به أصحابه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:دَعُوْهُ فَاِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وقال: اِشْتَرُوْالَهٗ بَعِیْرًا فَأَعْطُوْهُ اِیَّاهُ ، فطلبوه فلم یجدوا الاسنا أفضل من سنه فقال:اِشْتَرُوْهُ فَأَعْطُوْهُ اِیَّاهُ، فَاِنَّ خَیْرَکُمْ أَحْسَنُکُمْ قَضَآءً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اپنے قرض کا تقاضا کیا جس میں وہ سختی سے پیش آیا۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسکی اس سخت گفتگو کا جواب دینا چاہا جس سے سرکار نے روک دیا اور فرمایا: حقدار کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کچھ کہے۔ پھر سرکار نے ارشاد فرمایا: اسکے لئے اونٹ خریدو اور اس کو دیدو۔ صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا نہ ملا بلکہ اس سے عمر و قیمت میں زیادہ مل رہا تھا۔فرمایا: اسی کو خرید کر اسے دیدو۔ پھر فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی بہتر طریقے پر کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جبکہ قرض پر زیادہ دینا لفظا موعود، نہ عادۃ معہود، تو معنیٰ ربا یقیناً مفقود خصوصاً جبکہ خود لفظوں میں نفی ربا کا ذکر موجود، بلکہ یہ صرف ایک نوع احسان وکرم ومروت ہے۔ اور بیشک مستحب وثابت بہ سنت، کما فی الاحادیث المذکورۃ۔

مگر محل اسکا وہاں ہے کہ یا تو وہ زیادت قابل تقسیم نہ ہو۔ مثلاً ساڑھے نو روپے آتے تھے دس پورے دئے کہ اب بقدر نصف روپے کی زیادتی ہے اور ایک روپیہ دو پارہ کرنے کے

۱۷۱۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی استقراض البعیر، ۱۵۸/۱
السنن لابن ماجه، باب حسن القضاء، ۱۷۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۱۶/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۵۱/۵
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۳۹/۴ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۶۸/۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۹۰۶ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳۴/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰۳/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۹۴/۸
المغنی للعراقی، ۸۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۴۷. ۱۰۵/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸۳/۴ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۳۸۶

Marfat.com

لائق نہیں۔یا قابل تقسیم ہوتو جدا کر کے دے۔ مثلاً دس آتے تھے وہ دیکر ایک روپیہ احساناً الگ دیا۔تو ان صورتوں میں یہ زیادتی حلال ہو جائیگی۔اور اگر قابل تقسیم تھی اور یونہی مخلوط ومشاع دی۔مثلاً دس آتے تھے گیارہ یکمشت دئے۔دس آتے ہیں اور ایک احساناً۔تو نہ ہبہ صحیح ہوگا اور نہ لینے والا اس زیادت کا مالک۔　　فتاوی رضویہ ۷/۹۰

(۸) قرضدار کو مہلت دینے پر اجر

۱۷۱۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ نَفَّسَ عَنْ غَرِيْمِهٖ أَوْ مَحٰى عَنْهُ كَانَ فِی ظِلِّ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے قرض دار کو مہلت دے یا قرض معاف کردے وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا۔

(۹) قرض معاف کرنے والا اجر عظیم کا مستحق

۱۷۱۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كَانَ فِی الْأُمَمِ السَّابِقَةِ رَجُلٌ عَاصٍ يَمْحُو عَنِ الْمُسْتُقْرِضِيْنَ، اِذَا مَاتَ عَفَااللّٰهُ عَنْهُ وَقَالَ تَبَارَكَ وَتَعَالیٰ : اِذَا كَانَ يَعْفُوْ فَأَنَا أَحَقُّ بِذٰلِكَ مِنْهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگلی امتوں میں ایک گنہگار شخص تھا جو لوگوں کے قرض معاف کردیا کرتا تھا۔جب اسکا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو بخش دیا۔اور پروردگار عالم نے فرمایا: جب وہ معاف کردیا کرتا تھا تو میں اس سے زیادہ حقدار ہوں۔

۱۷۱۳۔ الصحیح لمسلم، باب انظار المعسر و التجاوز الخ، ۱۸/۲
المسند لاحمدبن حنبل، ۳۰۰/۵　☆ السنن للدارمی، ۲۶۲/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۹/۱　☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۳۷۹، ۲۱۱/۶
شرح السنة للبغوی، ۱۹۹/۸　☆ التفسیر لابن کثیر، ۴۹۱/۱
۱۷۱۴۔ الصحیح لمسلم، باب فضل انظار المعسر و التجاوز ،الخ، ۱۸/۲
الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن التقاضی، ۳۲۲/۱

Marfat.com

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت اپنا مہر معاف کردے تو بیشک یہ نیک کام ہے اور اس پر بڑے ثواب کی امید ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۸۸

۱۲



ابواب

قسم وکفارہ ۴۱۷

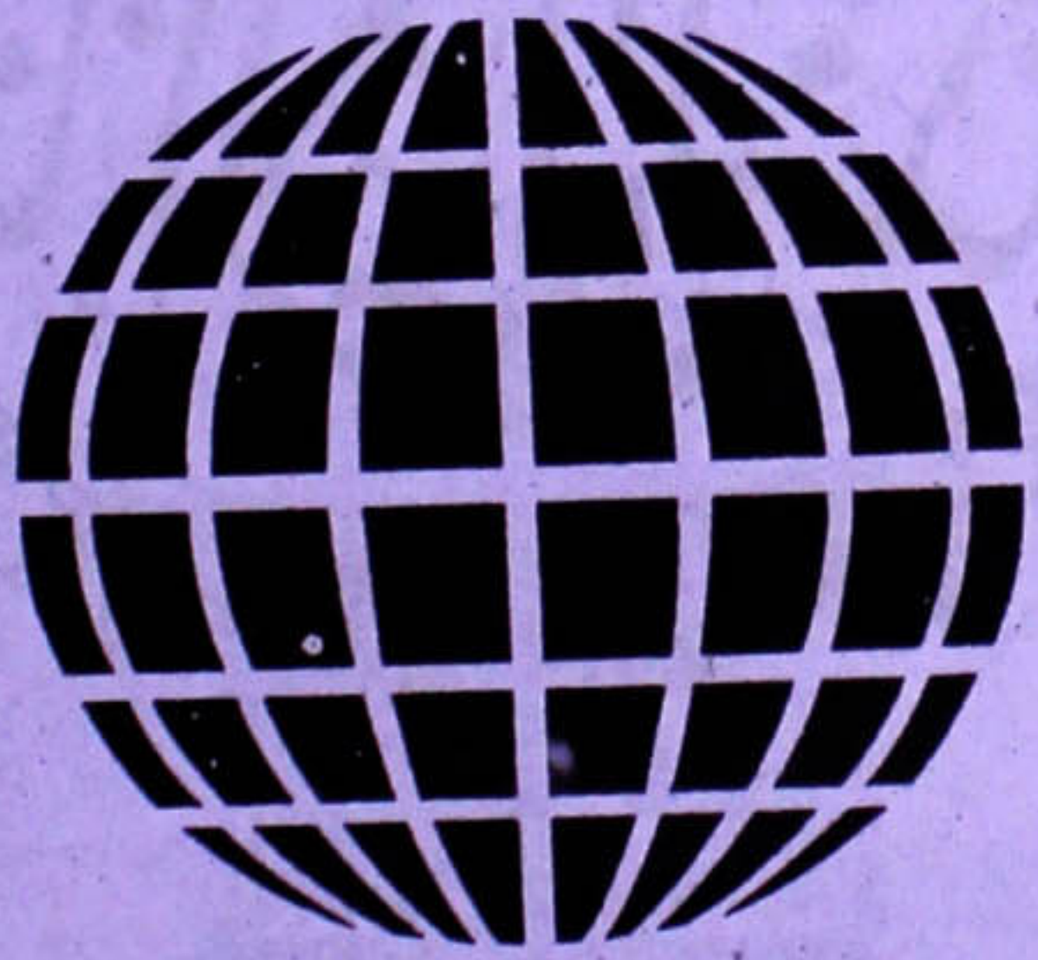

۱۔ قسم وکفارہ

(۱) اچھی چیز کی قسم کھالے تو اسکو توڑنا ضروری ہے

۱۷۱۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ حَلَفَ عَلیٰ یَمِیْنٍ فَرَأی غَیْرَهَا خَیْرًا مِنْهَا فَلْیَاْتِ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ وَ لْیُکَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے قسم کھائی پھر خیال آیا کہ اسکا خلاف بہتر ہے تو اس بہتر پر ہی عمل کرے اور قسم کا کفارہ ادا کردے۔

۱۷۱۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِنِّی وَاللّٰهِ ! اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَا اَحْلَفُ عَلیٰ یَمِیْنٍ فَاَرٰی غَیْرَهَا خَیْرًا مِنْهَا اِلَّا کَفَّرْتُ عَنْ یَمِیْنِیْ وَاَتَیْتُ الَّذِیْ هُوَ خَیْرٌ۔

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! ان شاء اللہ میں کسی چیز پر قسم نہیں کھاؤں گا کہ اسکے غیر میں بھلائی نظر آئی تو قسم کا کفارہ دیکر اس اچھے کام پر عمل کرونگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۵۰

۱۷۱۵۔ الصحیح لمسلم، کتاب الایمان و النذور، ۴۸/۲
المعجم الکبیر للطبرانی ۹۷/۱۷ ☆ المسند لابی داؤد الطبالسی، ۱۳۸/۴
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷۰/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۴/۲
۱۷۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان و النذور، ۹۸۰/۲
السنن لابن ماجه، باب من حلف علی یمین، ۱۵۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۲/۱۰ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۵۱۷/۴
فتح الباری للعسقلانی،، ۶۴۵/۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی۔ ۲۶۸/۱
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۴۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۶۴۰۱، ۶۹۹/۱۶
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۶/۵ ☆

Marfat.com

(۲) قسم صرف خدا کے نام کی کھاؤ

۱۷۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:مَنْ کَانَ حَالِفًا فَلَا یَحْلِفُ اِلَّا بِاللّٰہِ ، کَانَتْ قُرَیْشٌ تَحْلِفُ بِآبَائِھَا فَقَالَ: لَا تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ۔ حاشیۂ ہدایہ ۱۲۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قسم کھانا چاہے وہ اللہ عزوجل کے نام کی ہی قسم کھائے۔ قریش کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے آباء واجداد کی قسمیں کھاتے۔ لہذا فرمایا: تم اپنے آباء کی قسمیں نہ کھاؤ۔ ۱۲م

(۳) ماں باپ کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۱۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:اِنَّ اللّٰہَ یَنْھَاکُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِآبَائِکُمْ۔ حاشیۂ ھدایہ ۱۲۲

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمکو آباء واجداد کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔ ۱۲م

۱۷۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تحلفو بآبائکم ۹۸۳/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۴۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل، التشیدی فی الحلف بغیر اللہ تعالیٰ، ۱۲۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۹۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۳۰/۱۰
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۷۷/۴ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۳۵۹/۳
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۶۸/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۶۳۳۱

۱۷۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تحلفوا بآبائکم، ۹۸۳/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الایمان، ۴۶/۲
الجامع للترمذی، باب فی کراھیۃ الحلف بغیر اللہ، ۱۸۵/۱
السنن للنسائی، التشدید فی الحلف بغیر اللہ، ۱۲۴/۲
السنن لابی داؤد، الایمان والنذور، باب کراھیۃ الحلف بالآباء، ۴۶۳/۲
السنن لابن ماجہ، باب النھی ان یحلف بغیر اللہ، ۱۵۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸/۱ ☆ السنن الکبری ،للھیثمی، ۲۸/۱۰
المستدرک للحاکم، ۵۲/۱ ☆ السنن للدارمی، ۱۸۵/۲
فتح الباری ، للعسقلانی، ۵۳۰/۱۱ ☆ منحۃ المعبود للساعاتی، ۱۲۱۰
مناقب الشافعی ،للبیہقی، ۴۰۳/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۳۵۰

Marfat.com

(۴) نذر اطاعت، صحیح اور نذر معصیت، گناہ

۱۷۱۹۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ نَذَرَ أنْ یُّطِیْعَ اللّٰهَ فَلْیُطِعْهُ، وَمَنْ نَذَرَأنْ یَّعْصِیَهٗ فَلَا یَعْصِیْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی طاعت الٰہی (مثلاً نماز و روزہ وغیرہما) کی منت مانے وہ بجالائے۔ اور جو کسی گناہ کی منت مانے وہ باز رہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۶۶

۱۷۲۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال

۱۷۱۸۔ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳٤۰۷ ☆ کنز العمال، ٤٦۳۳۳، ٦۷۸/۱٦
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۷/ ۳۷۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲٦/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۷/ ٥۷٥ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳/۱۰
المغنی للعراقی، ۳/ ۱٥۸ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱٦۰/۹
البدایة والنهایة لابن کثیر، ٦/ ۱۳۹ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۳٥٤/۱
نصب الرایة للزیلعی، ۳/ ۲۹٥ ☆ المؤطا لمالك، ٤۸۰
۱۷۱۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب النذور فی الطاعة، ۹۹۱/۲
السنن للنسائی، النذر فی المعصیة، ۱۲۷/۲
المؤطا لمالك، ۷٤٦ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٦٤٦۲، ۷۱۰/۱٦
التفسیر لابن کثیر، ۸/ ۳۱۳ ☆ المسند للعقیلی، ۱٤۰/٤
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ٦/ ۳٤٦ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷٥/٤
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/ ٤۷۰ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۳۳/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/ ٥۷۹ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥٤٤/۲
۱۷۲۰۔ الصحیح لمسلم، کتاب النذر ٤٥/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء ان لا نذر فی معصیة، ۱۸٤/۱
السنن لابی داؤد، ایمان باب من رای علیه کفاره اذا کان فی لعقیه، ٤٦۷/۲
السنن لابن ماجه، باب النذر المعصیة، ۱٥٥/۱
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳٤۳٥ ☆ تنخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷٥/٤
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۱۲۹ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۸۷/٤
المطالب العالیة لابن حجر، ۷٤٥ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۲٦۷/۱۰
الدر المنثور للسیوطی، ۱/ ۲۸۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٦۷۹، ۷۱۳/۱٦

Marfat.com

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لَانَذَرَ فِی مَعْصِیَةٍ ، وَکَفَّارَتُهٗ کَفَّارَةُ یَمِیْنٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت کی نذر جائز نہیں۔اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۳۶

(۵) نذر سے تقدیر کا لکھا نہیں ٹلتا

۱۷۲۱۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَنْذِرُوْا ، فَاِنَّ النَّذْرَ لَایُغْنِی مِنَ الْقَدَرِ شَیْئًا، وَاِنَّمَا یُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِیْلِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر مت مانو کہ نذر تقدیر الٰہی کو نہیں ٹالتی۔ہاں البتہ اسکے ذریعہ فقط اتنا ہوتا ہے کہ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں پر لازم کہ اپنی نذریں پوری کریں۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع نہیں فرمایا بلکہ اسکی وفا کا حکم دیا۔ہاں یہ سمجھنا کہ نذر ماننے سے تقدیر الٰہی بدل جائیگی۔جو نعمت نصیب میں نہیں مل جائیگی۔جو بلا مقدر میں ہے وہ ٹل جائیگی۔یہ اعتقاد فاسد ہے۔ایسی ہی نذر سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۹۶۶　☆　جد الممتار ۲/ ۲۱۵

(۶) احباب کو ایذاء دینے کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۲۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۷۲۱۔ الصحیح لمسلم، کتاب النذر والایمان، ۲/ ۴۴
الدر المنثور، للسیوطی، ۱/ ۳۵۱　☆　حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۹/ ۳۴
شرح السنة للبغوی، ۱۰/ ۲۲　☆　مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۴۲۶
۱۷۲۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الایمان النذر، ۲/ ۹۸۰
الصحیح لمسلم، باب النهی عن الاصرار علی الیمین، ۲/ ۵۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۱۷　☆　شرح السنة، للبغوی، ۱۰/ ۱۶
فتح الباری، للعسقلانی، ۱۱/ ۵۱۷　☆　کنز العمال للمتقی، ۴۶۴۳۶، ۱۶/ ۷۰۵

Marfat.com

علیہ وسلم :لَأَنْ یَّلِجَّ اَحَدُکُمْ بِیَمِیْنِہٖ فِی اَھْلِہٖ اَثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ اَنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَہُ الَّتِی اِفْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم خدا کی! اگر کوئی شخص اپنے اھل کو ایذاء اور نقصان پہونچانے کیلئے قسم کھائیگا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قسم پر اصرار کفارہ کے مقابلہ میں جو اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا ہے زیادہ گناہ کا باعث ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۵۰

Marfat.com

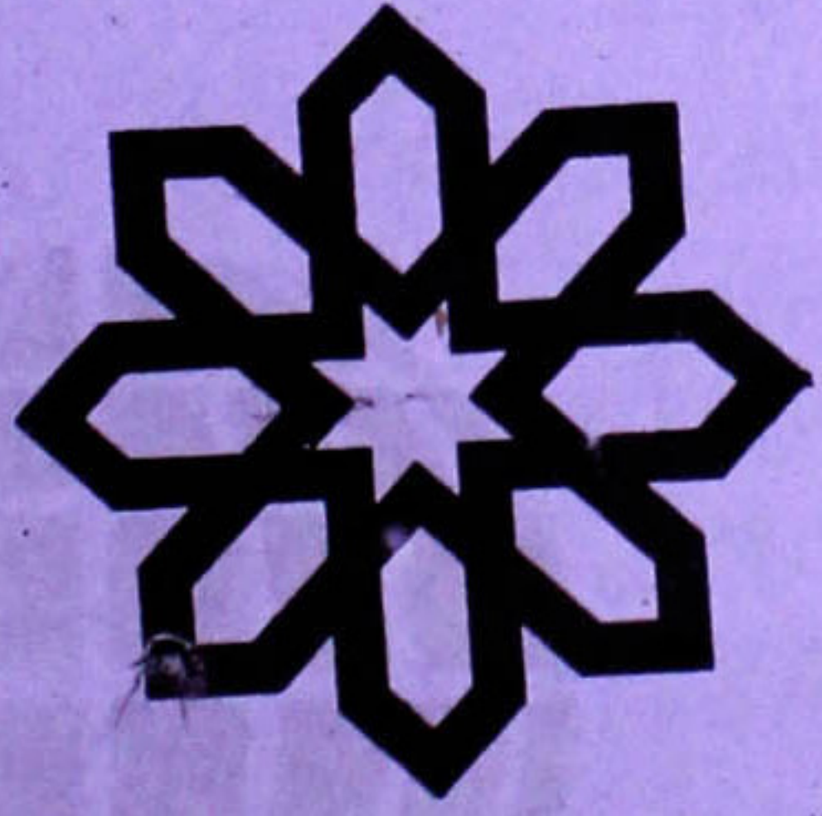

Marfat.com

۱۳

کتاب الحدود والدیات

ابواب

شراب ۴۲۵ نشہ آور اشیاء ۴۳۰

حد شرعی ۴۵۵

Marfat.com

۱۔شراب

(۱)شراب کی حرمت

۱۷۲۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيَهَا وَبائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ إِلَيهِ وَآكِلَ ثَمَنَهَا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر، پینے والے اور پلانے والے پر، بیچنے والے اور خریدنے والے پر، نچوڑنے والے پر، اور بنوانے والے پر، اور اسکو لیجانے والے اور جسکے لئے لیجائی جائے اس پر، اور اسکی قیمت استعمال کرنے والے پر۔ ۱۲م

(۲)شراب اور شرابی کی مذمت

۱۷۲۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَايَشْرَبُ الْخَمرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤمِنٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔

۱۷۲۳۔ السنن لابی داؤد، باب العصير للخمر، ۲/ ۵۱۷
المستدرك للحاكم، ۴/ ۱۵۴　☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۳۱۶
السنن الكبرى، للبيهقی، ۵/ ۳۲۷　☆ مجمع الزوائد، للهثمی، ۴/ ۸۹
اتحاف السادة للزبيدی، ۶/ ۱۵۰　☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۱/ ۲۶۶
كنز العمال للمتقی، ۱۳۱۷۷، ۵/ ۳۴۸　☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۴/ ۷۳
الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/ ۲۳۹　☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۲۷۷۷
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/ ۴۴۵　☆

۱۷۲۴۔ الجامع الصحيح للبخاری، كتاب الاشربة، ۲/ ۸۳۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۳۸۶　☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۱۰/ ۱۸۶
المصنف لابن ابی شيبة، ۵/ ۹۶　☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱/ ۱۰۰
المصنف لعبد الرزاق، ۱۳۶۸۲　☆ التمهيد لابن عبد البر، ۴/ ۲۲۱

Marfat.com

۱۷۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:لعن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی الخمر عشرة، عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة الیه وساقیها وبائعها واکل ثمنها والمشتری والمشتری له۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ان دس اشخاص پر، جوشراب کیلئے شیرہ نکالے، اور جونکلوائے، جو پیئے، اور جواٹھا کرلائے، جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے، جو بیچے اور جواسکے دام کھائے، جو خریدے اور جس کیلئے خریدی جائے۔

۱۷۲۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ زَنٰی أَوْ شَرِبَ الْخَمْرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْإِیْمَانَ كَمَا یَخْلَعُ الْإِنْسَانُ الْقَمِیْصَ مِنْ رَأْسِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوزنا کرے یا شراب پیئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۷

۱۷۲۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله

۱۷۲۵۔ الجامع للترمذی۔ باب ما جاء بیع الخمر والنهی عن ذلك، ۱/ ۱۵۵
السنن لا بن ماجه، باب لعنة الخمر علی عشرة اوجه، ۲/ ۲۵۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۴۴۵ ☆

۱۷۲۶۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۲۹۹۳، ۵/ ۳۱۴
فتح الباری، للعسقلانی، ۱۲/ ۶۱ ☆ السلسلة الصحیة للالبانی، ۵۰۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۲۸ ☆

۱۷۲۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۷۲ ☆ السنن للنسائی، ۲/ ۲۸۲
السنن الکبری، للنسائی، ۱۰/ ۲۳۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۱۰۶
کنز العمال للمتقی، ۴۳۸۰۶، ۱۶/ ۳۱ ☆ التفسیر لا بن کثیر، ۶/ ۹
التفسیر للقرطبی ۳/ ۳۰۸ ☆ المستدرك للحاکم ۱/ ۷۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/ ۳۲۷ ☆ الدر المنثور، للسیوطی، ۱/ ۳۳۹
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۴ ☆ المسند لا بی یعلی، ۶/ ۳۸۹

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلٰثَةٌ لَایَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ، مُدْمِنُ الْخَمَرِ ، وَقَاطِعُ الرَّحِمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ،وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنُ الْخَمَرِ سَقَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ نَهْرِ الْغُوْطَةِ ، قیل: وما نهر الغوطة؟ قال: نَهْرٌ يَّجْرِیْ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ تُوْذِیْ أَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوْجِهِنَّ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے، شرابی اور اپنے قریبی رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا۔ اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ اور جو شرابی بے توبہ مرجائے اللہ اسے وہ خون اور پیپ پلائیگا جو دوزخ میں فاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بہیگا کہ ایک نہر ہو جائیگی۔ دوزخیوں کو انکی فرج کی بدبو عذاب پر عذاب ہوگی۔ وہ سخت بدبو گندی پیپ جو بدکار عورتوں کی فرج سے بہیگی اس شرابی کو پینی پڑیگی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ذرا آنکھ بند کرکے غور کرے کہ شراب چھوڑنا قبول ہے یا اس پیپ کے گھونٹ نگلنا۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۷

(۳) شرابی کے سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے

۱۷۲۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:مُدُّ مِنُ الْخَمَرِ اِنُ مَاتَ لَقِیَ اللّٰهَ كَعَابِدِ وَثَنٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شرابی اگر بے توبہ مرے تو اللہ تعالیٰ کے حضور اس طرح حاضر ہوگا جیسے کوئی بت پوجنے والا۔

(۴) شرابی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں

۱۷۲۹۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۱۷۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۲۷۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۵۵

۱۷۲۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۱۲۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/ ۲۵۸

المستدرك للحاكم، ۴/ ۱۴۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۶۸

الله تعالیٰ علیه وسلم: مَامِنْ أَحَدٍ يَشْرَبُهَا فَتُقْبَلُ لَهُ صَلٰوةُ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، وَلَايَمُوْتُ وَفِي مَثَانَتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا حُرِّمَتْ بِهَا عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ، فَاِنْ مَاتَ فِي أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً مَاتَ مَيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص شراب کی ایک بوند پیئے چالیس روز تک اسکی نماز قبول نہ ہو۔ اور جو مرجائے اور اسکے پیٹ میں شراب کا ایک ذرہ بھی ہو تو جنت اس پر حرام کردی جائیگی۔ اور جو شراب پینے سے چالیس دن کے اندر مریگا وہ زمانۂ کفر کی موت مریگا۔

(۵) شرابی کو جہنم کا کھولتا پانی ملیگا

۱۷۳۰۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أُقْسَمَ رَبِّی بِعِزَّتِهٖ! لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِی جُرْعَةً مِّنَ الْخَمْرِ اِلَّا سَقَيْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذِّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ ، وَلَا يَسْقِيْهَا صَبِيًّا صَغِيْرًا اِلَّا سَقَيْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذِّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ، وَلَا يَدَعُهَا عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِی مِنْ مَخَافَتِی اِلَّا سَقَيْتُهٗ اِيَّاهُ مِنْ حَظِيْرَةِ الْقُدُسِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے رب نے اپنی عزت کی قسم یاد فرمائی ہے! کہ میرا جو بندہ شراب کا ایک گھونٹ پیئے گا میں اسے اسکے عوض جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشا ہی گیا ہو۔ اور جو کسی چھوٹے کو پلائے گا جب بھی اسکی سزا میں وہ پانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشا ہی گیا ہو۔ اور میرا جو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑیگا اسے میں اپنے پاک دربار میں پلاؤنگا۔

(۶) شرابی دخول جنت سے محروم رہیگا

۱۷۳۱۔ **عن** عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ اَبَدًا، اَلدَّيُّوْثُ وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ۔

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۷۳۰۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۲۵۷　☆ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/ ۲۶۲
۱۷۳۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۳۳۷　☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۴

وسلم نے ارشاد فرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہیں جائیں گے دیوث، مردانی وضع بنانے والی عورت، اور شرابی۔　　فتاوی رضویہ ۵/ ۸۱۱

(۷) شراب وجوا حرام ہے

۱۷۳۲۔ **عن** عبد الله بن عمر وبن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن الخمر والمیسر والکوبة والغبیراء وقال: کل مسکر حرام۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، جوا، شطرنج اور چینا کی شراب سے منع فرمایا۔ نیز فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔　　حاشیہ ہدایہ، ۱۲۷

Marfat.com

۱۷۳۲۔ السنن لابی داؤد، کتاب الاشربة، ۵۱۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل ۱۵۸/۲

۲۔ نشہ آور اشیاء

(۱) ہر نشہ والی رقیق چیز حرام

۱۷۳۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا أَسْكَرَ كَثِيرُهُ فَقَلِيلُهُ حَرَامٌ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جسکی کثرت نشہ لائے اسکی قلیل بھی حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۳۴۔ **عن** أم المؤمنين أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: نهى رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم عن كل مسكر و مفتر۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۷۳۳۔ السنن لابی داؤد، کتاب الاشربة، ۲/ ۵۱۸

الجامع للترمذی، باب ماجاء اسکر کثیرة فضیلة حرام، ۲/ ۹

السنن للنسائی، تحریم کل شرب اسکر کثیرة، ۲/ ۲۷۷

السنن لابن ماجه، باب ما اسکر کثیرة فقلیلة حرام، ۱/ ۲۴۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۲/ ۹۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۸/ ۲۹۶

المستدرك للحاکم ۳/ ۴۱۳ ☆ المعجم الکبیر، للطبرانی، ۴/ ۲۴۴

مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۵۷ ☆ نصب الرایة، للزیلعی، ۴/ ۳۰۱

اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۱۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۱/ ۳۵۱

کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۵۴، ۵/ ۳۴۴ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۲/ ۲۵۴

فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۴۳ ☆ شرح معانی الآثار، ۴/ ۲۶۷

ارواء الغلیل للالبانی، ۸/ ۴۲ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۶۴۵

تاریخ بغداد للخطیب، ۹/ ۹۴ ☆ تاریخ جرجان للهیثمی، ۳۲۷

المجروحین لابن حبان، ۱/ ۳۵۸ ☆ المسند للعقیلی، ۲/ ۲۳۳

میزان الاعتدال للذهبی، ۲۶۳۹ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۲/ ۱۹۷

الاشربه لابن حمد بن حنبل، ۶/ ۱۸ ☆ الکامل لابن عدی، ۱/ ۳۹۷

تذکرة الموضوعات لابن قیسرانی، ☆ ۶۷۷

۱۷۳۴. السنن لابی داؤد، الاشربة باب ماجاء فی السکر، ۲/ ۵۱۹

المسند لاحمد بن حنبل، ۴/ ۲۷۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۵/ ۶۶

السنن الکبری للبیهقی، ۸/ ۲۹۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۵۶۵

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نشیلی چیز اور حواس میں خلل پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۱

(۲) طلا، تاڑی سیندھی اور نبیذ کے احکام

۱۷۳۵۔ **عن** محمود بن لبید الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ حین قدم الشام شکی الیہ اھل الشام وباء الارض او ثقلھا وقالوا: لا یصلح لنا الا ھذا الشراب ،قال: اشربوا العسل! قالوا: لا یصلحنا العسل ، قال لہ رجل من أھل الأرض: ھل لك ان اجعل لك من ھذا الشراب شیألا یسکر ،قال: نعم ، فطبخوہ حتی ذھبت ثلثا ہ وبقی ثلثہ، فاتو ا بہ الی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فأدخل اصبعہ فیہ ثم رفع یدہ تبعہ یتمطط فقال: ھذا الطلاء مثل طلاء الإبل فامرھم ان یشر بوہ ، فقال عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ : احللتھا واللہ ! قال: کلا واللہ ! ما حللتھا ، اللھم إنی لا أحل لھم شیأ حرمتہ علیھم ، ولا أحرم علیھم شیأ حللتہ لھم، قال محمد: وبھذا نا خذ لا باس بشرب الطلاء الذی قد ذھب ثلثا ہ وبقی ثلثہ وھولا یسکر ،فاما کل معتق لیسکر فلا خیر فیہ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۷

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو شام کے باشندوں نے وہاں کی وباؤں اور ناموافق آب وہوا کی شکایت کی اور کہا: اس شراب سے ہی ہماری اصلاح ہوسکتی ہے۔فرمایا: شہد پیا کرو! بولے شہد ہمیں موافق نہیں آتا۔پھر ایک صاحب ملک شام کے باشندہ ہی بولے: کیا میں تمہارے لئے ایسی شراب نہ بنادوں جو نشہ نہ لائے۔ بولے: ہاں، تو انہوں نے خوب پکایا یہاں تک کہ دو تہائی ختم ہوگیا اور اک تہائی باقی رہا۔ پھر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے۔آپ نے اس میں انگلی ڈال کر نکالی تو اس میں چپک محسوس کی ۔فرمایا: یہ تو ایسی لیسدار چیز ہے جو اونٹوں کے لیپ کی جاتی ہے۔ پھر حکم دیا کہ پیو! حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: قسم بخدا! آپ نے اسکو حلال کردیا۔فرمایا: ہرگز نہیں خدا کی قسم، میں نے حلال نہیں کیا، اے اللہ! میں کسی ایسی چیز کو

۱۷۳۵۔ المؤطا لامام محمد　　کتاب الاشربہ ،　　۳۵۸

Marfat.com

حلال نہیں کر رہا ہوں جسکو تو نے حرام کیا۔ اور نہ میں کسی ایسی چیز کو حرام کر رہا ہوں جسکو تو نے حلال کیا۔ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے مطابق ہمارا فتوی ہے کہ انگور کا وہ رس پینا جائز ہے جسکو پکا کر دو تہائی ختم کر دیا گیا ہو اور ایک تہائی باقی ہو اور وہ نشہ پیدا نہ کرتا ہو۔ اور رکھا ہوا شیرۂ انگور جس سے نشہ ہو اس میں بھلائی نہیں۔

۱۷۳۶۔ **عن** زید بن علی بن الحسین رضی الله تعالیٰ عنهم انه شرب هو وأصحابه نبیذا شدیدا فی ولیمة، فقیل له: یاابن رسول الله! حدثنابحدیث سمعته من آبائك عن رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی النبیذ فقال: حدثنی أبی عن جدی علی بن أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنهم عن البنی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انه قال: ینزل امتی علی منازل بنی إسرائیل حذو القذة بالقذة والنعل بالنعل ، ان الله تعالیٰ ابتلی بنی اسرائیل بنهر طالوت وأحل لهم منه الغرفةوحرم منه الری، وان الله ابتلاکم بهذه النبیذ واحل منه الری و حرم منه السکر۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۵

حضرت زید بن علی امام زین العابدین بن الحسین امام عالی مقام بن امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اور انکے ساتھیوں نے ایک ولیمہ میں تیز وشدید نبیذ استعمال فرمایا۔ ان سے عرض کیا گیا: اے ابن رسول ! اپنے آباء کرام کی سند سے کوئی حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیذ کے سلسلہ میں بیان فرمائیں۔ فرمایا: مجھ سے میرے والد گرامی حضرت امام زین العابدین نے اور انہوں نے اپنے جد مکرم حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت بالکل بنی اسرائیل کے طریقے پر گامزن ہوگی جیسے تنکا تنکے کے مشابہ ہوتا ہے اور جوتا جوتے کی ہم شکل۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کو نہر طالوت سے آزاد فرمایا تھا تو انکے لئے ایک چلو حلال وجائز فرمایا۔ اور مکمل طور پر چشمہ سے سیرابی کو حرام کیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمکو اس نبیذ سے آزاد فرمائیگا کہ تمہارے لئے پینا پلانا تو جائز ہوگا لیکن زیادہ پی کر نشہ کرنا حرام ۱۲م

۱۷۳۶۔ غایة البیان للاتقانی ،

Marfat.com

۱۷۳۷۔ **عن** عبد الله بن زیاد رضی الله تعالیٰ عنه انه افطر عند عبد الله ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فسقاه شرابا له ، فکانه اخذه فیه ، فلما اصبح قال: ماهذا الشراب ؟ماکدت اهتدی الی منزل ، فقال عبد الله :ما زدناك علی عجوة وزبیب ، قال محمد :وبه ناخذو هو قول ابی حنیفة رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۸

حضرت عبداللہ بن زیادرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے یہاں افطار کیا۔آپنے انکونبیذ پلایا۔انہوں نے پیا تو خمار سا معلوم ہوا۔جب حواس درست ہوئے تو بولے: یہ کیسی نبیذ تھی کہ مجھے صحیح طریقہ سے اپنا راستہ معلوم نہیں ہو پارہا تھا۔حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: میں نے تو اسکو صرف عجوہ کھجور اور کشمش ہی سے بنایا تھا۔امام محمد فرماتے ہیں: یہ ہی ہمارا مسلک اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے۔۱۲م

۱۷۳۸۔**عن** حماد رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنت اتقی النبیذ فدخلت علی اِبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه وهو یطعم، فطعمت معه، فاوتی قدحا من نبیذ، فلما رأی ابطای عنه قال: حدثنی علقمة عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه انه کان ربما طعم عنده ثم دعا نبیذا له نبذته سیر بن ام ولد عبد الله فشرب وسقانی۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۸

حضرت حمادرضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ایک مرتبہ میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا تو وہ کھانا کھارہے تھے۔میں نے بھی آپ کے ساتھ کھایا۔آخر میں انکے لئے ایک پیالہ نبیذ لایا گیا۔جب انہوں نے دیکھا کہ میں اس کی طرف راغب نہیں ہوں تو فرمایا: مجھ سے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ بسا اوقات مجھے انکے یہاں کھانے کا اتفاق ہوا۔انہوں نے اپنی ام ولد سیرین کا بنایا ہوا نبیذ منگا کر پیا اور مجھے بھی پلایا۔۱۲م

۱۷۳۷۔ کتاب الآثار لمحمد، ۱۸۲

۱۷۳۸۔ کتاب الآثار لمحمد، ۱۸۳

Marfat.com

۱۷۳۹۔**عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان المسلمین جزور الطعامهم،وإن العتق لآل عمر ، وانه لا یقطع هذه الابل فی بطوننا الا النبیذ الشدید۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کا کھانا اونٹ کا گوشت ہے۔اور بیشک میری اولاد کیلئے قدیم دستور چلا آرہا ہے کہ تیز نبیذ کے ذریعہ ہی اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات کو ختم کیا جاتا ہے۔۱۲م

۱۷٤۰۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه اتی باعرابی قد سکر ، فطلب له عذرا ، فلما اعیاه (الا ذهاب عقل) قال: احبسو ه ، فاذا صح جلد وه ، ودعا فضلة فضلت فی اداوته فذاقها فاذا نبیذ شدید ممتنع بماء فکسره ، و کان عمررضی الله تعالیٰ عنه یحب الشراب الشدید فشرب وسقاجلسائه ثم قال : هکذا اکسروه بالماء اذا غلبکم شیطانه۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک اعرابی لایا گیا ۔جسکو نشہ تھا۔اسکے اس نشہ کی وجہ دریافت فرمائی ، جب وہ عقل میں فتور کی وجہ سے نہ بتا سکا تو فرمایا: اس کو قید کر دو! جب نشہ اتر جائے تو کوڑے لگاؤ۔پھر اسکے مشکیزہ میں جو بقیہ نبیذ تھی اسکو منگا کر چکھا تو معلوم ہوا کہ وہ نہایت تیز ہے۔آپ نے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔آپ تیز نبیذ کو پسند فرماتے تھے خود بھی پی اور ساتھیوں کو بھی پلائی۔پھر فرمایا: اس طرح پانی سے اسکی تیزی کو زائل کرلیا کرو جب تم پر شیطان کا حصہ غالب آجایا کرے۔۱۲م

۱۷٤۱۔**عن** إبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یشرب الطلا ء قد ذهب ثلثا ه وبقی ثلثه، ویجعل له نبیذ فیترکه حتی اذا اشتد شربه، ولم یر بذلك باسا ، قال محمد وهو قول ابی حنیفة رضی الله تعالیٰ عنهما۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۸

۱۷۳۹۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۳

۱۷٤۰۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۳

۱۷٤۱۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸٤

Marfat.com

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ انگور کا ایسا رس استعمال فرماتے جسکو پکا کر دو حصہ ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا۔ اور آپکے لئے نبیذ بنائی جاتی تو وہ اسکو رکھا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ جب تیزی آجاتی تو پی لیتے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے۔ امام محمد فرماتے ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ کا یہی فرمان ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔۱۲م

۱۷۴۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه أنه كان يشرب الطلاء على النصف ، قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ، ولا ينبغى له أن يشرب من الطلاء الا ماذهب ثلثاه وبقى ثلثه وهو قول أبى حنيفة رضى الله تعالیٰ عنه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ انگور کا وہ رس استعمال فرماتے جس کو پکا کر آدھا رہ جاتا۔ امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت انس کے اس طریقہ پر عامل نہیں۔ انگور کا وہی رس پینا جائز ہے جسکا تہائی حصہ باقی رہ جائے اور دو تہائی جل جائے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے۔

۱۷۴۳۔ **عن** إبراهيم النخعى رضى الله تعالیٰ عنه قال: ما اسكر كثيره فقليله حرام خطاء من الناس ، إنما أرادوا السكر حرام من كل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۹

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا خطا ہے کہ جس چیز کی کثیر مقدار نشہ لائے اسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے صحیح یہ ہے کہ ہر چیز کا نشہ حرام ہے۔۱۲م

۱۷۴۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالیٰ عنهما قال: حرمت الخمر بعينها، والسكر من كل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر تو بالکلیہ حرام ہے

۱۷۴۲۔ كتاب الآثار لمحمد، ۱۸۴

۱۷۴۳۔ كتاب الآثار لمحمد، ۱۸۵

۱۷۴۴۔ شرح معانى الآثار للطحاوى، ۲/ ۳۲۴

قلیل ہو کثیر۔ ہاں باقی چیزوں کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خمر کی حرمت بعینہ ہے۔ اور باقی رس شیرۂ انگور وغیرہ اگر نشہ لائیں تو حرام۔ لہذا خمر کے علاوہ باقی کو تھوڑا پینا مباح ہے۔ کہ شراب کی حرمت سے قبل جو اباحت تھی وہ اس پر تا ہنوز باقی ہے یہ حرمت تو صرف خمر کے لئے لازم ہے باقی دوسری چیزوں میں علت حرمت نشہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

۱۷٤٥۔ **عن** عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ أنا أشرب الشراب الشدید لنقطع به لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا، فمن رابه من شرابه شیء فلیمزجه بالماء۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کی اصلاح ہو جائے۔ اور مضر اثرات ختم ہو جائیں۔ تو اگر کوئی چیز اسکے پینے میں خدشہ پیدا کرے تو اس میں پانی ملائے ۱۲م

۱۷٤٦۔ **عن** عتبة بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قدمت علی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فدعا لشربه نبیذا قد کاد أن یصیر خلا، فقال: اِشرب! فأخذته شربته ثم کدت أن أُسیغه ثم أخذه فشربه ثم قال: یاعتبة! اِنا نشرب هذا النبیذ الشدید لنقطع به لحوم الإبل فی بطوننا أن توذینا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو آپ نے پینے کیلئے نبیذ منگائی جو سرکہ ہو جانے کے قریب تھی فرمایا: پیو، میں نے آپکی بچی ہوئی نبیذ لیکر پینا چاہی لیکن وہ مجھے خوشگوار معلوم نہ ہوئی۔ پھر آپنے وہ مجھ سے لی اور پی کر فرمایا: اے عتبہ! ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات زائل ہو جائیں۔ اور ہمیں نقصان نہ دے۔ ۱۲م

۱۷٤٥۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۷۸/۵

۱۷٤٦۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۷۸/۵

Marfat.com

۱۷۴۷۔**عن** سعید بن ذی خدان أوسعید بن ذی لعوہ رضی الله تعالی عنہماقال: جاء رجل قد ظمئ الی خازن عمر فاستسقا ہ فلم یسقه فاتی بسطیحة لعمر فشرب منها فسکر فأُتی به عمر فاعتذر الیه وقال :انما شربت من سطیحتك، فقال عمر : اِنما أضربك علی السکر ، فضربه عمر رضی الله تعالیٰ عنه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت سعید بن ذی خدان یا سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک پیاسا شخص حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن کے پاس آیا اور نبیذ مانگا۔اس نے نہیں دیا لہٰذا اس نے خود حضرت عمر کے توشہ دان سے پی لیا پیتے ہی نشہ ہو گیا۔ اسکو حضرت عمر کے پاس لایا گیا۔اس نے عذر بیان کیا کہ میں نے تو آپ ہی کے توشہ دان سے پیا تھا۔آپ نے فرمایا: میں تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کرونگا۔لہذا حد جاری فرمائی۔۱۲م

۱۷۴۸۔**عن** سیعد بن ذی لعوہ رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان اعرابیا شرب من اداوة عمر نبیذ ا فسکر به فضربه الحد ، فقال الاعرابی : انما شربته من اداوتك ، فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه : انما جلدناك بالسکر۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشکیزہ سے نبیذ پیا تو اسکو نشہ ہو گیا آپ نے اس پر حد جاری فرمائی۔اس نے کہا: میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پیا تھا۔فرمایا: میں نے تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کی۔۱۲م

۱۷۴۹۔**عن** حسان بن مخارق رضی الله تعالیٰ عنه قال بلغنی ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه ساير رجلا فی سفر و کان صائما فلما افطر اهوی الی قربة لعمر معلقة فیها نبیذ فشربه فسکر ، فضربه عمر الحد فقال: انما شربته من قربتك فقال له عمر : انما جلدناك لسکرك۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت حسان بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ روایت پہونچی

۱۷۴۷۔ شرح معانی الآثار ،للطحاوی ، ۲/۳۲۶

۱۷۴۸۔ السنن للدارقطنی ،

۱۷۴۹۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/۴۹۹

Marfat.com

کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک شخص سفر میں تھا اور روزہ دار جب افطار کیا تو آپکے مشکیزہ سے نبیذ بھی پی۔ نبیذ پیتے ہی نشہ طاری ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حد جاری فرمائی وہ بولا میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پی تھی۔ آپنے فرمایا: میں نے نشہ کی بنا پر تجھے حد لگائی۔ ۱۲م

۱۷۵۰۔ **عن** إسمٰعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا عب فی شراب نبیذ لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطریقة مدینة فسکر فترکه عمر حتی افاق فحده۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے راستہ میں ایک مرد نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نبیذ تمر کو منہ لگا کر پی لیا۔ پیتے ہی نشہ ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم نے اس کو یونہی چھوڑے رکھا جب نشہ جاتا رہا تو حد جاری فرمائی۔ ۱۲م

۱۷۵۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: اتی (یعنی امیر المومنین) بنبیذ قد احلف واشتد فشرب منه ثم قال: ان هذا لشدید، ثم امر بماء فصب علیه ثم شرب هو واصحابه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے نبیذ، لایا گیا۔ جس میں تیزی پیدا ہوگئی تھی۔ آپ نے پیا اور فرمایا: اس میں کچھ تیزی ہے پھر پانی منگا کر اسمیں ملایا اور آپ نے تمام ساتھیوں کے ساتھ پیا۔ ۱۲م

۱۷۵۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه انتبذ له فی مزادة فیها خمسة عشر سته عشر، فاتاه فذاقه فوجده حلوا، فقال: کانکم أقللتم عکره۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم

۱۷۵۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/۲۲۴
۱۷۵۱۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۶
۱۷۵۲۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۶

Marfat.com

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ایک چھوٹے مشکیزہ میں نبیذ بنایا گیا۔اس میں پندرہ یا سولہ دن رکھا۔ آپ تشریف لائے۔تو اسے چکھ کر دیکھا کہ میٹھا ہے فرمایا: شاید تم نے اسکی تیزی کم کردی۔

۱۷۵۳۔**عن** عبد الرحمن بن عثمان رضی الله تعالیٰ عنه قال:صحبت عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی مکة، فاهدی له رکب من ثقیف سطحتین من نبیذ فشرب عمرا حلٰهما ولم یشرب الاخری حتی اشتد مافیه، فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال: اکسروه بالماء۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ گیا۔بنو ثقیف کے ایک قافلہ نے نبیذ کے دو توشہ دان آپکی خدمت میں ھدیہ کے طور پر پیش کئے آپ نے ایک کو نوش فرمایا اور دوسرے کو رکھ چھوڑا حتی کہ اس میں تیزی آ گئی،حضرت عمر نے اس میں سے کچھ پیا تو اس میں تیزی پائی،فرمایا: پانی سے اسکی تیزی ختم کردو۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طحاوی فرماتے ہیں: جب ہماری اس روایت سے ثابت ہوگیا کہا میر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نبیذ شدید اگر قلیل ہو تو مباح ہے۔اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے حدیث بھی سنی تھی کہ کل مسکر حرام، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔تو واضح ہوگیا کہ حضور نے نبیذ شدید کے صرف نشہ کو حرام فرمایا: نیز اس سے قطع نظر اگر آپ نے اپنی رائے سے ہی نبیذ شدید کو مباح فرمایا تو وہ بھی ہمارے یہاں حجت ہے اور بالخصوص اس وقت جبکہ انکا یہ فعل صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موجودگی میں تھا لیکن کسی نے انکار نہیں کیا بلکہ انکی متابعت کی۔

دیکھئے! یہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جنہوں نے کل مسکر حرام، کی روایت خود حضور سے کی۔

۱۷۵۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال:شهدت رسول الله

۱۷۵۳۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۶
۱۷۵۴۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۷

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی بشراب فدناہ الی فیہ فقطب فردہ ، فقال رجل : یارسول اللہ ! أحرام ھو ؟ فرد الشراب ثم دعا بماء فصبہ علیہ ذکر مرتین او ثلثا ثم قال: اذا اغتلمت ھذہ الاسقیۃ علیکم فاکسروا متونھا بالماء۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ نبیذ پیش ہوا آپنے اسکو منہ کے قریب کیا تو ناگواری ظاہر فرمائی اور اسے واپس فرمادیا۔ ایک صاحب بولے یارسول اللہ ! کیا حرام ہے کہ واپس فرمادی؟ حضور نے اسکو واپس منگایا اور اس میں دوبارہ پانی ملایا۔ یہ عمل دو مرتبہ یا تین مرتبہ کیا۔ پھر فرمایا: جب مشکیزوں کی نبیذ میں جوش پیدا ہو تو پانی سے زائل کرلو۔۱۲م

۱۷۵۵۔ **عن** أبی مسعود الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: عطش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حول الکعبۃ فاستسقی فاتی نبیذ من نبیذ السقایۃ فشمہ فقطب فصب علیہ من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل : احرام ھو ؟ قال: لا ،۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۱۷

حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کعبہ مُقدسہ کے پاس پیاس محسوس ہوئی تو پانی طلب فرمایا۔ آپکی خدمت میں نبیذ پیش کی گئی۔ حضور نے اسکو سونگھ کر ناگواری ظاہر فرمائی پھر اس میں زمزم شریف کا پانی ملا کر پیا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا خالص نبیذ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں۔۱۲م

۱۷۵۶۔ **عن** مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: عمد البنی صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم الی السقایۃ سقایۃ زمزم فشرب من النبیذ فشد وجھہ ثم امر بہ الثالثۃ فکسر بالماء ثم شرب ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۲

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمزم کے مشکیزوں سے نبیذ استعمال فرمایا۔۔تو آپکے روئے انور پر گرانی کے آثار ظاہر ہوئے ، دوسری مرتبہ نبیذ منگا کر پانی سے اسکی تیزی کم کی۔ اسکے بعد آپنے تھوڑی سی نوش

۱۷۵۵۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی ، ۲/ ۳۲۷

۱۷۵۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲۶

Marfat.com

فرمائی تب بھی آپکے روئے انور سے ناگواری ظاہر ہوئی، پھر تیسری مرتبہ اسکو منگا کر آپ نے اسکی تیزی کو ختم کیا اور نوش فرمایا۔۱۲م

۱۷۵۷۔**عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: بعثنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم انا ومعاذا الی الیمن فقلنا: یا رسول الله ! ان بها شرابین یصنعان من البر والشعیر ، احدهما یقال له المزر ، والآخر یقال له البتع فمانشرب؟فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِشْرِبَا وَلَا تَسْکُرَا۔

فتاوی رضویہ ۶۲/۱۰

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور نے یمن بھیجا۔ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہاں دو قسم کی شرابیں ہیں۔جنکو گندم اور جو سے بنایا جاتا ہے۔ایک مزد، دوسری تبع، تو ہم کونسی استعمال کریں؟ فرمایا: دونوں پیو لیکن خیال رکھنا نشہ آور نہ ہوں۔۱۲م

۱۷۵۸۔ **عن** شماس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه : اِن القوم یجلسون علی الشراب وهو یحل لهم، فما یزالون حتی یحرمعلیهم۔

فتاوی رضویہ ۶۳/۱۰

حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں کیلئے کچھ مشروبات جائز ہونگے لیکن وہ انہی حالات پر باقی رہیں گے کہ ان پر انکو حرام کردیا جائیگا۔۱۲م

۱۷۵۹۔**عن** علقمة بن قیس رضی الله تعالیٰ عنه انه اکل مع عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه خبزا ولحما، قال: فاتینا نبیذ نبذته سیرین فی جرة خضراء فشربوا منه۔

فتاوی رضویہ ۶۳/۱۰

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ

۱۷۵۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۲۷/۲

۱۷۵۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۲۸/۲

۱۷۵۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۲۸/۲

Marfat.com

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روٹی گوشت کھایا۔ کہتے ہیں: پھر ہمارے پاس نبیذ شدید لایا گیا جسکو انکی باندی سیرین نے ہرے مٹکے میں بنایا تھا۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسکو پیا۔ ۱۲م

۱۷۶۰۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن قول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسکر، قال: الشربة له الاخیرة۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نشہ آور چیز کے بارے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان پوچھا۔ فرمایا: یہ حکم اس آخری گھونٹ کے بارے میں ہے جس سے نشہ پیدا ہو۔ ۱۲م

۱۷۶۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ، وَكُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور خمر کے حکم میں ہے۔ ۱۲م

۱۷۶۲۔ **عن** قیس بن حبتر رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن الحر الاخضر والحر الاحمر فقال: ان اول من سأل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ذلك وفد عبد القیس فقال: لَا تَشْرِبُوا فِي الدُّبَّاءِ وَفِي الْمُزَفَّتِ وَفِي النَّقِيرِ، وَاشْرَبُوا فِي الْأَسْقِيَةِ، فقالوا: یا رسول الله! فان اشتد فی الاسقیة، قال: صُبُّوا عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ وقال بهم فی الثالثة او الرابعة: فَأَهْرِيقُوهُ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت قیس بن حبتر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہرے اور سرخ مٹکوں کے نبیذ کے بارے میں پوچھا، فرمایا: سب سے پہلے یہ سوال وفد عبدالقیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ تو حضور نے

۱۷۶۰۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۸ ☆
۱۷۶۱۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/۲۲۱ ☆ السنن للنسائی، ۲/۲۸۴
۱۷۶۲۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۸ ☆

Marfat.com

فرمایا: ہرے مٹکوں، تونبوں اور لکڑی کے شراب والے برتنوں میں نبیذ استعمال نہ کرو، ہاں مشکیزوں میں نبیذ بنا کر پی سکتے ہو۔ تو انہوں نے کہا تھا: یارسول اللہ! اگر مشکیزوں میں رکھے رہنے کیوجہ سے نبیذ میں تیزی آجائے تو کیا کریں؟ فرمایا: اس میں پانی شامل کرلو۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ میں ان سے فرمایا: کہ اسکو بہادو۔۱۲م

۱۷۶۳۔ **عن** أبی القموص زید بن علی رضی الله تعالیٰ عنه عن احدوفد عبد القیس او قیس بن النعمان رضی الله تعالیٰ عنهما انهم سألوه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الاشربة فقال: لَا تَشْرِبُوْا فِی الدُّبَّآءِ وَلَا فِی النَّقِیْرِ ، وَاشْرَبُوْا فِی السِّقَآءِ الْحَلَالِ الْمُوْکَا عَلَیْهَا ، فَاِنِ اشْتَدَّ مِنْهُ فَاکْسِرُوْهُ بِالْمَآءِ ، فَاِنَّ اُعْیَاکُمْ فَاَهْرِ یُقُوْهُ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت ابوقموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفد عبدالقیس کے صاحب یا قیس بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وفد عبدالقیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نبیذ وغیرہ رقیق اشیاء کے پینے کے سلسلے میں پوچھا تو فرمایا: تونبے اور لکڑی کے برتن میں مت پیو۔ اور صاف ستھرے مشکیزہ سے پیو جسکا منہ باندھ کر رکھا جاتا ہے۔ اگر اس میں رکھنے کی وجہ سے تیزی پیدا ہوجائے تو پانی کے اس کے ذریعہ اس کے جوش کو ختم کرو پھر اگر پانی کے ذریعہ بھی تیزی ختم نہ ہو تو اسکو بہادو۔۱۲م

۱۷۶۴۔ **عن** أبی رافع رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : اذا خشیتم من نبیذ شدته فاکسروه بالماء۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تمہیں نبیذ کی تیزی سے خطرہ ہو تو پانی سے اسکی تیزی ختم کرلو۔۱۲م

۱۷۶۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه یقول : تلفّت ثقیف عمر بن

۱۷۶۳۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی ، ۳۲۸/۲

۱۷۶۴۔ السنن للنسائی ، باب ذکر الاخبار التی اعتل بها من اباح شراب، ۲۸۵/۲

۱۷۶۵۔ السنن للنسائی، باب ذکر الاخبار التی اعتل بها من اباح شراب، ۲۸۵/۲

Marfat.com

الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرابا فدعابہ فلما قربہ الی فیہ کرھہ فدعا بہ فکسرہ بالماء فقال: ھکذا فافعلوا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۱۷

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنو ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نبیذ پیش کی آپ نے اسکو طلب فرمایا جب پیالہ منہ کے قریب کیا تو آ پکونا گوار محسوس ہوئی۔ لہذا آپنے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔ اور فرمایا اسی طرح کیا کرو۔ ۱۲م

۱۷۶۶۔ **عن** ابن سیربن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بعہ عصیرا ممن یتخذہ طلاء ولایتخذہ خمرا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سعید بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: رس اسکے ہاتھ فروخت کر سکتے ہو جو طلاء بنائے لیکن اسکے ہاتھ نہ بیچو جو شراب بنائے۔ ۱۲م

۱۷۶۷۔ **عن** سویدبن غفلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی بعض عمالہ ان رزق المسلمین من طلاء ما ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا مسلمانوں کو ایسا طلاء پینے دو جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جائے اور ایک حصہ باقی رہے۔ ۱۲م

۱۷۶۸۔ **عن** عامر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قرأت کتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما بعد! فانھا قدمت علی عیر من الشام تحمل شرابا غلیظا أسود کالطلاء الابل، وانی سألتھم علی کم یطبخونہ فأخبرونی أنھم یطبخونہ علی الثلثین، ذھب ثلثاہ الاخبثان، ثلثہ ببغیہ وثلث بریحہ ذکر الأخبار التی اِعتل بھا من أباح شراب فمر من قبلك یشربونہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

۱۷۶۶۔ السنن للنسائی، باب الکراھیۃ فی بیع العصیر، ۲/ ۲۸۵
۱۷۶۷۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربہ من الطلاء، ۲/ ۲۸۵
۱۷۶۸۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲/ ۲۸۵

Marfat.com

حضرت عامر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پڑھا۔ اس میں حمد وصلاۃ کے بعد لکھا تھا کہ میرے پاس ملک شام سے ایک قافلہ آیا جسکے ساتھ نہایت سیاہ اور گاڑھا مشروب تھا۔ جیسے اونٹ کے لیپ کرنے کا طلاء، میں نے ان سے پوچھا کتنا پکاتے ہو؟ بولے: دو تہائی پکا کر جلا دیتے ہیں۔ یعنی دو ثلث ناپاک حصے ختم ہو جاتے ہیں۔ ایک ثلث ناپاکی کا اور دوسرا اسکی بدبو کا۔ لہذا تم اپنے ملک کے باشندوں کو اسکے پینے کی اجازت دو۔ ۱۲م

۱۷۶۹۔ **عن** عبد الله بن يزيد الخطمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: كتب الينا عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه ، أما بعد ! فأطبخوا شرابكم حتى يذهب منه نصيب الشيطان ، فإن له اثنين ولكم واحد۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت یزید بن خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں مکتوب روانہ فرمایا۔ جس میں تحریر تھا۔ تم اپنے شیرۂ انگور کو اتنا پکاؤ کہ اس سے شیطان کا حصہ ختم ہو جائے۔ کہ اسکے لئے دو حصے ہیں اور تمہارے لئے ایک۔ ۱۲م

۱۷۷۰۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان علی رضی الله تعالیٰ عنه يرزق الناس الطلاء شعبی يقع فيه الذباب ولا يستطيع ان يخرج منه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵.

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم لوگوں کو وہ شیرۂ انگور پلاتے جو پکا کر اتنا گاڑھا کر لیا جاتا کہ اس میں مکھی گر جاتی تو نکل نہ پاتی۔ ۱۲م

۱۷۷۱۔ **عن** داؤد رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت سعيد بن المسيب رضی الله تعالیٰ عنه ما الشراب الذی احله عمر رضی الله تعالیٰ عنه ؟ قال: الذی يطبخ

۱۷۶۹۔ السنن للنسائی ، باب ذکریا مایجوز شربه الخ ۲۸۵/۲
۱۷۷۰۔ السنن للنسائی ، باب ذکریا مایجوز شربه الخ ۲۸۶/۲
۱۷۷۱۔ السنن للنسائی ، باب ذکریا مایجوز شربه الخ ۲۸۶/۲

Marfat.com

حتی یذھب ثلثاہ ویبقی ثلثہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کونسی شراب حلال قرار دیا تھا؟ آپنے فرمایا: وہ مشروب جسکو پکا کر دو حصے جلا دئے جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔۱۲م

۱۷۷۲۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان ابا الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کان یشرب ما ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مشروب کو استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔۱۲م

۱۷۷۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یشرب من الطلاء ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔۱۲م

۱۷۷۴۔ **عن** یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ وسألہ أعرابی عن شراب یطبخ علی النصف قال: لا، حتی یذھب ثلثاہ وبقی الثلث۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک اعرابی نے ان سے اس شیرۂ انگور کے بارے میں پوچھا جو پکانے سے آدھا جل جائے۔تو فرمایا: نہیں جب تک دو ثلث جل کر ختم نہ ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔۱۲م

۱۷۷۲۔ السنن للنسائی، باب ذکریا مایجوز شربہ الخ ۲۸۶/۲

۱۷۷۳۔ السنن للنسائی، باب ذکریا مایجوز شربہ الخ ۲۸۶/۲

۱۷۷۴۔ السنن للنسائی، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲۸۶/۲

Marfat.com

۱۷۷۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا باس بہ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شیرۂ انگور اتنا پکایا جائے کہ ثلث باقی رہ جائے تو اسکے استعمال میں حرج نہیں۔۱۲م

۱۷۷۶۔ **عن** بشیر بن المہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عما یطبخ من العصیر قال: تطبخہ حتی ذھب الثلثان ویبقی الثلث۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت بشیر بن مہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ انگور کا رس کتنا پکایا جائے؟ فرمایا: اتنا پکاؤ کہ دو تہائی ختم ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔۱۲م

۱۷۷۷۔ **عن** أنس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : ان نوحا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نازعہ الشیطان فی عود الکرم فقال: ھذا لی،وقال: ھذا لی ، فاصطلحا علی ان لنوح ثلثھا وللشیطان ثلثیھا۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت نوح علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام اور شیطان مردود کے درمیان انگور کے درخت کے بارے میں نزاع ہوا۔ حضرت نوح نے فرمایا: میرے لئے ہے اور شیطان بولا میرے لئے۔ آخر کار یہ طے پایا کہ حضرت نوح کا ایک حصہ ہے اور شیطان کے دو حصے۔۱۲م

۱۷۷۸۔ **عن** عبد الملك بن الطفیل الجزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب الینا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لا تشربوا من الطلاء حتی یذھب

۱۷۷۵۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲۸۶/۲
۱۷۷۶۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲۸۶/۲
۱۷۷۷۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربہ من الطلاء وما لا یجوز، ۲۸۶/۲
۱۷۷۸۔ السنن للنسائی ، ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء وما لا یجوز، ۲۸۶/۲

ثلثاه ويبقى ثلثه ، وكل مسكر حرام۔

حضرت عبدالملک بن طفیل جزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ایک مکتوب ارسال فرمایا: اس میں تحریر تھا۔ جب تک طلاء کے دو حصہ جل نہ جائیں اسے نہ پیو یہاں تک کہ اسکا ایک حصہ باقی رہے۔ اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۷۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: حرمت الخمر بعينها ، قليلها و كثيرها والسكر من كل شراب۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر (شراب انگور) مطلقا حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اور ہر پینے والی چیز کا نشہ حرام ہے۔

۱۷۸۰۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: رأيت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه وهو يأكل طعاما ثم دعا بنبيذ فشرب ، فقلت : رحمك الله ، تشرب النبيذ والأمة تقتدى بك ، فقال ابن مسعود : رأيت رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم يشرب النبيذ ، ولولاانى رأيته يشربه ما شربته۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانا کھاتے دیکھا۔ پھر آپ نے نبیذ منگایا اور پیا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نبیذ استعمال فرماتے ہیں حالانکہ امت آپکی پیروی کریگی۔ فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبیذ استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر میں حضور کو استعمال فرماتے نہ دیکھتا تو ہرگز نہ پیتا۔ ۱۲م

۱۷۸۱۔ **عن** إبراهيم النخعى رضی الله تعالیٰ عنه قال: قول الناس كل مسكر حرام خطأ من الناس ، انما ارادوا ان يقول : السكر حرام من كل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

۱۷۷۹۔ المسند لابی حنیفة ، ۲۰۲

۱۷۸۰۔ المسند لابی حنیفة ، ۲۰۱

۱۷۸۱۔ المسند لابی حنیفة ،

Marfat.com

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے غلط ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہر رقیق چیز کا نشہ حرام ہے۔۱۲م

۱۷۸۲۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه انه كان ينزل على ابی بكر بن ابی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنهما بواسط فيبعث برسول الی السوق ليشترى له النبيذ من الخوابی۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوبکر بن ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس واسط میں مہمان ہوتے تو وہ بازار بھیج کر اپنے قاصد کے ذریعہ نبیذ منگاتے۔ ۱۲م

۱۷۸۳۔**عن** حماد رضی الله تعالیٰ عنه قال: كنت اتقی النبيذ فدخلت على ابراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه فطعمت معه فناولنی قد حا فيه نبيذ ، فلما رأی اتقائی منه قال حدثنی عامر عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنهما انه كان ربما طعم عنده ثم دعا بنبيذ له تنبذه له سيرين ام ولده فشرب وسقانی۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۷

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ ایک دن میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا۔ آپ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپ نے مجھے نبیذ کا پیالہ دیا۔ جب مجھے اس سے پرہیز کرتے دیکھا تو فرمایا: مجھ سے حضرت عامر نے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ میں نے اکثر و بیشتر حضرت عبداللہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر آپ نے نبیذ منگا کر پیا اور پلایا جو انکے لئے انکی ام ولد سیرین نے تیار کیا تھا۔ ۱۲م

۱۷۸۴۔**عن** إبراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال: كتب عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی عمار بن ياسر رضی الله تعالیٰ عنهما وهو عامل له على الكوفة ، اما بعد ! فانه انتهى الی شراب من الشام من عصير العنب وقد طبخ

۱۷۸۲۔ المسند لابی حنيفة ،

۱۷۸۳۔ المسند لابی حنيفة ،

۱۷۸۴۔ المسند لابی حنيفة ،

وهوعصير قبل أن يغلى حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه ، فذهب شيطانه وبقى حلوه وحلاله فهو شبيه بطلاء الإبل، فمر به من قبلك فيتوسعوا به شرابهم۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عامل کوفہ کو یہ خط ارسال کیا۔ میرے پاس ملک شام سے شیرۂ انگور کا مشروب پہونچا یہ پہلے شیرہ تھا لیکن اس میں جوش پیدا ہونے سے پہلے اسکو پکا لیا گیا اور دو ثلث جلا کر ایک ثلث باقی رکھا گیا ہے۔ لہذا شیطان کا حصہ ختم ہو چکا اور اب یہ میٹھا اور حلال باقی رہ گیا ہے۔ لہذا یہ اونٹ کے طلاء کے مثل ہے۔ لہذا تم اپنی طرف سے یہ حکم جاری کر سکتے ہو کہ لوگوں کو انکے پینے کی چیزوں میں اسکے اضافہ کی بھی گنجائش ہے۔

۱۷۸۵۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: كتب عمر ابن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی عمار بن یاسر رضی الله تعالیٰ عنهما اما بعد! فانهاجاء تنا اشربة من قبل الشام كانها طلاء الابل قد طبخ حتى ذهب ثلثا ها الذی فيه خبث الشيطان او قال:خبيث الشيطان وريح جنونه وبقى ثلثه، فاصطنعه ومرمن قبلك ان يصطنعوه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک مکتوب ارسال کیا۔ حمد وصلوۃ کے بعد۔ ہمارے پاس ملک شام سے کچھ مشروبات آئے ہیں۔ جو طلاء ابل کی طرح ہیں۔ کہ انگور کا رس پکا کر انکا دو تہائی ختم کر دیا گیا ہے۔ جس میں شیطانی خباثت اور برائیاں تھیں۔ اب ایک تہائی باقی ہے۔ تو اس طرح کا طلاء بنانے کی تمہیں اجازت ہے اور دوسروں کو بھی بنانے کی اجازت دے سکتے ہو۔ ۱۲م

۱۷۸۶۔ **عن** ابراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال فی الرجل يشرب النبيذ حتى يسكر ، قال:"القدح الاخير الذی سكر منه هو الحرام۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

۱۷۸۵۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۵۵

۱۷۸۶۔ المسند لابی حنيفة ،

Marfat.com

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسکو نبیذ پی کر نشہ ہوگیا کہ وہ آخری پیالہ پینا اسکے لئے حرام تھا جس سے اسکو نشہ ہوا۔ ۱۲م

۱۷۸۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ابا عبیدة ومعاذ بن جبل وابا طلحة رضی الله تعالیٰ عنهم کانو ا یشربون من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے تھے جسکے دو حصے پکا کر ختم کردیئے گئے ہوں اور ایک باقی ہو۔ ۱۲م

۱۷۸۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: اذا اطعمك اخوك المسلم طعاما فکل ! واذا سقاك شرابا فاشرب ولا تسئل فان رابك فاشججه بالماء۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا مسلمان بھائی جب تمہیں کچھ کھلائے تو کھالو، اور جب کچھ پلائے تو پی لو اور اسکی کچھ چھان بین نہ کرو۔ اگر تمہیں پینے کی چیز نبیذ وغیرہ میں کچھ شبہ ہو تو پانی سے اسکا اثر زائل کرلو۔ ۱۲م

۱۷۸۹۔ **عن** أم الدرداء رضی الله تعالیٰ عنها قالت: کنت اطبخ لابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے انگور کا رس پکاتی یہاں تک کہ دو حصہ ختم ہوجاتا اور ایک حصہ باقی رہتا۔ ۱۲م

۱۷۹۰۔ **عن** عبد الرحمن بن ابی لیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان علی رضی

۱۷۸۷۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۸۹

۱۷۸۸۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲۷

۱۷۸۹۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۸۹

۱۷۹۰۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۸۹

Marfat.com

الله تعالیٰ عنه یرزقنا الطلاء، فقلت له : کیف کان؟ قال: کنا ناکله بالخبز ونحتاسه بالماء۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء کھلاتے۔ میں نے کہا: کس طرح استعمال ہوتا؟ فرمایا: ہم روٹی کے ساتھ کھاتے اور اسکو پانی میں ملا لیا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۔ **عن** أنس بن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان انس ابن مالك رضی الله تعالیٰ عنه سقیم البطن فامر نی ان اطبخ له طلاء حتی ذهب ثلثاه وبقی ثلثه ، فکان یشرب منه الشربة علی اثر الطعام۔ فتاوی رضویہ ۶۸۱۰

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیٹ کے مریض تھے۔ مجھے حکم دیا کہ میں انکے لئے انگور کا رس پکاؤں یہاں تک کہ دو تہائی جل جائے۔ اور ایک حصہ باقی رہے۔ تو آپ اسکو کھانے کے بعد استعمال فرماتے۔ ۱۲م

۱۷۹۲۔ **عن** شریح رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان خالد بن الولید کان یشرب الطلاء بالشام۔

حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں قیام کے دوران طلاء نوش فرماتے تھے۔ ۱۲م

۱۷۹۳۔ **عن** أبی عبد الرحمن رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان علی رضی الله تعالیٰ عنه یرزقنا الطلاء ، فقلت له : ما هیأته؟قال: اسود یا خذه احدنا باصبعه۔

حضرت ابو عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء استعمال کراتے۔ راوی حضرت عطا کہتے ہیں: میں نے پوچھا اسکی ہیئت وشکل کیا ہوتی تھی؟ فرمایا: سیاہ رنگ اور اتنا گاڑھا کہ ہم میں سے ہر ایک انگلی سے استعمال کرتا۔ ۱۲م

۱۷۹۱۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۸۹/۵
۱۷۹۲۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۹۰/۵
۱۷۹۳۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۹۱/۵

Marfat.com

۱۷۹۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال: مر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قوم بالمدینة،قالوا: یا رسول الله !عندنا شراب لنا، افلا نسقیك منه، قال: بلی؟ فاتی بقعب او قدح غلظ فیه نبیذ ، فلما اخذه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقربه الی فیه قطب، قال: فدعا الذی جاء به فقال: خذه فاهرقه، فلماذهب به قالوا : یا رسول الله! هذا شرابنا ان کان حراما لم نشربه ، فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصبه علیه ثم شرب وسقی وقال: اذا کان هکذا فاصنعوا هکذا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر مدینہ شریف کی ایک قوم کے پاس سے ہوا۔ انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ! بیشک ہمارے پاس ایک طرح کا مشروب ہے، کیا ہم آپکو نہ پلائیں؟ فرمایا: کیوں نہیں، تو ایک بڑا پیالہ پیش ہوا جس میں نبیذ تھی۔ جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو لیا اور منہ کے قریب کیا تو ناگوار گزرا۔ جو صاحب لیکر آئے تھے انکو بلایا اور فرمایا: اسکو لو اور بہادو۔ جب وہ لیکر چلے گئے تو لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ ہم پیتے ہیں۔ اگر حرام ہو تو ہم نہ پئیں۔ حضور نے اسکو منگایا اور اس میں پانی ملایا پھر نوش فرمایا اور دوسروں کو بھی پلایا۔ پھر فرمایا: جب اس میں اس طرح کی تیزی آجائے تو اس طرح پانی ملا لیا کرو۔ ۱۲م

۱۷۹۵۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا شرب من اداوة علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم بصفین فسکر، فضربه الحد،و فی روایة فضربه ثمانین۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مقام صفین میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مشکیزہ سے نبیذ پی تو اسے نشہ ہو گیا۔ آپ نے اس پر حد جاری فرمائی ایک روایت میں ہے کہ اسی کوڑے لگائے۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۸

۱۷۹۴۔ السنن للدراقطنی ، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۷/ ۳۰۱

۱۷۹۵۔ السنن للدارقطنی ، ☆

Marfat.com

(۳) نشہ حرام ہے

۱۷۹۶۔**عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا مَا كَانَ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی نشہ کی چیز پیئے چالیس دن اسکی نماز قبول نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۳۶

(۴) نشہ باز کے پاس ملائکہ رحمت نہیں آتے

۱۷۹۷۔**عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا تَقْرَبُهُمُ الْمَلَآئِكَةُ بِخَيْرٍ ،اَلْجُنُبُ،وَالسَّكْرَانُ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ ۔

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں جاتے ،جنبی ،شراب وغیرہ کے نشہ میں مدہوش ،خلوق پیلے رنگ کی خوشبو جو عورتوں کیلئے کیلئے خاص تھی اسکو استعمال کرنے والا ۔۱۲م

۱۷۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷/ ۱۸۳ ☆ مجمع الزوائد ،للهیثمی ، ۱۷۱/۵

الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۳۰ ☆ کنز العمال للمتقی ،۱۳۱۵۶،۳۴۵/۵

الکامل لابن عدی ، ۲۷/۲ ☆

۱۷۹۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷۳/۵ ☆ السلسة الصحیحه للالبانی، ۱۸۰۴

۳۔حدشرعی

(۱)حدود قائم کرنے میں احتیاط

۱۷۹۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقةرضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِیْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَاِنْ وَجَدْتُمْ لِمُسْلِمٍ مَخْرَجًا فَخَلُّوا سَبِیْلَهٗ ،فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ یُّخْطِیَ فِی الْعَفْوِ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ یُّخْطِیَ فِی الْعُقُوْبَةِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں سے جہاں تک بن پڑے حدود ٹالو۔اگر کوئی خلاصی کی راہ دیکھوتو چھوڑ دو۔کہ بیشک امام کا معافی میں خطا کرنا عقوبت میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۳۔

(۲)زنا کی حد میں رعایت

۱۷۹۹۔ **عن** أبی امامة بن سهل بن حنیف رضی الله تعالیٰ عنه أنه أخبره بعض اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم من الأنصار انه اشتکی رجل منهم حتی أضنی فعاد جلدة علی عظم فد خلت علیه جاریة لبعضهم ،فهش لها فوقع علیها ، فلما دخل علیه رجال قومه یعودونه أخبر هم بذلك فقال : استفتوا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فانی قد وقعت علی جاریة دخلت علیّ، فذکروا ذلك لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قالوا: ما رأینا با حد من الناس من الضر مثل الذی هو به لو حملنا الیك لتسفخت عظامه ، ما هو الا جلد علی عظم فامر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم أن یا خذوا له مائة شمراخ فیضربوه بها ضربة واحدة ۔

۱۷۹۸۔ الجامع للترمزی، باب ما جاء فی در الحدود ، ۱۷۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۵/۱ ☆ المستدرك للحاکم، ۴۲۶/۴
السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۸/۸ ☆ کنزالعمال للمتقی، ۱۲۹۷۱، ۳۰۹/۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۳۳۱/۵ ☆ السنن للدار قطنی، ۸۴/۳
۱۷۹۹۔ السنن لابی داؤد ، باب فی اقامة الحدود علی المریض، ۶۱۴/۲

Marfat.com

حضرت ابو امامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو ایک انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ ایک انصاری ایسے سخت بیمار ہوئے کہ انکا چمڑا ہڈیوں سے چپک گیا۔اسی درمیان ایک انصاری صحابی کی باندی کا گزر انکے پاس سے ہوا تو یہ اس سے زنا کر بیٹھے، جب کچھ لوگ انکے خاندانی انکی عیادت کے لئے آئے تو انہوں نے خود یہ واقعہ بتایا اور کہا: میرے لئے سرکار سے یہ مسئلہ معلوم کرو۔لہذا سرکار سے تذکرہ کیا گیا اور یہ بھی کہا: اس جیسا کمزور شخص ہم نے نہیں دیکھا کہ آپکی خدمت میں انکو لایا جائے تو انکی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، وہ تو ایک ہڈی کا ڈھانچہ ہیں۔یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سو شاخوں والی ایک ٹہنی لیکر ایک بار مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

۱۸۰۰۔ **عن** سعید بن سعد بن عبادة رضی الله تعالیٰ عنهم قال : کان بین ابیا تنا رجل مخدج ضعیف ،فلم یرع الا وهو علی امة من آماء الدار یخبث بها ،فرفع شانه سعد بن عبادة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اِجْلِدُوْهُ ضَرْبَ مِاَةَ سَوْطٍ! قالوا: یا نبی الله ! هوا ضعف من ذلك ، لو ضربناه مائة سوط مات ، قال : فَخُذُوْا لَهٗ عِثْكَالًا فِیْهِ مِاَةُ شَمْرَاخٍ فَاضْرِبُوْا ضَرْبَةً وَّاحِدَةً۔

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہماری بستی میں نہایت کمزور شخص رہتے تھے۔وہ اپنے خاندان کے کسی شخص کی باندی سے زنا کر بیٹھے۔ حضرت سعد نے یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔سرکار نے فرمایا: سو کوڑے لگاؤ۔صحابہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! وہ نہایت کمزور ہیں۔اگر سو کوڑے مارے گئے تو مر جائیں گے۔فرمایا: اچھا سو شاخوں والی ایک کھجور کی ٹہنی لو اور ایک مرتبہ مارو۔

۱۸۰۱۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ولیدة فی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حملت من الزنا فسئلت من احبلك فقالت : احبلنی المقعد ، فسئل فاعترف ، فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّهٗ لَضَعِیْفٌ عَنِ الْجِلْدِ ،فامر بمائة عثکول و ضربه بها ضربة واحد۔

۱۸۰۰۔ السنن لابن ماجه ، باب الکبیر و المریض یجب علیه الحد ، ۲/۱۸۸

۱۸۰۱۔ کنز العمال للمتقی، ۱۳۵۰۴، ۵/۴۲۶

Marfat.com

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک باندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زنا سے حاملہ ہوگئی۔ اس سے جب پوچھا گیا تو اس نے مقعد نامی ایک شخص کے بارے میں بتایا۔ اس شخص نے اس فعل کا اعتراف کرلیا۔ تو سرکار نے اسکی کمزور حالت دیکھ کر فرمایا: سو شاخوں والا ایک گچھا لیکر ایک مرتبہ مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

Marfat.com

Marfat.com

۱۴

کتاب الہجرۃ والجہاد

ابواب

ہجرت ۴۶۱ جہاد ۴۶۴

Marfat.com

Marfat.com

۱۔ ہجرت

(۱) بہتر ہجرت کیا ہے؟

۱۸۰۲۔ **عن** عمرو بن عبسة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما الهجرة ؟ قال : أنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بہتر ہجرت کیا ہے؟ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جو تمہارے رب کو ناپسند ہے اس سے کنارہ کرلو۔

فتاوی افریقہ ص ۳۷

(۲) دارالاسلام سے ہجرت نہ کرے

۱۸۰۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَ لٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ ، وَ اِنِ اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۳۱۵

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۰۲۔ السنن للنسائی، باب هجرة البادی، ۱۶۲/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۴۳/۱۰ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۷۹/۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۵/۴ ☆

۱۸۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل الجهاد و السیر، ۳۹۰/۱
الصحیح لمسلم، باب المبالغة بعد الفتح، ۱۳۱/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الهجرة، ۱۹۲/۱
السنن لابی داؤد، باب الهجرة هل القطعت، ۲۳۶/۱
السنن للنسائی، باب ذکر الاختلاف فی انقطاع الهجرة، ۱۶۳/۲
المسند لاحمدبن حنبل، ۲۲۶/۱ ☆ السنن للدارمی، ۲۳۹/۲
المستدرك للحاکم، ۲۵۷/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷۱/۱۰
المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۱۲/۱۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۸۸/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۰۶/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۰/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۵۴، ۱۰۹/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳۶/۱۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۸۶/۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۹/۷

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔ لیکن جہاد اور نیک نیتی کے ذریعہ ہجرت کا ثواب کسی جگہ بھی حاصل ہوسکتا ہے۔ اور جب تم سے جنگ کیلئے کہا جائے تو جنگ کرو۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دار الاسلام سے ہجرت کا حکم نہیں۔ ہاں اگر کسی جگہ کسی عذر خاص کے سبب کوئی شخص اقامت فرائض سے مجبور ہو تو اسے جگہ کا بدلنا واجب ہے۔ مکان میں معذوری ہو تو مکان بدلے۔ محلّہ میں معذوری ہو تو دوسرے محلّہ میں چلا جائے۔ بستی میں معذوری ہو تو دوسری بستی میں جائے۔　　فتاوی رضویہ ۲/۱

(۳) ہجرت ونیت کا حکم

۱۸۰۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۱۸۰۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف کان بدء الوحی، ۲/۱
الصحیح لمسلم، باب انما الاعمال بالنیات، ۱۴۱/۲
السنن لابی داؤد، باب فی ما عنی به الطلاق و النیات، ۳۰۰/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء من یقاتل ربا الناس، ۱۹۸/۱
الجامع للترمذی، باب النیة فی الوضوء ۱۹۸/۱
السنن للنسائی، ۱۱/۱
السنن لابن ماجه، ابواب الزهد، ۳۲۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۵/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۱/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۶/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۳۴۵/۲
التمهید لابن عبدالبر، ۱۰۶/۷ ☆ روح المعانی للحقی، ۹۶/۳
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۴۲/۶ ☆ التفسیر للبغوی، ۴۳۱/۱
المسند للحمیدی، ۲۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/۱
شرح السنة للبغوی، ۴۰۱/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۱/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۸۰/۲ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۵۵/۱
المغنی للعراقی، ۳۵۱/۴ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۱۸/۱۰
تاریخ بغداد للخطیب، ۲۴۴/۴ ☆ تاریخ اصفهان لابن کثیر، ۱۵/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۳۶۲ ☆ الصحیح لابن خزیمة، ۱۴۲
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۴۰۳/۱ ☆ مسند الشهاب، ۱۱۷۱
الزهد لابن المبارك، ۶۲ ☆ امالی الشجری، ۹/۱
جامع بیان العلم لابن عبد البر، ۹۶/۳ ☆ منحة المعبود للساعاتی، ۱۹۹۷
السنن للدار قطنی، ۵۱/۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتُ ، وَ اِنَّمَا لِاِمْرِءٍ مَا نَوٰی ، فَمَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ،وَ مَنْ کَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰی دُنْیَا یُصِیْبُهَا اَوْ اِمْرَاَةٍ یَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰی مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کو وہی چیز حاصل ہو گی جیسی اسکی نیت ہے۔ چنانچہ ہجرت سے جسکا مقصود اللہ و رسول کی خوشنودی ہے تو اسکو یہ حاصل ہوگی۔ اوور جس کا مطلوب دنیا ہے، وہ اسے ملے گی، یا عورت سے شادی کرنا مقصود ہوگی تو اسکی ہجرت ویسی ہی ہے جیسی اسکی نیت۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۴۳۷

Marfat.com

۲۔ جہاد

(۱) جہاد کی فضیلت

۱۸۰۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اُغْزُوْا تَغْنِمُوْا ، وَ صُوْمُوْا تَصِحُّوا ، وَ سَافِرُوْا تَسْتَغْنُوْا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو غنیمت پاؤ گے، اور روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے، اور سیر کرو غنی ہو جاؤ گے۔　　فتاوی رضویہ ۲/۶۶۰

(۲) جہاد کی اہمیت

۱۸۰۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اِذَا تَبَایَعْتُمْ بِالْعِیْنَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَ رَضِیْتُمْ بِالزَّرْعِ وَ تَرَکْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَیْکُمْ ذُلًّا لَا یَنْزِعُهُ حَتّٰی تَرْجِعُوْا اِلٰی دِیْنِکُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم بطور عینہ خرید و فروخت کرو گے، اور بیلوں کی دموں کے پیچھے چلو گے، نیز جہاد چھوڑ کر کھیتی باڑی میں جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت اتار دیگا جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر نے فرمایا: اسکی سند ضعیف ہے۔ اور امام احمد کے یہاں اسکی ایک سند اور

۱۸۰۵۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۸۳/۲ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۳۰۱/۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۸۴/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۸۲/۱
المسند للعقیلی، ۹۲/۲ ☆

۱۸۰۶۔ السنن لابی داؤد ، باب فی النهی عن العینة ، ۴۹۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲/۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲۰۹/۵
الجامع الصغیر للسیوط، ۲۳۷/۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۲۹/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۲۴۸/۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۱۶/۵
نصب الرایة للزیعلی، ۱۷/۴ ☆ الکامل لابن عدی،

Marfat.com

ہے اس سے بہتر۔ ابو داؤد کی اس سند میں ابو عبد الرحمٰن خراسانی، اسحاق بن اسید انصاری ہیں ابن ابی حاتم نے کہا: وہ کچھ ایسے مشہور نہیں۔ اور ابو حاتم نے کہا: وہ جائز الحدیث ہیں۔ پھر کنیتوں میں انہیں دوبارہ ذکر کیا اور اس حدیث کو انکی احادیث منکرہ سے گنا۔ اور تقریب میں فرمایا: ان میں ضعف ہے۔ انتھی۔

بالجملہ یہ حدیث درجہ حسن سے نازل نہیں۔ اور بیشک امام سیوطی نے جامع صغیر میں اسکے حسن ہونے کی رمز لکھی۔ اور یہ حدیث بہت سندوں سے آئی جسکے لئے امام بیہقی نے اپنی سنن میں ایک فصل خاص وضع کی اور انکی علتیں بیان کیں۔

اقول: کلام فتح القدیر سے ظاہر ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کو حجت ٹھہرایا ہے۔ تو اس صوت میں وہ ضرور صحیح ہے۔ اس لئے مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو وہ اس حدیث کی صحت کا حکم ہے جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے تحریر اور غیر نے غیر میں افادہ فرمایا۔

بہر حال (اس تمام تفصیل کے باوجود) حدیث میں بیع عینہ کی ممانعت پر کوئی دلالت نہیں۔ کیا اسکے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو نہیں دیکھتے کہ: جب تم بیلوں کی دمیں پکڑو یعنی کھیتی کرو، زراعت میں پڑو۔، اور معلوم ہے کہ کھیتی منع نہیں بلکہ وہ جمہور کے نزدیک جہاد کے بعد سب پیشوں سے افضل ہے اور بعض۔ نے کہا: جہاد کے بعد تجارت پھر زراعت پھر حرفت۔ جیسا کہ وجیز کردری میں ہے۔

لہذا جب کہ عنایہ میں اس حدیث سے بیع عینہ کی مذمت پر دلیل لائے تو علامہ سعدی آفندی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ اگر یہ دلیل صحیح ہو جائے تو زراعت بھی مذموم ہو جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۷/۱۷۴

(۳) غزوۂ بدر کا انجام

۱۸۰۷۔ **عن** أبی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان نبی الله صلی الله تعالیٰ

۱۸۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل ابی جهل، ۵۶۶/۲
الصحیح لمسلم، باب عرض مقعد المیت من الجنة و النار، ۳۸۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۵/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۰۰/۷

Marfat.com

علیه وسلم أمر یوم بدر بأربعة و عشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طَوِیٍ من أطواء بدر خبیث بخبث ، و کان اذا ظهر علی قوم أقام بالعرصة ثلث لیال ، فلما کان ببدر الیوم الثالث أمر براحتله فشد علیها رحلها ثم مشی و اتبعه اصحابه و قالوا: ما نری ینطلق الالبعض حاجته حتی قام علی شقه الرکی فجعل یناديهم بأسمائهم و أسماء آبائهم ، یَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ! یَا فُلَانُ بْنُ فُلَانٍ ! أَیَسُرُّکُمْ أَنَّکُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ؟ فَإِنَّا قَد وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا ، فَهَلْ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا ؟ قال : فقال عمر :یا رسول الله! ما تکلم من أجساد لا أرواح لها ؟ فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ ۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن چوبیس سرداران کفار قریش کی لاشیں ایک ناپاک گندے کنویں میں پھکوادیں۔اور عادت کریمہ تھی جو مقام فتح فرماتے وہاں تین شب قیام فرماتے۔جب بدر میں تیسرا دن ہوا ناقہ شریف پر کجاوہ کسنے کا حکم دیا۔اور خود مع اصحاب کرام اس کنویں پر تشریف لے گئے۔اور ان کافروں کو نام بنام مع ولدیت پکار کر فرمایا: اے فلاں بن فلاں ! اے فلاں بن فلاں ! کیوں کیا اب تمہیں خوش آتا ہے کہ کاش اللہ ورسول کا حکم مانا ہوتا ؟ ہم نے تو پایا جو ہمارے رب نے ہمیں سچا وعدہ دیا۔کیا تمہیں بھی ملا جو تمہارے رب نے سچا وعدہ تم سے کیا ۔راوی کہتے ہیں: کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے گفتگو فرمارہے ہیں جن میں جان نہیں ؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا: قسم اس ذات جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! تم میرے فرمان کو ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔　　فتاوی افریقہ ۳۸

(۴) قومی حمیت کیلئے جنگ مذموم ہے

۱۸۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۸۰۸۔ الصحیح لمسلم ، باب وجوب ملازمة المسلمین ، ۱۲۷/۲
السنن للنسائی ، کتاب لمحاربة ، ۱۷۵/۲
السنن لابن ماجه ، ابواب الفتن ، ۲۹۱/۲

Marfat.com

علیه وسلم: مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُوْ اِلٰى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةً جَاهِلِيَّةً ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے کہ قومی حمیت شیوہ جاہلیت کیلئے غضب کرے، یا عصبت کی طرف بلائے، یا عصبت کی مدد کرے اور مارا جائے تو ایسا ہے جیسے کوئی جاہلیت وزمانہ کفر عفلت میں قتل کیا جائے۔　　دوام العیش ۸۵

۱۸۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ قُتِلَ تَحْتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لِلْعَصَبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصَبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِی ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی اندے جھنڈے کے نیچے لڑے اور قومی حمیت کیلئے غضبناک ہو جایا کرے، اور قومی حمیت کیلئے ہی جنگ کرے تو وہ میری امت سے نہیں۔

۱۸۱۰۔ **عن** جبير بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلٰى عَصَبِيَّةٍ ،وَلَيْسَ مِنَّامَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً،وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلٰى عَصَبِيَةٍ ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں جو قومی حمیت کی طرف بلائے، ہم سے نہیں جو قومی حمیت کیلئے لڑے، اور ہم سے نہیں جو عصبت پر مرے۔　　دوام العیش ۸۵

۱۸۰۹۔ الصحیح لمسلم ، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين ، ۱۲۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۶/۲
۱۸۱۰۔ السنن لابی داؤد ، باب فی العصبية ، ۶۹۸/۲
شرح السنة للبغوی ، ۱۲۲/۱۳ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی ، ۴۹۰۷
الكامل لابن عدی ، ☆

Marfat.com

(۵) سفر جہاد پنجشنبہ کو بہتر ہے

۱۸۱۱۔ **عن** کعب بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم خرج یوم الخمیس فی غزوة تبوك ، وکان یحب ان یخرج یوم الخمیس ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کیلئے جمعرات کوتشریف لے گئے ۔اور جمعرات کوسفر کرنا آپکو پسند تھا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۹۴/۴

(۶) جنگ میں مثلہ نہ کرو

۱۸۱۲۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا اُمَثِّلُ بِهٖ فَیُمَثِّلُ اللّٰهُ بِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو یہاں مثلہ کریگا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

۱۸۱۳۔ **عن** صالح بن کیسان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابو بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه لیزید بن سفیان رضیَ الله تعالیٰ عنهما اذا ارسل لا مارة العسکر : لا تغدر ولا تمثل ولا تجبن ولاتغلل ۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کولشکر کی سپہ سالاری کیلئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی۔نہ عہد توڑنا،نہ مثلہ کرنا،نہ بزدلی اور خیانت کرنا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۲/۱۰

۱۸۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من احب الخروج یوم الخمیس، ۴۱۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۸۷/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۹۷۴۴
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۱۰۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۱۶۳، ۱۰۱/۷
۱۸۱۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۳۴۴۷، ۴۰۸/۵ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۳۱۰/۳
۱۸۱۳۔ السنن الکبری للبیهقی،

۱۵

کتاب الخلافۃ

ابواب

خلافت ۴۷۱ قضاء ۴۸۲

Marfat.com

۱۔خلافت

(۱)امامت وخلافت

۱۸۱٤۔**عن** عبد الله بن سبع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قالوا لعلی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : استخلف علینا، قال : لا، ولکن اترککم الی ما ترککم الیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ۔

حضرت عبد اللہ بن سبع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کیا: آپ ہم پر کسی کو خلیفہ بنا دیجئے۔ فرمایا: نہیں، میں کسی کو خلیفہ نہ کرونگا بلکہ یونہی چھوڑ دونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۲

۱۸۱۵۔ **عن** صعصعة بن صوحان رضی الله تعالیٰ عنه قال : خطبنا علی رضی الله تعالیٰ عنه حین ضربه ابن ملجم فقلنا : یا امیر المؤمنین !استخلف علینا فقال : اترککم کما ترکنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،قلنا : یا رسول الله ! استخلف علینا ! فقال : ان یعلم الله فیکم خیرا یول علیکم خیارکم ، قال علی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم : فعلم الله فینا خیرا فولی علینا ابا بکر رضی الله تعالیٰ عنه ۔

حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ جہہ الکریم نے اپنے آخری وقت جب ابن ملجم نے آپ پر حملہ کیا تھا، خطبہ دیا ۔ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔ فرمایا: میں تم کو اسی طرح چھوڑوں گا جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چھوڑا تھا۔ ہم نے بھی حضور سے یہی عرض کیا تھا کہ یارسول اللہ! ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔ ارشاد فرمایا: نہ، اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانے گا تو جو تم میں سب سے بہتر ہے اسے تم پر والی فرمائے گا۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا نے ہم میں

۱۸۱٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۰۹　☆ کنز العمال للمتقی، ۔۳۱٦۵۰، ۱۱/۳۲۸

۱۸۱۵۔ المستدرك للحاكم، ۳/۱۵٦　☆

Marfat.com

بھلائی جانی پس ابوبکر کو ہمارا والی فرمایا۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(۲) شیخین کی خلافت حضرت مولی علی کے نزدیک حق تھی

۱۸۱۶۔ **عن** الحسن البصر ی رضی الله تعالیٰ عنه قال : سأل رجلان عن علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم فی عهده ، اعهد عهده اليك النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم أم رأی ر أيته ؟ قال : بل رأی رأيته ، أمّا أن يكونِ عندی عهد من النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم عهده الی فی ذلك فلا و الله ! لئن كنت صدقتَ اول الناس فلا أفترى عليه كذلك ، و لو كان عندی منه عهد فی ذلك ما تركت اخا بنی تميم بن مرة و عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنهما يثوبان علی منبره ، و لقاتلتهما ما بيدی و لو لم أجد الابر دتی هذه ، و لكن رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم لم يقتل قتلا و لم يمت فجاء ة ، مكث فی مرضه اياما و ليالی ، يا تيه المؤذن يؤذنه بالصلوة فيامر أبا بكر فيصلی بالناس و هو يری مكانی ، ثم ياتيه المؤذن فيؤذن بالصلوة فيا مر أبا بكر فيصلی بالناس و هو يری مكانی ، و لقد اراد ت امرأة من نسائه تصرفه عن أبی بكر فابی و غضب و قال : انتن صواحب يوسف ، مروا أبا بكر فليصل بالناس ! فلما قبض رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نظرنا فی أمورنا فأخترنا لدنيانا من رضيه رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم لديننا ، و كانت الصلوة عظم الإسلام و قوام الدين ، فبايعنا ابا بكرر ضی الله تعالیٰ عنه و كان لذلك أهلا لم يختلف عليه منا اثنان۔ قال : فاديت الی أبی بكر حقه و عرفت له طاعته و غزوت معه فی جنوده ، و كنت احذ اذا أعطانی و أغزو اذا غزانی ، و أضرب بين يديه الحدود بسوطی ، ثم قال : لعمر و عثمان هكذا۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے انکے زمانۂ خلافت میں دربارۂ خلافت سوال کیا کہ کیا یہ کوئی عہد وقرارداد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے۔فرمایا: بلکہ ہماری رائے ہے۔رہا یہ کہ اس باب میں میرے لئے حضور پرنور صلی

۱۸۱۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ،
الصواعق المحرق لابن حجر مکی،

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہد وقرار داد فرمایا ہو سو ایسا نہیں۔ اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا کرنے والا نہ ہوں گا۔ اور اگر اس باب میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابوبکر وعمر کو منبر اطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا۔ اور بیشک اپنے ہاتھ سے ان سے قتال کرتا اگر چہ میں اپنی اس چادر کے سوا کسی کو ساتھی نہ پاتا۔ بات یہ ہوئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ قتل نہ ہوئے، نہ یکا یک انتقال فرمایا۔ بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گذرے۔ مؤذن آتا اور نماز کی اطلاع دیتا۔ حضور ابوبکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیش نظر موجود ہوتا۔ پھر مؤذن آتا اور اطلاع دیتا۔ حضور ابوبکر ہی کو امامت کا حکم دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا۔ اور خدا کی قسم! ازواج مطہرات میں سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابوبکر سے پھیرنا چاہا تھا لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو نہ مانا اور غضب فرمایا۔ کہ تم وہی یوسف والیاں ہو۔ ابوبکر کو حکم دو کہ امامت کریں۔ پس جبکہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کیلئے اسے پسند کر لیا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کیلئے پسند فرمایا تھا۔ کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی۔ لہذا ہم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کر لی اور وہ اسکے لائق تھے۔ ہم میں کسی نے اس بارے میں اختلاف نہ کیا۔ یہ سب کچھ ارشاد فرما کر حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: پس میں نے ابوبکر کو انکا حق دیا اور انکی اطاعت لازم جانی۔ اور انکے ساتھ ہو کر انکے لشکروں میں جہاد کیا۔ جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا۔ اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور انکے سامنے تازیانے سے حد لگاتا۔ پھر بعینہ یہ ہی مضمون امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم اور امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسبت ارشاد فرمایا۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۳

Marfat.com

(۳) خلیفہ قریشی ہی ہوگا

۱۸۱۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْأَئِمَّةُ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمام خلیفہ قریشی ہونگے۔

دوام العیش، ۶۱　　اراءۃ الادب، ۷

۱۸۱۸۔ **عن** معاویة بن ابی سفیان رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ هٰذَا الْأَمْرَ فِی قُرَیْشٍ ،لَا یُعَادِیْ بِهِمْ أَحَدٌ اِلَّا أَکَبَّهُ اللّٰهُ عَلٰی وَجْهِهٖ فِی النَّارِ ۔

حضرت امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک خلافت قریش میں ہے۔۔ جو ان سے بیر رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں اوندھا کر دے گا۔

۱۸۱۷۔ المسند لاحمد بن حبل، ۱۸۳/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۲۱/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۸۶/۱ ☆ المستدرك للحاکم، ۷۶/۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۴/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۲/۷
المعجم الصغیر للطبرانی، ۱۵۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۲/۵
کنز العمال للمتقی، ۴۷۹۲ ، ۴۸/۶ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۶۲/۱
المغنی للعراقی، ۱۱۴/۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴۲/۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۲۹۸/۲ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۸/۵
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۷۰/۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۷۰/۱۳
منحة المعبود للساعاتی، ۲۵۹۶ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۱۰۲۶۴
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۱۸/۱ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۲۷۹۹
لسان المیزان لابن حجر، ۱۳۸۶/۵ ☆ الکنی و الاسماء للدولابی ۱۰۶/۱
السنة لابن ابی عاصم، ۵۳۱/۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۹۹/۶
الدر المنثرة للسیوطی، ۵۶ ☆ تاریخ اوسط، ۷۰

۱۸۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الامراء من قریش، ۱۰۵۷/۲
الصحیح لمسلم، باب الناس تبع لقریش، ۱۱۹/۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۹۲/۵ ☆

Marfat.com

۱۸۱۹۔ **عن** أبی موسی الا شعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ فِی قُرَیْشٍ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک خلافت کا معاملہ قریش ہی میں رہے گا۔۱۲م

۱۸۲۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ و جهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلَا اِنَّ الْاُمَرَآءَ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

امیر المومنین مسرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو امراء وحکام اسلام قریشی ہیں۔

۱۸۲۱۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قالِ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلْاُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ، اَلْاُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امراء قریشی ہیں، امراء قریشی ہیں۔

۱۸۲۲۔ **عن** أمیرالمؤمنین ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قُرَیْشٌ وُلَاةُ هٰذَا الْاَمْرِ ۔

اراءۃ الادب ۸

امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلامی حکومت کے والی قریشی ہیں۔

۱۸۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۹۶/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱٤/۱۳
السنن الکبری للبیهقی، ۱٤۲/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۸/۱۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۷۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۹، ۲۳/۱۲
۱۸۲۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۱/٥ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱٤/۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳۷۹۸۰، ۷٦/۱٤ ☆ المطالب العالیة، ۲۰٥٥
۱۸۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الامراء حسن قریش، ۱۰٥۷/۲
المسند لاحمد بن جنبل، ٤۲۱/٤ ☆
۱۸۲۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۱/٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹٥، ۲۳/۱۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۱/۷

Marfat.com

۱۸۲۳۔ **عن** عبد الله بن خطب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قَدِّمُوْا قُرَیْشًا وَ لَا تُقَدِّمُوْهَا۔

حضرت عبداللہ بن خطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو تقدیم دو اور قریش پر تقدیم نہ کرو۔ اراءۃ الادب ص ۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس پر اجماع کیا تو دلیل قطعی ہوگئی جس سے یقین حاصل ہوا کہ خلافت کے لئے قریشی ہونا بیشک شرط ہے۔ فتاوی رضویہ ۸/۲

۱۸۲۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الْمُلْكَ فِی قُرَیْشٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سلطنت قریش میں ہے۔　　دوام العیش، ۶۱

۱۸۲۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَیْشٍ فِی هٰذَا الْاَمْرِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب لوگ خلافت کے مسئلہ میں قریش کے تابع ہیں۔

۱۸۲۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۱۸۲۳۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۵/۱۰ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۲۱/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۳۷۹۱، ۵۲۱/۵ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۳۶/۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۳۸۰/۲ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱۴۰/۲
۱۸۲۴۔ علل الحديث لابن ابی حاتم، ۲۶۰۷ ☆
۱۸۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۱/۲ ☆ المصنف لابن ابی شيبة، ۱۶۹/۱۲
السنة لابن ابی عاصم، ۵۳۴/۲ ☆
۱۸۲۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶۰/۱۴
اتحاف السادة للزبيدی، ۱۳۱/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۴۷۹۴، ۴۹/۶
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۵۹۷۲ ☆ السنة لابن ابی عاصم، ۵۳۲/۲
البداية والنهاية لابن كثير، ۱۵۳/۱ ☆
یہ حدیث صحیح ہے۔ دوام العیش، ص ۶۵

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ فِی قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ اِثْنَانِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت ہمیشہ قریش کے لئے ہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل سنت کے مذہب میں خلافت شرعیہ کے لئے ضرور قرشیت شرط ہے۔ اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں ہیں۔ اسی پر صحابہ کا اجماع، تابعین کا اجماع، اور اہل سنت کا اجماع ہے۔ اس میں مخالف نہیں مگر خارجی یا کچھ معتزلی۔ کتب عقائد و کتب حدیث و کتب فقہ اس سے مالا مال ہیں۔ بادشاہ غیر قرشی کو سلطان، امام، امیر، والی۔ اور ملک کہیں گے مگر شرعاً خلیفہ یا امیر المؤمنین کہ یہ بھی عرفاً اسی کا مرادف ہے ہر بادشاہ قرشی کو نہیں کہہ سکتے سوا اسکے جو ساتوں شرائط خلافت اسلام، عقل، بلوغ، حریت، ذکورت، قدرت، اور قرشیت کا جامع ہو کر تمام مسلمانوں کا فرماں روائے اعظم ہو۔ ائمہ کرام اس پر صحابہ و تابعین و سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اب تک تمام اہل سنت کا اجماع بتاتے ہیں اور اسی بنا پر کتب عقائد میں اسے مسئلہ قطعیہ یقینیہ فرماتے ہیں۔ اسکے مقابل اگر کسی صحابی سے کوئی اثر ملے تو اگر وہ انعقاد اجماع سے پہلے کی گفتگو ہے اس سے نقض اجماع جنون خالص ہے۔ یونہی اگر تاریخ معلوم نہ ہو۔ اور اگر بعد کی ہے اور سند صحیح نہیں تو آپ ہی مردود ہے اور صحیح و قابل تاویل ہے تو واجب التاویل۔ ورنہ شاذ روایت اجماع کے مقابل قطعاً مضمحل نہ کہ اس سے الٹا اجماع باطل۔

قریش میں حصر خلافت کی احادیث بیشک متواتر ہیں۔ بہت متکلمین کی نظر احادیث پر زیادہ وسیع نہ تھی کہ یہ فن دوسرا ہے۔ انہوں نے خبر واحد سمجھا تو ساتھ ہی قبول صحابہ سے قطعی یقینی بنا دیا۔ مگر مسامرہ میں ہے کہ حافظ الحدیث امام عسقلانی نے ایک حدیث ''الائمة من قریش'' کو چالیس کے قریب صحابۂ کرام سے مروی دکھایا اور اس میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا۔ جسکا نام امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں ''لذة العیش فی طرق حدیث الائمة من قریش'' بتایا۔ یہ عدد صحابۂ کرام میں یقیناً تواتر ہے۔ یہ ایک حدیث کا حال تھا اسی مدعا پر اور

Marfat.com

احادیث علاوہ۔　　دوام العیش ص ۷۷

(۴) اسلام میں بارہ خلفاء ہونگے

۱۸۲۷۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لَا یَزَالُ أَمْرُالنَّاسِ مَاضِیًامَاوَ لَّهُمُ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا کُلُّهُمْ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا معاملہ اس وقت تک بحسن وخوبی چلتا رہے گا جب تک بارہ خلفاء کا زمانہ رہے گا اور وہ سب قرشی ہوں گے۔۱۲م

۱۸۲۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : انه سئل کم یملك هذه الا مة من خلیفة ؟ فقال : سألنا عنها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اِثْنَا عَشَرَ کَعِدَّةِ نُقَبَآءِ بَنِی اِسْرَآئِیْلَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس امت میں کتنے خلفاء ہونگے۔فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں معلوم کیا تھا تو حضور نے فرمایا: بنو اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے مطابق بارہ خلفاء ہونگے۔۱۲م

۱۸۲۹۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه یقول : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : لَا یَزَالُ الْاِسْلَامِ عَزِیْزًا اِلیٰ اِثْنَیْ عَشَرَ خَلِیْفَةً ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اسلام بارہ خلفاء تک غالب رہے گا۔۱۲م

۱۸۳۰۔ **عن** أبی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَایَزَالُ اَمْرُ اُمَّتِیْ صَالِحًا حَتّٰی یَمْضِیَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً ۔

۱۸۲۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۴۶/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۵۷، ۳۳/۱۲
۱۸۲۹۔ الصحیح لمسلم، باب الناس ، تبع لقریش، ۱۸۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۹۰/۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۹۷۴
کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۵۱، ۳۲/۱۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۱/۱۳
۱۸۳۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۸۶/۵
دلائل النبوة للبیهقی، ۳۲۴/۶ ☆

Marfat.com

حضرت ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا معاملہ بارہ خلفاء تک اچھا رہے گا۔۱۲م

۱۸۳۱۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَایَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتّٰی یَکُوْنَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً مِّنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دین اسلام اس وقت تک قائم و دائم رہے گا جب تک بارہ قرشی خلفاء ہونگے۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصل یہ ہے کہ امور غیب میں اللہ و رسول جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنی بات بیان فرمائیں اتنی یقیناً حق ہے۔ اور جس قدر ذکر نہ فرمائیں اسکی طرف یقین کی راہ نہیں۔ کہ غیب بے خدا و رسول کے بتائے معلوم نہیں ہوسکتا۔ لہذا اس حدیث مسلم کے معنی میں زمانۂ تابعین سے اشتباہ رہا۔ مہلب نے فرمایا: لم الق احدا یقطع فی هذا الحدیث بمعنی، میں نے کوئی ایسا نہ پایا کہ اس حدیث کی کوئی مراد قطعی بتاتا۔ امام قاضی عیاض مالکی نے شرح صحیح مسلم میں بہت احتمالات بتا کر فرمایا: و قد یحتمل وجوها اخر و الله اعلم بمراد نبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعنی اسکے سوا حدیث میں اور احتمالات بھی نکل سکتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مراد خوب جانتا ہے۔ جل وعلا و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام بن الجوزی کشف المشکل میں لکھتے ہیں۔

قد اطلت البحث عن معنی هذا الحدیث ، و طلبت مظانه و سألت عنه فلم اقع علی المقصود به ۔

میں نے مدتوں اس حدیث کے معنی کی تفتیش کی۔ اور جہاں جہاں گمان تھا وہ کتابیں دیکھیں۔ اپنے زمانہ کے ائمہ سے سوال کئے۔ مگر مراد متعین نہ ہوئی۔

اور ہو کیونکر، کہ جس غیب کی اللہ و رسول تفصیل نہ فرمائیں اسکی تفصیل قطعا کیونکر معلوم

۱۸۳۱۔ المسند للحاکم، ۶۱۸/۲　☆　مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۰/۵

کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۹، ۳۲/۱۲　☆　فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۱/۱۳

Marfat.com

ہو۔ہاں لوگ لگتے لگاتے ہیں جن میں سے کسی پر یقین نہیں البتہ یہ معیار صحیح ہے کہ حدیث میں جونشان ان بارہ خلفاء کے ارشاد ہوئے جس معنی میں وہ نہ پائے جائیں باطل ہے۔اور جس میں پائے جائیں وہ احتمالی طور پر مسلم ہوگا نہ کہ یقینی۔

احادیث باب میں انکے نشان یہ ہیں۔سب قرشی ہوں گے۔وہ سب بادشاہ اور والیان ملک ہوں گے۔ان کے زمانہ میں اسلام قوی ہوگا۔ان کا زمانۂ صلاح ہوگا۔ان پر اجماع امت ہوگا،یعنی اہل حل وعقد انہیں والی ملک۔وخلیفہ اصدق مانیں گے۔وہ سب ہدایت ودین حق پر عمل کریں گے۔ان میں سے دو اہل بیت رسالت سے ہوں گے۔

لگتے لگانے والوں میں جس نے سب طرق حدیث نہ دیکھے ایک آدھ طرق کو دیکھ کر کوئی احتمال نکال دیا۔جیسے ابوالحسین بن مناوی نے یہ معنی لئے کہ ایک وقت میں ۱۲ خلیفہ ہوں گے۔یعنی اس قدر اختلاف یہ فقط اس لفظ مجمل بخاری پر بن سکتا تھا۔اور دیگر الفاظ دیکھئے تو کہاں اس درجہ افتراق اور کہاں اجتماع۔اور ایسی حالت میں اسلام کے قوی وغالب وقائم اور امرامت کے صالح ہونے کے کیا معنی؟

اسی قبیل سے علی قاری کا یہ زعم باتباع ابن حجر شافعی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آخر ولاۃ بنی امیہ تک ۱۲ ہوئے اوران میں یزید پلید علیہ ماعلیہ کو بھی گنادیا۔

حالانکہ اس خبیث کے زمانہ کو قوت دین وصلاح سے کیا تعلق۔یہ احادیث دیکھ کر اس قول کی گنجائش نہ ہوتی۔مگر صرف ۱۲ سلطنتیں نگاہ میں تھیں۔اور حق یہ کہ اس خبیث پر اجتماع اہل حل وعقد کب ہوا۔ریحانۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسکے دست ناپاک پر بیعت نہ کرنے ہی کے باعث شہید ہوئے۔اہل مدینہ نے اس پر خروج کیا۔عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

واللہ ! ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نری بالحجارۃ من السماء ، ان رجلا ینکح امہات الاولاد و البنات و الاخوات یشرب الخمر و یدع الصلوۃ ،

خدا کی قسم!ہم نے یزید پر خروج نہ کیا جب تک یہ خوف نہوا کہ آسمان سے پتھر آئیں۔ایسا شخص کہ بہن بیٹی کی آبروریزی کرے۔شراب پیئے اور تارک صلوٰۃ ہو۔

غرض جمیع طرق حدیث سے یہ قول باطل ہے۔حدیث میں کہیں نہیں کہ وہ سب

Marfat.com

بلافصل یکے بعد دیگرے ہوں گے۔ان میں سے آٹھ گذر گئے۔صدیق اکبر، فاروق اعظم، عثمان غنی، علی مرتضی، حسن مجتبیٰ، امیر معاویہ، عبداللہ بن زبیر، عمر بن عبدالعزیز۔اور ایک یقیناً آنے والے ہیں۔حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔باقی کی تعیین اللہ ورسول کے علم میں ہے۔

عجب عجب ہزار عجب، کہ ان میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کہ صحابی بن صحابی ہیں، امام عادل ہیں، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھتیجے ہیں۔صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسہ ہیں، احد العشرۃ المبشرۃ کے صاحبزادے ہیں شمار نہ کئے جائیں۔اور وہ خبیث ناپاک معدود ہو جسے امیر المؤمنین کہنے پر امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس تازیانے لگوائے۔ نسأل العفو او العافیۃ ۔عبداللہ بن زبیر بھی درکنار خود امام حسن مجتبیٰ کو نہ گنا کہ انکی خلافت کا زمانہ قلیل تھا۔اور ولید کو گنا جس نے قرآن کریم کو دیوار میں لٹکا کر تیروں سے چھیدا۔ایسے بے سروپا بے معنی اقوال کی سند نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ایک متاخر عالم کی خطا ہے، رائے ہے۔عصمت انبیاء وملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کے سوا کسی کیلئے نہیں۔نسأل العفو و العافیۃ ۔و اللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۵۹

Marfat.com

۲۔ قضا

(۱) حاکم افضل شخص کو بنایا جائے

۱۸۳۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عِصَابَةٍ وَ فِيهِمْ مَنْ هُوَ أَرْضٰى لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی گروہ پر ایسے کو افسر بنایا کہ اس گروہ میں اس سے زیادہ اللہ کو پسندیدہ شخص موجود ہے اس نے اللہ و رسول اور مسلمانوں کی خیانت کی۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۹۴

۱۸۳۳۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَيُّمَا رَجُلٍ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰى عَشَرَةِ أَنْفُسٍ وَ عَلِمَ أَنَّ فِي الْعَشَرَةِ أَفْضَلُ مِمَّنِ اسْتَعْمَلَ فَقَدْ غَشَّ اللّٰهَ وَ غَشَّ رَسُوْلَهٗ وَ غَشَّ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمانوں کی جماعت کے دس افراد پر بھی کسی ایسے شخص کو حاکم بنایا کہ اسکے علم میں ان میں اس سے افضل بھی موجود تھا تو اس نے اللہ کی خیانت کی، اللہ کے رسول کی خیانت کی، اور تمام مسلمانوں کی خیانت کی۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۵

۱۸۳۲۔ المستدرك للحاكم، ۹۲/٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۱۷۹/۳
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۱۲/۲ ☆ المسند للعقيلیّ، ۲٤۷/۱
نصب الراية للزيلعی، ٦۲/٤ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۲۱۰۳
كنز العمال للمتقی، ۱٤٦۸۷، ۲۵/٦ ☆
۱۸۳۳۔ نصب الراية للزيلعی،، ٦۳/٤ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۲۱۰۲
كنز العمال للمتقی، ۱٤٦۵۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۹٤٤٤

Marfat.com

(۲) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں

۱۸۳٤۔ **عن** امیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :لَا طَاعَۃَ لِاَحُدٍ فِی مَعْصِیَۃِ اللّٰہِ تَعَالیٰ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۹۳

(۳) مدعی گواہ لائے

۱۸۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْبَیِّنَۃُ عَلیٰ مَنِ ادَّعٰی وَ الْیَمِیْنُ عَلیٰ مَنْ اَنْکَرَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گواہ مدعی پر لازم ہے اور قسم انکار کرنے والے پر۔۱۲م

۱۸۳٤۔ المسند لاحمد بن حنبل ٥/٦٦ ☆ المستدرك للحاكم، ۱/۱۲۳
المعجم الكبير للطبرانى، ۳/۲۳۳ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۷۰۰
كنز العمال للمتقى، ۱٤۸۷۳، ٦/٦۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۵/۲۲٦
السلسلة الصحيحة للالبانى، ۱۷۹ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۲/۵۱۰
علل الحديث لابن ابى حاتم، ۱۲۹۲ ☆

۱۸۳۵۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب اذا اختلف الراهين المرتهن ۱/۳٤۲
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ان البينة لعى المدعى، ۱/۱٦۰
السنن لابن ماجه ، باب البينة على المدعى ، ۲/۱٦۹
الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۹۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۸/۱۳۳
التفسير للقرطبى، ۱/٤۵۹ ☆ السنن للدارقطنى، ٤/۲۱۸
شرح السنة للبغوى، ۱۰/۱۰۱ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ٤/۲۹
المطالب العالية لابن حجر، ۱۲۳۰ ☆ نصب الراية للزيعلى، ۵/۹۵
فتح البارى للعسقلانى، ۵/۲۸۲ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ٦/۳۵۷
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۳۷٦۹ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۲/٤٤۷
كنز العمال للمتقى، ۱۵۲۸۲، ٦/۱۸۷ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۱۰۳۷
كشف الخفاء للعجلونى، ۱/۳٤۲ ☆ جامع مسانيد ابى حنيفة ، ۲/۱۷۰
دلائل النبوة للبيهقى، ۵/٤۰۲ ☆ الكامل لابن عدى،

Marfat.com

۱۸۳۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوٰهُمْ لَادَّعَى النَّاسُ دِمَآءَ رِجَالٍ وَ أَمْوَالِهِمْ، وَ لٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ۔

نور عینی فی الانتصار للامام العینی۔ ص ا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اپنے دعوی پر دیدئے جائیں تو لوگوں کے خون اور مال کا دعویٰ کر بیٹھیں، ہاں یوں ہے کہ مدعا علیہ پر قسم ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۴۲۷　☆　فتاوی رضویہ ۷/ ۴۴۳۔۸/ ۹۷

(۴) دعوی کو ثابت کرنے میں حق گوئی اختیار کرو

۱۸۳۷۔ **عن** أم المؤمنين أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنهما قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ ، فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ الْحَقُّ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَاَقْضِيْ لَهٗ عَلٰى نَحْوِمِمَّا اَسْمَعُ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ ، فَلْيَاْخُذْهَا اَوْ لِيَتْرُكْهَا۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۸۳۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قوله تعالی ان الذین یشترون الخ، ۶۵۳/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الاقضیة، ۷۴/۲
السنن لابن ماجه، باب البینة علی المدعی، ۱۶۹/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۵۲/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۵۹/۲
السنن للدارقطنی، ۱۰۷/۴ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲۰۸/۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۷۵۸　۱۸۳۷۔
الجامع الصحیح للبخاری، باب من اقام البینة یوم الیمین، ۳۶۸/۱
الصحیح لمسلم، باب بیان احکم الحاکمین لا یغیر الباطن، ۷۴/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التشدید علی ومن یقتضی نه، ۱۶۰/۱
السنن لابی داؤد، باب فی قضاء القاضی اذا اخطاء، ۵۰۴/۲
السنن لابن ماجه، باب قضیة الحاکم لا تحل حراما، ۱۶۸/۲
السنن للنسائی، باب ما یقطع القضاء ۲۶۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۳/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۴۹/۱۰
شرح السنة للبغوی، ۳۶۴/۲ ☆ التفسیر للبغوی، ۱۴/۶

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے جھگڑے لیکر میرے پاس آتے ہو، تو اگر ایک شخص اپنی چرب زبانی کے باعث حجت میں بازی لیجائے اور ہم اسے ڈگری دیدیں اور واقع میں اسکا حق نہ ہو تو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا، وہ مال نہیں اسکے حق میں، جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔ اب یہ اسکا فعل ہے کہ اسکو ہڑپ کرے یا واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۵۱۱

Marfat.com

Marfat.com

۱۶

کتاب الرؤیا

ابواب

خواب ۴۸۹

Marfat.com

۱۔خواب

(۱)حضور لوگوں سے صبح کو خواب سماعت فرماتے

۱۸۳۸۔**عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم مما یكثر أن یقول لأ صحابه : هل رأى أحد منكم ؟ قال : فیقص علیه من شاء الله أن یقص ۔　　صفائح اللجین ص ۵

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر و بیشتر صبح کو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرماتے: کیا آج تم میں سے کسی نے خواب دیکھا؟ تو جس کے بارے میں خدا چاہتا وہ اپنا خواب بیان کرتا۔۱۲م

۱۸۳۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلى اللہ تعالیٰ علیه وسلم كان اذا انصرف من صلوة الغداة یقول : هَلْ رَأى أَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤيَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو فرماتے: کیا آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟۱۲م　　صفائح اللجین ص ۵

(۲)اچھے خواب کی فضیلت

۱۸۴۰۔ **عن** عبادة الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله

۱۸۲۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تغیر الرؤیا بعد صلوة الصبح ، ۱۰۴۳/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا ، ۲۴۵/۲
۱۸۳۹۔ السنن لابی داؤد ، باب ففی الرؤا، ۶۸۴/۲
المؤطا لمالك ، ۹۵۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۷۵/۵
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۶/۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۸۷/۱
۱۸۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب تغیر الرؤا بعد صلوة الصبح ، ۱۰۳۵/۲
الصحیح لمسلم، کتاب الرؤا ، ۲۴۲/۲
السنن لابی داؤد ، باب فی الرؤیا، ۶۸۵/۲
الجامع للترمذی، باب الرؤیا، ۵۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۸/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۹/۲

Marfat.com

تعالیٰ علیه وسلم : رُؤیَاالْمُؤمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٌ وَّ اَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸٤۱۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رُؤیَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک مسلمان کا خواب نبوت کا ستر واں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸٤۲۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رُؤیَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ بُشْرٰی مِنَ اللّٰهِ ، وَ هِیَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیک مسلمان کا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت ہے، اور وہ نبوت کا پچاسواں حصہ ہے۱۲م

۱۸٤۳۔ **عن** أبی رزین العقیلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رُؤیَا الْمُؤمِنِ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ، وَهِیَ عَلٰی رَجُلِ طَائِرٍ مَا لَمْ یَحْدِثْ بِهَا ، فَاِذَا یَحْدِثُ بِهَا سَقَطَتْ ، وَ لَا تَحْدِثُ بِهَا اِلَّا لَبِیْبًا اَوْ حَبِیْبًا۔

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے، وہ اس شخص پر مثل پرندہ کے

۱۸٤۱۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤیا الصالحة ، ۲/۲۸٦
التمهید لابن عبد البر، ۱/۲۸۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۱۷٤
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲٦۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۱٤۰۳، ۱۵/۳٦۷
۱۸٤۲۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲٦۹ ☆ التمهید لابن عبدالبر، ۱/۲۸۱
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۳۹۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۱٤۰۵، ۱۵/۳٦۷
۱۸۳۳۔ الجامع للترمذی، باب الرؤیا ، ۲/۵۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲٦۹

Marfat.com

اڑتا رہتا ہے جب تک اسکو بیان نہ کرے، اور جب بیان کر دیتا ہے تو گر جاتا ہے۔ لہٰذا تم اپنے خواب کسی ذی ہوش عقلمند ماہر تعبیر سے بیان کرو یا اپنے کسی خاص دوست سے۔ ۱۲م

۱۸٤٤۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤیَا الْمُؤمِنَ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸٤٥۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤیَا الْمُسْلِم وَ هِیَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸٤٦۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: رُؤیَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ أَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد صالح کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸٤۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی

۱۸٤٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من رای النبی فی المنام، ۱۰۳۵/۲
الجامع للترمذی، باب الرؤیا، ۵۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲٦۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱/٤
۱۸٤٥۔ الجامع للترمذی، باب ذهبت النبوة و بقیت المبشرات، ۵۱/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۵/۱۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۲۸/۸ ☆
۱۸٤٦۔ الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا، ۲٤۲/۲
المسند لاحمدبن حنبل، ۳۱٤/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۱٤۱۲، ۳٦۸/۱۵
فتح الباری للعسقلانی، ۳۷٤/۱۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۵۵/۱۱
۱۸٤۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا، ۲٤۲/۲
السنن لابن ماجه، باب الرؤیا الصالحة، ۲۸٦/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۷۵/۲ ☆

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلرُّؤیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

صفائح اللجین ص ۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا ستر واں حصہ ہے ۱۲م

۱۸۴۸۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتِ الرُّؤیَا الصَّالِحَةَ یَرَاهَا الرَّجُلُ اَوْ تُرٰی لَهٗ ۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبوت گئی، اب میرے بعد نبوت نہ ہوگی مگر بشارتیں۔ وہ کیا ہیں؟ نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے، یا اسکے لئے دیکھی جائے۔　　صفائح اللجین ص ۶

۱۸۴۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قول الله سبحانه : لهم البشری فی الحیاة الدنیا و الآخرة، قال : هِیَ الرُّؤیَا الصَّالِحَةُ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ اَوْ تُرٰی لَهٗ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں پوچھا ''مومنین کیلئے دنیا و آخرت میں بشارت ہے'' تو فرمایا: اس سے مراد اچھے خواب ہیں۔ جن کو مسلم اپنے لئے دیکھے یا دوسرا شخص اسکے لئے دیکھے۔ ۱۲م

۱۸۵۰۔ **عن** عبدا لله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلرُّؤیَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّ عِشْرِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۶۵　صحیح

۱۸۴۹۔ السنن لابن ماجه، باب الرؤیا الصالحة، ۲/۳۸۶

الجامع للترمذی، باب ذهبت النبوة و بقیت المبشرات، ۲/۵۱

۱۸۵۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۷۵

Marfat.com

۱۸۵۱۔ **عن** أم کرز الکعبیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَ بَقِیَتُ الْمُبَشِّرَاتُ ۔

حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: نبوت کا سلسلہ ختم ہوا اور بشارتیں یعنی اچھے خواب باقی ہیں ۱۲م

۱۸۵۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قَدْ اِنْقَطَعَتْ فَلَا رَسُوْلَ بَعْدِیْ وَ لَا نَبِیَّ ، قال فشق ذلك علی الناس فقال : لٰکِنَّ الْمُبَشِّرَاتِ ، فقالوا : یا رسول الله ! و ما المبشرات ؟ قال : رُؤیَا الْمُسْلِمِ وَ هِیَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَآءِ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسالت ونبوت تو ختم ہوئی لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔ یہ امر لوگوں پر نہایت شاق گذرا تو فرمایا: لیکن بشارتیں باقی ہیں، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان کا خواب کہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۵۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول :لَمْ یَبْقَ مِنَ النُّبُوَّةِ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ ، قالو: و ماالمبشرات؟ قال : اَلرُّؤیَا الصَّالِحَةَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۸۵۱۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤیا الصالحة ، ۲۸۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل ۴۰۴/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۵/۲
۱۸۵۲۔ الجامع للترمذی، باب ذهبت النبوه و بقیت المبشرات ، ۵۱/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۲۳/۱
۱۸۵۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المبشرات، ۱۰۳۵/۲
شرح السنة للبغوی، ۲۰۳/۱۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۳
کنز العمال للمتقی، ۴۱۴۱۸، ۳۷۰/۱۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۵/۱۲
التفسیر للبغوی، ۱۹۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۳۸/۱۰
ارواء الغلیل للالبانی، ۱۲۹/۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲۷/۲

Marfat.com

کو میں نے فرماتے سنا، نبوت کے سلسلہ سے صرف بشارتیں باقی ہیں۔ صحابۂ کرام نے عرض کیا: بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: اچھے خواب۔۱۲م

۱۸۵٤۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کشف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الستارة فی مرضه و الصفوف خلف ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه فقالَ : أَیُّهَا النَّاسُ ! اِنَّهٗ لَمْ یَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤیَا الصَّالِحَةَ یَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰی لَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں پردۂ اقدس ہٹایا تو ملاحظہ کیا کہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہیں۔ آپ نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے صرف اچھے خواب باقی ہیں جن کو مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے دوسرے لوگوں کو نظر آئیں۔۱۲م

۱۸۵۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اِذَا رَأَی أَحَدُکُمُ الرُّؤیَا یُحِبُّهَا فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ اللّٰهِ، فَلْیَحْمَدُ اللّٰهَ عَلَیْهَا وَ لْیُحَدِّثْ بِهَا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پیارا معلوم ہو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔ لہذا اس پر اللہ کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے۔۱۲م

صفائح اللجین ص۶

۱۸۵۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۸۵٤۔ السنن لابن ماجه، باب الرؤیا الصالحة، ۲۸۶/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۸۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۲۸/۱۰
کنز العمال للمتقی، ٤۱٤۲٤، ۲۷۱/۱۵ ☆
۱۸۵۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المبشرات، ۱۰۳٤/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۵۰/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤٤/۱
۱۸۵۶۔ الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا، ۲٤۱/۲

Marfat.com

علیه وسلم رُؤیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسٍ وَّ أَرْبَعِیْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کا پینتالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

(۳) برا خواب دیکھنے والا کیا کرے

۱۸۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا رَأی أَحَدُکُمُ الرُّؤیَا یَکْرَهُهَا فَلْیَبْصُقْ عَلیٰ یَسَارِهٖ ثَلَاثًا وَ لْیَسْتَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثَلَاثًا ،و لْیَحْوِّلْ عَنْ جَنْبِهِ الَّذِی کَانَ عَلَیْهِ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۰

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی ناپسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھکارے۔اور تین مرتبہ اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ۔ پڑھے۔اور کروٹ بدل کر سو جائے۔۱۲م

۱۸۵۷۔ الصحیح لمسلم، کتاب الرؤیا، ۲/۲۴۱
السنن لابی داؤد، باب فی الرؤیا، ۲/۶۸۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۴۴ ☆ المستدرك للحاكم، ۴/۳۹۲
شرح السنة للبغوی، ۱۲/۲۰۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲/۳۷۰
کنز العمال للمتقی، ۴۱۳۸۶، ۱۵/۳۶۳ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۱/۴۸۴

Marfat.com

۱۷

کتاب الاطعمۃ والاشربۃ

ابواب

مقدار طعام　۴۹۹　　آداب طعام　۵۰۱

دعوت　۵۱۰　　کھلانے کی فضیلت　۵۱۲

Marfat.com

Marfat.com

ا۔ مقدار طعام

(ا) کھانے کی مسنون مقدار

۱۸۵۸۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مَلأ آدَمِیٌّ وِعَاءً شَرًّا مِّنْ بَطْنِهٖ ، بِحَسْبِ ابْنِ آدَمَ اُکُلَاتٌ یُقِمْنَ صُلْبَهٗ ، فَاِنْ کَانَ لَامُحَالَةَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِهٖ ، وَ ثُلُثٌ لِشَرَابِهٖ،وَ ثُلُثٌ لِنَفَسِهٖ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہ بھرا۔ آدمی کو بہت ہیں چند لقمے جو اسکی پیٹھ سیدھی رکھیں ،اور اگر یوں نہ گذرے تو تہائی پیٹ کھانے کیلئے ،تہائی پانی کیلئے، اور تہائی سانس کیلئے رکھے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

ہادی الناس ص ۳۵

(۲) زیادہ کھانا مذموم ہے

۱۸۵۹۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ کَثْرَةَ الْاَکْلِ شُؤْمٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۸۵۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة کثر الاکل، ۶۰/۲
السنن لابن ماجه، باب الاکثار فی الاکل، و کاهیة الشبع، ۲۴۸/۲
المستدرك للحاکم، ۲۳۱/۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۳۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۸۷۰، ۲۶۱/۱۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۶/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۲۸/۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۶۷/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۴۰۳/۳
التفسیر للقرطبی، ۱۹۲/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۴۸/۴
المغنی للعراقی، ۴/۲ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۴۱/۷
الطبقات الکبری لابن سعد، ۱۲۰/۲ ☆ الامالی للشجری، ۲۰۹/۲
مناهل الصفا، ۱۳ ☆ الاحکام النبویة للکحال، ۱۱/۲
۱۸۵۹۔ مشکوة المصابیح للبتریزی، ۴۲۳۸ ☆ الکامل لابن عدی،

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بہت کھانا منحوس ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پیٹ بھر کر قیام لیل کا شوق رکھنا بانجھ سے بچہ مانگنا ہے۔ جو بہت کھائے گا بہت پیئے گا۔ جو بہت پیئے گا بہت سوئے گا۔ جو بہت سوئے گا آپ ہی خیرات و برکات کھوئے گا۔

فتاوی رضویہ ۲/ ۲۳۱

Marfat.com

۲۔آداب طعام

(۱) کھانے کے آداب

۱۸۶۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا أَكَلْتُمُ الطَّعَامَ فَاخْلَعُوا نِعَالَكُمْ ، فَاِنَّهٗ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِكُمْ ، وَ اِنَّهَا سُنَّةٌ جَمِيْلَةٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کھانا کھانے بیٹھو تو جوتے اتار لو کہ اس میں تمہارے پاؤں کیلئے زیادہ راحت ہے اور یہ اچھی سنت ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جوتا پہنے کھانا اگر اس عذر سے ہو کہ زمین پر بیٹھا کھا رہا ہے اور فرش نہیں جب تو صرف ایک سنت مستحبہ کا ترک ہے۔اس کیلئے بہتر یہ ہی تھا کہ جوتا اتارے، اور اگر میز پر کھاتا ہے اور یہ کرسی پر جوتا پہنے ہے تو یہ وضع خاص نصاری کی ہے۔اس سے دور بھاگے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد یاد کرے۔ من تشبہ بقوم وھو منھم ، جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔　　فتاوی افریقہ ۵۳

۱۸۶۱۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اتی بطعام وضعه علی الارض ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جب کھانا حاضر کیا جاتا تو زمین پر رکھ کر تناول فرماتے۔۱۲م

۱۸۶۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ علیه

۱۸۶۰۔ المستدرك للحاكم، ۱۱۹/۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۰۷۲۶، ۲۳۵/۱۵
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۳/۵ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۲۳۶۳
السنن للدارمی، ۲۶۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۳۶/۱
المسند لابی يعلی، ۱۸۷/۴ ☆
۱۸۶۱۔ كتاب الزهد لاحمد، ☆
۱۷۶۲۔ اتحاف السادة للزبدی، ۲۱۴/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۰۷۰۸، ۲۳۲/۱۵

Marfat.com

وسلم یضعها علی الحضیض و یقول :اِنَّمَا أنَا عَبْدٌ اٰکُلُ کَمَا یَاْکُلُ الْعَبْدُ ، وَ أشْرَبُ کَمَا یَشْرَبُ الْعَبْدُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے کو فرش پر رکھتے اور فرماتے: میں اطاعت شعار بندوں کی طرح کھاتا پیتا ہوں۔

۱۸۶۳۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رأیت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یأکل ثریدا متکئا علی سریر ثم یشرب من فخارہ ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تخت پر ٹیک لگائے ثرید تناول فرماتے دیکھا، پھر کوزہ سے پانی نوش فرمایا۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/ ۱۳۸

(۲) کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹ لینا چاہیئے

۱۸۶۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفة و قال: اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِی اَیِّهٖ اَلْبَرَکَةُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم فرمایا۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا: کہ تمہیں کیا معلوم کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

۱۸۶۵۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أمر نا أن نسلت القصعة و قال: فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِی أیِّ طَعَامِکُمُ الْبَرَکَةَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کھانا کھا کر پیالہ خوب صاف کرنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا: تم کیا جانو کہ تمہارے کون سے

۱۸۶۳۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ☆

۱۸۶۴۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب لعق الاصابع، ۲/ ۱۷۵

۱۸۶۵۔ الصحیح لمسلم، باب استحباب لعق الاصابع، ۲/ ۱۷۵

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی لعق الاصابع، ۲/ ۲

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۲۹۰ ☆

کھانے میں برکت ہے۔

۱۸۶۶۔ **عن** نبیشة الخیر الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ اَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ ۔

حضرت نبیشہ خیر ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھانا کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرے گا۔

۱۸۶۷۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ اَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ وَصَلَّتْ عَلَیْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار اور دعا کریگا۔

۱۸۶۸۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ اَکَلَ فِی قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ، فَتَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اَعْتِقْهُ مِنَ النَّارِ کَمَا اَعْتَقَنِی مِنَ الشَّیْطَانِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرتے ہوئے کہتا ہے۔ اے اللہ! اس بندہ کو دوزخ سے آزاد کردے جس طرح اس نے مجھے شیطان سے چھٹکارا دلایا۔

۱۸۶۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی االله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا تُرْفَعُ الْقَصْعَةُ حَتّٰی یَلْعَقَهَا ، فَاِنَّ فِی آخِرِ الطَّعَامِ الْبَرَکَةَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۶۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اللقمة تقط، ۳/۲
السنن لابن ماجه ، باب تنقیة الصحفة ، ۲۳۵/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۷۶/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۷۸۷-۴، ۲۴۷/۱۵
شرح السنة للبغوی، ۳۱۶/۱۱ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۳۱۸/۲
۱۸۶۷۔ کنز العمال للمتقی، ۲۵۳/۱۵ ☆
۱۸۶۸۔ کنز العمال للمتقی، ۳۵۳/۱۵ ☆
۱۸۶۹۔ الصحیح لابن حبان، ۳۳۵/۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹۳/۱

Marfat.com

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیالے کو اس وقت تک نہ اٹھایا جائے جب تک اسکو چاٹ نہ لیا جائے۔ کیونکہ کھانے کے آخر میں برکت ہے۔

۱۸۷۰۔ **عن** رائطة عن أبيها رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِنَّ لُعُوْقَ الْقَصْعَةِ أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقُ بِمِثْلِهَا طَعَامًا۔

حضرت رائطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک پیالے کو چاٹنا اسکو بھر کے کھانا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

۱۸۷۱۔ **عن** العرباض بن سارية رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ لَعِقَ الصَّحْفَةَ وَ لَعِقَ أَصَابِعَهٗ أَشْبَعَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے پلیٹ کو چاٹا اور انگلیوں کو چاٹا اللہ تعالیٰ اسکو دنیا و آخرت میں شکم سیر فرمائے گا۔ فتاوی رضویہ جدید ۲/ ۵۸

(۳) کھانے میں غیروں سے مشابہت نہ کرو

۱۸۷۲۔ **عن** قبيصة بن هلب عن ابيه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و سأله رجل فقال: اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فقال : لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِی نَفْسِكَ شَیْءٌ ضَارَعَتْ فِيْهِ النَّصْرَانِيَّةُ۔

حضرت قبیصہ بن ہلب سے وہ اپنے والد ہلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جبکہ کسی شخص نے سرکار سے معلوم کیا تھا۔ کچھ کھانے ایسے ہیں جن سے میں حرج محسوس کرتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ہرگز اس کھانے کی طرف رغبت نہ کرنا جس میں نصرانیت سے مشابہت ہو۔

۱۸۷۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷/۵ ☆
۱۸۷۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶۱/۱۸
اتحاف السادة للزبیدی، ۲۲۵/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۰۷۹۰، ۲۴۷/۱۵
۱۸۷۲۔ السنن لابی داؤد، باب کراهیة لاتقذر للطعام، ۵۳۱/۲

Marfat.com

(۴) غیر مسلموں کے برتنوں کا استعمال

۱۸۷۳ ۔ **عن** أبی ثعلبة الخشنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت یا رسول الله ! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، انا نغزو ارض العدو فتحاج الی انیتهم فقال: اِسْتَغْنُوْا عَنْهَامَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا وَکُلُوا مِنْهَا وَاشْرَبُوْا ۔

حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! ہم دشمن کے ملک میں جہاد کیلئے جاتے ہیں تو وہاں انکے برتنوں کی بھی حاجت پیش آتی ہے۔ سرکار نے فرمایا: جہاں تک بن پڑے ان برتنوں سے دور رہو۔ اور اگر دوسرے برتن نہ ملیں تو انہیں دھوکر پاک کرلو اسکے بعد ان میں کھاؤ، پیو۔

۱۸۷۴ ۔ **عن** أبی ثعلبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قدور المجوس ؟ قال: اِنْقُوْهَا غَسْلًا وَ اطْبَخُوْا فِیْهَا ، وَنَهٰی عَنْ أکْلِ ذِیْ نَاب ۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ہم کس طرح استعمال کریں۔ فرمایا: خوب دھوکر پاک کرلیا کرو اور پھر اس میں پکاؤ۔ نیز سرکار نے ہر درندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۳۱۶

۱۸۷۵ ۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا نغزو مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنصیب من آنیة المشرکین و اسقیهم و نستمتع بها فلا یعیب ذلك علینا ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوئے۔ ہمیں مشرکین کے کچھ برتن ہاتھ آئے اور مشکیزے بھی۔ ہم ان سے فائدہ اٹھاتے اور حضور ہمارے لئے انکو ممنوع قرار نہیں دیتے۔ ۱۲م

۱۸۷۳ ۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۹۰/۱

۱۸۷۴ ۔ الجامع للترمذی، باب الاکل فی آنیة الکفار، ۲/۲

۱۸۷۵ ۔ السنن لابی داؤد ، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب، ۵۳۶/۲

Marfat.com

۱۸۷۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عن جمع الصحابۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم توضؤا من مزادۃ امرأۃ مشرکۃ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر صحابۂ کرام نے ایک مشرکہ عورت کے مشکیزہ سے وضو فرمایا۔۱۲م

۱۸۷۷۔ **عن** أسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ أن عمر رضی اللہ تعالی عنہ توضأ من ماء فی جرۃ النصرانیہ۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۰۵

حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصرانیہ عورت کے مٹکے کے پانی سے وضو فرمایا۔۱۲م

۱۸۷۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان ابا ثعلبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم افتنا فی آنیۃ المجوس اذا اضطررنا الیہا قال : اِذَا اضْطَرَرْتُمْ اِلَیْہَا فَاغْسِلُوْہَا بِالْمَآءِ وَ اطْبَخُوْا فِیْہَا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور ہمیں مجوس کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں فرمائیں کہ جب ہم ان کے لئے مجبور ہوں تو کیا کریں؟ فرمایا: جب تمہیں انکی سخت حاجت ہی پیش آجائے تو پانی سے دھولو اور ان میں پکاؤ اور کھاؤ۔۱۲م

۱۸۷۹۔ **عن** أبی ثعلبۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قلت : یا رسول اللہ ! انا بارض

۱۸۷۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامات النبوۃ فی الاسلام، ۱/۵۰۴
الصحیح لمسلم، باب قضاء الصلوۃ الفائتۃ، ۱/۲۴۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۴۳۴
۱۸۷۷۔ المصنف لعبد الرزاق، المسند للشافعی،
۱۸۷۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی استعمال آنیۃ اہل الکتاب، ۲/۵۳۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸۴
۱۸۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب آنیۃ المجوس و المیتۃ، ۲/۸۲۶
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الانتفاع بآنیۃ المشرکین، ۱/۱۸۹
السنن لابن ماجہ، باب صید الکلب، ۲/۲۳۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۱/۳۳

Marfat.com

قوم اهل الکتاب، افنأکل فی آنیتهم ؟ قال :اِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَ هَا فَلَا تَأْکُلُوا فِیْهَا، وَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا فَاغْسِلُوْهَا وَ کُلُوْا فِیْهَا۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کتابی لوگوں کے علاقہ میں ہوتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ فرمایا: اگر انکے علاوہ مل جائیں تو ان میں نہ کھاؤ، ورنہ دھوکر کھا پی سکتے ہو۔۱۲م

۱۸۸۰۔ **عن** أبی ثعلبة رضی الله تعالی عنه انه سأل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقا ل : اِنا نجاوز أهل الکتاب وهم یطبخون قدور هم الخنزیر و یشربون فی آنیتهم الخمر ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنْ وَجَدْتُمْ غَیْرَهَا فَکُلُوْا فِیْهَا وَ اشْرَبُوْا ، وَ اِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَیْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَآءِ وَ کُلُوْا وَ اشْرَبُوْا۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، ہم کتابیوں کی سرزمین سے گذرتے ہیں اور وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر کا گوشت پکاتے اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر انکے برتنوں کے علاوہ تم کو ملیں تو ان میں کھاؤ اور پیو۔اور اگر انکے علاوہ نہ ملیں تو انکے برتنوں کو دھوکر استعمال کر سکتے ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۱۱۳

(۵) کافر کے یہاں کھانا جائز ہے

۱۸۸۱۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان یهودیا دعا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی خبز شعیر و اهالة سخنة فاجابه۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی ایک یہودی نے جو کی روٹی اور گرم گرم روغن کے سالن کی دعوت کی۔حضور نے منظور فرمائی۔۱۲م

۱۸۸۰۔ السنن لابی داؤد ، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب، ۵۳۷/۲

۱۸۸۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۱۱/۳

Marfat.com

(۶) جمع ہو کر کھانے کی فضیلت

۱۸۸۲۔ **عن** وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِجْتَمِعُوْا عَلٰی طَعَامِکُمْ وَ اذْکُرُوا اسْمَ اللّٰہِ یُبَارَکْ لَکُمْ فِیْہِ۔

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمع ہو کر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو، تمہارے لئے اس میں برکت رکھی جائے گی۔۱۲م

۱۸۸۳۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: کُلُوْا جَمِیْعًا وَ لَا تَفَرَّقُوْا ، فَاِنَّ الْبَرَکَۃَ مَعَ الْجَمَاعَۃِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملکر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

۱۸۸۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اَلْبَرَکَۃُ فِی ثَلٰثَۃٍ ، فِی الْجَمَاعَۃِ وَ الثَّرِیْدِ وَالسُّحُوْرِ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت تین چیزوں میں ہے۔ مسلمانوں کے اجتماع میں، طعام ثرید میں، اور طعام سحری میں۔

راد القحط والوباء ص ۱۵

۱۸۸۲۔ السنن لابن ماجه ، باب الاجتماع على الطعام ، ۲۳۶/۲
اتحاف السادة للزبيدى، ۲۱۷/۵ ☆ المستدرك للحاكم، ۱۰۳/۳
كشف الخفاء للعجلونى، ۴۸/۱ ☆

۱۸۸۳۔ السنن لابن ماجه ، باب اجتماع على الطعام ، ۲۳۶/۲
كنز العمال للمتقى، ۴۰۷۱۳، ۲۳۳/۱۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۱/۵
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۳۳/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۱۷/۵
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۴۲۵۷ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۵۱/۲
التفسير لابن كثير ، ۹۴/۶ ☆

۱۸۸۴۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۳۰۸/۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۵۱/۳
فتح البارى للعسقلانى، ۵۵۱/۹ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۱۳۷/۲
تاريخ اصفهان لابى نعيم، ۵۷/۱ ☆

Marfat.com

۱۸۸۵۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ ، يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک آدمی کی خوراک دو کو کفایت کرتی ہے، اور دو کی چار کو، اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

۱۸۸۶۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اَحَبَّ الطَّعَامِ اِلَى اللّٰهِ مَا كَثُرَتْ فِيْهِ الْاَيْدِيْ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کو وہ کھانا ہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جتنے آدمی زیادہ مل کر کھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہوگا۔

رادالمحتار ص ۱۶

۱۸۸۵۔ الصحیح لمسلم، باب طعام الثنین یکفی الثلاثة، ۱۸۶/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی طعام الواحد یکفی الاثنین، ٤/۲
السنن لابن ماجه، باب طعام الواحد یکفی لاثنین ۲۳٤/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ٤۰۷/۲ ☆ السنن للدامی، ۱۰۰/۲
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۸/۷ ☆ مجمع لزوائد للهیثمی، ۲۱/٥
المصنف لابن ابی شیبة، ۱۳٤/۸ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۹٥٥۷
شرح السنة للبغوی، ۳۲۰/۱۱ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۹/٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ٤۱۷۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٥۳٥/۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۳۳/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۰۷۲۱، ۲۳٤/۱٥
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲۸/۹ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۳۷۹/٦
المسند للعقیلی، ۱۸٥/۳ ☆ السلسلة لصحیحة للالبانی، ۱٦۸٦
۱۸۸٦۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۱/٥ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱٤۰/۳

Marfat.com

۲۔ دعوت

(۱) دعوت قبول کرو

۱۸۸۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَمْ یُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔

احکام شریعت ص ۲۱۱

(۲) بلا دعوت جانا منع ہے

۱۸۸۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ، وَ مَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِیْرًا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو دعوت کی گئی اور اس نے قبول نہ کی تو اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔ اور جو بغیر دعوت گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خصوصاً جبکہ دعوت عام نہ ہو تو معہود و معروف سے زائد آدمی لیجانا سخت ناجائز ہے۔ مثلاً جو لوگ عادی ہیں کہ بے آدمی کے ساتھ لئے ہوئے کہیں نہیں جاتے انکی جو دعوت کریگا آپ جانے گا کہ ساتھ آدمی ہوگا۔ المعروف کالمشروط، ہاں اگر کسی بے تکلفی والے نے دعوت

۱۸۸۷۔ الصحیح لمسلم، باب لا تحل المطلقة ثلاثا الخ، ۴۶۳/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اجابة الداعی، ۱۲۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۶۸/۲ ☆

۱۸۸۸۔ السنن لابی داؤد، باب ما جاء فی اجابة الدعوة، ۵۲۵/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۶۸/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۳۳/۵
المغنی للعراقی، ۱۰/۲ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۶۷
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۳۶/۲ ☆

Marfat.com

کی اور کچھ حاجت مند ہیں کہ یہ انکو ساتھ لے گیا اور ان کا باران پر نہ پڑے گا خواہ یوں کہ دسترخوان وسیع ہے اور دل فراخ، یا یوں کہ انکی وکفالت یہ خود کرے گا اور اسے ناگوار نہ ہوگا تو حرج نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی۔ اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا۔ جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بآواز بلند ارشاد فرمایا: اہل خندق! جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے۔ وہ ایک ہزار صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ اور حضرت جابر سے فرمایا: جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ اتارا جائے۔ او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے۔ اپنی زوجۂ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل کھانا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں۔ ان بی بی نے عرض کیا: آپ کو اسکی فکر کیا ہے۔ جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا روٹی پکانے والی بلالو اور ہانڈی چولہے پر کھی رہنے دو اس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلایا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۲

۳۔کھلانے پلانے کی فضیلت

(۱) کھانا کھلانا نہایت اجر کا کام ہے

۱۸۸۹۔**عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیْ مَلَآئِکَتَہٗ بِالَّذِیْنَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِیْدِہٖ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ان لوگوں کے بارے میں فخر فرماتا ہے جو اسکے بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر لنگر لٹانا جسے کہتے ہیں کہ لوگ چھتوں پر بیٹھ کر روٹیاں پھینکتے ہیں، کچھ ہاتھوں میں جاتی ہیں، کچھ زمین پر گرتی ہیں، کچھ پاؤں کے نیچے آتی ہیں یہ منع ہے، کہ اس میں رزق الٰہی کی بے تعظیمی ہے۔ بہت علماء نے روپیوں پیسوں کا لٹانا جس طرح دلہن دولہا کی نچھاور میں معمول ہے منع فرمایا کہ روپے پیسے کو اللہ عزوجل نے خلق کی حاجت روائی کیلئے بنایا ہے تو اسے پھینکنا نہ چاہیئے۔ پھر روٹی کا پھینکنا سخت بیہودہ ہے۔

اعالی الافادہ ص ۱۵

(۲) پانی پلانے کی فضیلت

۱۸۹۰۔**عن** سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ای الصدقۃ اعجب الیک ؟ قال : الماء۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کونسا صدقہ پسند ہے؟ فرمایا: پانی پلانا۔۱۲م

۱۸۸۹۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۶۸/۲

۱۸۹۰۔ السنن لابن داؤد، باب فضل سقی الماء، ۲۳۶/۱

Marfat.com

(۳) پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں

۱۸۹۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا كَثُرَتْ ذُنُوبُكَ فَاسْقِ الْمَآءَ عَلَى الْمَآءِ، تَتَنَاثَرُ كَمَا يَتَنَاثَرُ الْوَرَقُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تیرے گناہ زیادہ ہو جائیں تو پانی پر پانی ڈال، تیرے گناہ ایسے جھڑ جائیں گے جس طرح تیز ہوا سے پیڑ کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید ۲/۲۲

(۴) کھلانے اور پہنانے کی فضیلت

۱۸۹۲۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَفْضَلُ الْأَعْمَالِ اِدْخَالُ السُّرُوْرِ عَلَى الْمُؤْمِنِ، كَسَوْتَ عَوْرَتَهٗ، أَوْ أَشْبَعْتَ جُوْعَتَهٗ . أَوْ قَضَيْتَ لَهٗ حَاجَةً ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے افضل کام مسلمان کا جی خوش کرنا کہ تو اسکا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے، یا اسکا کوئی کام پورا کرے۔

۱۸۹۳۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ وَافَقَ مِنْ أَخِيْهِ شَهْوَةً غُفِرَ لَهٗ ۔ رادالقحط والوباء ص ۱۱

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم کی حلال چیز کو چاہتا ہو اور اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہ شی مہیا کر دے اللہ عزوجل اسکے لئے مغفرت فرما دے۔

۱۸۹۱۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۴۰۳/۶ ☆ میزان الاعتدال، ۲۳۶/۱
لسان المیزان لابن حجر، ۶۷۷/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۸۳، ۲۵۹/۴
۱۸۹۲۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۳۹۴/۳
۱۸۹۳۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۸/۵ ☆ المسند للعقیلی، ۳۹۶/۴
تنزیہ الشریعہ لابن عراق، ۱۳۷/۲ ☆ تاریخ اصفہان لابی نعیم، ۶۶/۲
الفوائد المجموعہ للشوکانی، ۷۳ ☆ تذکرۃ الموضوعات للسیوطی، ۶۷
المغنی للعراقی، ۱۲/۲ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۴۶/۳

Marfat.com

۱۸۹۴۔ **عن** ابی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ شَهْوَتَهٗ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو اسکی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کردے۔ رادالقحط والوباء ص ۱۲

۱۸۹۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مِنْ مُوْجِبَاتِ الرَّحْمَةِ اِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت الٰہی واجب کردینے والی چیزوں میں ہے غریب مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔

۱۸۹۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلدَّرَجَاتُ اِفْشَآءُ السَّلَامِ ، وَ اِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے یہاں درجے بلند کرنے والے ہیں سلام کو پھیلانا، ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔

رادالقحط والوباء ص ۱۲

(۵) کھلانا اور سلام کو رواج دینا گناہوں کا کفارہ ہے

۱۸۹۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْكَفَّارَاتُ اِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ اِفْشَآءُ السَّلَامِ ، وَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ

۱۸۹۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۳۷/۵ ☆ تذکرة الموضوعات لفتنی، ۶۷

۱۸۹۵۔ المستدرك للحاكم، ۵۲۴/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۰۸۳، ۷۸۱/۱۵

۱۸۹۶۔ الجامع للترمذی، ۳۲۳۳، باب ما جاء فی الشام السلام، ۹۳/۲

الترغیب والترهیب للمنذری، ۲۶۲/۱ ☆

۱۸۹۷۔ المستدرك للحاكم، ۱۲۹/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶۳/۲

Marfat.com

نِیَامٌ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ مٹانے والے ہیں کھانا کھلانا، سلام ظاہر کرنا، اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔ رادالقحط والوباء ص ۱۳

(۶) کھلانا، پلانا جہنم سے دوری کا ذریعہ ہیں

۱۸۹۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ حَتّٰی يُشْبِعَهٗ ، وَ سَقَاهُ مِنَ الْمَآءِ حَتّٰی يُرْوِيَهٗ بَاعَدَهُ اللّٰهُ مِنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ مَا بَيْنَ كُلِّ خَنْدَقَيْنِ مَسِيْرَةَ خَمْسِ مِأَةِ عَامٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کھانا کھلائے، پیاس بھر پانی پلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے سات کھائیاں دور کرے۔ ہر کھائی سے دوسری تک پانچسو برس کی راہ۔

رادالقحط والوباء ص ۱۳

(۷) دعوت طعام کے ذریعہ گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے

۱۸۹۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلْخَيْرُ اَسْرَعُ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِیْ يُؤْكَلُ فِيْهِ مِنَ الشَّفْرَةِ اِلٰى سَنَامِ الْبَعِيْرِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر و برکت اس گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس سے بھی زیادہ جلد پہونچتی ہے جتنی جلد چھری کوہان شتر کی طرف، کہ اونٹ ذبح کر کے سب سے پہلے اس کا کوہان ہی تراشتے ہیں۔ رادالقحط والوباء ص ۱۴

۱۸۹۸۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۶۵ ☆ اتحاف السادة لزبیدی، ۵/۲۳۳
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۱۳۰ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۶۶
۱۸۹۹۔ السنن لابن ماجه، ۳۳۵۷، باب الضیافة، ۲/۲۴۰
مشکوة المصابیح للتبریزی،

Marfat.com

(۸) فرشتے کھانا کھلانے والے پر درود بھیجتے ہیں

۱۹۰۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلْمَلَآئِكَةُ تُصَلِّى عَلىٰ أَحَدِكُمْ مَا دَامَتْ مَائِدَتُهٗ مَوْضُوْعَةً ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک تم میں کسی کا دستر خوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

(۹) مہمان اپنا رزق ساتھ لاتا ہے

۱۹۰۱۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اَلضَّيْفُ يَأْتِى بِرِزْقِهٖ وَ يَرْتَحِلُ بِذُنُوْبِ الْقَوْمِ يَتَمَحَّصُ عَنْهُمْ ذُنُوْبِهِمْ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہمان اپنا رزق لیکر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لیکر جاتا ہے۔ ان کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

(۱۰) دینی بھائی کو کھلانے کی فضیلت

۱۹۰۲۔ **عن** الحسن بن على المرتضى رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَاَنْ اُطْعِمَ أَخًا لِىْ فِى اللّٰهِ لُقْمَةً أَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلىٰ مِسْكِيْنٍ بِدِرْهَمٍ ، وَ لَاَنْ اُعْطِىَ أَخًا لِىْ فِى اللّٰهِ دِرْهَمًا أَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلىٰ مِسْكِيْنٍ بِمِاْةِ دِرْهَمٍ ۔

حضرت امام حسن بن علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳۷۲/۳

۱۹۰۱۔ كشف الخفاء للعجلونى، ۴۶/۲

۱۹۰۲۔ الترغيب و الترهيب للمنذرى ۶۸/۲ ☆ تاريخ جرجان، ۳۵۹

السلسلة الصحيحة للالبانى، ۳۰۷ ☆

Marfat.com

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرا اپنے کسی دینی بھائی کوایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کوروپیہ دوں اوراپنی دینی بھائی کوایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پرسوروپے خیرات کروں۔

۱۹۰۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ عالیٰ وجھہ الکریم قال : لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعا م احب الی من ان ادخل سوقکم فاشتری رقبة فاعتقھا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں اپنے چند برادران دینی کوتین سیر یا چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اورایک غلام خرید کرآزاد کروں۔

رادالقحط والوباء ص ۱۵

(۱۱) ریاکاری کیلئے کھلانا ممنوع ہے

۱۹۰۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن طعام المتبارئین ان یؤکل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے کھانوں سے منع فرمایا جوایک دوسرے پر سبقت لیجانے کیلئے کھلائے جاتے ہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جوکھانے تفاخر وریا کیلئے پکائے جاتے ہیں۔مگر بے دلیل واضح کسی مسلمان کے بارے میں یہ سمجھ لینا کہ یہ کام اس نے تفاخر وریا اورناموری کیلئے کیا ہے جائز نہیں کہ قلب کا حال خداتعالیٰ جانتا ہے اور مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۰

۱۹۰۳۔ الترغیب والترھیب للمنذری، ۶۸/۲

۱۹۰۴۔ السنن لابی داؤد، باب فی طعام المتبارئین　۵۲۷/۲

المستدرک للحاکم، ۱۲۹/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴۳۰/۱۱

(۱۲) پرہیز گار ہی کی دعوت کرو

۱۹۰۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا یَاْکُلُ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا کھانا نہ کھائے گا مگر پرہیز گار۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۲۶

(۱۳) کھاتے وقت وہم سے بچو

۱۹۰۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان یفتش التمر عما فیه۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وہم پالنے سے منع فرمایا کہ کھاتے وقت چھوارا توڑ کر اسکی تلاشی لی جائے کہ اس میں کوئی کیڑا تو نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷۲

۱۹۰۵۔ السنن لابی داؤد، باب من یومر ان یجالس، ۲/۶۶۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۱۲۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳۸
المستدرک للحاکم، ۴/۱۲۸ ☆
۱۹۰۶۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۶۸ حسن

Marfat.com

۱۸



ابواب

۱۔قربانی

(۱)صاحب نصاب

۱۹۰۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ كَانَ لَهٗ سَعَةٌ وَ لَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّانَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا ہاتھ پہونچتا ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔

فتاوی رضویہ ۶/ ۵۲۱

(۲) قربانی کا جانور تندرست ہونا بہتر ہے

۱۹۰۸۔ **عن** رجل من الصحابه رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَفْضَلَ الضَّحَايَا أَغْلَاهَا وَأَسْمَنُهَا ۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قربانی کے جانوروں میں افضل وہ جانور ہے جو قیمتی اور تندرست ہو۔۱۲م

(۳) حضور نے مینڈھوں کی قربانی کی

۱۹۰۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ضحی بکبشین املحین ، احدهما عن نفسه و الآخر عن امته ۔

۱۹۰۷۔ السنن لابن ماجه ، باب الاضاحی واجبة هی ام لا ، ۲۳۳/۲
المستدرك للحاكم ، ۲۳۲/٤ ☆ نصب الراية للزيلعی ، ۲۰۷/٤
كنز العمال للمتقی ، ۱۲۱٦۹ ، ۸٦/٥ ☆ تاريخ بغداد للخطيب ، ۲۳۸/۸
الجامع الصغير للسيوطی ، ٥٤۰/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقی ، ۲٦۰/۹
۱۹۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٤۲٤/۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقی ، ۲٦۸/۹
الدر المنثور للسيوطی ، ۳٦۱/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ۲۱/٤
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۱۹۷/۱۰ ☆
كنز العمال للمتقی ، ۱۲۱۷٥ ، ۸۸/٥۰ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ۱٤۰/۷
۱۹۰۹۔ الجامع الصحيح للبخاری ، باب من ذبح الضاحی بيده ، ۸۲/۷
الصحيح لمسلم ، باب استحباب الصحيحة ، ۱٥۰/۲
الجامع للترمذی ، باب الاضحية بكشين ، ۱۸/۱

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو فربہ اور سیاہ و سفید مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ ایک اپنی جانب سے اور دوسرا اپنی امت کی طرف سے۔۱۲م

۱۹۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ضحی بكبشين املحين ، ذبح احدهما عن امته لمن شهد له بالتوحيد و شهد له بالبلاغ ، وذبح الاخر عن محمد و آل محمد صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو فربہ مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ ایک اپنی امت اجابت کی طرف سے۔ یعنی جس نے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی تصدیق کی، اور دوسری قربانی اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے۔۱۲م

(۴) قربانی کی دعا

۱۹۱۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم قال عند التضحيه : اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قربانی کے وقت یہ دعا پڑھی۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِهٖ۔ اے اللہ! تیرے لئے اور تیرے حکم سے اپنی امت کی طرف سے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۶

(۵) قربانی کس جانور کی ہو

۱۹۱۲۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۱۹۱۰۔ السنن لابن ماجه ، باب اضاحی رسول الله ﷺ ، ۲/۲۳۲
السنن لابی داؤد ، باب ما یستحب من الضحایا ، ۲/۳۸۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۴۰۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳/۳۷۹
۱۹۱۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ☆ السنن لابی داؤد، ۲/۳۸۶
۱۹۱۲۔ الصحیح لمسلم ، باب سن الضیحة ، ۲/۱۵۵
السنن لابی داؤد ، باب ما یجوز من السنن فی الصحایا، ۲/۳۸۶
السنن لابن ماجه ، باب ما یجزئ من الضاحی، ۲/۲۳۴
السنن للنسائی، باب السنة و لاجزعة ، ۲/۱۸۰

Marfat.com

وسلم : لَا تَذْبَحُوْا اِلَّا مُسِنَّةً اِلَّا اَنْ يَّعْسِرَ عَلَيْكُمْ فَتَذْبَحُوْا جَذَعَةً مِّنَ الضَّانِ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری عمر والے جانور کی قربانی کرو مگر جب دشوار ہو تو بھیڑ کا چھ ماہ والا بچہ بھی ذبح کر سکتے ہو ۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۴۰۱

(۶) گائے کی قربانی سنت ہے

۱۹۱۳۔ **عن** اُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : ضحى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن نسائه البقر ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

(۷) گائے اور اونٹ میں سات حصہ تک جائز ہے

۱۹۱۴۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : امر نا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان نشرك فى الابل و البقر كل سبعة منافى بدنة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

۱۹۱۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : اشتركنا مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الحج و العمرة كل سبعة منا بدنة، فقا ل رجل لجابر : ايشترك فى البدنة ما يشترك فى الجزور ؟ قال : ما هى الا من البدن ۔

۱۹۱۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الاضحية للمسافر و النساء، ۲/۸۳۲

الصحيح لمسلم، باب جواز الاشتراك فى الهدى، الخ، ۲/۴۲۴

۱۹۱۴۔ الصحيح لمسلم، باب جواز الاشتراك فى الهدى، ۱/۴۲۴

السنن لابى داؤد، باب البقر و جزروعن كم يجزى، ۲/۳۸۸

السنن لابن ماجه، باب عن كم تجزئ البدنة، ۲/۲۳۳

المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۹۳

۱۹۱۵۔ الصحيح لمسلم، باب جواز الاشتراك فى الهدى، ۱/۴۲۴

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حج وعمرہ میں ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ڈیل دار جانور میں سات سات آدمی شریک ہوئے کسی نے ان سے پوچھا، کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں؟ فرمایا: گائے بھی تو بدنہ ہی میں داخل ہے۔

فتاوی رضویہ ۸/۴۵۱

۱۹۱۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : كنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فحضر الاضاحی ، فذبحنا البقرة عن سبعة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بقرعید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔

فتاوی رضویہ ۸/۴۵۱

(۸) چرم قربانی کے خود مشکیزے بنائے جا سکتے ہیں

۱۹۱۷۔ **عن** ام المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قالوا: يا رسول الله ! إن الناس يتخذون الأسقيه من ضحايا هم و يحملون فيها الودك ، فقال : و ماذاك ؟ قالو ا : نهيت أن تو كل لحوم الأضاحی بعد ثلث ۔ قال : إِنَّمَا نَهَيْتُكُمْ مِنْ أَجَلِ الدَّافَّةِ فَكُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ تَصَدَّقُوْا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا؛ یا رسول اللہ! لوگ اپنی قربانی کی کھالوں کے مشکیزے بنا لیتے ہیں اور ان میں چربی ڈھوتے ہیں۔ فرمایا: اس میں کیا حرج ہے۔ بولے: ہمیں تو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا تھا۔ فرمایا: میں نے تمہیں ذخیرہ

۱۹۱۶۔ الجامع للترمذی، باب فی الاشتراك لی الاضيحة ، ۱۸۱/۱
السنن للنسائی، باب ما يجزی عليه البقر ، ۱۸۱/۲
۱۹۱۷۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب ما يو كل من يحوم لاناقی ۸۳۵/۲
الصحيح لمسلم ، باب بيان ما كان من النهی عن اكل ، ۱۵۸/۲
لسنن الابی داؤد ، اب حبس لحوم الدضاحی، ۳۸۸/۲
السنن لابن ماجه ، اب ادخار لحوم الضاحی، ۲۳۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۱/۶

Marfat.com

بنانے کی وجہ سے منع کیا تھا۔ لہذا کھاؤ، ذخیرہ کرو، اور صدقہ کرو اب ہر چیز کی اجازت ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۴۷۲

۱۹۱۸۔ **عن** نبشة الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ ائْتَجِرُوْا ۔

حضرت نبشہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور اٹھا رکھو اور ہر وہ کام کرو جس سے ثواب حاصل ہو۔

فتاوی رضویہ ۸/۴۷۴

(۹) قربانی کی کھال فروخت نہ کرو

۱۹۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ بَاعَ جِلْدَ أُضْحِيَّةٍ فَلَا أُضْحِيَّةَ لَهٗ ..

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قربانی کی کھال بیچ دی اسکی قربانی قبول نہیں۔۱۲م

۱۹۲۰۔ **عن** بريدة الأسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَ أَطْعِمُوْا وَ ادَّخِرُوْا ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت جس قدر تم کھا سکتے ہو کھاؤ، باقی کھلاؤ اور جمع رکھو۔۱۲م

۱۹۲۱۔ **عن** سلمة بن الأكوع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۱۹۱۸۔ السنن لابی داؤد، باب حبس لحوم الاضاحی، ۲/۳۸۹

۱۹۱۹۔ المستدرك للحاكم، ۲/۳۹۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۹/۲۹۴

الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۲۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۵/۱۳۳۰۵، ۵/۳۷۵

نصب الراية لزيلعی، ۴/۲۱۸ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/۱۵۶

۱۹۲۰۔ السنن الكبرى للبيهقی، ۹/۲۹۱ ☆

۱۹۲۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب ما يؤكل من لحوم الضاحی، ۲/۸۳۵

السنن لابی داؤد، باب حبس لحوم الأضاحی، ۲/۳۸۹

الجامع للترمذی باب فی الرخصه فی كلها بعد ثلاث، ۱/۱۸۲

السنن للنسائی، باب ادخار من اضاحی، ۲/۱۸۴

السنن لابن ماجه، ۲/۲۳۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۳

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کُلُوا وَ أَطْعِمُوْا وَ ادَّخِرُوْا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ اور ذخیرہ کرو۔۱۲م

۱۹۲۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال ؛ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کُلُوا وَ أَطْعِمُوْا وَ احْبِسُوْا وَ ادَّخِرُوْا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ، روک رکھو اور ذخیر ہکرلو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۴۹۷

(۱۱) قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ صدقہ کردو

۱۹۲۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : اھدی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مائۃ بدنۃ فامرنی بلحومھا فقسمتھا ، ثم امرنی بجلالھافقسمتھا ثم بجلودھا فقسمتھا۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سو اونٹ قربانی کر کے مجھے گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے اسکو بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا کہ جھولیں خیرات کروں تو وہ بھی میں نے تقسیم کردیں۔ پھر حکم ملا کہ کھالیں بھی بانٹ دو تو میں نے ان سب کو بھی تقسیم کردیا۔۱۲م

۱۹۲۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم قال : بعثنی النبی صلیٰ اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقمت علی البدن فامرنی فقسمتلحومھا،

۱۹۲۲۔ الصحیح لمسلم، باب بیان ما کان النھی عن اکل لحوم الاضاحی ۲/ ۱۵۹
المستدرک للحاکم، ۴/ ۲۳۲ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۹/ ۲۹۲
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/ ۲۴ ☆
۱۹۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب یتصدق بھاالبدن ۱/ ۲۳۲
الصحیح لمسلم، باب جواز الاشتراک فی الھدی، ۱/ ۴۲۴
السنن لابن ماجہ، باب جلود الاضحیۃ ۲/ ۲۳۵
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/ ۷۹ ☆
۱۹۲۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الھدی، شیئا، ۱/ ۲۳۲

Marfat.com

ثم أمرنی فقسمت جلالها وجلودها۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ گوشت تقسیم کروں تو میں نے بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا تو میں نے انکی جھولیں اور کھالیں تقسیم کر دیں۔۱۲م

۱۹۲۵۔**عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال :امرنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ان اقوم علی البدن و ان لا اعطی علیها شیئا فی جزارتها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہو جاؤ اور ان میں سے اجرت کے طور پر کچھ بھی قصاب کو نہ دو۔۱۲م

۱۹۲۶۔**عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امره ان یقوم علی بدنه و ان یقسم بدنه کلها لحومها و جلودها و جلالها ، و لا یعطی فی جزار تها شیئا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہونے کا حکم فرمایا اور حکم دیا کہ سارے اونٹوں کا گوشت، جھولیں اور کھالیں سب تقسیم کر دوں۔ اور انکی اجرت میں قصاب وغیرہ کو ان میں سے کچھ نہ دوں۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۵۳۳

۱۹۲۷۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما کان یجلل بدنه القباطی و الأنماط و الحلل ثم یبعث بها الی الکعبة فیکسوها ایاها۔

۱۹۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الهدی شیئا، ۱/۲۲۲

۱۹۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الهدی شیئا، ۱/۲۳۲

الصحیح لمسلم، باب الصدقة لنحو ما الهدایا، ۱/۴۲۳

۱۶۲۷۔ المؤطا لمالك، العمل فی الهدی حین یساق ۱۴۸

Marfat.com

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہدی کے جانوروں پر بیش قیمت مصری نرم و نازک کپڑوں اونی چادروں اور دوسرے عمدہ کپڑوں کی جھولیں ڈالتے۔قربانی کے بعد ان کو خانۂ کعبہ کا غلاف بنانے کیلئے بھیج دیتے تھے۔۱۲م

۱۹۲۸۔**عن** مالك رضی اللہ تعالی عنه انه سأل عبد الله بن دينار رضی الله تعالیٰ عنه ما كان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما يصنع بجلال بدنه حين كسيت الكعبة عن الكسوة قال : كان يتصدق بها ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ جب کعبۂ مقدسہ پر غلاف چڑھادیا گیا۔تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہدی کے جانوروں کی جھولوں کا کیا کرتے تھے؟ فرمایا: صدقہ کردیا کرتے تھے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۵۳۵

۱۹۲۹۔**عن** أسامة بن زيد رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما كان يجلل بدنه الأنماط و البرد و الجبر حتى يخرج من المدينة ينزعها فيطويها حتى يكون يوم عرفة فيلبسها اياها حتى يخرها ثم يتصدق بها ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ہدی کے جانوروں پر اونی اور یمنی چادروں کی جھولیں ڈالتے جب وہ جانور مدینہ سے باہر آتے تو انکو اتار لیتے اور طے کر کے رکھ لیتے۔ پھر جب عرفہ کا دن آتا تو انکو پہناتے اور جب قربانی ہوتی تو ان جھولوں کو خیرات کردیتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۵۳۶

۱۹۲۸۔ الموطا لمالك　　العمل فی الهدی حين يساق، ٤/١

۱۹۲۹۔ ابن المنذر

Marfat.com

۱۹

کتاب الصید والذبائح

ابواب

ذبیحہ　۵۳۱　حرام جانور　۵۳۵

Marfat.com

۔ذبیحہ

۱۔اللہ کے نام پر ذبح کرو

۱۹۳۰۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا اُنْهِرَ الدَّمُ وَ ذُکِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ فَکُلُوْا ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس جانور کا خون بہایا گیا اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی اسوقت لیا گیا تو اسکو کھاؤ۔۱۲م

۱۹۳۱۔ **عن** عدی بن حاتم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت : یا رسول الله ! ان نصید صیدا فلا نجد سکینا الا الظرارة و شقة العصا ، قال : أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰهِ ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! ہم شکار کرتے ہیں تو ہمیں چھری وغیرہ نہیں ملتی۔صرف دھاردار پتھر یا لاٹھی کی ناک،فرمایا: خون بہاؤ،جس سے چاہواور بسم اللہ پڑھ لو۔۱۲م

۱۹۳۲۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت رسول الله صلی

۱۹۳۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما انهر الدم من العصب ، ۸۲۷/۲
الصحیح لمسلم، باب جواز الذبح بکل ماانهر ، ۱۵۶/۲
الجامع للترمذی ، ۱۸، باب فی الزکاة بالقصب ، ۱۸۰/۱
السنن لابی داؤد ، باب فی ذبائح اهل الکتاب ، ۳۸۹/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما یذکی به ۲۲۹/۲
السنن للنسائی، باب النهی عند الذبح بالظفر ، ۱۸۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۶۲/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۲۲/۴
نصب الرایة للزیعلی، ۱۸۶/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۳۹/۵
۱۹۳۱۔ السنن لابن ماجه ، باب ما یذکی به ، ۲۳۶/۲
السنن لابی داؤد ، باب الذبیحة بالمروة ، ۳۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۴۰/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۶۴/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰۴/۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۸/۴
۱۹۳۲۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۲۵۹/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۷/۳

Marfat.com

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن الذبیحۃ باللیط فقال : کُلْ مَافَرَی الْاَوْدَاجَ اِلَّاسِنَّ اَوْ ظُفُرٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا بانس کی پنج اور کھوئی وغیرہ سے کسی جانور کو ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو بھی دھار دار چیز ہو اور رگیں کاٹ دے اس کے ذریعہ ذبح شدہ جانور جائز ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۸/۳۷۶

(۲) غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے

۱۹۳۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی لعنت ہے اس پر جو اللہ کے غیر کیلئے ذبح کرے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۲　☆　فتاوی رضویہ ۱۲/۹۴

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

(۳) مہمان کی خوشنودی کیلئے ذبیحہ باعث ثواب ہے

۱۹۳۴۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ ذَبَحَ لِضَیْفِہٖ ذَبِیْحَۃً کَانَتْ فَدَآئَہٗ مِنَ النَّارِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مہمان کیلئے جانور ذبح کرے وہ دوزخ سے اسکا فدیہ ہو جائے۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

۱۹۳۳۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الذبح لغیر اللہ ۲/۱۶۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۷　☆　المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۱۰۸
السنن الکبری للبیہقی، ۸/۲۳۱　☆　مجمع الزوائد للہیثمی، ۱/۱۰۲
۱۹۳۴۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۶　☆　العلل المتناھیۃ لابن الجوزی، ۲/۳۴

Marfat.com

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ذبیحہ میں غیر خدا کی نیت اور اس کی طرف نسبت مطلقا کفر کیا حرام بھی نہیں۔ بلکہ موجب ثواب ہے۔ تو ایک حکم عام کفر و حرام کیونکر ہو سکتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۴/۱۲

نیز ایک وجہ وہی ہے کہ اکرام مہمان مکارم اخلاق سے تھا اور مکارم اخلاق سے رضائے الٰہی مطلوب ہے۔ مہمان کیلئے ذبح کرنا غیر اللہ کیلئے ذبح کرنا نہ ہوا بلکہ عزوجل ہی کیلئے ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۱۲/۶

(۴) مجوس کا ذبیحہ ناجائز ہے

۱۹۳۵۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول: سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ غَيْرَ نَاكِحِيْ نِسَآئِهِمْ وَ لَا آكِلِيْ ذَبَآئِحِهِمْ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجوس کے ساتھ اہل کتاب جیسا معاملہ کرو لیکن ان کی عورتوں سے نہ نکاح کرو اور نہ ان کا ذبیحہ کھاؤ۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۲/۹

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مجوس کے ہاتھ کی ذبح کی ہوئی بکری مثل سور ہے۔ اور جہاں مجوس ذابح ہو۔ یا مجوس بھی ذابح ہو اور اس کا کاٹا ہوا اور مسلمان کا ذبیحہ دلیل صحیح شرعی سے متمیز نہ ہو وہاں سے کسی حلال جانور کا گوشت خریدنا کھانا کھلانا سب حرام ہے۔ یونہی اگر مجوس گوشت بیچتا ہو اور حلفاً کہے کہ جانور مسلمان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا ہے جب بھی اس کا خرید کرنا حرام ہے مگر یہ کہ مسلمان نے ذبح کیا اور وہ یا اور مسلمان اس وقت سے خریداری کے وقت تک اس جانور کو دیکھتا رہا کسی وقت

۱۹۳۵۔ الموطا لمالك، ۱۲۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۴۳۲/۶
الاصابة لابن حجر، ۸۸/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۹/۶
السنن الکبری للبیهقی، ۱۸۹/۹ ☆

Marfat.com

مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہوا وہ مسلمان کہے کہ یہ میرا یا فلاں مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے اس وقت خریداری جائز ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۰۲

Marfat.com

۲۔حرام جانور

(۱)مردار کھانا حرام ہے

۱۹۳۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّمَا یُحَرَّمُ مِنَ الْمَیْتَةِ اُکْلُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کھانا حرام ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۲/ ۹۷

(۲)زندہ جانور کا عضو کھانا حرام ہے

۱۹۳۷۔ **عن** أبی واقد اللیثی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قدم النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم المدینة و هم یجبون اسنمة الایل و یقطعون الیات الغنم ، فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا یُقْطَعُ مِنَ الْبَهِیْمَةِ وَ هِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ۔

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ زندہ اونٹ کا کوہان کاٹتے ہیں اور دنبہ کی چکیاں کاٹ کر کھاتے ہیں۔آپ نے فرمایا: زندہ جانور کا کوئی حصہ کاٹا جائے تو وہ مردار کی طرح حرام ہے۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۸/ ۳۳۷

(۳)پالتو گدھے حرام ہیں

۱۹۳۸۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:نهی رسول الله صلی

۱۹۳۶۔ الصحیح لمسلم ، باب طهارة جلود المیتة ، ۱۵۸/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب جلود المیتة ، ۸۳۰/۲
السنن لابی داؤد ، باب فی احب المیتة ۵۶۹/۲
۱۹۳۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ما قطع من الحیمن المیت ، ۱۷۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما قطع من البهیمة و هی حیة ، ۲۳۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۱۸/۵ ☆
۱۹۳۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لحوم الحمر الانسیة ، ۸۲۹/۲
الصحیح لمسلم ، باب تحریم یاکل لحم الحمر الانسیة ، ۱۴۹/۲
السنن لابن ماجه، باب تحریم الحمر الهنیته ، ۲۳۸/۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی لحوم الاهلیته ، ۲/۲

Marfat.com

الله تعالیٰ علیه وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر الا هلیة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۳۶۵

(۴) کیلے والے درندے اور پنجے والے پرندے ممنوع ہیں

۱۹۳۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر کیلے والے درندے اور پنجے سے کھانے والے ہر پرندہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔۱۲م

(۵) جریث نامی مچھلی کا حال

۱۹۴۰۔ **عن** عمرة بنت ابی طبیخ رضی الله تعالیٰ عنها قالت :خرجت مع ولیدة لنا فاشترینا جریثة بقفیز حنطة فوضعنا ها فی زنبیل فخرج راسها من جانب و ذنبها من جانب ، فمر بنا علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه فقال : بکم اخذت ؟ قالت : فأخبرته فقال : ما أطیبه و أرخصه و أوسعه للعیال ۔

حضرت عمرہ بنت ابی طبیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنی کنیز کے ساتھ جا کر ایک جریث ایک قفیز گیہوں کو خرید کر لائی جو زنبیل میں نہیں سمائی۔ایک طرف سر نکلا رہا اور ایک طرف سے دم۔اتنے میں مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا گزر ہوا۔فرمایا: کتنے کو لی؟

۱۹۳۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الالبان الابل، ۸۶۰/۲
الصحیح لمسلم، باب تحریم اکل کل ذی ناب، ۱۴۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۳۲/۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۱/۳
المصنف لابن ابی شیبة، ۳۹۸/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۶۵۴/۹
۱۹۴۰۔ المبسوط لمحمد،

Marfat.com

میں نے قیمت عرض کی: فرمایا: کیا پاکیزہ چیز ہے اور کتنی ارزاں اور متعلقین پر کتنی وسعت والی۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۷۳

(۶) ماکول اللحم جانور کے سات اعضاء مکروہ ہیں

۱۹٤۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنها قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یکره من الشاة سبعا، المرّارة و المثانة ، و الحیا ، و الذکر ، و الانثیین ، والغدة و الدم ۔ و کان احب الشاة الیه مقدمها۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سات چیزوں کے کھانے کو منع فرماتے ۔ پتہ، مثانہ، فرج، ذکر، انثین، غدہ، خون، اور حضور کو بکری کا دست پسند تھا۔

۱۹٤۱۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۷۰　☆ المصنف لعبد الرزاق، ۸۷۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۳۹　☆ کنز العمال للمتقی، ۷/۱۱۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٤۳۹　☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۲۱۵، ۷/۱۱۵

Marfat.com

Marfat.com

۲۰

کتاب الطب والرقی

ابواب

مرض ودوا　　۵۴۱

Marfat.com

۱۔مرض ودوا

(۱)ہر مرض کی دوا اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے

۱۹۴۲۔ **عن** أسامة بن شريك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : تَدَاوَوْا عِبَادَ اللّٰهِ ! فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَآءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ دوآءً غيْر دَآءٍ وَاحِدٍ أَلْهَرَمَ۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کے بندو! دوا کرو، کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بتائی ہو۔ مگر ایک مرض یعنی بڑھاپا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دوا استعمال فرمانا اور امت مرحومہ کو صدہا امراض کا علاج بتانا بکثرت احادیث میں مذکور۔ اور طب نبوی وسیر وغیرہا فنون حدیثیہ میں مسطور۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۸۷

(۲)بیوی کے مہر سے خریدی گئی دوا میں برکت وشفا ہے

۱۹۴۳۔ **عن** أمير المؤمنين علی المرتضی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : اذا اشتكی احدكم فليستوهب من امرأته من صداقها درهما فليشتر به عسلا ثم ياخذ ماء السماء فيجمع هنيا مرينا مباركا۔　　سند حسن

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیمار ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنی عورت سے اس کے مہر سے ایک درہم ہبہ کرائے۔ اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لیکر رچتا بچتا برکت ولا جمع کرے۔

۱۹۴۲۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل يتداوی، ۵۳۹/۲
السنن لابن ماجه، باب ما انزل الله داء الا الخ، ۲۵۳/۲
☆ كنز العمال للمتقی، ۲۸۰۷۶، ۴/۱۵　☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱۹۶/۱
☆ اتحاف السادة للزبيدی،　☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۴۵/۱۰
۱۹۴۳۔ المواهب اللدنية　☆

Marfat.com

۱۹٤٤۔ **عن** عوف بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : اذا اراد احدکم الشفاء فلیکتب آیة من کتاب الله فی صحفة و لیغسلها بماء السماء و لیا خذ من امراته درهما عن طیب نفسة منها فلیشتربه عسلا فلیشربه فانه شفاء ۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شفا چاہے تو قرآن کریم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور آپ باراں سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے۔اس کا شہد خرید کر پیئے کہ بیشک شفا ہے۔

راداالقحط والوباء ص ۱۹

(۳) حرام چیز میں شفا نہیں

۱۹٤٥۔ **عن** اُم المؤمنین اُم اسلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَمْ یَجْعَلْ شِفَآءَ کُمْ فِیْمَا حَرَّمَ عَلَیْکُمْ ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔۱۲م

جدالممتار ۱/۱۳۴

(۴) کاہن کی تصدیق حرام ہے

۱۹٤٦۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أتٰی کَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ مَا یَقُوْلُ ، أوْ أتٰی اِمْرَأَةً حَائِضًا ،أوْ أتٰی اِمْرَأَةً فِیْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِیَٔ مِمَّا اُنْزِلَ عَلیٰ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ۔

۱۹٤٤۔ المواهب اللدنیة ،

۱۹٤٥۔ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۱۰ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۴۹۶۱

مجمع الزوائد للهیثمی، ۸۶/۵ ☆ فتح الباری لنعسقلانی، ۷۹/۱۰

کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۱۹، ۵۲/۱۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۷۴/۴

کشف الخفاء للعجلونی، ۲۷۶/۱ ☆

۱۹٤٦۔ السنن لابن ماجه ، باب النهی عن ایتان الحائض، ۴۷/۱

المسند لاحمد بن حنبل ۴۰۸/۲ ☆ مجمع الروائد للهیثمی، ۱۱۷/۵

الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۶/۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۴/۴

المطالب العالیة لابن حجر، ۲۴۶۴ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۸۱/۱۲

کنز العمال للمتقی، ۱۷۶۸۵، ۷۴۸/۶ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۷/۱۰

Marfat.com

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کاہن کے پاس جائے اور اسکی بات سچی سمجھے، یا حالت حیض میں عورت سے قربت کرے۔ یا دوسری طرف دخول کرے۔ وہ بیزار ہوا اس چیز سے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔

۱۹۴۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أتٰی عَرَّافًا أوْ كَاهِنًا فَصدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قیافہ شناس یا کاہن کے پاس جائے اور اس کی بات کو سچ اعتقاد کرے وہ کافر ہوا اس چیز سے جو اتاری گئی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔　　فتاوی افریقہ ۱۸۸

(۵) کاہن کی تصدیق کرنے والے کی چالیس دن کی نماز غیر مقبول

۱۹۴۸۔ **عن** أم المؤمنين حفصة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أتٰی عَرَّافًا فَسَأَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ أرْبَعِيْنَ لَيْلَةً۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قیافہ شناس یا کے پاس جا کر اس سے کوئی غیب کی بات پوچھے چالیس دن اس کی نماز قبول نہ ہو۔

۱۹۴۹۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

۱۹۴۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۲۵/۸　☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۶/۴
جامع صغیر لسیوطی، ۵۰۶/۲　☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۶۷۸، ۷۴۹/۶
۱۹۴۸۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الکهانة، و اتیان الکهان، ۲۳۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۲۹/۲　☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲۸/۱۲
الجامع الصغیر للسوطی، ۵۰۵/۲　☆
۱۹۴۹۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۵/۴　☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۸/۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰۶/۲　☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷۶۷۶، ۷۴۹/۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:مَنْ أتٰی کَاهِنًا فَسَأَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ حُجِبَتْ عَنْهُ التَّوْبَةُ أَرْبَعِیْنَ لَیْلَةً، فَإِنْ صَدَّقَهٗ بِمَا قَالَ کَفَرَ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کاہن کے پاس جا کر کچھ پوچھے اسے چالیس دن توبہ نصیب نہ ہو۔اور اگر وہ اس کی بات پر یقین رکھے تو کافر ہو۔

فتاوی افریقہ ۱۸۹

فہرست عنوانات/جلد دوم

۵۔کتاب الجنائز

۱۔موت	۳
مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو	۵
افادۂ رضویہ	۵
رزق مکمل ہونے سے پہلے موت نہیں آتی	۵
موت سے مسلمان کے گناہ مٹتے ہیں	۶
جمعہ کی رات اور دن میں انتقال کی فضیلت	۶
روح قبض ہونے کے بعد کیا کیا جائے؟	۷
نابالغ بچوں کے مرنے پر اجر	۸
جو جس حال میں مرے گا وہ اسی پر اٹھے گا	۱۰
افادۂ رضویہ	۱۰
۲۔تجہیز و تکفین و تدفین	۱۱
کفن دینے کا مسنون طریقہ	۱۱
کفن میں لکھ کر رکھنے کی دعا	۱۲
جنازہ میں جلدی کرو	۱۲
افادۂ رضویہ	۱۲
اچھا کفن دو اور میت کا دین جلد ادا کرو	۱۳
افادۂ رضویہ	۱۳
میت کے کنگھی کرنا ممنوع ہے	۱۳
جنازہ کے ساتھ کیا پڑھے	۱۴

Marfat.com

میت کو قبر میں اتارے تو کیا پڑھے؟ ۱۴
میت رکھ کر قبر میں دعا کرنا ۱۵
جنازہ کے ساتھ آگ نہ لے جاؤ ۱۵
جنازے میں عورتیں شریک نہ ہوں ۱۶
معظم دینی و بزرگوں کے کپڑوں سے کفن دینا بہتر ہے ۱۶
حضور نے حضرت علی کی والدہ کو اپنی قمیص میں کفن دیا ۱۷
عبداللہ بن ابی منافق کے کفن کیلئے حضور نے قمیص دی ۱۷
افادۂ رضویہ ۱۸
بعد دفن دعا پڑھو ۱۹
بعد دفن استغفار کرو ۱۹
افادۂ رضویہ ۲۰
افادۂ رضویہ ۲۱
مردہ غسل دینے والے کو پہچانتا ہے ۲۱
نیک لوگوں کے قرب میں دفن کرو ۲۳
انسان اپنی مٹی کی جگہ دفن ہوتا ہے ۲۴
حضرت فاطمہ کا وصال اور کفن دفن میں جلدی ۲۵

۳۔نماز جنازہ

ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو ۲۷
مومن کی نماز جنازہ پڑھنا باعث مغفرت ہے ۲۷
مومن کی نماز جنازہ پڑھنے پر ثواب عظیم ۲۷
نماز جنازہ صرف ایک بار جائز ہے ۲۹
افادۂ رضویہ ۳۰
حضور کا غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا آپ کی خصوصیات سے ہے ۳۲
افادۂ رضویہ ۳۲
افادۂ رضویہ ۳۳
افادۂ رضویہ ۳۳
افادۂ رضویہ ۳۶

افادۂ رضویہ	۳۹
اہل قبلہ کی نماز جنازہ پڑھو	۴۱
نماز جنازہ کا طریقہ اور ابتداء	۴۲
افادۂ رضویہ	۴۲
حضرت خدیجۃ الکبریٰ کا وصال	۴۲
نماز جنازہ میں تین صفیں بناؤ	۴۳
تین صفوں کے ذریعہ نماز جنازہ باعث مغفرت ہے	۴۳
افادۂ رضویہ	۴۴
سو نمازیوں کے طفیل میت کی بخشش ہوتی ہے	۴۵
افادۂ رضویہ	۴۶
مومن کے جنازے میں شریف لوگ بخش دیئے جاتے ہیں	۴۶
چالیس نمازیوں کی دعا سے میت بخش دی جاتی ہے	۴۸
سو نمازیوں کے طفیل میت بخش دی جاتی ہے	۴۸
قبر پر نماز جنازہ پڑھنا	۴۹
مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں	۵۰
مسجد میں نماز جنازہ جائز نہیں	۵۰
نماز جنازہ کیلئے بوقت ضرورت تیمم جائز ہے	۵۱
حضور کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی گئی	۵۳
۴۔ نماز جنازہ کی دعائیں	۵۶
دعائے جنازہ	۵۶
نماز جنازہ کی دیگر مسنون دعائیں	۵۶
۵۔ زیارت قبور	۶۳
ایک سال پر قبروں کی زیارت اور عرس	۶۳
بوسہ قبر تعظیم روح کیلئے ہے	۶۳
افادۂ رضویہ	۶۴
زیارت قبر سے مردہ کا دل بہلتا ہے	۶۴
اہل قبور کو سلام کرو وہ جواب دیتے ہیں	۶۵

Marfat.com

افادۂ رضویہ ۶۵
افادۂ رضویہ ۶۵
افادۂ رضویہ ۶۷
قبر کی زیارت سے مردہ خوش ہوتا ہے ۶۸
اہل قبور سنتے اور دیکھتے ہیں ۶۹
افادۂ رضویہ ۶۹
قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت ۷۰
افادۂ رضویہ ۷۰
افادۂ رضویہ ۷۱
عورتوں کا قبرستان جانا جائز نہیں ۷۱
افادۂ رضویہ ۷۲
قبر پر عورت کی حاضری اور جزع وفزع سے ممانعت ۷۳
کافر کی قبر سے گزرو تو کیا کہو ۷۳
افادۂ رضویہ ۷۴

۶۔احترام مقابر

مسلم کی قبر پر ہرگز نہ چلو ۷۵
قبر پر ٹیک نہ لگاؤ ۷۵
افادۂ رضویہ ۷۶
قبر پر چلنے سے میت کو اذیت ہوتی ہے ۷۸
افادۂ رضویہ ۷۸
قبر پر قبہ بنانا جائز ہے ۷۸

۷۔مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب

مردوں کو بھلائی سے یاد کرو ۸۲
قبرستان میں جا کر استغفار کرو ۸۳
میت کی ہڈیاں توڑنا زندہ کی طرح ہے ۸۵
مرنے کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتا ہے ۸۵

Marfat.com

والدین کی طرف سے صدقہ دینے سے ان کو ثواب ملتا ہے	۸۶
بعد دفن قبر پر دعا کرنا سنت ہے	۸۷
ایصال ثواب	۸۸
بیرام سعد برائے ایصال ثواب کھودا گیا	۸۸
افادۂ رضویہ	۸۹
۸۔ عالم برزخ کے احوال	۹۱
عالم برزخ کی وسعت	۹۱
افادۂ رضویہ	۹۱
مومن کی روح آزاد رہتی ہے	۹۱
روحیں متعلقین سے ملاقات کرتی ہیں	۹۲
مومن کی روح آزاد رہتی ہے اور کافر کی قید	۹۲
مردہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے	۹۳
مردہ قبرستان لے جانے والوں سے کلام کرتا ہے	۹۴
افادۂ رضویہ	۹۵
مومن کو وقت انتقال ہی بشارت دیدی جاتی ہے	۹۵
مردہ سب کو دیکھتا اور آواز دیتا ہے	۹۶
مومن مردہ قبر کے پاس سے گزرنے والے کو پہچانتا ہے	۹۸
افادۂ رضویہ	۹۹
مردہ دفن کے بعد جانے والوں کے جوتے کی آواز سنتا ہے	۹۹
مردے سنتے ہیں خواہ کافر ہوں	۱۰۱
حضور نے قبر کی آواز سنی	۱۰۳
حضرت فاروق اعظم نے اہل قبور کی آواز سنی	۱۰۳
حضرت مولیٰ علی نے اہل قبور کی آواز سنی	۱۰۴
افادۂ رضویہ	۱۰۵
بے گناہ کو مٹی نہیں کھاتی	۱۰۵

Marfat.com

۹۔سوگ اور نوحہ

غم اور آنسو پر عذاب نہیں	۱۰۷
رونے سے مردہ کو تکلیف ہوتی ہے	۱۰۷
افادۂ رضویہ	۱۰۹
مرثیہ ناجائز ہے	۱۱۰
افادۂ رضویہ	۱۱۰
نوحہ جائز نہیں	۱۱۰
اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونا سوگ ہے	۱۱۳
۱۰۔اذان قبر	۱۱۴
اذان قبر کا ثبوت	۱۱۴
افادۂ رضویہ	۱۱۴
۱۱۔کفن میں تبرکات	۱۱۷
تبرکات کا استعمال	۱۱۷
حضور کی مبارک چھڑی قبر میں رکھی گئی	۱۱۷
حضور کے موئے مبارک منہ میں رکھے گئے	۱۱۸
حضور کا بچا ہوا مشک حضرت علی نے کفن میں لگوایا	۱۱۸
افادۂ رضویہ	۱۱۸
حضرت امیر معاویہ نے تبرکات کفن میں رکھوائے	۱۱۸
۱۲۔شہید کون؟	۱۲۰
شہیدوں کی قسمیں	۱۲۰
۱۳۔شہید کی فضیلت	۱۲۳
فضیلت شہید	۱۲۳
افادۂ رضویہ	۱۲۵
شہید کی روح جسم مثالی میں رکھی جاتی ہے	۱۲۶
شہدائے احد کی تدفین اور ان کی فضیلت	۱۲۶

فاروق اعظم کا جسم اطہر ایک مدت کے بعد صحیح وسلامت تھا ۱۲۷

۱۴۔ طاعون

طاعون میں مرنے والا شہید ہے ۱۲۹
طاعون مومن کیلئے شہادت ہے ۱۲۹
طاعون سے بھاگنا حرام ہے ۱۳۳
افادۂ رضویہ ۱۳۹
جذامی سے میل جول ۱۴۱
جذامی سے دور بھاگو ۱۴۲
جذامی کے ساتھ قیام وطعام ۱۴۵
افادۂ رضویہ ۱۵۰

۶۔ کتاب الزکوۃ ۱۵۵

۱۔ زکوۃ کی اہمیت وفرضیت

فضائل زکوۃ ۱۵۷
افادۂ رضویہ ۱۵۸
زکوۃ کی فرضیت ۱۵۹
حولان حول پر زکوۃ ادا کرنا واجب ہے ۱۵۹
زیور کی زکوۃ فرض ہے ۱۶۰
زکوۃ نہ دینے والا جہنمی ہے ۱۶۰
افادۂ رضویہ ۱۶۱
زکوۃ نہ دینے پر سزا وعذاب ۱۶۱
افادۂ رضویہ ۱۶۳
جس نے زکوۃ نہ دی اس کی نماز نہیں ۱۶۷
زکوۃ نہ دینے پر سزا ۱۶۸
زکوۃ کے بعد مال کنز نہیں رہتا ۱۶۸
اللہ کی راہ میں عمدہ مال خرچ کرو ۱۶۹

Marfat.com

ضرورت اصلیہ میں زکوۃ نہیں ۱۷۰

۲۔ بنو ہاشم کیلئے زکوۃ حرام ۱۷۱

اہل بیت کیلئے زکوۃ ناجائز ۱۷۱
افادۂ رضویہ ۱۷۷
بنو ہاشم کا غلام بھی زکوۃ نہیں لے سکتا ۱۷۷

۳۔ مصارف زکوۃ وصدقات ۱۷۸

اہل قرابت کو زکوۃ وصدقہ دینا اجر عظیم کا باعث ۱۷۸
اہل قرابت کے علاوہ کو صدقہ دینا مقبول نہیں ۱۷۹
غنی وتندرست کیلئے زکوۃ جائز نہیں ۱۸۱

۴۔ فضائل صدقہ ۱۸۱

صدقہ وخیرات کی فضیلت ۱۸۱
افادۂ رضویہ ۱۸۲
پوشیدہ صدقہ افضل ہے ۱۸۲
صدقہ عمر بڑھاتا ہے ۱۸۲
صدقہ غضب الٰہی کو بجھاتا ہے ۱۸۳
صدقہ جہنم سے بچاتا ہے ۱۸۴
صدقہ گناہ مٹاتا ہے ۱۸۴
صدقہ بلائیں دفع کرتا ہے ۱۸۵
صدقہ کی کثرت سے روزی بڑھتی ہے ۱۸۶
بہرے کو بات سنانا صدقہ ہے ۱۸۷
خود کھانا اور دوسرے کو کھلانا صدقہ ہے ۱۸۷
ہر جاندار کو کھلانا باعث ثواب ۱۸۸
حرام کمائی سے صدقہ حرام ہے ۱۸۸
حلال کمائی ہی مقبول ہے ۱۸۹

۵۔ حیلۂ شرعی ۱۹۲

حیلۂ شرعی کی اصل ۱۹۲

Marfat.com

۶۔صدقہ فطر　　۱۹۴

صدقہ فطر کی مقدار　　۱۹۴

عہد رسالت میں صدقۂ فطر عموماً تین چیزوں سے ادا کیا جاتا تھا　　۱۹۴

افادۂ رضویہ　　۱۹۴

۷۔چندہ اور اسراف　　۱۹۶

چندہ کی اصل اور اجر وثواب　　۱۹۶

راہ خدا میں مال کثیر خرچ کرنا اسراف نہیں　　۱۹۷

افادۂ رضویہ　　۱۹۷

عوام کو تمام مال راہ خدا میں خرچ کرنا جائز نہیں　　۱۹۸

افادۂ رضویہ　　۱۹۸

۸۔احکام سوال　　۱۹۹

اللہ کے نام پر مانگنا　　۱۹۹

افادۂ رضویہ　　۲۰۰

مال جمع کرنے کیلئے سوال درست نہیں　　۲۰۱

کثرت سوال اور فضول خرچی مکروہ ہے　　۲۰۲

دینے والا ہاتھ افضل ہے　　۲۰۳

عزت نفس کے ذریعہ حاجت طلب کرو　　۲۰۳

افادۂ رضویہ　　۲۰۴

۹۔مال جمع کرنا　　۲۰۵

اہل خانہ کیلئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا جائز ہے　　۲۰۵

بلاضرورت جائداد نہ بیچو　　۲۰۵

۷۔کتاب الصوم　　۲۰۷

۱۔روزے کی فرضیت واہمیت　　۲۰۹

فرائض اسلام چار ہیں　　۲۰۹

Marfat.com

رمضان کی فضیلت ---- ۲۰۹
روزے کے فائدے ---- ۲۱۰
روزہ ارکان اسلام سے ہے ---- ۲۱۰
رمضان کا ایک روزہ تمام زندگی کے روزوں سے افضل ہے ---- ۲۱۱
روزہ نہ رکھنے کی سزا اور وقت سے پہلے افطار پر وعید ---- ۲۱۱
حالت جنابت میں روزہ ---- ۲۱۳
افادۂ رضویہ ---- ۲۱۴
رویت ہلال ---- ۲۱۵
صوم وافطار اور رویت ہلال ---- ۲۱۵
قیامت کے قریب چاند پھولے ہوئے نکلے ہوئے ---- ۲۱۶
چاند کیلئے اندازہ بیکار ہے ---- ۲۱۶
رمضان کیلئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو ---- ۲۱۷
نیا چاند دیکھ کر کیا دعا پڑھیں ---- ۲۱۷
چاند دیکھ کر اللہ کی پناہ چاہو ---- ۲۲۰
افادۂ رضویہ ---- ۲۲۰
یوم شک کا روزہ ---- ۲۲۰
مہینہ ۲۹ راور ۳۰ ردن کا ہوتا ہے ---- ۲۲۱
عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ کے مہینے مسلسل ۲۹ رکے نہیں ہوتے ---- ۲۲۱
افادۂ رضویہ ---- ۲۲۲

۳۔ نفلی روزے ---- ۲۲۴

عاشورہ کا روزہ ---- ۲۲۴
یوم عاشورہ کے ساتھ نویں محرم کا روزہ ---- ۲۲۴
ستائیس رجب کا روزہ ---- ۲۲۵
افادۂ رضویہ ---- ۲۲۶
شعبان کے روزے ---- ۲۲۷
عرفہ اور عشرہ ذوالحجہ کے روزے ---- ۲۲۷

Marfat.com

ہر ماہ ایام بیض کے روزے	۲۲۹
شوال کے چھ روزے	۲۳۰
دوشنبہ، چہارشنبہ، پنجشنبہ اور جمعہ کے روزے	۲۳۰
ہفتہ کا روزہ	۱۳۲
صوم وصال منع ہے	۲۳۳
صوم داؤدی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے	۲۳۴
سحری وافطار	۲۳۶
سحری کا آخری وقت	۲۳۶
افادۂ رضویہ	۲۳۶
افطار کا وقت	۲۳۶
افادۂ رضویہ	۲۳۷
افطار میں جلدی مستحب ہے	۲۳۹
کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے	۲۴۰
عام طور پر لوگ جس دن افطار کریں تم بھی کرو	۲۴۱
افطار کرانے کا ثواب	۲۴۲
افطار کی دعائیں	۲۴۴
افادۂ رضویہ	۲۴۶
۸۔ کتاب الحج	۲۴۷
۱۔ حج کی فرضیت واہمیت	۲۴۹
فرضیت حج کا ثبوت	۲۴۹
حج وزیارت اور عمرہ کے فضائل	۲۴۹
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا	۲۵۵
افادۂ رضویہ	۲۵۵
حج بیت اللہ کی برکت	۲۶۱

حج نفل ۲۶۲
حج بدل ۲۶۲
افادۂ رضویہ ۲۶۴

۲۔ مناسک کی فضیلت

طواف کی فضیلت ۲۶۵
تلبیہ کے الفاظ ۲۶۵
عرفات ومزدلفہ پیدل جانے کی فضیلت ۲۶۶
افادۂ رضویہ ۲۶۶
عرفات ومزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرنا ۲۶۶

۳۔ زیارت روضۂ انور

زیارت روضۂ انور اور بوسۂ تبرکات ۲۶۸
روضۂ انور کی زیارت شفاعت کا اہم ذریعہ ہے ۲۶۸
افادۂ رضویہ ۲۶۹
روضۂ انور کی زیارت گویا حضور کا دیدار پرانوار ہے ۲۷۰
ثواب کی نیت سے زیارت روضۂ انور باعث شفاعت ہے ۲۷۱
روضہ انور کے زائر کیلئے شفاعت واجب ۲۷۱
مسجد نبوی حضور کی زیارت کی نیت سے جانا دو حج مبرور کا ثواب ہے ۱۷۱
افادۂ رضویہ ۲۷۲
حج کے ساتھ زیارت نہ کرنا ظلم ہے ۲۷۲
صاحب استطاعت پر زیارت لازم ہے ۲۷۳
بارگاہ رسالت میں سلام پیش کرنا سعادت دارین کا اہم ذریعہ ہے ۲۷۳
افادۂ رضویہ ۲۷۳

۴۔ فضائل مدینہ منورہ

فضیلت مدینہ ۲۸۱
مدینہ افضل ہے یا مکہ؟ ۲۸۱
مدینہ میں مرنے والا شفاعت کا مستحق ہے ۲۸۳

Marfat.com

مدینہ میں سکونت کی فضیلت ---- ۲۸۴
افادۂ رضویہ ---- ۲۸۴

۵۔فضیلت حرم ۲۸۶

فضیلت کعبہ ---- ۲۸۶
حرمین میں مرنے کی فضیلت ---- ۲۸۶
کعبہ مقدسہ میں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے ---- ۲۸۷

۹۔کتاب النکاح ۲۸۹

۱۔فضیلت نکاح اور احکام ۲۹۱

نکاح حضور کی اہم سنت ہے ---- ۲۹۱
نکاح کی برکت ---- ۲۹۲
افادۂ رضویہ ---- ۳۹۲
تین لوگ دوگنے اجر کے مستحق ہیں ---- ۲۹۳
بچوں کی پرورش کی خاطر نکاح ثانی نہ کرنے والی عورت جنتی ہے ---- ۲۹۴
افادۂ رضویہ ---- ۲۹۴
افادۂ رضویہ ---- ۲۹۵
افادۂ رضویہ ---- ۲۹۷
جنت میں دنیوی بیوی ملے گی ---- ۲۹۸
افادۂ رضویہ ---- ۲۹۸
افادۂ رضویہ ---- ۲۹۹
بالغہ کی شادی میں جلدی کرو ---- ۳۰۰
افادۂ رضویہ ---- ۳۰۰
عاقلہ بالغہ کو اپنے نفس کا اختیار ہے ---- ۳۰۰
افادۂ رضویہ ---- ۳۰۱
کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دو ---- ۳۰۱

Marfat.com

متعہ حرام ہے ---- ۳۰۲
حضرت سیدہ فاطمہ کا نکاح ---- ۳۰۴
ام المومنین حضرت عائشہ کا نکاح ---- ۳۰۵
لڑکا بالغ ہو جائے تو نکاح کر دو ---- ۳۰۵
افادۂ رضویہ ---- ۳۰۶
حضرت سلیمان علیہ السلام کی ننیانوے یا سو بیویاں تھیں ---- ۳۰۶

۲۔ مہر ---- ۳۰۷

مہر کا بیان ---- ۳۰۷
افادۂ رضویہ ---- ۳۰۷
مہر سیدہ فاطمہ ---- ۳۰۹
افادۂ رضویہ ---- ۳۱۱

۳۔ حسن معاشرت ---- ۳۱۳

عورتوں سے حسن سلوک ---- ۳۱۳
افادۂ رضویہ ---- ۳۱۴
عورت کو حسن تدبیر سے سیدھا رکھو ---- ۳۱۴
عورتوں کو نہ ستاؤ ---- ۳۱۵
میاں بیوی کی محبت بے مثال چیز ہے ---- ۳۱۵
عورت کو شوہر سے جدا کرنا حرام ہے ---- ۳۱۵
دو بیویوں کے درمیان انصاف ضروری ---- ۳۱۶
ازواج کے درمیان باری مقرر کرنا ---- ۳۱۶

۴۔ شوہر کے حقوق ---- ۳۱۷

بیوی پر شوہر کا حق ---- ۳۱۷
افادۂ رضویہ ---- ۳۲۵
افادۂ رضویہ ---- ۳۲۸
افادۂ رضویہ ---- ۳۳۰
افادۂ رضویہ ---- ۳۳۱

Marfat.com

افادۂ رضویہ ---- ۳۳۲
افادۂ رضویہ ---- ۳۳۴
شوہر کی غیرت کا خیال بیوی پر لازم ہے ---- ۳۳۴
اکثر عورتیں شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے جہنمی ہیں ---- ۳۳۴
شوہروں کی اطاعت پر اجر عظیم ---- ۳۳۶
شوہروں کی فرمانبردار عورتیں جنتی ہیں ---- ۳۳۷
شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے بیوی نکاح سے خارج نہیں ہوتی ---- ۳۳۸

۵۔نسب ورضاعت

اچھے نسب والوں میں نکاح کرو ---- ۳۳۹
شریف ورذیل کا ثبوت ---- ۳۴۰
بغیر عمل نسبی شرافت کام نہیں دیتی ---- ۳۴۱
افادۂ رضویہ ---- ۳۴۱
افادۂ رضویہ ---- ۲۴۲
نسب بدلنا حرام ---- ۲۴۳
افادۂ رضویہ ---- ۳۴۴
ولد الزنا پر کوئی گناہ نہیں ---- ۳۴۴
حرامی بچہ عموماً بدخصلت ہوتا ہے ---- ۳۴۵
افادۂ رضویہ ---- ۳۴۶
بچہ بستر والے کا اور زانی کیلئے پتھر ---- ۳۴۶
افادۂ رضویہ ---- ۳۴۷
رشتہ ولا نسبی رشتہ کی طرح ہے ---- ۳۴۷
افادۂ رضویہ ---- ۳۴۷
رضاعت سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے ---- ۳۴۸

۶۔اعلان نکاح

اعلان نکاح اور مساجد میں انعقاد مسنون ہے ---- ۳۵۰
نکاح میں لوگوں کو اطلاع ضرور چاہیئے ---- ۳۵۰

Marfat.com

شادی میں گانے کی محفل کا حکم ۳۵۱
افادۂ رضویہ ۳۵۱
افادۂ رضویہ ۳۵۵
شادی سے قبل عورت کو دیکھ لینا جائز ۳۵۶
افادۂ رضویہ ۳۵۷
۷۔مباشرت ۳۵۸
بغیر غسل چند بیویوں کے پاس جاسکتا ہے ۳۵۸
وقت جماع برہنگی صحیح نہیں ہے ۳۵۸
۸۔نکاح پر عدم قدرت ۳۵۹
صاحب استطاعت نکاح کرے ورنہ روزہ رکھے ۳۵۹
۱۰۔کتاب الطلاق ۳۶۱
۱۔طلاق کی شرعی حیثیت ۳۶۳
مباح چیزوں میں مبغوض تر طلاق ہے ۳۶۳
افادۂ رضویہ ۳۶۳
کثرت نکاح وطلاق ممنوع ہے ۳۶۴
طلاق کی قسم کھانا اور کھلانا صفت نفاق ہے ۳۶۴
زمانۂ جاہلیت میں ایک مجلس کی چند طلاقوں کی کوئی حیثیت نہ تھی ۳۶۴
طلاق مغلظہ اور حلالہ کا حکم ۳۶۶
حلالہ کرنے والا ملعون ہے ۳۶۷
افادۂ رضویہ ۳۶۷
طلاق مغلظہ کا حکم ۳۶۷
ایک وقت میں تین طلاق دینے سے تین ہوں گی ۳۶۸
افادۂ رضویہ ۳۷۰
تین طلاقوں کے بعد رجعت منسوخ ہوگئی ۳۷۱

Marfat.com

حالت حیض میں طلاق واقع ہو جاتی ہے ---------- ۳۷۲
بیوی کو بہن کہنے کا حکم ---------- ۳۷۶
افادۂ رضویہ ---------- ۳۷۶
مفقود الخبر شوہر کا حکم ---------- ۳۷۷
افادۂ رضویہ ---------- ۳۷۷

۱۱۔ کتاب البیوع ۳۷۹

۱۔ کسب حلال وحرام ۳۸۱

کسب حلال کی فضیلت ---------- ۳۸۱
طلب معاش میں اچھا طریقہ اپناؤ ---------- ۳۸۳
تلاش معاش کی فضیلت ---------- ۳۸۴
تلاش معاش میں دنیا وآخرت دونوں کو پیش نظر رکھے ---------- ۳۸۵
افادۂ رضویہ ---------- ۳۸۵
قوت بازو کی کمائی افضل ہے ---------- ۳۸۶
کسب حلال ضروری ہے ---------- ۳۸۷
ناجائز کمائی ---------- ۳۸۸
جس کسب سے روزی ملے اسی کو اختیار کرے ---------- ۳۸۹

۲۔ خرید وفروخت ۳۹۰

مسلمان کے عقد پر عقد نہ کرو ---------- ۳۹۰
معدوم کی بیع جائز نہیں ---------- ۳۹۰
آدمی اپنی کمائی برباد نہ کرے ---------- ۳۹۰
بلاضرورت جائداد نہ بیچو ---------- ۳۹۱
بیع کو قرض کی شرط سے مشروط نہ کرو ---------- ۳۹۱
افادۂ رضویہ ---------- ۳۹۱
روپے کی بیع تفاضل کے ساتھ جائز ہے ---------- ۳۹۲
افادۂ رضویہ ---------- ۳۹۲

Marfat.com

۳۔غبن وغصب وعاریت

غبن مذموم ہے ---- ۳۹۴
غصب کا وبال ---- ۳۹۴
عاریت کا مال واپس کرے ---- ۳۹۵

۴۔اجرت ومزارعت

اجرت ادا کرو ---- ۳۹۶
تعویذ پر اجرت جائز ہے ---- ۳۹۶
افادۂ رضویہ ---- ۳۹۸
کام ختم ہوتے ہی مزدور کی اجرت ادا کرو ---- ۳۹۸
تعلیم قرآن پر اجرت کا حکم ---- ۳۹۹
بٹائی پر زراعت کا حکم ---- ۳۹۹
افادۂ رضویہ ---- ۳۹۹

۵۔قرض وسود

ہر قرض جس سے منفعت مقصود ہو وہ سود ہے ---- ۴۰۱
سود کی لعنت ---- ۴۰۱
سود کی مذمت ---- ۴۰۲
افادۂ رضویہ ---- ۴۰۲
سود کھانا زنا سے بدتر کام ہے ---- ۴۰۳
سود اور اس سے بچنے کی صورت ---- ۴۰۸
قرض ادا کی نیت سے لوتا کہ اللہ کی مدد شامل حال رہے ---- ۴۰۹
قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا جائز ہے ---- ۴۱۱
افادۂ رضویہ ---- ۴۱۲
قرض دار کو مہلت دینے پر اجر ---- ۴۱۳
قرض معاف کرنے والا اجر عظیم کا مستحق ---- ۴۱۳
افادۂ رضویہ ---- ۴۱۴

Marfat.com

۱۲۔ کتاب الأیمان والنذور ۴۱۵

۱۔ قسم وکفارہ

اچھی چیز کی قسم کھائے تو اس کو توڑنا ضروری ہے ۴۱۷
قسم صرف خدا کے نام کی کھاؤ ۴۱۷
ماں باپ کی قسم نہ کھاؤ ۴۱۸
نذر اطاعت صحیح ونذر معصیت گناہ ۴۱۸
نذر سے تقدیر کا لکھا نہیں مٹتا ۴۱۹
افادۂ رضویہ ۴۲۰
احباب کو ایذا دینے کی قسم نہ کھاؤ ۴۲۰

۱۳۔ کتاب الحدود والدیات ۴۳۲

۱۔ شراب

شراب کی حرمت ۴۲۵
شراب اور شرابی کی مذمت ۴۲۵
افادۂ رضویہ ۴۲۷
شرابی کے سوء خاتمہ کا اندیشہ ۴۲۷
شرابی کی نماز چالیس دن تک قبول نہیں ۴۲۷
شرابی کو جہنم کا کھولتا پانی ملے گا ۴۲۸
شرابی دخول جنت سے محروم رہے گا ۴۲۹
شراب وجوا حرام ہے ۴۲۹

۲۔ نشہ آور اشیاء

ہر نشہ والی رقیق چیز حرام ۴۳۰

Marfat.com

طلا، تاڑی، سیندھی اور نبیذ کے احکام ---- ۴۳۱
افادۂ رضویہ ---- ۴۳۶
افادۂ رضویہ ---- ۴۳۹
نشہ حرام ہے ---- ۴۵۴
نشہ باز کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں آتے ---- ۴۵۴

۳۔ حد شرعی

حدود قائم کرنے میں احتیاط ---- ۴۵۵
زنا کی حد میں رعایت ---- ۴۵۵

۱۴۔ کتاب الہجرۃ والجہاد ---- ۴۵۹

۱۔ ہجرت

بہتر ہجرت کیا ہے؟ ---- ۴۶۱
دارالاسلام سے ہجرت نہ کرے ---- ۴۶۱
ہجرت اور نیت کا حکم ---- ۴۶۲

۲۔ جہاد

جہاد کی فضیلت ---- ۴۶۴
جہاد کی اہمیت ---- ۴۶۴
افادۂ رضویہ ---- ۴۶۴
غزوۂ بدر کا انجام ---- ۴۶۵
قومی حمیت کیلئے جنگ مذموم ہے ---- ۴۶۶
سفر جہاد پنج شنبہ کو بہتر ہے ---- ۴۶۸
جنگ میں مثلہ نہ کرو ---- ۴۶۸

Marfat.com

۱۵۔ کتاب الخلافۃ　　۴۶۹

۱۔ خلافت

امامت وخلافت ۴۷۱
شیخین کی خلافت حضرت مولیٰ علی کے نزدیک حق تھی ۴۷۲
خلیفہ قریشی ہوگا ۴۷۴
افادۂ رضویہ ۴۷۶
افادۂ رضویہ ۴۷۷
اسلام میں بارہ خلفاء ہوں گے ۴۷۸
افادۂ رضویہ ۴۸۹

۲۔ قضاء　　۴۸۲

حاکم افضل شخص کو بنایا جائے ۴۸۲
اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کسی کی اطاعت نہیں ۴۸۳
مدعی گواہ لائے ۴۸۳
دعویٰ کو ثابت کرنے میں حق گوئی اختیار کرو ۴۸۳

۱۶۔ کتاب الرؤیا　　۴۸۷

۱۔ خواب　　۴۸۹

حضور لوگوں سے صبح کو خواب سماعت فرماتے ۴۸۹
اچھے خواب کی فضیلت ۴۸۹
برا خواب دیکھنے والا کیا کرے؟ ۴۹۵

۱۷۔ کتاب الاطعمۃ والاشربۃ　۴۹۷

۱۔ مقدار طعام

کھانے کی مسنون مقدار　۴۹۹
زیادہ کھانا مذموم ہے　۴۹۹
افادۂ رضویہ　۵۰۰

۲۔ آداب طعام

کھانے کے آداب　۵۰۱
افادۂ رضویہ　۵۰۱
کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹ لینا چاہئے　۵۰۲
کھانے میں غیروں سے مشابہت نہ کرو　۵۰۴
غیر مسلموں کے برتنوں کا استعمال　۵۰۵
کافر کے یہاں کھانا جائز ہے　۵۰۷
جمع ہو کر کھانے کی فضیلت　۵۰۸
افادۂ رضویہ　۵۰۹

۳۔ دعوت　۵۱۰

دعوت قبول کرو　۵۱۰
بلا دعوت جانا منع ہے　۵۱۰
افادۂ رضویہ　۵۱۰

۴۔ کھلانے پلانے کی فضیلت　۵۱۲

کھلانا پلانا نہایت اجر کا کام ہے　۵۱۲
افادۂ رضویہ　۵۱۲
پانی پلانے کی فضیلت　۵۱۲
پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں　۵۱۳

Marfat.com

کھلانے اور پہنانے کی فضیلت ---- ۵۱۳
کھلانا اور سلام کو رواج دینا گناہوں کا کفارہ ہے ---- ۵۱۴
کھلانا پلانا جہنم سے دوری کا ذریعہ ہے ---- ۵۱۵
دعوت طعام کے ذریعہ گھر میں خیر و برکت ہوتی ہے ---- ۵۱۵
فرشتے کھانا کھلانے والے پر درود بھیجتے ہیں ---- ۵۱۶
مہمان اپنا رزق ساتھ لاتا ہے ---- ۵۱۶
دینی بھائی کو کھلانے کی فضیلت ---- ۵۱۶
ریاکاری کیلئے کھلانا ممنوع ہے ---- ۵۱۷
افادۂ رضویہ ---- ۵۱۷
پرہیز گار ہی کی دعوت کرو ---- ۵۱۸
کھاتے وقت وہم سے بچو ---- ۵۱۸

۱۸۔ کتاب الاضحیۃ ---- ۵۱۹

۱۔ قربانی ---- ۵۲۱

صاحب نصاب پر قربانی ضروری ہے ---- ۵۲۱
قربانی کا جانور تندرست ہونا بہتر ہے ---- ۵۸۱
حضور نے ذو مینڈھوں کی قربانی کی ---- ۵۸۱
قربانی کی دعا ---- ۵۲۲
قربانی کس جانور کی ہو ---- ۵۲۲
گائے کی قربانی سنت ہے ---- ۵۲۳
گائے اور اونٹ میں سات حصے ---- ۵۲۳
چرم قربانی کے خود مشکیزے بنائے جاسکتے ہیں ---- ۵۲۴
قربانی کی کھال فروخت نہ کرو ---- ۵۲۵
قربانی کا گوشت کھاؤ اور کھلاؤ ---- ۵۲۶
قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ صدقہ کرو ---- ۵۲۶

Marfat.com

۱۹۔ کتاب الصید والذبائح　　۵۲۹

۱۔ ذبیحہ

اللہ کے نام پر ذبح کرو　　۵۳۱
غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے　　۵۳۱
مہمان کی خوشنودی کیلئے ذبیحہ باعث ثواب ہے　　۵۳۲
افادۂ رضویہ　　۵۳۲
مجوس کا ذبیحہ ناجائز ہے　　۵۳۳
افادۂ رضویہ　　۵۳۳

۲۔ حرام جانور　　۵۳۵

مردار کھانا حرام ہے　　۵۳۵
زندہ جانور کا عضو کھانا حرام ہے　　۵۳۵
پالتو گدھے حرام　　۵۳۵
کیلے والے درندے اور پنجے والے پرندے ممنوع ہیں　　۵۳۶
حریث نامی مچھلی کا حال　　۵۳۶
ماکول اللحم جانور کے سات اعضاء مکروہ ہیں　　۵۳۷

۲۰۔ کتاب الطب والرقی　　۵۳۹

۱۔ مرض ودوا　　۵۴۱

ہر مرض کی دوا اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے　　۵۴۱
افادۂ رضویہ　　۵۴۱
بیوی کے مہر سے خریدی گئی دوا میں برکت وشفاء ہے　　۵۴۱
حرام چیز میں شفا نہیں　　۵۴۲
کاہن کی تصدیق حرام ہے　　۵۴۲
کاہن کی تصدیق کرنے والی کی چالیس دن کی نماز غیر مقبول　　۵۴۳

Marfat.com

فیوضات الرضویہ فی تشریحات الھدایہ

المعروف بہ

شرح ھدایہ

فقہ حنفی کی عظیم معرکہ آراء کتاب
کی جامع و مستند اردو شرح

مکمل
15
جلدیں

تصنیف

امام ابوالحسن علی بن ابوبکر بن عبدالجلیل الفرغانی

ترجمہ و شرح

علامہ محمد لیاقت علی رضوی

شبیر برادرز

شبیر برادرز®

زبیدہ سنٹر ۴۰، اردو بازار لاہور فون: 042-37246006

E-mail: shabbirbrother786@gmail.com